لولاک لما خلقت الافلاک

جسکی شان مین ہے یہی ختم المرسلین ہستی کی نعوت و محامد متین دیوان ہے کہ کلیات نظم و نثر کا ایک عمدہ و خیر ہی یاب و فرید مسلم ہے

کلیات نعتیہ مجید ۱۲۹۹

جسمین بارہ محفل ... منقبت الحبا ہے

- محفل اول
- محفل دوم
- محفل سوم
- محفل چہارم ۱۰۷
- محفل پنجم ۱۲۷
- محفل ششم ۱۳۵

از کلام اعجاز نظام حبیب خدا مولوی عبدالمجید خان صاحب المتخلص بہ منقبت الحبا موافق فرمایش مصنف

چھاپہ خانہ منشی نولکشور مین با صد زینت چھپا

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

یا الٰہی دے پناہ شیطان سے
سر پھرایا ہے ترے فرمان سے

ایک سجدہ کے لیے منکر ہوا
تھا مقرب سب سے وہ بدتر ہوا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مین شروع کرتا ہون رب کے نام مین
جو ہے رحمان و رحیم ہر کام مین

رحم والا مہربان پروردگار
بخشنے والا ہے وہ کردگار

بفضل خداوند وہاب آغاز دیباچہ کتاب

با ایمان لا الٰہ الا اللہ
خوش بخوان لا الٰہ الا اللہ

ورد صبح و مسا دو عالم را
بر زبان لا الٰہ الا اللہ

مفتاح ہشت باب دار الخلد
مومنان لا الٰہ الا اللہ

گرد عرش مجید گوا زدل
...

اسم اعظم دلا برائے نجات
بیگیان لا ا...

طالب اند عاشقان حق آگہ
ہر زمان لا ا...

مکن اندیشہ سقر عاصی
حرز جان لا ا...

کلمہ آن لا الٰہ الا اللہ

حمد و سپاس لاتعد ولاتحصی و ثنائے بے قیاس لاحد ولا انتہا اوس خالق بیچون و بے نمونہ کو بار بار شایان ہے کہ ہجدہ ہزار عالم کا پروردگار ہے وہ قادر ہے توانا خالق الخالقین و احکم الحاکمین اوسی کا نام ہے بے حکمت اوسکا کوئی کام نہیں مغز خام ہے علی الخصوص بقراط و سقراط کو برسام ہے و جالینوس و بطلیموس کو سر ابیض کا دریا شرق تا غرب موج زن صبح و شام ہے جسکی تلاطم مین عالم بالاجہ سرگردان ہے نیسان پہ یہ کمال فضل ہے کہ درخت طلع مین کافور ہن آفعی مین سم

یان قدرت مین زبان ناطقہ لال ہی سکتہ فزون ہی حیرت کمال ہی زبان کو تقریر کا یارا
نہین خامۂ شق اللسان کو تحریر کا چارہ نہین

کس زبان سے ہو ادا حمد خدا	بے نہایت ہی سدا حمد خدا
ہی زبان لال اونکی کہتے بے سکت	انبیا اور اولیا حمد خدا
حوصلہ مجکو نہین اتنا عزیز	کہتے وہ بے انتہا حمد خدا
گو ہی ناممکن و لے شام و سحر	درد دل کی ہی دوا حمد خدا
ہی نہین مقدور یک اس راز پر	جزو کل کی ہی ضیا حمد خدا
ہر زمان با ابتہاج غنیمت	بولتے تھے مصطفیٰ حمد خدا
کر تلاوت رات دن تو شوق سے	مغز قرآن ہی ولا حمد خدا
جن و انسان حور و غلمان و ملک	طائرون کی بھی صدا حمد خدا
یان مخلص کی ہی گنج عبد المجید	منفعت ہو یا جیا حمد خدا

ماہتاب اونکی قدرت بے پایان کے گواہ گنبد نیلگون بے ستون معدن نیرنگ و مخزن
رنگہاے گوناگون صباح و رواح جاہ و خواہ ہی ستارون سے زینت چرخ اخضر بدا یتین
ش زمردی سے زیب زمین کو عطا کیا روز کو فکر معیشت کا سامان شب کو عیش متلذذ کا
ہی دین و ایمان ہی وہی جسم لطیف و کثیف کا روح و روان ہی کبھی باب رحمت سے اسکے
محروم و تہیدست نجاویگا لا تقنطوا من رحمۃ اللہ کی نعمت سے سرفراز کیا ہی وہی
ے قلوب بر لاویگا گل کو خار چمن کو صبا گنج کو مار شمع کو ضیا اسی کی قدرت باہرہ سے ہی خواہ شاہ خواہ
ر و بہرہ مند اوسیکے خزانہ عامرہ سے ہی یہ بات خلاف و دروغ ہی کہ یک فی حیات کا سراج انجوز
کے فانوس سے پر فروغ ہی وہی قادر کریم ہدایت وہ صراط مستقیم سنگ سے ناقہ آہو سے نافہ پیدا کیا
و بہر مہ مین آتش حجر مین حدید بدخشان مین لعل یمن مین عقیق ہویدا کیا

عظ حمد حق ہی قبالہ زبان کا	مخدوم کبریا ہی رسالہ زبان کا
ثنائے حق کا جواب عظیم ہی	یا روزبان سے چھوڑو نہ چھالہ زبان کا
ہان اسکے ستایش حمد عظیم کو	شایان ہی رات دن یہ پیالہ زبان کا
عظ اسکے حمد و ثنا کا ہی ذکر و فکر	انجم فروز لولوے لالہ زبان کا
ل طبع حور و ملک کیون نہو مدام	روشن چراغ حامد ہو بعلا نشان کا

چھاپا

صانع کے فضل پاک سے ظلمات جسم مین	خورشید سے فزون ہی اوجالہ زبان کا
یارب بجا زبان کو کلام فصیح سے	بدنام خلق بین ہی رذالہ زبان کا
ہاتھون مین دوستون کے ہی تازہ گل سخن	ہی دشمنون کے سینے مین بھالہ زبان کا
دولت حیا مجید ہی انسان کو منفعت	ہر اک سخن ہی خور سے دوبالہ زبان کا

مستان عالی مغز و سالکان منازل حقیقت نغز بے شکوہ ترانہ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ نوبادہ فوادگان اتحاد خزائنہ وداد ہی شادان و فرحان ورد کرتے ہین شیدان جمال خداوند ذوالجلال غواصان دریائے باکمال مروارید رویت ایزد متعال گوہر زبان و بازار مین بوساطت صبا تیز رفتار و نسیم خوشگوار برنگ غبار گرد پھرتے ہین خلقت انسان مین دقائق اسکے بے پایان ہین اور نعم احسان اسکے حق مین انسان کے بیرون از حد بیان ہین گواہ کمال قدرت کی اسکے طبائع اصول و صورت ارکان ہی اور حجت اسکی رافت و رحمت پر ہر صور امزجہ ابدان ہی وہ ایسا قادر قوی ہی کہ از کمال فاضلہ قوی ارواح کو اعضا مین جاری کیا صحت و مرض کو باسباب علاج مقرر و مقدور کاری کیا اس مالک الملک جل جلالہ و تعالی برہانہ و عظم شانہ کی ستائش و سپاس کہ تذکار آلائے بے احصا و نعمائے بے منتہا و تعداد سوابق فیض لواحق عطا اسکے دائرہ حصر مین سمانا محال اور خرد خردہ دان بیزان دریافت مین تولا جانا مشکل کمال ہی

کب ہو ادا اس زار سے حمد و ثنائے کبریا	غمگین اور غمخوار سے حمد و ثنائے کبریا
کل انبیا سے ای عزیز ہوتی نہین ہرگز بیان	خود سرور مختار سے حمد و ثنائے کبریا
امید ہی شام و سحر اور رات دن ارمان ہی	نکلے زبان ناکار سے حمد و ثنائے کبریا
گر ہر بن مو ہو زبان تب بھی ہنو اصلا ادا	ہی ہر در و دیوار سے حمد و ثنائے کبریا
خورشید و مہ ہی روز و شب صانع کی حمد پاک مین	ہی گنبد دوار سے حمد و ثنائے کبریا
تسبیح مین تہلیل مین ہین دمبدم حور و ملک	ہی کافر و دیندار سے حمد و ثنائے کبریا
پھولون مین خوشبو ہی سدا از فضل خلاق جہان	ہی جنت و گلزار سے حمد و ثنائے کبریا
مفتاح جنت ہی عیان یا روز بان شاعران	روشن ہی کل اشعار سے حمد و ثنائے کبریا

کان مجید ہی سے ہنو گر منفعت تو کب حیا
محزون اور ناچار سے حمد و ثنائے کبریا

اگر نخل آتش آب نہار یداد و شاخ و برگ اشجار تو قرطاس و قلم ہو اور افراد بشر و اصناف ملک تا ابد بر صفحہ روزگار لیل و نہار ثبت کرین ہنوز حرفی اس کتاب معنوی سے اور برخے اس حساب دنیوی سے

نہ لکھہ سکین کسکو مقدور ہی کہ ایک قطرہ اوس دریاے احدیت سے اور ایک ذرہ اوس صحرائے صمدیت کے اٹھاوے اگر ہزارون برس اوسلٹے پلٹے تب بھی کنہ ذات کو نپاوے غرض جسکا وہ یا ورا و دریار ہو اوسکا بیڑا پار ہو لاکھ لاکھ شکر اوس رب الشکور کا کہ ہمکو انسان بنایا ہماری پرورش کے لیے شیرستان مین دانہ کھیت مین اوگایا پیچ ہی حادث کو قدم کے ساتھ کیا کار ممکن کو واجب کے ساتھ کیا شمار مخلوق کو خالق سے کیا نسبت مملوک کو مالک سے کیا مشابہت آلودہ لوث امکان کو مقدس مطلق سے کیا آگاہی جو پس زادیہ عدم کو باوجود بخت کے کیا ہمراہی جس حال مین دم مارنے کی گنذر نہو اوس حال مین خاموشی اختیار کرے اور اپنے دل و جان و فہم و گمان سے اوسکی خدائی برحق پر اقرار کرے بلکہ بہتر یہ ہی کہ اپنے بھر مقدور جہانتک کہ ہو عقل کمال اور نازک خیال اوسکی صنعت باریکی اور حکمت تازگی پر مثل بادپا کے ارض وسیع مین دوڑاوے تو وہم یقین اور ادراک جہین سے کچھ قدر معلوم کر سکے تو کر سکے کسواسطے کہ وہ قادر مطلق نے ہم انسان بندہ خاکی کو اشرف المخلوقات بناکر ہر چند کہ سہو و خطا کا لباس اوڑھایا ہی تسپر بھی اپنی قدرت کاملہ سے ہوش و ذکا کا زیور پہنایا ہی باین لحاظ جزوے راز ظاہر و باطن کا اوسکے پانے مین تعجب نہین واللہ اعلم بالصواب اسلیے مطابق موصوف کے حضرت رب البشر تیری یہ حمد نثر کو منتخب کر جیسا فرض اور واجب کے درمیان و نیا مستحب ہے نظم مین مطلع زیبیدہ پڑھون یعنی تیری ثنا کا اور ایک قصیدہ لکھون

الٰہی حمد تو اول بیان ہے	عیان راچہ عیان راچہ عیان ہے
الٰہی لفظ کن سے دو جہان ہے	ملائک اور انسان کاروان ہے
الٰہی ذات تیری بے نشان ہے	ہر اک شی مین ے قدرت نشان ہے
الٰہی عرش و کرسی لامکان ہے	بنایا تو زمین و آسمان ہے
الٰہی یہ تو فرش وہ سائبان ہے	خلائق کا مکان اوس درمیان ہے
الٰہی لاتعد اختران ہے	مہر و مہ رات دن جلوہ کنان ہے
الٰہی چون دیا وہ کو کبان ہے	وہ دو یک شمعدان یک نہدان ہے
الٰہی مہر دن کو مہربان ہے	شب دیجور کو ماہ شبان ہے
الٰہی راس برج بارھوان ہے	پھر اوسمین ذنب ستہ کاروان ہے
الٰہی ذنب و راس ہر دو کمان ہے	دو پیکر ایک تن ہو کامران ہے
الٰہی ہست و ہشتم تارہ گان ہے	مخارج اوس سے واحد کہکشان ہے

الٰہی مجھکو لاریب و گمان ہے
تو ہی کل عالمون کا دل و جان ہے

الٰہی سب پہ تو ہی حکمران ہے
بشاہی سروری سروران ہے

الٰہی تو ہی رب مستعان ہے
تمامی روح کا روزی رسان ہے

الٰہی مین جدھر دیکھون وہان ہے
بہار گلشن و باغ جنان ہے

الٰہی تو عجائب باغبان ہے
ترے ہر ایک چمن مین ہر گلان ہے

الٰہی وہ غرائب گلستان ہے
بشوق طوق گردن بلبلان ہے

الٰہی تیرا وہ جو بوستان ہے
نہ اوسمین کچھ تنزل نہ خزان ہے

الٰہی اوسمین جو غل طائران ہے
صدائے چہچہے کا خوشنمان ہے

الٰہی جو قفایس طوطیان ہے
یہ دنیا نوع بنوع کا آشیان ہے

الٰہی جس جا ترا آستان ہے
رقم اوس جا پہ کلمہ اتیان ہے

الٰہی تیرا عشق عاشقان ہے
بمعشوق یقین الصادقان ہے

الٰہی مالک الملک شمان ہے
ترے احکام مین سارا زمان ہے

الٰہی تیرا ہر اک مدح خوان ہے
تو سب مخلوق کا دین و ایمان ہے

الٰہی بھید تیرا مخفیان ہے
سمجھنے کو درون عارفان ہے

الٰہی معجزہ پیغمبران ہے
تو اونمین کعبہ قبلہ نمان ہے

الٰہی تجکو اوس سے خواہشان ہے
کرے جو شخص تیرا اطاعتان ہے

الٰہی لاشریک الوارثان ہے
پدر مادر نہ کوئی اقربان ہے

الٰہی جتنی جتنی نعمتان ہے
ہمون کے واسطے وہ لذتان ہے

الٰہی سب پہ تیرا رحمتان ہے
قہر تیرا جو مجھ پہ قہرمان ہے

الٰہی تو قوی ہر اور توان ہے
تری رحمت سے خوش پیر و جوان ہے

الٰہی پھر کسو پہ آفتان ہے
کوئی پھر گھر مین اپنے شادمان ہے

الٰہی پھر کوئی امن و امان ہے
کسو پر بہت سختی مشکلان ہے

الٰہی بیچگون تو ایک سان ہے
ہمیشہ کو فزونی نہ زیان ہے

الٰہی یاد در دل دوستان ہے
ترا پایا وہ ایک بڑے امتحان ہے

الٰہی اور کتنا داستان ہے
لکھے امکان کیا گونگی زبان ہے

الٰہی الیسا تو اسرار دان ہی	جہان گم گشتہ فہم عاقلان ہی
الٰہی راز تیرا سب نہان ہی	یہ عاصی ابن آدم ناتوان ہی
الٰہی سمجھے جو طاقت کہان ہی	گر او ہر چند افلاطون زمان ہی
الٰہی مطلع گنجینہ القران ہی	مقطع نعت کا یک نو دیوان ہی
الٰہی تو مجید جاویدان ہی	حیا سے منفعت بے خانمان ہی

سبب تالیف و تصنیف کتاب مولد شریف

بر ضمیر اہل النظر صاحبان عالی فطرت والا منزلت و ہوشمندان دانش آرائے و مہذبان روشن رائے مخفی و محتجب نماند کہ فدوی خاکسار نابکار عاصی پر معاصی خادم بے ریب و ریا عبد المجید خان المتخلص بمنفعت الحیا ولد بجوبنہ عصمت اللہ خان ابن بجوبنہ سعادت اللہ خان مرحومین و مغفورین غفر اللہ لہما و جعل الجنۃ مثواہما متوطن گڈپدا علاقہ تھانہ لبتہ مشمولہ چکلہ بندر بالیسر متعلقہ ضلع کٹک مضافات صوبہ اوڑیسہ تحت تبعت اقلیم ہند روزے بصحبت بزرگان و یاران ہمدم نشستہ بود کہ تذکرہ خاتم النبیین سید المرسلین شفیع المذنبین حبیب رب العالمین احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ و ازواجہ و اہل بیتہ و ذریاتہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین درمیان افتاد کہ ضمناً جناب مستطاب علامہ عصر یکتائے دہر منشی المناشی نیز اوڑیسہ ہاشمی نجیب الطرفین مولوی فدوی حسین صاحب مہذب المجالس العظما و الاراکین جامع فضائل الانسانی حصلہ اللہ سائر المطالب و الامانی لیاقت و استعداد کمال دارند و قریب ترا قارب احقر اند بمرارو استبداد و شان برین آمد کہ چیزے از احوال ولادت باکرامت و لطافت پیغمبر خدا صلعم بتحریر درآرم ہر چند کہ بے مائگی و کم حوصلگی خود را درمیان آوردہ بمعذرت پیش آمدم قبول نداشتہ بمقتضائے حسن ظن این عجز محض را بہ بجزوی ستودہ زبان در بیان را اینگونہ کشودند تو کہ از مشعری انشا پردازے مہارت کمال داری و نیز کتابے چند بعبارت فارسی و اردو و بنگلہ و اوڑیہ بذات خویش تصنیف و ترجمہ کردہ بعید از مروت ست کہ ازان پہلو تہی کنی ہر گاہ اصرار از حد گذشت بلحاظ خاطر عزیز مع تمیز چار و ناچار از حسن تقریر شان تالیف و تصنیف مولد شریف جناب رسالت مآب در سر جا گرفتہ مگر بخیال آنکہ جائیکہ از تحریر و تقریر ثنا و صفت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ملائکان مقربین و کل موجودات معذور اند بندہ ذرہ بمقدار راچہ یارا کہ اندکے و شمہ از مدحات سرور کائنات مستجمع کمالات بہ تسطیر در آرد ولیکن صرف بعد لحاظ اشتغال ذکرش کہ ذریعہ نجات و توشہ آخرت ست و ہم از جملہ صدہا ابیات مندرجہ مولد شریف بحضرت صمدیت بدرجہ مقبولیت در آید توقع رہائی از جرایمات و عقوبات خود است خود را از خوشہ چینان خرمن اہل فنون ان

تصور کردہ از اقوال و اشعار شاعران روشن ضمیر نکتہ دلپذیر و حکایات بے نظیر فی المثل ثانی الاثنین بعد الانبیا بالتحقیق امیر المومنین ابی بکر ن الصدیق رضی اللہ عنہ و شیخ المشائخ مصلح الدین سعدی و عجیب اللسان سحر البیان لقا سرو واعظ مولانا حافظ و افضل الفضلا ملا عبد الرحمن جامی و ابلغ البلغا مولانا قدسی و اعظم العظما امیر خسرو دہلوی و کاشف الاسرار ربانی بابا فغانی شاعران سلف علیہم الرحمۃ و ہم بزرگان دین علم الیقین قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین رسیدہ رشید مدارج مزید ناظم الشعرا نخن گنج فرید و حید مرشد غلام امام شہید و تکمیل الکاملان اوستادی حافظ القرآن مقبول الرحمان شاعر زمان سرنامہ ہندوستان مولوی لطف علیخان لطف و شاعر شیوا بیان سحبان زمان فیض رسان عالم مداح و عاشق صادق رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم جناب ہما مفتی مولوی امیر احمد صاحب امیر سلمہ اللہ الاعلم و مولانا الرقیب الیساب معروف الممالک صادق الوانی اسیر کفایت علی کافی و عالم العلما مولانا صوفی و اشرف الشرفا سعید ازلی فرخندہ حصلی مولوی حکیم ناصر علی ناصر و افصح الافصحا شاعر لاجواب شاہ تراب علی تراب و ارباب شیرین سخن فخر الحزن ایجاد محفل عیش یار غمخوار منشی رحمان علی طیش و رہبر راہ حق شاعر بے بدل پر معنی مولانا سنی و کمینی و منشی الناشی خوش لحن قاری حاجی خاتم الاشرف خاتم سراجپوری کنگلی یاد داشتم ترجمہ و تتمۂ آن و چیزے بموجب استطاعت کم لیاقت خویش علی التسلسل دوازدہ محفل بعبارت عربی و فارسی و اردو و ٹھیٹھ ہندی نظم و نثر از ابتدا حمد پروردگار و نعت سید الابرار و مناقب اصحاب کبار و آل از دواج اطہار و ظہور نور یعنی تولد محمود و حصول نبوت و حلیہ جمال جہان آرا و معجزات و فضائل جنگ و حال معراج و برکت کلمۂ طیب و بیان وفات و مناجات قاضی الحاجات و فاتحہ آخری و سلام ہای متفرقہ و روایات و تتمہ طب و تاریخ سنہ ہجری و عیسوی و عملی و بسمت و رقعہ دعوات مشتمل ریختہ و فردیات و مثنوی و قصیدہ و مسجع بحر طویل و مستزاد و تضمین و مثلث و مربع و مخمس و مسدس و مسبع و مثمن و متسع و معشر و ترجیع بند و ترکیب بند وغیرہ تحریر ساختہ مسمی کلیات نعتیہ عرف دیوان مجید نام نہادہ مترصد عنایات و ترحمات صاحبان والا نشان ست ہر جا کہ سہو و خطا بعین الیقین ملاحظہ فرمایند بہ نگہ سرسری ام نظر نہ فرمودہ قلم اصلاح بران اجرا دارند و عاجز را بدعاے خیر یاد دارند فی التاریخ بست و ہفتم شہر رمضان ۱۲۸۹ھ قدسی مطابق یازدہم ماہ دسمبر ۱۸۷۲ع

موافق بست و ہفتم ماہ اگہن ۱۲۸۰ فصلی روز دوشنبہ

قصیدۂ توبہ بصورت مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

ہوے گناہوں کے بوجھ بھاری الٰہی توبہ الٰہی توبہ	کٹی ضلالت میں عمر ساری الٰہی توبہ الٰہی توبہ
ازل کا وعدہ کیا نہ پورا طمع میں غنس زندگی کو ہارا	عجب اک علت ہے دنیاداری الٰہی توبہ الٰہی توبہ

مجھو ہے حکم قرآن نہ سمجھے ہم سمجھ کی کافر ان ہی ۔۔۔ یہ خطا یان نے شرمساری تھی توبہ الٰہی توبہ
بخواب غفلت ہم ایسا سوئے وتھے نہ چونکے اجل سے مو ۔۔۔ چلی جنازہ کی اب سواری الٰہی توبہ الٰہی توبہ
ہمارے جوان نہ سے شیطان ہمیشہ کرتا ہی شست ہر آن ۔۔۔ لگے ہی چھاتی پہ تیر کاری الٰہی توبہ الٰہی توبہ
ہون قطرہ ناچیز کا مورت اوٹھاون کیونکر سے بار خلت ۔۔۔ مثال کوہ کے خطا ہماری الٰہی توبہ الٰہی توبہ
ہوئے ادھر کے نہ ہم ادھر کے ہو گد سے گاذر نہ گھاٹ گھر کے ۔۔۔ عجب یہ مشکل ہوئی ہی طاری الٰہی توبہ الٰہی توبہ
خصوصا اپنی مین دیکھ کر کے رووں ہاں دم دو چشم بھر کے ۔۔۔ ہی ابر باران سا اشک جاری الٰہی توبہ الٰہی توبہ
یہ عمر مستی مین بس گنوایا پھر آخری مین جو ہوش آیا ۔۔۔ مین کرتا ہون اب تو انکساری الٰہی توبہ الٰہی توبہ
کبھی ہی دل یا کرے ہی تن پاک اہون و بد مجھے مین نکا پاک ۔۔۔ ہی کشمکش مین یہ جان عاری الٰہی توبہ الٰہی توبہ
ضعیف و بیکس الٰہی و ناتوان ہون نہ قابل خلد یا جنان ہون ۔۔۔ مین خاکی ہو کر ہون کیونکہ ناری الٰہی توبہ الٰہی توبہ
تو ہی غفور رحیم ہیگا تو ہی عباد الکریم ہیگا ۔۔۔ تیرا رحم اور کرم ہو یاری الٰہی توبہ الٰہی توبہ
مین گرچہ تیرا ہون ادنی بندہ و لے ترے ہی فضل سے ہون زندہ ۔۔۔ نکر عوض جرم کا شماری الٰہی توبہ الٰہی توبہ
خبر ہیلے دنیا مین تجسے ہم بھی ہمارے ایسے جو ہو کے تم بھی ۔۔۔ جب ایسا مجکو کہینگے ناری الٰہی توبہ الٰہی توبہ
کہونگا اوسوقت کیا بھلا مین پڑونگا زیادہ جھٹ بلا مین ۔۔۔ وہ آفتون سے بچا ای باری الٰہی توبہ الٰہی توبہ
تجھی سے میری گناہ ہو معافی تیری مہر گرچہ ہو تو باقی ۔۔۔ نہین تو دیسا ہی خستہ کاری الٰہی توبہ الٰہی توبہ

برا ہی اعمال اپنا جو جو بغیر تیرے مٹادے کب کو
کہے ہی عاصی حیا بہ زاری الٰہی توبہ الٰہی توبہ

مخمس بر مناجات حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

حمد مین تیرے کہان سے لاون مین کتنا دلیل ۔۔۔ بندۂ ناپاک اپنی قوم کا ہو کر رذیل
کتنے تھک گئے ہین ذات کے جو تھے اصیل ۔۔۔ خذ بلطفک یا الٰہی من لہ زاد قلیل

مفلسا بالصدق یاتی عند بابک یا جلیل

کچھ چھپا تجسکو نہین احوال میرا اے کریم ۔۔۔ عالم بالا سے یان تک صاف تو ہی ہی علیم
ہون سراپا غرق لبکہ معاف کر تو یا رحیم ۔۔۔ ذنبہ ذنب عظیم فاغفر ذنب العظیم

انہ شخص غریب مذنب عبد ذلیل

لوگ کہتے ہین مجھے تو کالے منھ سے کچھ نہ کہو ۔۔۔ ڈال کر اپنے گریبان مین تو منھ خاموش رہو
عمر سارا رات دن کرتی ہی گذر العب و لہو ۔۔۔ منہ عصیان و نسیان و سہو بعد سہو

منک احسان و فضل بعد اعطاء الجزیل

میری قسمت کا نوشتہ فضل سے ہو تیرے رد
جس سے دنیا مین ہوا ہو میرا عاصی نام رد
ورنہ اعمالون سے اپنے ہو گیا ہون ایسا بد
قال یا ربی ذنوبی مثل رمل لا تعد

فاعف عنی کل ذنب فاصفح الصفح الجمیل

جب کرین مجکو نکیرین گور مین آ سوال
ورنہ دوزخ جا ہو کیونکہ ہو مرا دشمن سما
فضل ہو تیرا تو اونسے دون جواب با صفا
کل نارا بردی یا رب فی حقی تمکنا

قلت قل یا نار کونی انت فی حق الخلیل

جب کھڑا ہو حشر مین میزان در وقت عدل
فیل سا میرا گناہ اور مین ہوا مثل نمل
کیا کرون اسوقت پر اپنے کو مین ہون بد ازل
کیف حالی یا الٰہی لیس لی خیر العمل

سوء اعمالی کثیر زاد طاعاتی قلیل

کیا دکھاونگا یہ عاصی فرو انمنہ تیرے حضور
اب عدم کے آستان سے لیکے تا یوم نشور
آج ہے بس ہو رہا ہی سر بسر ثابت قصور
انت شافی انت کافی فی مہمات الامور

انت حسبی انت ربی انت لی نعم الوکیل

ایسا تیرا دو جہان مین کار خانہ قدرتی
تجہ مین دونون گن ہین یعنی قاہری و رحمتی
جاننے والا نہ جسکا غیر کوئی حکمتی
عافنی من کل داء واقض عنی حاجتی

ان لی قلبا سقیما انت من یشفی العلیل

دیکھا قرآن مین لکھا ہی حکم تیرا صاف صاف
کل چلے ہو حکم تیرا ہی ز دریا تا بہ قاف
بیشک وہ مردود ہووے اوس سے جو ہو انحراف
ہب لنا ملکا کبیرا نجنا مما نخاف

ربنا انت قاض والمنادی جبرئیل

تو ہی باطن تو ہی ظاہر تو ہی ہی قادر عظیم
تو ہی حافظ تو ہی ناصر تو ہی ہی جبار حکیم
تو ہی اول تو ہی آخر تو ہی ہی صابر سلیم
رب ہب لی کنز فضل انت وہاب کریم

اعطنی ما فی ضمیری و سئلنی خیر الدلیل

دین تو ایمان تو اور اس جیسا کا پاک روح
رات کو مثل قمر اور دن کو روشن مثل لوح
شام ہی مین ورد تیرا نام ہی نور صبوح
این موسیٰ این عیسیٰ این یحییٰ این نوح

انت یا صدیق عاص تب لی مولی الجلیل

مناجات بخداوند پاک ذات از وسیلہ سرور کائنات

مے عشق سے سرشار کر یارب برائے مصطفےٰ — غفلت سے اب ہوشیار کر یارب برائے مصطفےٰ
ہو گیا تھا سال بھر کے واسطے سودا جو سرد — پھر گرم بازار کر یارب برائے مصطفےٰ
ہے یہی ارمان حمد و نعت مین میرا زبان — بس طوطی گفتار کر یارب برائے مصطفےٰ
جس طرح سے ہو سکے پورا ہو یہ دیوان نو — یک دفتر طومار کر یارب برائے مصطفےٰ
یا حیا عزت و حرمت سے مجھے آباد رکھ — سب نیک ما کردار کر یارب برائے مصطفےٰ
منفعت ایمان مین دے اور باز رکھ نقصان سے — مقصد کا پر انبار کر یارب برائے مصطفےٰ
ہو کے عاصی بندہ تجکو کیا کہے عبد المجید — اچھا مرا اشعار کر یارب برائے مصطفےٰ

مخمس بر قصیدہ مولوی امیر احمد صاحب امیر

دو بابر ربط کمر مین باندھا اشعار مجسّد کا
بیان آ دیکھو غترا صو جفا افلاک مرتد کا
ملے سچ حقیقت سے گہر کن کے جزر مد کا
تفکر امتیاز جان جانان مین کیا احمد کا
عروض اب تک نہ آیا ہاتھ اس بیت معقد کا

جلی سے باطنی ثابت خفی کا ظاہرا ثابت
عزیز و تمکو اور ہمکو تو یہ ہونا کہا ثابت
حبیب ایسا راز قرآن مین نکر دیتا خدا ثابت
نفخت فیہ من روحی کے معنی سے ہوا ثابت
خزانہ ہے محیط اوس چشمہ روح مجرد کا

صفا ہر چار ابرو کا بیان پہلے مرید آیا
بغل مین داب انیٹ از چہ نکل بابا فرید آیا
پھر اوسکے بعد مستان یک جو رندہ بے تردید آیا
کیا شبہہ سمجھ مین آیت حبل الورید آیا
رگ گردن مقام خاص ہے محبوب سرمد کا

اوچھلنا کودنا پھرنا ہے کیا یان اے دل ہرنا
سن اب مجھسے نصیح اوسکا مری جب بات کو مانا
گر اک قطرہ تو پانی ہے نظر او ذات پر اپنا
سمٹنا تھا بھونر کا جو ہی تھا موج کا بڑھنا
کھلین انکھین تو عالم ایک دیکھا جزر اور مد کا

اگر زیادہ سے زیادہ بڑھ آگی ہے طبیعت مین
نہ تو ہے وہم کثرت مین نہ تیرے فہم وحدت مین
نہ فکر رسا تو بھی کفایت اوسکی ندرت مین
سوا حیرت کے کیا ہے فکرت کنہ حقیقت مین
یہ وہ گھر ہے کہ جسمین بند ہے دروازہ مقصد کا

معرفانہ وا شمع کیا تیز کرتی ہے — جواہر بے بہا کا بھی لمع کیا تیز کرتی ہے

خرد اشخاص آدم کی جمع کیا تیز کرتی ہی
کلید فہم دندان طمع کیا تیز کرتی ہی

ابھی ممکن نہین ہی کھولنا اوس قفل ابجد کا

مگر مرد خدا ہو کر آخر کچھ نہ ٹھہریگا
فقط حق کا رہیگا ذکر آخر کچھ نہ ٹھہریگا
رہیگا کب زن سدا ہو بکر آخر کچھ نہ ٹھہریگا
نہ بن نادان نکر کچھ فکر آخر کچھ نہ ٹھہریگا

خرد ہی گنبد اوسکی ذات مین عالم ہی گنبد کا

یہان کیی دن کے وعدہ پر جو آیا ہی سو جائیگا
مثال ہاٹ کا ہٹوا اوٹھا دوکان بھاگے گا
دن اوسکا ڈھلتے ہی یکدم رتا ڈھکتے ہی آئیگا
نہ بن نادان نکر کچھ فکر آخر کچھ نہ ٹھہریگا

خرد ہی گنبد اوسکی ذات مین عالم ہی گنبد کا

جو پر نسبوا پراے کا نذر ہو کیکہ سو سکا
کہ جیسا تیر جاتا ہی وہ اوس سے بڑھکے ہوئیگا
بلاتے ہی وہان مالک یہان سے ایسا دوڑیگا
نہ بن نادان نکر کچھ فکر آخر کچھ نہ ٹھہریگا

خرد ہی گنبد اوسکی ذات مین عالم ہی گنبد کا

جب آ وقت معین پر نویسندہ حکمی پہونچیگا
و مثل ڈاک ہر کارے کے کوسون کوس دوڑیگا
تو وان یک سانس لینے کی تجھے ذرمت نہ ہوئیگا
نہ بن نادان نکر کچھ فکر آخر کچھ نہ ٹھہریگا

خرد ہی گنبد اوسکی ذات مین عالم ہی گنبد کا

تری روح کا فرشتہ جب تجھے دکھلائی دیویگا
گھڑی یک کے لیے بھی وہ تجھے ہرگز نہ چھوڑیگا
تو اپنا سر پٹک کر او بلک کر جی نثار دیگا
نہ بن نادان نکر کچھ فکر آخر کچھ نہ ٹھہریگا

خرد ہی گنبد اوسکی ذات مین عالم ہی گنبد کا

پیادہ جبکہ دستک لے عدالت حق سے پہونچیگا
چلے گی کچھ نہ پیس تیری وہ آخر باندھ لیویگا
تو اوسکو لاکھ صورت سے اگر رشوت بھی چاہیگا
نہ بن نادان نکر کچھ فکر آخر کچھ نہ ٹھہریگا

خرد ہی گنبد اوسکی ذات مین عالم ہی گنبد کا

بہت تصویر کھینچی ہین کہو بہزاد و مانی کو
کہ یعنی ہمیرا دل بردہ وہ بانکا یار آنی کو
کبھی دیکھے بھی ہون اپنی نظر سے جان جانی کو
لحاظ ضبط معنی چاہیے مشتاق معنی کو

جسد اگر نا ہی بجا لفظ مین حرف مشدد کا

وہ آوے پاس تیرے بیری ایسری ورنہ ظاہر ہی
سدا گھر گھر کرے ہی بیری لیسیری ورنہ ظاہر ہی
نہ کر جلدی بھی بیٹھے بہت دیری ورنہ ظاہر ہی
حباب آسا ہین آنکھین نیند تیری ورنہ ظاہر ہی

که هر موجه هی اس دریا مین جاده راه مقصد کا

حصار عافیت کھوج اب بنا هی دور کر دل کی
رعیت معتمد بخا یه شاهی دور کر دل کی
لبس یک اهل بنا دین ره سیاهی دور کر دل کی
مقام عجز مین آ ر و سیاهی دور کر دل کی

غضب هی خانه کعبه مین رهنا مار اسود کا

هوا یکبار گی ایسا صفا آئینه دل مین
ندا اسد کا ملا فتو سے و الفس سے دل مین
گذر قبله نما کا کب که هوے قبله دل مین
جھکا سر دیکهه هی نور تجلی کعبه دل مین

نشان طوق گریبان مین بهی هی محراب معبد کا

ادهر نوبت دل ستانا تها ادهر معبود شامل تها
ادهر تجلی کر رهی تهی ادهر موجود بادل تها
ادهر اشارہ نا شدنی ادهر محبوب کامل تها
ادهر ناله کیا دل سے ادهر مقصود حاصل تها

دعا سے تا اجابت فاصله هی پر کی زد کا

هر ادنی اچها هوتا هی جواهر اور کنکر کی
قدر اور منزلت بڑهکر هی اصغر سے وه اکبر کی
اصل سونا و چاندی کی و یا مرجان گوهر کی
کیون سوے مقدم هو رجوع دل مؤخر کی

که هرگز هی هر یک مسند الیه و سنا د مسند کا

یه دهر مین جان رہتے رہتے ہی جو پہنچ کو کھو جائے
کیک نوع اچها تخم اپنا بلا جوتے وه بو جائے
وه هر تعبیر آگے خواب کا کهکر کے سو جائے
مٹا دے زندگی مین نقش هستی کو که هو جائے

بهشت جاودان مین سامنا عیش مخلد کا

فقیهو شهر ایمانی مین جانا هی کیا مشکل
رکھے جیب یقین مین گر اوسے پانا هی کیا مشکل
وهان سے لعل حقانی اوٹها لانا هی کیا مشکل
در مقصود کا پهر تجکو هاتھ آنا هی کیا مشکل

هوا غواص جب تو قلزم اسرار سرمد کا

جو لینا تجکو لازم هی سو لے بهی دنیا سے
سکے کیا اجنبی سا وان دلی اسلو غنقا سے
سوا اس یار همدم کے نر کھ امید عقبی سے
صفائی قلب حاصل کر وه کسب زهد تقوی سے

که عالم پیکر خاکی مین هو روح مجرد کا

نه پهنس اس شهد کے پهندے مگس سا ذره لذت مین
هوا یکدم بیٹھ اس زانی در ممبه کی صحبت مین
مثال زهر ده هو گا پڑا هی کیا تو غفلت مین
نه آ هرگز فریب محفل آرایان نخوت مین

که گاو سامری هی گاو تکیه انکی مسند کا

یک بیک کر نہ پا اختر سما دھنیئے سے دُھنوا کر
رگِ مہتاب سا سوتا بدست یار بنوا کر
جلا ہے عرض سے پہنیں اوسے باخوبی بنوا کر
بچھائیں فرش کی جا شمس کا یہ پوست کھنچوا کر
خیال اوسے جو بالش کا تو سر منگوائیں مرد کا

تکبر تو مردم آزاری ترا جب سرد دم ہوگا
بہت پچھتائیگا پیچھے بہت افسوس و غم ہوگا
کر عجز و انکساری بس ترا دل جام جم ہوگا
نہ رکھ تاجِ تکبر سر پہ تیرے حق میں سم ہوگا
سراحی ہے اسمین ہے جو آویزہ زمرد کا

بروں سے ایسا نیکوں پر گھٹا ظلمت کا چھا جائے
کہ جب چاند و سورج کو گہن لگ کر کے کھا جائے
جو بدلے بد کو نیکی سے وہ مطلب اپنا پا جائے
خیالِ دولت و دنیا کبھی گر دل میں آجائے
سمجھ اوسکو کہ ہے یہ وسوسہ ابلیس مرتد کا

حمایت مومنوں سے کافروں کی ہو نہیں سکتی
رفاقت دوستوں سے دشمنوں کی ہو نہیں سکتی
سماجت صادقوں سے فاسقوں کی ہو نہیں سکتی
اطاعت اہل دل سے منعموں کی ہو نہیں سکتی
زباں چلتی ہے انکی کاٹ کر رستہ خوشامد کا

شب و روز ان میں سے جنت چاہتے ہیں صاحبِ ہمت
برائے رزم رخصت چاہتے ہیں صاحبِ ہمت
وہ تمنائے نبی البت چاہتے ہیں صاحبِ ہمت
یہ دولت سے ہو نفرت چاہتے ہیں صاحبِ ہمت
کہ ہر غسل میت بھی نہو تختہ زبرجد کا

نہیں اونکو تنزل ہے ہمیشہ صحیح و سالم ہیں
نہ بدمست ہیں نہ مغرور ہیں نہ سنگدل ہیں نہ ظالم ہیں
اہل عجز و عاجزی ہیں پر معنی کے معلم ہیں
وہ ہیں مقبولِ حق جو ہیں قبولِ اہلِ عالم ہیں
ملا ہے منزل مقصود سے جادہ خطِ رد کا

نہ دیکھے تو اونھیں کیا ہم مگر دل میں یہ چھپتے ہیں
لبس اپنے کو وہ البت خوب صاد اور داورے دیتے ہیں
زرِ کشف و کرامت سے بک بک کر مول لیتے ہیں
فرشتے اونکو ڈالی میں لگا کر نذر دیتے ہیں
جو پھل پہلے اوترتا ہے نہالِ لطف و سرمد کا

انہیں کو عاشق صادق کہو کامل فقیر اچھے
یہ ہندیک افضل الشعرا ہوے روشن ضمیر اچھے
جہاں بھی اسمین جن جن کر دیا کتنے نظیر اچھے
فنا و فقر کے مضمون تو باندھے امیر اچھے
سنا کوئی غزل بھی اب کہ دل مشتاق ہے حد کا

ایضاً غزل دیگر

چہ خوش ہوتا مین پاتا اگر کلید قفل ابجد کا
بہت دن سے مرے دل مین بھرا ہی شوق ابجد کا
عزیزو بند تھا جتنا تو کھلتا باب مقصد کا
خدا جانے کب آنا ہو چمن مین اوس سہی قد کا
بجا رکھا ہی کیون غنچون نے ڈنکا آمد آمد کا

کھلا گل کھلکھلا کر سب پھلا پھل ایک ایک پھولا
درختون مین میرا دل جا شاخ اشجر پہ جھولا
پرندے بے زبان کا وصف مین ابھی ادن بہان بھولا
اوسے دیکھا جو گلشن مین تمامی سرکشی بھولا
زمین پر جھجھکے سرو باغ سا بن گیا قد کا

اوسے تلاش کر کر مین ہوا حیران اسجا پر
نگاہین کین بہ قصر و گھر نہ پایا زیر و بالا پر
پتا اوسکا نہ ہرگز پھر ملا مجھکو کسی جا پر
اوٹھا مین دلپہ جو ٹہین جب گیا بے یار دریا پر
حباب و موج کو کیونکر نہ سمجھون مین بھری گدکا

ہر ایک صورت کا جو دل مین خیال خام لاتا ہون
یہان سے وہان کو جاتا ہون وہان سے یہان کو آتا ہون
تو روتا ہون بلکتا ہون بھٹکتا کچھ نہ پاتا ہون
کبھی گھبرا کے دریا پر جو مین فرقت مین جاتا ہون
زبان موج پر آتا ہی حباب خیر باشد کا

ہون یا لطف جار بندہ مین بھروسا میرا خالق پر
وہ ہی تو ہی رہے اپنی کمر کس کر کے لاحق پر
مین اپنے کو تو ثابت ہو کھڑا ہون اٹھ صادق پر
سوئے پر آتے تو معشوق آتے قبر عاشق پر
دکھایا ئے تو دکھایا ئے کچھ اثر تعویذ مرقد کا

وہ ہی پیر مغان میرا وہی ہادی و مرشد ہی
اوسی سے سکھ ملے مجکو اوسی سے سب بلا رد ہی
وہی ہر حال مین حامی وہی میرا ابجد ہی
در محبوب بالش کو جو محبوب مسند ہی
نہ مین خواہان ہون بالش کا نہ مین طالب ہون مسند کا

کرین ہم کیا کیا ہی رب ہمین گبرو اوسے خوش رو
اسی سے فرق ڈالا ہی ہمین ملحن کہین گبرو
ہمارا کچھ قد رسیدھا اور اوسکا ہی کمان ابرو
خیال ابرو رکھتے ہین ناحق عاشق ابرو
الف ہر چند ہی اس لفظ مین لیکن ہی بے مدکا

مین جاہتا تھا کہ کچھ بولون وہ یکدم مارنے بیٹھا
بڑی شوکت سے چہرے کو دکھا کر سامنے بیٹھا
کہا مرجاؤ نگا صاحب وہ سنگر گاڑنے بیٹھا
مصور نقش جب اوس نازنین کا کھینچنے بیٹھا
کمر کا یہ پتا رکھا کہ خط کھینچا ندار و کا

قدر صحت کا جانے وہ مصیبت خوب جس پر پڑے
جو ہی بیباک علت سے تو پھر گیا آفت اوس پر پڑے

یہان دن رات کا صدمہ بغیر انسان کے کس پر ہو   سیاہی سے یقین ہے پنجۂ مژگان کشیدہ ہو
جو شانہ مہر کا پنجہ ہوا وس زلف مجعد کا

لکھا ہون وصف سے وہ نازنین کا سارا خصل و خو   کیا ہون جبہ سائی بھی ہین ایک مست کھیلاڑی ہو
مرے ہاتھون کو کیا چومو مرے ماتھے کو کیا چومو   پھلکتی چھوڑدی اب خوش نویسی کا ہی شوق و سیکہ
دوات و خامہ لاؤ طاق پر رکھدو دبھری گد کا

کہین سو بار خصل ہو نہ بہلیگا نہ بہلیگا   ہزارون دور ہو مشکل نہ بہلیگا نہ بہلیگا
دیا لاکھون پہ یک منزل نہ بہلیگا نہ بہلیگا   نہین ہو طفل میرا دل نہ بہلیگا نہ بہلیگا
تماشا چسیخ و کھلائے نہ امثال محمد کا

کبھی پانی کر خاطر سے کہون کھارے نکل آئے   اگر سب قید ہو وین تو کہون سارے نکل آئے
گر ڈھون تپ چپ دل ہی دل مین تو کہون لعارے نکل آئے   کبھی دن کو جو دہ شب مین کہون تارے نکل آئے
مناسب چاپلوسی ہو زمانہ ہو خوشامد کا

وہ صفرا موت جانو جو جہان مین موت آتی ہی   یہ کبرا موت ظالم کے بیان مین موت آتی ہی
کبھی مژگان تیر ابرو کمان مین موت آتی ہی   خیال گردش چشم بتان مین موت آتی ہی
یقین ہو گنبد آہو ہو گنبد میرے مرقد کا

کرشمہ اوسکا یک پاؤن تو مال عیب کہنا ہی   اگر ہن دیکھے صدقہ ہون تو فال غیب کہنا ہی
یہان پھر سر بسر اس ڈھب سے فال عیب کہنا ہی   کمر کا وصف کرنا صاف حال عیب کہنا ہی
دہن کی مدح لکھنا کھولنا ہو قفل ابجد کا

زبان جیون مدح میں وستکے جفا کا رک نہین سکتا   وہ ظالم سے بھی خو ویسا جفا کا رک نہین سکتا
جو آنے والا ہو صدمہ بلا کا رک نہین سکتا   کسی سے وار شمشیر قضا کا رک نہین سکتا
امیرا سمین سہارا ہی نہ جوشن کا نہ چلقد کا

ہوسٹے شوق بس بجد محر یارون جوانون کو   یہان کے رہنے والے شوقیون خاص و عامون کو
کہ دیکھین کیسے ڈھب سے کیا ہی لطف شعرون کو   سنائی میں نے جسدم یہ غزل معنی شناسون کو
کہا صد آفرین مضمون ہی جو اسمین وہ آمد کا

صنائع اور بدائع کی عبارت اسکو کہتے ہین   کلام ہم دلیہ کر عیبی اشارت اسکو کہتے ہین
لطافت اسکو کہتے ہین نزاکت اسکو کہتے ہین   فصاحت اسکو کہتے ہین بلاغت اسکو کہتے ہین
مزہ ہر شعر میں ہی انتہا کا ذائقہ شہد کا

زبر جو اوسکے اوپر ہی زبردستی کا شہرہ ہی   جو زیر آب لب اسکے نیچے ہی وہ مار زہر مہرہ ہی
رہا ہی پیش جو آگے وہ ماہ نو کا غرہ ہی   جو نقطہ ہی وہ خال روے مہ رویان پہ طرہ ہی

عیان ہر سطر سے ہی سلسلہ زلف مسود کا

جو مرکز اسکے دہنے ہی وہ مژگان تیر ناوک ہی   جو حرف ولفظ اوسمین ہی وہ ہر آن اسپ پاس ہی
جو تشدید و جزم و مد ہی مبارک ہی مبارک ہی   جو شعر وصف عارض ہی کہین گل سے بھی نازک ہی

بلندی سرو کی رکھتا ہی جو مضمون ہی قد کا

بیان تعریف قد و خد اور اوسکے روسے کیا حاصل   بجا تخفیف اور زیادہ خصائل خو سے کیا حاصل
ہمین تصنیف اس ڈھب کی غزل یکسو سے کیا حاصل   مگر توصیف رخسار و خط و گیسو سے کیا حاصل

وظیفہ تھا جو ان بیتون مین ہوتا وصف احمد کا

کھلے یکبارگی راز نہان اسپ طبیعت کے   سبھون پہ ہو گئے مطلب عیان اسپ طبیعت کے
سنو اب دل لگا یارو بیان اسپ طبیعت کے   ہوئی عبرت مجھے پھیری عنان اسپ طبیعت کے

ارادہ بنگیا وصف جناب خاص سرمد کا

ادب سے سر پہ رکھ ٹوپی نکالی پانون سے جوتی   پہن کر لنگی و کرتا اوتاری ریشمی دھوتی
چلن ہی جو شریعت مین تمامی پارچہ سوتی   لگا کرنے مین قرآن کی تلاوت بھاڑ کر پوتھی

ہوا مسجد مین داخل چھوڑ کر میخانہ موبد کا

کہو مستان احمد سے عبادت دل سے کرنے کو   کہو دیوان احمد سے نعمت یان سے لینے کو
کہو مشتاق احمد سے نثار جان دینے کو   کہو عشاق احمد سے کہ آئین اسکے سننے کو

قصیدہ یک نیا پڑھتا ہون مین نعت محمد کا

ایضاً مطلع نعت اول

احد مین اور احمد مین ہی حے دو ایک مقصد کا   اگر آدم مین حے ہوتا تو آدم ہوتا بے بد کا
نہ گندم کھاتا سہواً بلکہ لیتا درجہ وہ حد کا   الف آدم مین ہی ممدود احمد مین ہی بے مد کا

سبب یہ ہی کہ وان سایہ تھا یان بالیقین تھا قد کا

محمد شکل آدم ہی بحرف چار ابجد کا   بلا ہی اسم اللہ سے دلیل ہی صاف اشہد کا
یہ اربع اور وہ اربع مین یکیاحرف ہی مشدد کا   بلا اون سے بچے جو نام لے دل سے محمد کا

اثر تسمیہ شدّ مین ہی ذو القرنین کی سد کا

جدا ہو از خدا واحد سمجھ لو تم دوئی آئی
ہوئی پھر اوس سے دو عالم مین کیسی رونق آرائی
خدا مین اور خدا مین فرق یک نقطے کا ہو بھائی
جو آنکھین ہو تو نام پاک سے پیدا ہی یکتائی
کہ آغوش احد مین جلوہ گر ہے میم احمد کا

اشارا ہی بیان جانا شب معراج کا ہمنے
غرض آئے تھے احمد کو مرے روح الامین لینے
وہ قصہ طول ہی بھاری کہان اوسکو زبان کہنے
زہے خاطر جو دنیا سے بلایا حق نے پاس اپنے
روان ہمراہ تھا صدسے کیا ہدیہ خوشامد کا

فرشتے پاسبان ہو کر صدر اسکو سمجھتے ہین
بجا امر الٰہی ہی اگر اسکو سب سمجھتے ہین
تمامی حور و غلمان اپنا گھر اسکو سب سمجھتے ہین
مگر حاجی اونھین کا سنگ در اسکو سب سمجھتے ہین
لیا کرتے ہین کعبہ مین جو بوسہ سنگ اسود کا

بیان بے سین میم الست بغیر اشباہ کے بدلے
یہ ہفت کو ہفت کشور کی صفا یا راہ کے بدلے
الف و لام ہا حرفین ربع دلخواہ کے بدلے
شروع دفتر امکان مین بسم اللہ کے بدلے
قلم نے نام لکھا لوح پر پہلے محمد کا

کیا ظلمات کو آکر جو وہ خیر البشر روشن
زمین پر شمع نوری سے شام و سحر روشن
ہو تب سے دونون عالم مین سبھونکو سر بسر روشن
فلک پر ہون نہ کیو نکر دیدۂ شمس و قمر روشن
لگایا کرتے ہین آنکھون مین سرمہ خاک مرقد کا

اونھین کو یاد کر جنت سدا دم اپنا بھرتا ہی
اونھین کے رعب سے شیطان لعین دن رات ڈرتا ہی
اونھین کا نام سننے سے جہنم بہت ڈرتا ہی
فلک طاؤس کی صورت جو اتبک رقص کرتا ہی
کبھی دیکھا تھا جلوہ ابر گیسوے محمد کا

ملائی ہی یہ عاصی نے نہ وہ کافور سے اتبک
نہ اوسکے بندۂ غلمان کنیز کہ حور سے اتبک
تجلی دیدۂ موسے نہ سرمہ طور سے اتبک
خدا رکھا مجھے اوس روضہ پر نور سے اتبک
برا ہو طالع بد کا برا ہو طالع بد کا

ہر ایک بادام مین یک مغز اور دو پوست ہوتا ہی
کہ مغز استخوان مین بھی ہمین یک پوست ہوتا ہی
پدر فرزند بھائی سے پیارا دوست ہوتا ہی
جو اپنے دوست کا ہو دوست سبکا دوست ہوتا ہی
خدا اسکا کیون نہ عاشق ہون کہ عاشق ہی محمد کا

یہ خاک و باد و آب آتش ربع آمیز طبعی پر
غروری سرکشی مستی فساد انگیز طبعی پر

کئی دن کے لیے یہ فخر ہی خون ریز طبعی پر — بہت ہی ناز خستان عجم کو تیغ طبعی پر
مگر دیکھا نہین جوہر مری تیغ مہند کا

کیا ہون عہد ایسا ایکدم مین عزم مولا مین — شہید ہو جاؤن اپنے کو جہاد رزم مولا مین
ملون حرف مشدد وسا بلا شک جزم مولا مین — الٰہی ہو گذر تعلیم گاہ بزم مولا مین
جھکے ایسا کہ شکل دال نکلے الف قد کا

کمر باندھی ہی کسکر خوب جب تعریف حضرت مین — بھلا دیوان اک پورا تو ہو تصنیف حضرت مین
نہو یارب کہین جیسا مدح تخفیف حضرت مین — کمی اوس سے نہین کی مین نے بھی توصیف حضرت مین
شہیدی کو کہ موجد ہی اس آئین جدید کا

محو الفت مین ہو سرشار مطلع مدح کرتا ہون — ذہن ٹہرتی ہی مجھے کئی بار مطلع مدح کرتا ہون
گلون سا گونتھ گمتی ہر ہار مطلع مدح کرتا ہون — بیان سے لکھ کے پھر دوچار مطلع مدح کرتا ہون
شگفتہ تا دوبارا دل ہو مشتاقان احمد کا

ایضاً مطلع نعت ثانی

الف اول کا ہے مد ہو الف آخر مین ہو مد کا — بباطن نور خالص تھا بظاہر جسم خوش خد کا
ہوا اوسکے سبب معراج حاصل اوسکو تجدید کا — ظہور آخر ہی اول انبیا سے نور احمد کا
بجا ہی گر لقب ہو اول و آخر محمد کا

ہوا کفر و ضلالت ایکدم نقشہ نہ ارد کا — یقین ایمان کا شمع ہوا روشن بیان حد کا
بنا اسلام دین تکیہ ہمارے جد امجد کا — عبادت سے نہین خالی تماشا اوسکی مسند کا
کہ ہر بوٹہ ہی تھا جلد قرآن مجید کا

مہر چوری قمر صدری سے داغی اپنے ہی دید کا — محمد کی شبیہ کو دیکھ کر تھا لیا رد کا
ہوئے اختر سبھی کٹ کر چون صدریز اک زمرد کا — نگینہ نامور کیا خاک ہو چرخ زبرجد کا
نہ جب تک نہ اوسمین بیل بوٹہ اوسکی مسند کا

کئی دن سے بیان ہر دم خبر ہی آمد آمد کا — نہ جانو غیب سے کیا اب اوٹھے طوفان مقصد کا
ہزار دن شکر بھیجونگا پھر سے دن قسمت بد کا — الٰہی آتی ... ہوا ہے شوق جد کا
اوڑا لیجا سے دکھلا دے مجھے روضہ محمد کا

شریعت کا طریقہ سب بتانے عرش سے بھیجا — گنہگارون کے تئین مژدہ سنانے عرش سے بھیجا

سبھون کو احمدی جلوہ دکھانے عرش سے بھیجا
مجسم کرکے نور اپنا خدا نے عرش سے بھیجا
ادا ہو شکر کیا بندون سے اوسکے لطف بیحد کا

دو عالم مین عجب رونق شہ لولاک سے پائی
شرف چشمان اسلامی اودسی پا خاک سے پائی
برکت اوسکے صحرا خس و خاشاک سے پائی
بلاون سے امان خلقت نے نام پاک سے پائی
ہوا اب رہنا نہ رہنا ایکنے ذوالقرنین کے سد کا

صحابہ ہی تینون تابعین کو غیب کی باتین
تمامی راکعین اور خاشعین کو غیب کی باتین
اور اپنے اعتمادی تابعین کو غیب کی باتین
سنائین کیسے گوش سامعین کو غیب کی باتین
کیے اب وا تو دروازہ کھلا اسرار سرمد کا

عجب رتبہ خدا تعالے دیا ہو میرے حضرت کو
گذارا کرنے ہی آئے سنبھالے ہوئے حرمت کو
نہ کوئی پہونچ سکتا ہی وہ رتبہ کو وہ عزت کو
خبر دیتے رہے مرسل سب اپنی اپنی امت کو
زمانے مین نہ تھا کب شور انکی آمد آمد کا

سنو اے دوستو میرے لگا کریان تم اپنا جی
بفرش و عرش آجا کر عجائب کارخانہ کی
خدا کا لاؤ لا کیسا خدا سے درجہ عالی لی
سے چلے جس سرزمین پر اوسکو کعبے سے بزرگی دی
شرف ہر سنگ کو ہی نقش پا سے سنگ اسود کا

تمامی تھا ستر واسے اور جتنے اہل قرآنی
مراتب احمدی سے مشرکو نکو تھی پشیمانی
ہمیشہ دل سے رہتے تھے بہ حیرانی پریشانی
دوئی کیسی گمان ثانی کہ یہ دونون ہین لاثانی
خدا کا دوسرا کوئی نہ سایہ آپ کے قد کا

خدا کی ہمنشینی کر مصاحب ہو سدا حضرت
خدا تھا نہ تھا دان سے بیان سے تھے قد حضرت
جو آتے تھے تو کئی دن کو نہ تھے رہے جدا حضرت
وہی سایہ وہی قد تھا کہ تھے ظل خدا حضرت
جدا کرنا بہت دشوار تھا حرف مشدد کا

حواس و ہوش کو اسجا ہی لازم نذر گذرانا
حقیقت مین قرار اپنا محال ہی ہاتھ مین آنا
سوا اسکے کرون کیا مین بیان ہو عقل گردانا
تھکا جب ڈھونڈھ کر سمجھا غلط فہمی سے وہم اپنا
کہ ہی رخت سیاہ کعبہ سایہ آپکے قد کا

لگی انکو وہ قاف کو بدبخت کیا کافور ظلمت نے
دہائی ہار گی جا کر بدریا سارا ذلت نے
منور ہوگئی دنیا چھپایا منہ کو ظلمت نے
کیا یہ پانی پانی گیسوے مشکین کی خجلت نے

سما کر خاک مین پوشیدہ سایا ہوگیا قد کا

جو آئے تھے مرے مولا یہان جدا ہو کر
کسی کے سر کی ٹوپی ہو کسی کے بہر قبا ہو کر
صدائے مرحبا دیتا تھا ہاتف نو د صبا ہو کر
گمان ہوتا ہی جنت سے وہی اوترا عبا ہو کر

اوٹھا رکھا تھا جو اللہ نے سایا محمدؐ کا

ولے آدم سے عیسیٰ تک بڑی شان اور شوکت کے
ہوئے لاکھون سے بھی زیادہ کرامت با فضیلت کے
مگر نہ بھید تھے اونمین خدا کی خاص حکمت کے
لیے سب مجمع اعجاز کب تھے مثل حضرت کے

ملا تھا اونکو تو یک یک پارہ اس مجلد کا

یہان دم مارنے کی جاے تو مجکو نہ تھا یکدم
بفضل حق مرا خوض رسا بس ہو گیا محکم
نظر یک ملکئی مجکو لبسان حضرت قاسم
وہی تو چرخ اخضر ہی جو روز خلقت عالم

گرا تھا تاج نورانی سے آویزہ زمرد کا

ہوئی ہی کان عالم کی نمود آواز سے کن کے
الست بربکم قالوا بلے کا سب صدا اس کے
بنا دین اک سے تا اربع بڑی مشکل سے سر دین کے
سکونت کی جگہہ درکار تو محلون کو تھے انکے

یہی باعث ہوا بنیاد نہ طاق زبرجد کا

جو تو حجرہ نبی کا تھا وہ تو کرسی سے تھا بڑہ کے
گئے معراج آئے بھی وہ تو کرسی اوپر بڑہ کے
فلک تو نہ تو دمجرے سدا دین دریہ حجرے کے
حوادث سے ہون این کیونکہ جو ساکن ہین خضرے کے

کہ بسم اللہ کا گنبد ہی گنبد اونکے مرقد کا

مسیحا دم بجو دہوئین جب یہ اعجاز کو دیکھین
یہان یوسف بھی بک جادین جب اونکے ناز کو دیکھین
کبوتر نامہ بر ہون کیا اگرچہ باز کو دیکھین
غش آجاے جو موسے کو تجلی راز کو دیکھین

چراغ طور ہی رخشان کلس روضے کے گنبد کا

عداوت جیسی مومن پر سدا کفار رکھتے ہین
محبت ویسی ہم پر احمد مختار رکھتے ہین
خدا جیسی محمدؐ پر بہت سا پیار رکھتے ہین
ہوا یہ عندلیب سدرہ کی منقار رکھتے ہین

کہ لوگ گلگیر بن کر گل مین اونکی شمع مرقد کا

کتر دیتی ہی قینچی سا زبان جو دھار رکھتی ہی
صفائی ویسا اپنے کو کہان تلوار رکھتی ہی
سخن کیسی بھی ہو دلبر کی عاشق زار رکھتی ہی
ہوا یہ عندلیب سدرہ کی منقار رکھتی ہی

کہ لوگ گلگیر بنکر گل مین اونکی شمع مرقد کا

مدینہ یاک نگینہ ہی سلیمان دیکھ کر حیران
کہ جسکے سامنے پھیکا مہر اور ماہ کی تابان
وہان ہیرا کنی ذرہ ہی کنکر لعل اور مرجان
وہ مستغنی مجاور ہین کہ جنکے سامنے سلطان
ادب سے دم بخود ہین منہ نہین پڑتا خوشامد کا

شفقت بیٹے بیٹی پہ ہو جیسا باپ اور ماکی
خدا کا ویسا بندون پہ نوازش عام آجاکی
ہی اوس باعث کہون اب مین شہ لولاک کی پاکی
برادر دونون جبریل و علی ہین نوری خاکی
ادھر بھی ہی اودھر بھی سلسلہ ثابت محمد کا

کہان سیری چلے یارب ہم ذات مقدس مین
ترا ہو جسطرح تمجید رحم ذات مقدس مین
فضل ذات مقدس مین کرم ذات مقدس مین
ہوے ہین جمع امکان قدم ذات مقدس مین
محمد مین بھی مطلب تو ہی بس میم مشدد کا

ہدائی پیشوائی پارسائی اور سرداری
صفائی اور وفائی خوش طبعائی باربرداری
حلیمی پاک اطواری رحیمی نیک کرداری
عجب اوس خسرو دین کو خدا نے دی ہی بیداری
کہ تحمل خواب سے واقف نہین ہی اوسکے مسند کا

پھر مہ کے دو ہالے کو ملی ہرگز نہ زیبایش
اور اونکے دو اوجالے کو ملی ہرگز نہ زیبایش
وہ شمع کی دو لعالی کو ملی ہرگز نہ زیبایش
دو عالم کے دو شانے کو ملی ہرگز نہ زیبایش
لگایا حاشیہ جب تاج اوسمین اوسکی مسند کا

ہو اگر جیت بازی مین تو جانو کھیل ہاتھ آیا
جو پیڑا مغز کھونون مین تو اوسکے تیل ہاتھ آیا
کیا جب لاڈ اللہ نے تو البت گیل ہاتھ آیا
حکومت دین کی پاکر جو بانٹی پیل ہاتھ آیا
کلیم اللہ کو چھوٹا سا بوٹا اوسکی مسند کا

ہین اول سے اور آخر تک ہمیشہ اور سدا دیکھا
ادھر دیکھا اودھر دیکھا یہان وان جابجا دیکھا
پھر اول جب نہ اوس سے پھر بکوہ طور جا دیکھا
خدا کے نور کے ہمراہ نور مصطفا دیکھا
مزہ موسے سے پوچھا چاہیے تکرار جد کا

وہ مہ کو کیا بری ہیگی جو مہ رہتا ہی سودی پہ
بحر مین غیر کشتی جب چڑھی بالو کی کودی پہ
نکل آنا محال اوسکا ہی پھر پانی کی گودی پہ
بچی طوفان سے کشتی آکے ٹھہری کوہ جودی پہ
کہا جب نوح نے یارب بچا صدقہ محمد کا

تری قدرت خدائی پر خدایا واہ رے شاباش
سمجھنی کسکو دانائی اور جرات ہی نزی خواہش

جلا وے آب گندھک سے وہ بجھنے آگ کی نہ شعلہ　　خلیل اللہ پر کیسی گلستان ہوگئی آتش

ہوا مشکلکشا موجِ نسیم باغ احمد کا

ملا یا اور بکایا وہ چھوڑا مالک کے داماں سے　　عزیز مصر کی ہمدم زلیخا روے خنداں سے
کنیز کی نبگئی پھر حسن کی وہ خانساماں سے　　بٹھایا تخت شاہی پر مہ کنعان کو زنداں سے

وہان دشوار تھا آزاد کرنا کیا مقید کا

ہوا مقبول درگہ مین کیا توبہ جو آدم نے　　وہ تھا خاطر سے حضرت کے کہون کیا ابیان مین نے
ہوا افضلِ خدا بس آپ ہی کے واسطے یعنے　　رہائی پائی قیدِ بطن ماہی سے جو یونس نے

اشارہ یہ بھی تھا اک نون ابروے محمد کا

ہوئے چھوٹے بڑے جتنے جہان مین نامور نامی　　چہ ایرانی چہ تورانی چہ مصری رومی و شامی
خدا کے بعد سب سے تو بڑا ہی کہہ گئے جامی　　کبھی ایوب کے شافی کبھی یعقوب کے حامی

بھرا گو ترِ عنایت سے نہ دامن کس کے مقصد کا

وحی آتے تھے اللہ سے روح الامین جس دم　　ہراسان ہو کے حضرت بولے کہتے ای اخی ہمدم
کہو تم آج تو ہی خیر جلدی سے سمجھے باہم　　بنا آیات قرآن کی ہر اونکی ذات سے محکم

قیام اونکے سبب کعبے کے ارکان مشید کا

محمد فاطمہ حسنین علی پر نور ہین پانچون　　دو حی یک میم یک عین یک فی ذکر تو ہین پانچون
یکایک کر پنجتن پاک من یہی مسطور ہین پانچون　　اصول خمسۂ اسلام جو مشہور ہین پانچون

مخمس آپکے دیوان ارشادِ موکد کا

نماز و روزہ و حج و زکوۃ و کلمہ ہین پانچون　　مگر ہی کاف رے زے نون تا اوسکے تمہ ہین پانچون
مسلمانون کے گنجون مین امانت ذمہ ہین پانچون　　بدل یان مصرعہ واو دی پڑھون با نغمہ ہین پانچون

مخمس آپکے دیوان ارشادِ موکد کا

فجر مغرب ظہر عشا عصر اور وتر شستگان مین　　دو عین یک میم یک نے ایک طوبہ پنج و رمضان مین
مگر یک ترک کا ہو وا اوس واجب کے سامان مین　　فروع دین جو شستگانہ ہین شایع اہل ایمان مین

مسدس آپکے فکرِ مضامین مجید کا

تہجد کو بھی و شش کے کوئی لاتے ہین یگان شش مین　　عشا کے بعد اور اوس وتر کے درمیان فقان مین
وہ ہے یک وقت ایسا ذکر ہے جسکا کتابان مین　　فروع دین جو شستگانہ ہین شایع اہل ایمان مین

مسدس آپکے فکرِ مضامین مجدد کا

توانائی سے اون کب خدا کے شیر سے بگڑے — برابر ہو نہین سکتے کبھی شہباز سے شکرے
پھر اس حالت مین شک لاکر کرین کفار کیا نخرے — قمر کو کس طرح کرتے نہ وہ انگشت دو ٹکڑے

اُنھین دو نقطہ زیرین کا طالب لفظ مجاہد کا

وہ ذات پاک ہی خیر البشر مین کچھ جو شک لائے — اور اوسکے شافع ہونے کا حشر مین کچھ جو شک لائے
سبھی یہ سمجھیں اسے ہی بعث و نشر مین کچھ جو شک لائے — مشکک معجزہ شق القمر مین کچھ جو شک لائے

کرے دوارہ تشدید سر کاف مشدد کا

کیا مردے کو زندہ جب شقی بے حال مین آئے — گواہی سنگ نے دی جب کفر اس حال مین آئے
گئے ماضی زمانے کے جو آئے حال مین آئے — شجر مانند انسان بڑھ کر استقبال مین آئے

ہوا جب جنبش مژگان سے ایما اوس سہی قد کا

عرب مین تا قیامت ہی ہمیشہ عیش و عشرت — جہان خانہ خدا ہی اور جہان پہ روضۂ حضرت
یمن اوس بن ہند مین تڑپون آسیے جا نو کیا کم حسرت — دل انسان کو کیا اوسکا گوارا ہو غمِ فرقت

کرے نالہ جگر جب چاک ہو چوب ستند کا

مجرب کاری زخمون پہ ہو جیسا طوطیا مرہم — ہم عاصی کے لیے ویسا جناب سید عالم
کہان تعریف کا حد ہی کرے جو کوئی بحر منظم — بجا سبز و سیہ ہی جامۂ فیروزہ و نیلم

ہوا یاقوت احمر گوہر دندان محمد کا

کبھی ہفتہ کبھی دو ہفتہ مین کھانے کی نہی پالی — جو کھانے تو دو یک خرمہ اور کچھ غا و دشتہ عالی
بناہ مشکل سے ہوتا تھا پھر اوس مین بھی تھی خوشحالی — شکم پہ سنگ اسود اور فاقے سے شکم خالی

ہوا ثابت کہ کعبہ بھی مقلد ہی محمد کا

ازل سے لے ابد تک مصطفےٰ نے مرتبہ پایا — زیادہ شمس سے شمس الضحےٰ نے مرتبہ پایا
بدر سے بڑھ کے بھی بدر الدجیٰ نے مرتبہ پایا — شب معراج کیا اوس مقتدا نے مرتبہ پایا

خدا مشتاق شہرہ قدسیون مین آمد آمد کا

عجائب تمکنت مین تھا ہمارے شاہ کا عالم — ندا کہتا تھا دیکھو رے نبی کی جاہ کا عالم
ہوا غش بسکہ اپنے کو جو دیکھا راہ کا عالم — دکھایا صاف خرق و التیام ماہ کا عالم

جدا ہو کر ملا کیا نور حق سے نور احمد کا

دو ہاتھون سے لگا کر عطر اور عنبر کو قدمون پر — نچھاور کر بہت سا جوہر و گوہر کو قدمون پر
وہ جھل جھل کر مثال بادکش کے پر کو قدمون پر — رکابون سے ملین آنکھین جھکایا سر کو قدمون پر

رہا جبرئیل کو رستے مین کیا موقع خوشامد کا

بہت ہی کم سے کم کی دم مین پہونچے عرش بالا پر — نظر کر کر ہر اک شی دم مین پہنچے عرش بالا پر
فرشتے اونکے تھے پی دم مین پہونچے عرش بالا پر — کیے آٹھون فلک طی دم مین پہونچے عرش بالا پر

قدم آگے بڑھا اوس واقف اسرار سرمد کا

بنزد اہل خیاط حق سواری آنکی جب پہونچی — سلائی والا دو لائی کو یک لائی سے تب پہنچی
سوئی یکتائی کے آگے دوئی کی گنند جو قینچی — دکھائی قوت بازو کمان قرب یون کھینچی

کہ عالم دو نون گوشون مین ہوا حرف مشدد کا

کیا اپنے دل و جان سے وہان جو کچھ کہ کرنا تھا — اوٹھا دو چشم پر اپنے لیا جتنا کہ لینا تھا
وہ جاتے جاتے راہون مین یکایک دلمین ٹھانا تھا — کہا جو کچھ کہنا تھا سنا جو کچھ کہ سننا تھا

وہی قائل وہی سامع سمان اواز گنبد کا

بلند اقبال قسمت ور شہنشہ بخت یاور نے — بجا عرفت کے میدان کا بہادر اور دلاور نے
وہ بنکر بے نشان درگاہ کا غیبی مجاور نے — لگایا غوطہ اوس بحر حقیقت مین شناور نے

گریبان جزر کا جسمین نہ دامن تھا کہین مد کا

تمام اکبر کے اکبر کی تمام افسر کے افسر کی — شفیع روز محشر کی قسیم حوض کوثر کی
کرون کیا مین بیان اعجاز بیان پیغمبر کی — گئے حضرت پھرے حضرت مٹی گرمی نہ بستر کی

قدم تھا ایک ہی گویا در آمد کا بر آمد کا

یہان سے وان تلک جاتے اور آتے جا بجا اونکو — ہر اک نعمت فضیلت کے مدارج مرتبا اونکو
پھر اوسکے ہوا گنج لامکان کا بھی جدا اونکو — خدا سے جو ملا معراج مین نقد عطا اونکو

دیا امت کو عقدہ کھول کر زلف معقد کا

فلاخن سے ہوا زخمی لگی جیون چوٹ سندان کی — نہ پایا ہو تھکانا جب وہ کبھی دندان شہیدان کی
اوکھاڑا اپنا یکایک کر دہ یورا بار دندان کی — محبت ہو مرے دلمین بھی اوس محبوب یزدان کی

اویس نیک خو جسطرح عاشق تھا محمد کا

بچشم مجنون خود دیکھو وسیم احمد کے لیلی کو — تو گورا منھ ہو دونون کا کہون یان کالا پھر کسکو

اوٹھایا میم کا پردہ تو آیا پھر جنون مجھکو
خدایا تو ہی منت مین احد سمجھا ہون احمد کو

کہ دیوانہ جو محرم ہو نہین ہی مستحق حد کا

نہ راحت کی تمنا ہی نہ عشرت کی ہوس مجھکو
نہ جاہت کی تمنا ہی نہ شوکت کی ہوس مجھکو
نہ حرمت کی تمنا ہی نہ عزت کی ہوس مجھکو
نہ دولت کی تمنا ہی نہ حشمت کی ہوس مجھکو

الٰہی عشق احمد کا الٰہی عشق احمد کا

یہان سے ریل چڑھ بمبئی و بمبئی سے سفینے مین
پہونچ جدہ وہان پہونچون صبح یوم الادینے مین
مین مکہ مین حج اکبر کرون ہی حج کے مہینے مین
زیارت کو چلون یارب پڑے یہ غل مدینے مین

غلام آیا محمد کا غلام آیا محمد کا

چلے جب قافلہ لاکھون مین تنہا سبکے آخر ہون
ولے وارد وہ ہون یا نہ مین آگے جا کے حاضر ہون
نہ مین ہشیار اونکے سا دیوانہ وار زائر ہون
گلا و فخر پھینکون جیب پر جامے سے باہر ہون

نظر آئے مجھے جلوہ جو اوس روضے کے گنبد کا

جلا کرتا ہون آگے سے صبح و شام اپنی آنکھون کو
مثال دوربین آئینہ جم جام اپنی آنکھون کو
بجاے مخمل و اطلس کے بادام اپنی آنکھون کو
بناؤن فرش پاانداز ہر گام اپنی آنکھون کو

سر مشتاق ہو اور آستانہ ہو محمد کا

صفائی خوب ہو دل کی اگر خوب آب ظاہر ہو
چھپے ہرگز نہ کچھ اوسکو ہر اک رازون سے ماہر ہو
کوئی پانون سے جاوے سر کے بل مین اپنے خاطر ہو
جبین سائی کرون ایسی کہ اوس صیقل سے ظاہر ہو

چھپا ہی زنگ مین جوہر جو شمشیر مہند کا

چڑھون کیون دار مین ہوتا اب منصور مین داخل
بھلا موئے کے پابند کوئی کیون ہو طور مین داخل
نہ چاہت ہی کہ جنت کے ہون غلمان حور مین داخل
ملے کیا لطف جب ہون روضۂ پر نور مین داخل

ریاض خلد مین ہو سامنا عیش مخلد کا

وہ لطفون مین بڑا لطف ہی جو لیوے یار کے بوسے
اجی کیا خوب ہوتا ہی محبت پیار کے بوسے
جھپٹ کر اور لپٹ کر گنبد احضار کے بوسے
کبھی لون شوق کامل سے در و دیوار کے بوسے

لگاؤن سرمہ آنکھون مین کبھی اوس خاک مرقد کا

وہان کا ان عبادت ہی وہان وضو توضع ہی
جہان اجلاس دیتے ہو وہ اچھا ایک موضع ہی
مرے ہر حال کہنے کا وہی جاے موقع ہو
سلیقہ گو نہین دربار کا لیکن توقع ہی

مجاور رحم کھا کر ڈھب بتا دینگے خوشامد کا

تصدق ہو مرا صدق و یقین آقا کی آنکھون پر
دل و جان سیر قربان ہو وہ ید بیضا کے ہاتھون پر
نثار دل کان ایمان و دین شہ ولا کے کانون پر
عجب کیا اشک کی صورت گرین مولا کے ڈہون پر
نکلکر پتلیان دونون کو شوق بوسہ ہو جد کا

بھرون ہون مین شب و دن دم لگا کیا یہ سردون سے
کہا مجکو مسیحا کر دو اثرب کی گردون سے
ہوا ہی میرا اوس باعث محبت رنگ زردون سے
کرون مس پوشش مرقد کو جیب آنکھون کے پردون سے
ضیاے دیدۂ دلکو بڑھاے نور مرقد کا

مرا خرمن گنہ کا اب وہ برق عفو سے جلجائے
نہال امید کا میرے بجز بی پھول پھل جائے
دونون دن ہوے دل روشن شب ظلمات ٹل جائے
نسیم لطف کا جھونکا آلہی کوئی چل جائے
شگفتہ مثل گل ہوجائے غنچہ دل کے مقصد کا

بچون دنیا کی علت سے برادر سب کہین آمین
بچون دینی فضیحت سے نفاسر سب کہین آمین
بچون راہ اذیت سے مسافر سب کہین آمین
دعا مانگون عقیدت سے مجاور سب کہین آمین
الہ العالمین صدقہ ضریح پاک احمد کا

کہ اک کر اول و آخر مع وارد اور صادر کو
امیر استاد شاعر کو جیسا شاگرد داغ کو
برادر اور مسافر کو نفاسر اور مجاور کو
سلامت رکھ مرے کلب علی خان بہادر کو
محمد نام جو ہمنام ہی تیرے محمد کا

عجب کیا تو لکھا عبد المجید اوسکے اشارت کو
نواب اک ہند کا وہ ہی بنگے گر تیری قسمت کو
دلا سا منفعت کا یہ دیا اپنی طبیعت کو
زیادہ ملک ہوا وسکا بڑھا اقبال دولت کو
جہان مین اوس سے روشن نام ہو اوسکے اب جد کا

مناقب بطور مناجات ہوا

غریب ہون مین غریبان مین نہایت یا رسول اللہ
سوا تیرے نہ کوئی ہو حمایت یا رسول اللہ
رسالت کے خزینہ سے میرا کر دور محتاجی
نہ کچھ رکھتا ہون پاس اپنے بضاعت یا رسول اللہ
مین ہون اک امت عاصی شفیع المذنبین تو ہی
حشر کے دن تو کر میرا شفاعت یا رسول اللہ
اسی کے واسطے تجکو آلہی خاص بھیجا ہی
پیمبر ہم پہ کر بہر ہدایت یا رسول اللہ
تو اس خالق کا ہمدم ہمنشین اور دوست جانی ہی
تو حق سے جو کہے ہوگا کفایت یا رسول اللہ

غرض تو بخشنے ہارا ہین عفو چاہنے والا — خشم تجھ پر کریمی کا کرامت یا رسول اللہ
مذنب ہو کرسے خادم پر کرے نا مہربانی جب — تو وہ بندہ کرے کس سے شکایت یا رسول اللہ
شماری میرے عصیان کا نہین ہی تھک گئے دونون — کراماً کاتبین لکھ لکھ کتابت یا رسول اللہ
میرے حال تباہی کو جو دیکھین وہی کرتے ہین — ہر اک چھوٹے بڑے انسان ملامت یا رسول اللہ
چھپاتا پھرتا ہون منھ کو مین اپنی روسیاہی سے — اگر تاکون تو ہوتا ہی ندامت یا رسول اللہ
مین ظاہر کیا کرون اپنی بپتی احوال بنیا سے — مجھے نا بینا کر رکھا ضلالت یا رسول اللہ
مرا انصاف کیا ہوگا مین خود اپنے کو ہون مجرم — ترا کونین مین سچا عدالت یا رسول اللہ
گواہی نامۂ اعمال اک ٹکڑہ تو کافی ہی — کہان سے مین دگر لاؤن دلالت یا رسول اللہ
بھروسا صرف یہی ہی کہ میرے حال پر ہووے — ترا اور حق کا الطاف و عنایت یا رسول اللہ
او روہ عصیان کے باعث سے ہی مرض اک لا دوا مجکے — ہو رب کا فضل اور تیرا طبابت یا رسول اللہ
نہ کوئی پاس آوے ہی مہر دل سے تو کر ہر دم — مری بیمارداری مین عیادت یا رسول اللہ
مرا کشتی نہ کوئی یان نہ ذریعہ نا وسیلہ ہی — ہی مجکو حس و حرکت کی نہ طاقت یا رسول اللہ
بچے ہی گھ بگھ دم کا دمامہ مرض دمہ سے — کہ نفخ صور جیون پیش قیامت یا رسول اللہ
بچون از آفت دمہ و دمہ دم کا دشمن ہی — رہے عاصی حیا کا دم سلامت یا رسول اللہ
نہ ضائع عمر ہو میرا ہو بل با منفعت گذران — کرون دنیا و دین کا کچھ ریاضت یا رسول اللہ
ہی مرنا ایک دن برحق بچون گر کوئی دن تو مین — چلے طاعت مجیدی اور عبادت یا رسول اللہ

مخمس بر مناجات از مولانا حافظ یا سعدی علیہما الرحمۃ

کیا کہون تجھ سے مین خرافاتی — خر سے بدتر ہون مین خراباتی — تیرا ہر حال مین عنایاتی
احدا سامع المناجاتی — صمدا کافی المہماتی
مین ہون نادان مثل بکر زخست — بعد فت جان سے ورکادانہ سفت — دانا نادان سے گرچہ ہو جفت
زیر و بالائے تو انجم گفت — خالق الارض والسماواتی
پاس یک ذرہ میرے سامان نیست — اس سبب غم بہت ہو ز جان نیست — تجھ سوا رحم کن مہربان نیست
ہیچ پوشیدہ از تو نہان نیست — عالم السر والخفیاتی
پہلے خواہان ہوئے صفی آدم — پیچھے بعد از تا عیسے مریم — آخری مصطفے نبی صلعم
حاجت خویش از تو یخواہم — زانکہ قاضی حجۃ حاجاتی

رو رو آنکھون کو مین کیا جیحون | ہے ولیکن مراعد و گردون | مہر ہو گرچہ دوست کا افزون
ہر دعاے کہ میکنم اکنون | فاستجب یا مجیب دعواتے

عمر گذری جیا کی ساری مفت | جاگا چونکا نہ کچھ بہ غلبہ خفت | اوس سبب جان کو رات دن ہو کوفت
شکر فضل تو کی توانم گفت | حافظا فی جمیع حالاتے

اب یہ تشخمسہ کے کہون بعدی | تین خمسہ بہ وزن ادر تعدی | وسوسہ دل کی شعر ہے رعدی
ہر دعاے کہ میکند سعدی | فاستجب یا مجیب دعواتے

کوئی کہتے ہین ہے سعدی کا | کوئی کہتے ہین حافظ ہادی کا | شعر اللہ کے امدادی کا
دو سے ہے ایک کی اوستادی کا | کہو کم کسکا پھر تھا اصفاتی

شاعروا تو مٹ گیا جھگڑا | دلیا گر تھا تو کسکا گیا بگڑا | خوب دو دل کو باندھ کر تنگڑا دودن
کان اک اک کا تھام کر رگڑا | وسوسہ سے ہی کل ملیبانی

بعد اختتام دیوان بر خاص و عام مومنان و بخدمت صاحبان نکتہ سنج لفظ شناس معنی گنج وضح باد کہ از مقتضاے نحوست آیام ناکام و ادباری طالع نافرجام فیمابین برادری بندہ تنازعۂ ضمنا حیثیت حقیقت و ملکیت از مدت استداد و از عہد از دیاد سر زدہ یوماً فیوماً رو بترقی مے آورد کہ ضمناً تقدیر بر حسب زمان ماضیہ رونمود کہ از طرفین بنا بر انفصال آن جناب مستطاب زمیندار نامدار ذو الاقتدار منشی و ناظم والاشان عالی دودمان مکرم و معظم کہ اسم با مسمی بموجب ابیات۔

ابیات

در اوڑلیسہ قصبہ بھدرک آشکار — افضل شیخ المشائخ این دیار
مولوی متقی و پارسا — معدن لطف و کرم بحر سخا
اہل دانش اہل بنیش اہل علم — بیمثال و بے نظیر اندر حلم
در خردمندی افلاطون زمان — بل ارسطو وار در عذب البیان
عقل و درک و فہم و وہم و ہوشمند — از براے خاص و عام سود مند
این چنین بخشید رتبہ ذو الجلال — خاتم قدرت سلیمانی مثال
حاتم انیک گرچہ بودی حیات — جان دادی بے گمان بہر زکات
مرد یکتا آن عزیز ہر دل عزیز — کاشف عین الیقینی پر تمیز
محمد اینہا ہادینا و دین — واقف اسرار دان شرع متین

منصف و فریادرس هم عدل داد / عمر و دولت تا قیام آباد باد
بر غریب ناتوان الطاف آن / گوچه بزن مشتهر اوصاف آن
جهد بیساز و بصلح و کار خیر / از صغائر تا کبایر خویش و غیر
پاسداری مطلقاً در ذات او / کس ندیده گاه در اصفات او
میکند کاریکه بے غرضانه طور / میگریزد از عبث ظلم و جور
خوش مزاج و خوش خلیق و خوش وضع / خوش طریقه خوش سلیقه خوش طبع
زین سبب مشهور نام آن پر بهر / پیش که و مه از فضل تا صدر
عزت و توقیر دارد آن چنان / نیست گنجایش تحریر و بیان
پاک و صاف دور از کبر و منی / الغنی هو الغنی عبد الغنی
شهره و صفتش از قرینا بعید / ناچو ماده همراے عبد المجید

ثالث قرارداده بروفق آن معزالیه بلحاظ ابتری و بربادی وزیر باری بکلیه ویرانه ما تشریف آورده خرخشه و قضایا جانبین بعنوانیکه بے بایست و بقسمیکه مے شایست چنان رفع داد فرمود نکه یارے گفتار و مجال دم زدنی احدی نماند

تواریخ ممدوح الیه

بملک او نکل از فضل هو الغنی / میان در میان ایک آدم نبی
سنه عیسوی گو حیا با حیا / زمیندار آن منشی عبد الغنی

هرگاه از امر دشوار فارغ البالی و رفاه عالی دا هنیت گردید روزے اذکار نسخجات مولد شریف سابق و حال یکے از تصنیف خاکسار پیش آمده پیش کردم ممدوح الیه پس از سماعت و دریافت مضمونش بطبع کنانیدن آن که از پیشتر ادعا عاصی بران بود ارشاد فرمودند بنده باقبال آن جهت طبع کنانیدن در مطبع نامی گرامی واقع شهر لکهنؤ بذریعه اهل غیض و فیضرسان و سحبان زبان کریم الامتنان امیر کبیر بے مثل و بے نظیر عالی همم منبع الجود و الکرم اکسیر خواص کیمیا طور دانائے حل ارباب غور جناب گردون قباب بنده و اهب منشی نول کشور صاحب دام اقبالهم ذی هوش تازه عقل منشی بے بدل اند و هم در مطبع محتشم الیه تصحیح تمام نقوش خوشتر ین و کاغذ بهترین و نوع بنوع نقش و نگار مثال خیابان گلزار مطبوع میگردد عرض پرداز شده که آن ساعت یک عرضی مطابق مرضی نوشته بخدمت خاص یعنی مالک مطبع موصوف فرستاده همه تن سراپا مروت منشی صاحب سلامت بجواب آن مسرت عنوان که در آن منظوری حکم و ثبت دستخط خاص بود اجرا نمودند

فرمان ہذا بذریعۂ چٹھی عز ورود و شرف صدور یافت بندہ بسر و چشم گرفتہ بہ تعمیل آن درنگ نکردہ نقل این کتاب دوازدہ ابواب تعریف شہ لولاک ہمچو تحفہ بالائے ڈاک ابلاغ داشت غرض امید کمال بر آن دارم کہ بشرط رسیدن نسخہ ہذا در مطبع موصوف بعبارت نشیب و فراز و کلام تحریری مذکر و مؤنث کہ در این دیار رسم و رواج اشعار و زبان اردو اصلا و مطلقاً نیست بل شعر و گفت و شنود اڑیسہ بر زبان ہر خاص و عام اجراست قصور یابند در آن مقام از کلک گوہر سلک درست فرمایند ظہورش عند اللہ ماجور بین الناس مشکور گردد اگر بفضل ایزد پاک و طفیل حضرت لولاک از حسن درستگی مالکان اہلکار مطبع نسخہ ہذا مرتب گشتہ بملاحظہ صاحبان سامع و قاری بگذرد لاجرم دست بدعایم کہ حق سبحانہ جل شانہ ثانیاً بعد اختتام طبع اتفاق معاینہ آن کنانند تا از ان موجب عدم رائگان محنت و مشقت بل مسرت و فرحت ہزار گونہ عاید حال شکستہ بال گردد زیادہ حد ادب ؛

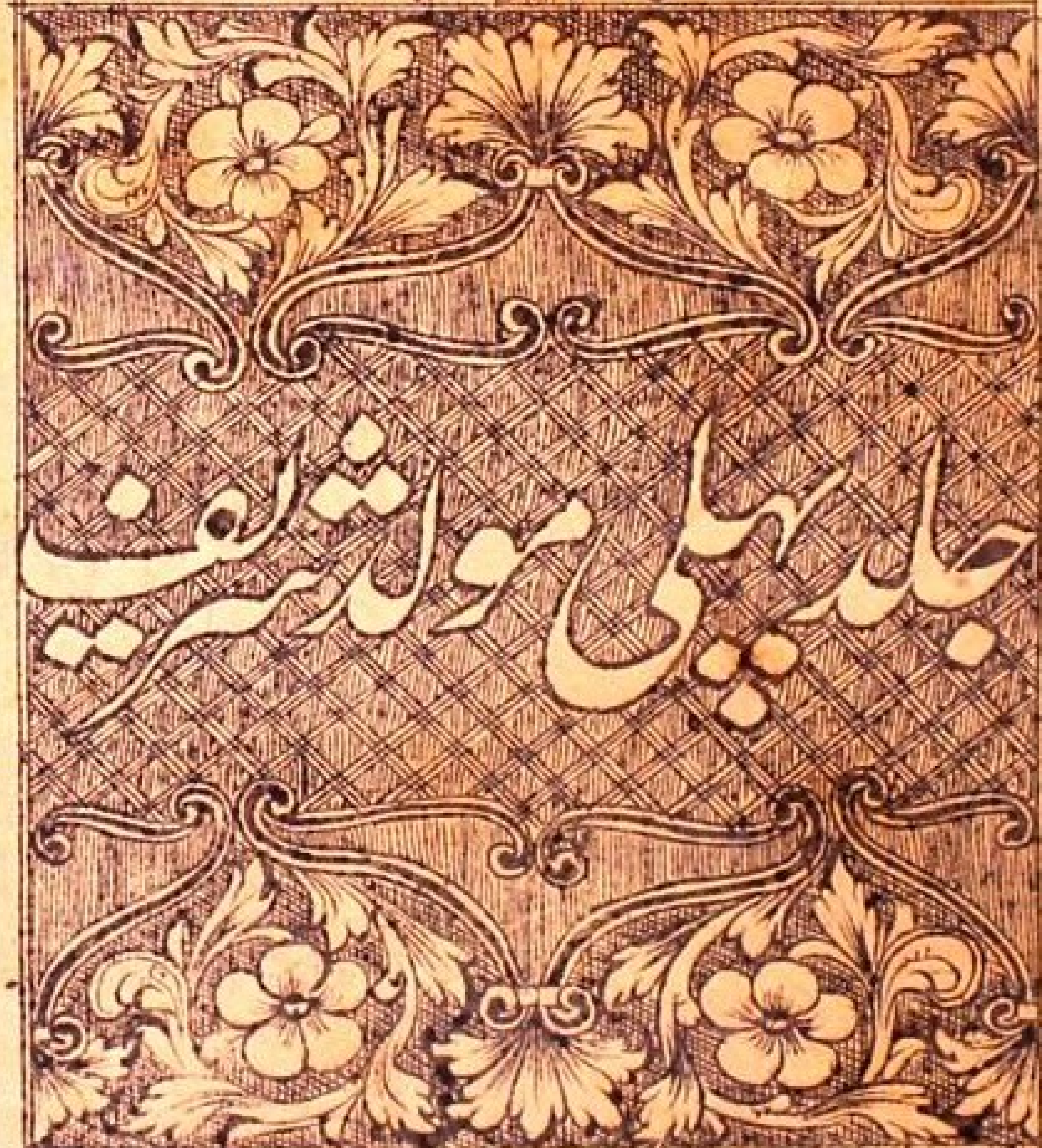
تواریخ مختتم الیہ

بہ ہندوستان شہر لکھنو مدامی	در آن مطبع نول کشور گرامی
چو خورشید از شرق تا غرب شہرت	چو مہتاب روشن شدہ نام نامی

حیا گو در نیجا سنہ مصطفائی
طبع ہجر نیک وصل شد ارم گرامی
۱۲۱۴ ۹۰

لولاک لما خلقت الافلاک

حبذا اصلوا حبابل سلوا قل لاتعد | الحفیظ والحفیظ والمدد یا المدد



جلد پہلی مولد شریف

قفل ایمان میں جا کے منفعت دین ہر کلید | مخزن نبوت مسمی نعتیہ دیوان مجید

چھاپہ خانہ منشی نولکشور میں باصد زیب و زینت چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مخمس اول ربیع الاول کا نقش نور پر بہار جدول سا

لولاک لما خلقت الافلاک

گر نہ پیدا کرتا احمد کو خدا — گہ نکرتا خلقت ارض و سما
باطنی میں پہلے اپنے نور سے — بھیجا پیدا کرکے اوسکو دور سے
ظاہرا دنیا میں آپکے عقب — کارخانہ جو کیا سارا عجب
شمہ اوسکا کچھ بیان کرتا ہوں سن — ای رفیق مصطفیٰ اسلام بن

کلیات نعتیہ

یارب صل وسلم دائماً ابداً
علی نبیک خیر الخلق کلہم

وانک لعلی خلق عظیم

خلقت سارا احمد پہ ختم — ہر قرآن مین آیت سورہ قلم
یعنی داناتی و بینائی تمام — شاکری اور صابری کل اختتام
اور کریمی اور رحیمی حد سے بیش — انشاء اللہ وہ سبھی آینگا پیش
غزلی عربی بالفعل با تسمیہ — لکھ کے لکھوں اور جو ہی رسمیہ

بھیج ہمیشہ سلام و تحفہ درود — اپنے برتر نبی پہ ای معبود

نقل الحمد للہ الذی یوحان بسم اللہ
یشوق کل نفس لالی الارکان بسم اللہ
وان لم یقر والناس عن ایمان بسم اللہ
لقد شمس الیقین والصفوت الرحمان بسم اللہ
عزو بسم اللہ واللولو و المرجان بسم اللہ
ایمن المعلم بسم اللہ والایقان بسم اللہ
لقد قال النبی الامی فی الشان بسم اللہ
انیس مرشد شیخ عزیز الشان بسم اللہ
انا فی المحب مولائی حیاے فان بسم اللہ

عطی الجنۃ الفردوس بالاحسان بسم اللہ
والاتنسون حب المصحف والشان بسم اللہ
یضع القدر فی الدارین والاخران بسم اللہ
عیون الانس بسم اللہ عیون الجان بسم اللہ
حفیظ الخلق بسم اللہ والامان بسم اللہ
فقم الورد بسم اللہ والریحان بسم اللہ
ایمن حافظ والصاحب الفرقان بسم اللہ
رقیب و مونس والقاتل الشیطان بسم اللہ
فاقرؤ والسلام لم یزل فرحان بسم اللہ

وھو

یان باحیا ہمارا اسلامی سلام ہی
آقا کے در کا بندہ مدامی غلام ہی
اجرت مین اوسکے کا نظامی انعام ہی
اہل شرع کو دینی کلامی مرام ہی
علونی قال و قیل تمامی حرام ہی

دھو گلاب و عطر سے غنچہ دہن کو ای حیا
شبنم آلودہ مثال گل بن کو ای حیا
نہر عنبر مین بھگو کر پیرہن کو ای حیا
بوگر بلبل کے ساتھ سخن کو ای حیا
تو نسیم آسیر کرے اس چمن کو ای حیا

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہ کوئی معبود اللہ کے سوا
ہی محمد بندہ آن بھیجا ہوا
الصلوات والسلام وتحیتہ علی خیر القسمتہ صلی علیک اللہ یا سلم علیک صلے
تحیتہ و تسلیم و صلوا جنداً گیا مرحبا
بھیج یاربا ل ماہ و درود شب بر مصطفا

تحفہ حیا کا اوسکو درود وصلوات ہی
جسکے سبب دونون جہان مین نجات ہی
بس یک عجیب و ہل دین والا صفات آکے
فرض اسنون پہ جسکی یہ پانچون برات ہی
کلمہ نماز و روزہ و حج و زکوت ہی

ردیف الف

الف سے یا مالک دیوان مجید کبریائی کا
کہ یعنے احمد سرور محمدؐ اسم ہی برتر
شہ دنیا و دین ہین خود شفیع المذنبین ہین خود
نبی مرسل ہمیشہ وہ قسیم حوض کوثر وہ
مبارک پشت پر نبوت مہر کی تھی عجب صورت
سمجھ کر خاص یار اپنا خدا ہر اختیار اپنا
او نھین تمغا ہی پیری کا امیری اور فقیری کا
سنا ہون دل سے مانا ہون کلام اللہ سے جانا ہون
تولد آپکا جسدم ہوے سُن کا فران نادم
سخن باطل عدالت سے ضلالت گم رسالت سے
ہو فضل او نیر آلہی کا بسر حشمت پناہی کا

لکھون بعد حمد کے نعت اب یکایک مصطفائی کا
ہو ہی بس ختم جنپر خطاب انبیائی کا
رئیس المسلمین ہین خود حکم فرمان روائی کا
ہمارا خاص رہبر وہ ہر اک مقصد برآئی کا
سند ہی از پئے قدرت وہ درگاہ جبہ سائی کا
مہر کر اونکو بار اپنا دیا ساری خدائی کا
مراتب دستگیری کا مدارج پیشوائی کا
صحیح یہ بات ٹھانا ہون ہر اسکون رہائی کا
گیا راہ عدم اک دم نشان جور وجفائی کا
بتائے حق ضلالت سے طریقہ رہنمائی کا
کلاہ بادشاہی کا او رخرقہ پارسائی کا

جناب آن حبیب کبریا اک افسر کے بس افسر   لیے بار اپنی گردن پر محن فقر و گدائی کا
یعنی آدم و حوا سے اور ابراہیم موسیٰ سے   اور نوح داؤد عیسیٰ سے نہ تھا پردہ جدائی کا
ولے آدم سے عیسیٰ تک جو تھا نور ظہور یک بیک   محمد کی وہ روح بیشک تجلی روشنائی کا
ہمارے پیشوا اصحاب بین یوم الحشر کے نائب   گنہ بخشنے کے از واہب بھرین جنت بقائی کا
پھر اونکا جسپہ ہو رحمت اوسے دوزخ سے کیا دہشت   ملے بلکہ اوسے البت فضیلت رہنمائی کا
جنھون سے راہ نیکی کا رکن احکام شیخی کا   ملا مضبوط بیخی کا شجر ثمرہ جدائی کا
وہی عالی وقاروں کے مصاحب نامداروں کے   وہ یاروں کی وہ پیاروں کی وہ چاروں کی رسائی کا

اور ایمان کے ستونون کا حیا وین متینون کا
صفت لکھ مہ مبینون کا غزل نغمہ سرائی کا

مرحبا حضرت کے اصحاب آل پر صد مرحبا   مرحبا ہر ایک کے افعال پر صد مرحبا
نیک نیت پاک خصلت صاف نیت خوش طریق   مرحبا اونپر اور اونکی چال پر صد مرحبا
ایک اچھا ایک طاہر ایک طیب ایک زین   مرحبا اون صاحبون کے حال پر صد مرحبا
کوئی قسیم کوئی جسیم کوئی نسیم کوئی وسیم   مرحبا اون سب کے خط و خال پر صد مرحبا
چشم اونکی گوش اونکے دہن اونکے جائے گمان   مرحبا دید و شنید و قال پر صد مرحبا
انبیا اور اولیا اور غازیان اور کیا شہید   مرحبا غوث و قطب ابدال پر صد مرحبا

بس پڑھو اس ریختہ کو یارو خوش الحان سے
مرحبا ہوے حیا قوال پر صد مرحبا

مرتضیٰ آکے پہونچا اب تمھارا دن بھلائی کا   تمھیں تالاش تھا لے لو برائی کی دوائی کا
ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ علی تک چار اصحاب ان   رسول اللہ کے یاران خیبا ایز دنمائی کا
اول بو بکرؓ کو خطبہ مصب حق کہے وہ متبعہ   صداقت کا ملا رتبہ رفاقت کی وفائی کا
دوم فاروقؓ عمر عادل بڑے عامل بڑے کامل   ایسا قابل ایسا فاضل شرع جاری قضائی کا
سوم عثمانؓ باعزت غنی تھے وہ غنی حشمت   خدا اونکو دیا دولت سبب حلم و حیائی کا
چہارم بس علیؓ صفدر لقب مشکلکشا حیدر   کرون وصف و ثنا مصدر تفضل عطائی کا
امامت اور ولایت اور کرامت اور کشف اور   شہادت اور ریاضت اور شجاعت اور سخائی کا
اونھین درجہ ملا یہ سب سلام اونپر ہو روز و شب   بیان توصیف ہوے کب وہ مولا مرتضائی کا

ہین زہرا زوجۂ آن حضرت ہمارے سیدہ عورت
کہ اسم آن فاطمہ اطہر گنہ سے جسم تھا مطہر
مشرف اونکے دو فرزند پیارے لاڈلے دلبر
یہ عاصی نام کیا لیوے نثار جان بل دیکوے
امام اول حسن میرے محبوب حسن اوسکا تھا پیارا
پھر اونکی زوجہ جعدہ نے دغا کرکے دئی پینی
دوم حضرت حسینؑ من کہاں ہو جاے دہن من

زبان سے کیا کرون سنت صفت خیر النسائی کا
تصدق حال سے ہون اون پر نہ کچھ دہشت نمائی کا
کرون تعریف مین ہر چند کہان جرات سمائی کا
دو چشمون پر مرے ہوے یہ دو سرمہ سلائی کا
وہ بس تھا نین کا تارا نبی ظل ہمائی کا
ہلاہل زہر کا شہ نے پیے پیالہ دوا کا
گنجایش کب نہ ہین من شہید کربلائی کا

حیا جتبک ہی جان در دم وظائف پنجتن ہر دم
بہ سہو ہر چہ خطا کردم امید او سے رہائی کا

وصف کچھ ابجا لکھون اب پنجتن کا یا حیا
ایک تن ہین پنجتن نور الہدا کی ذات سے
بعضے کہتے ہین الف سے عین کو اوسنے ملا
اوگا حق حق ہی حق اور ثانی بھی یک نوع صفت
پنجر تھا پنجتن کے حال سے آیا خیال
صاف دل سے تن کو اپنے پاک کرکے باوضو
عمر ساری کٹ گئی غفلت سے لہو و لعب مین
مست ہو سرشار ہو کر وہ مبارک اسم سے

رات دن سمرن کرون اب پنجتن کا یا حیا
منجم حرف بین گنون اب پنجتن کا یا حیا
بس صفت یان کیا کہون اب ہین پنجتن کا یا حیا
معتقد دل سے بنون اب پنجتن کا یا حیا
جی لگا قصہ سنو اب پنجتن کا یا حیا
منقبت ہر دم پڑھون اب پنجتن کا یا حیا
زیست تک تابع رہون اب پنجتن کا یا حیا
بھر پیالہ مے پیون اب پنجتن کا یا حیا

ای حیا اس زندگی کو قائمی ہرگز نہین
نام مین کہہ کہ مرون اب پنجتن کا یا حیا

مسلمانی خزینہ ہو متاع بے بہائی کا
شریعت سنج ہی بھیلا طریقت رنج مین سہلا
درود حضرت کے آلون پر اور اونکے بچے بالون
لے عرب از شرق تک ظاہر بباطن طیب و طاہر
اور حمزہ سید الشہدا عرب مین جب ہو گئے پیدا
تھے افضل اونکے یک بھائی وہ اسم عباس ہادی

نفع ای مومنو تمکو ملے اوسکی کمائی کا
حقیقت گنج کا تھیلا عنائی سے غنائی کا
عجائب حال چالون پر بیان حد ہی ثنائی کا
ہوا ابراہیم قاسم پر صلوات حق ادائی کا
کیے کفار کو مردہ تزلزل تھا لڑائی کا
شریعت سے شرف پائی بڑا رونق صفائی کا

عمو یہ دونون حضرت کے بہت اخلاص الفت کے
محبت اور شفقت کے نگاہ دیتھا آشنائی کا

بلال یک آشنا دیگر رسول پاک کے دلبر
جو دیتے تھے اذان اکثر صلوات خوش نوائی کا

خصوصًا وہ بہت اچھے نہ تھے ایمان کے کچے
مسلمانی مین تھے سچے نہ کچھ علت دغائی کا

یا یک کر اسمِ باعربی نبی کی چار دہ بی بی
مری اسجا ہی بے ادبی ثنا سُرخ رُخائی کا

خدیجہ الکبرا تھین جیسی صدیقہ عائشہ تیسی
اور ہر یک بی بیان ویسی مدح اونکی زکائی کا

ہر اک اوصاف زین آن بفضل ایزد عبن آن
مبارک والدینِ آن بنا جد و ابائی کا

جو اپنے دل کا ہو صادق نبی اطہر یہ وہ عاشق
سراسر عشق مین حاذق فدائی مبتلائی کا

گنہ کا مرض ہو دل کو بھرو سا بس نبی جی کو
بیان درکار ہی مجکو عفو مہرہ خطائی کا

طفیل حضرت احمد پہونچکر منزل مقصد
بعشقِ معرفت واحد نبے شہ چاریائی کا

تو نو نو نعت کا سامان جمع کرا ہی حیا نادان
کہین پڑھ سنکے ہر خواہان صدائے مرحبائی کا

ہی ہمیشہ نام مجکو حرز جان صدیق کا
وصف خوانِ دل سے ہوا ہون ہر زبان صدیق کا

جبہ سائی آستان کی ہی نہین حاصل مجھے
عرش کا ہمپایہ ہی وہ آستان صدیق کا

ہین رفیق غار سردار زمان کی پاک ذات
ہی جلیل القدر لسب نام و نشان صدیق کا

اُف نہ کی حضرت نے جبدم غار مین افعی ڈسا
کیا تعشق ہی نبی سے بے گمان صدیق کا

تُف جو کی دار الاسد پر مرد عبد اللہ کے
مرضِ دہ جاتا رہا کیا ہی وہ ہان صدیق کا

راز دان خیر الورا کے حضرت بو بکر تھے
تھا رسول کبریا بھی راز دان صدیق کا

کر دیے محتاج دیندارون کو دولت سے غنی
واہ کیا خلق مبارک ہی عیان صدیق کا

صدق دل سے بھیجتا ہون شاہ والا پر سلام
رات دن ہی ورد اعظم بر زبان صدیق کا

وصف امجد روے لالہ کی کہان تک مین کرون
آئینہ شام و سحر ہی وصف خوان صدیق کا

نہ ثنائے حضرت بو بکر کی ہی انتہا
کس زبان سے مین کہون یارو بیان صدیق کا

ہی یہی افسوس ہر دم اے عزیزان جہان
حق نہین مجکو بنایا داربان صدیق کا

ای فلک پہونچا بسرعت روضہ اقدس تلک
ہی تعشق مجکو پیدا و نہان صدیق کا

بعد شاہ انبیا کے تھا مہان رسول
پایۂ امجد یہ پایہ وہ میان صدیق کا

خود رسول کبریا نے باپ بولا آپ کو
کیا وہ اعلےٰ مرتبہ ہی ذرفشان صدیق کا

اور بھی مالا احد فرمایا در شان عظیم
شاہد اثنین ثانی ہی قرآن صدیق کا
والذی جا رہی حق مین آپکے صبح و مسا
مومنو ہی بانغ مدحت بے خزان صدیق کا

اے حمیا بو الفضل فضل حق سے ہی اونکو خطاب
فضل تجھپر روز و شب ہو مہر آن صدیق کا

روضۂ اطہر دکھا دے ای خدا فاروق کا
عاشق جانباز ہون صبح و مسا فاروق کا
جنکی تیغ ہمت اعلےٰ سے دین مصطفےٰ
پایا قوت کیا ہی رتبہ مرحبا فاروق کا
ہی نہین کوئی دلا اونکے سا عدلت مین عدیل
دُرّے لگوایا پسر کو عدل تھا فاروق کا
سامنے بیٹا موا لیکن نہین کچھ آہ کی
واہ کیا ہی جوہر صبر و رضا فاروق کا
خود رسول اللہ نے اپنا کہا اونکو وزیر
رافضی ہی جو کوئی منکر ہوا فاروق کا
جلد دکھلا دے خدایا ہی یہی عرض فقیر
بندۂ مغموم کو روضہ سرا فاروق کا
اِن اللہ ینطق علے اللسان عمر سے عزیز
وصف خوان تھا رات دن گلگون قبا فاروق کا
اور لوکان نبیًا بعد فرمایا رسُولؐ
شان مین حضرت کے ہی رتبہ بڑا فاروق کا
مدح خوان حضرتِ کا ہون کیا خوف دوزخ سے مجھے
مین ہون اور دامان ہی روزِ جزا فاروق کا
ہین شفیع اوسکے محمد مصطفےٰ در روز حشر
جو کوئی عاشق دلا ہی یان سدا فاروق کا
اے محبو ہیو یوست حب مولاے عزیز
دشمنِ خیر الوریٰ ہی بے ولا فاروق کا

ای حمیا حبِّ عمرؓ سے دل کو رکھو شاد ان مدام
اور زبان کو کر ثنا مین آشنا فاروق کا

عاشق شیدا ہی دل صبح و مسا عثمان کا
مجکو دکھلا دے ای رب روے صفا عثمان کا
وحشت تنہائی سے گھبراتا ہی قلبِ ناتوان
شہرِ امجد مجکو بتلا ای خدا عثمان کا
جامع القرآن ہی اونکا لقب مشہور عام
حرزِ جان اسمِ مبارک ہی دلا عثمان کا
ناصیہ سائی سے کر دونگا دلِ سنگ آب
گر مین دیکھون آستان پُر ضیا عثمان کا
وصف حضرت کے کرون مجھ مین ہی یہ طاقت کہان
کہ ہی خود واصف حبیب کبریا عثمان کا
مجکو خوش ظلِ ہما سے ظلِ حضرت کے مدام
مین غلام باولا ہون پُر وفا عثمان کا
ہمت و فطرت مین یکتا اور بے ہمتا جناب
نور سے ہی افزون مزین مرتبا عثمان کا
ہو گیا ہی قتل کے قابل وہ مردودِ زمان
جو کوئی دل سے یہان منکر ہوا عثمان کا

نشۂ غفلت سے چونکو بادۂ خلّت پیو ہی مجبو موج زن بحرِ رضا عثمان کا
جنت الماوا عزیزو اوسکا ہی دار السرور عاشق صادق جو دل سے ہو گیا عثمان کا

حل مشکل کے لیے کافی حیا ہی ذات پاک
ہی وہ کافر نام جسنے نہ لیا عثمانؓ کا

بوستان حمدِ حق کا ہی کہ بور مرتضےٰ بزم وصف مصطفےٰ کا ہی سخنور مرتضےٰ
سرو بے گلگون قبا کا ہی برادر مرتضا دشت ہمت اور جسارت کا ہی حیدر مرتضا
ہل اتیٰ ہی شان مین حضرت کے بولا کبریا اعتضا و شافع محشر ہی اظہر مرتضا
لافتیٰ الا علی لاسیف الا ذوالفقار قدسیون کا قول ہی درشان اکبر مرتضا
کیا سمجھتے ہو علی کی ذات کو اے مومنو تیغ اسرار آلہی کا ہی زیور مرتضا
قوت وہمت مروت اور شجاعت یہ تمام منحصر کی حق نے بر ذاتِ منور مرتضا
کیا کرون مین اوسکی قوت کا بیان لازوال چیر ڈالا عالمِ طفلی مین اژدر مرتضےٰ
تھا درِ خیبر کے آگے پست ہمت ہر بشر بس اوکھاڑا ایل مین اظہر باب خیبر مرتضا
انست شیر خدا ہو قفل ایمان کی کلید اے مجبو ہی قسیم حوض کوثر مرتضا
کیون رضی اللہ نہ ہم بولا کرین ہر دم علی لحبہ نام خدا کا ہی یہ گوہر مرتضا

اے حیا مشکلشا ہی نام اوس سردار کا
حل مشکل کو ترے کافی ہو اکثر مرتضےٰ

میم سے معنی مولا کا نوید عام ہوا رے ریاضت کے سبب رام سدا رام ہوا
تے سے توحید کے قائل ہوئے کفار لعین ضاد سے ضبط ہوئے کام بھی اتمام ہوا
یا زیر خنجری ہی یاد آلہی کے لیے پنج وقتی ہی یہ پنج حرفِ یان ارقام ہوا

مطلع

عین سے عین عبادت کا سر انجام ہوا لام وہ لام کہ جس لام سے اسلام ہوا

یاے تحتانی بھی یاور ہو ہر مشکل مین
اے حیا مرتضا کیا خوب علیؑ نام ہوا

بہ بحر غم مری کشتی اوپر حافظ خدا ہیگا نہ ڈانڈی ہی نہ ماجھی ہی نہ کوئی ناخدا ہیگا
ڈھلکتا چوطرف پھرتا ہوا ہی باپ کا بھرنی پکڑتا ہی نہین لنگر نپٹ پانی اٹھا ہیگا

نہ کمپاس ہی نہ مستول ہی نہیں ہی بادبان سکان
مری یہ نیستی ہستی کی کشتی کا ٹھکانا کیا
ندا آیا تری کشتی اوپر ہین پانچ کس کشتی
ابوبکرؓ و عمرؓ ڈانڈی مہربان ناخدا عثمانؓ

جدھر پھیلے ہوا او سکو ادھر ڈھلتا چلا ہیگا
ز طوفان نوح کا کشتی پہاڑ اوپر او ٹھا ہیگا
نہ بھول ہرگز او نھون کے تئین او نھون سے مدعا ہیگا
پکڑ لے ہل کو سکانی علےؓ مشکلکشا ہیگا

بھٹکنے کا نہ کر کچھ فکر اب تو ای حیا دل مین
محمد مصطفےٰ ہادی ترا قبلہ نما ہیگا

کرلو کچھ حسنینؑ کی بھی اب اطاعت برملا
سر کو اپنے کر دو صدقہ بے دھڑک یون مومنو
دوزخی ہرگز نہون اور وہ ہون بیشک جنتی
جنتی کیونکر وہ ہووین بلکہ ہون داخل جہیم
راہ حق مین مست ہو کر یون جوانمردی کرو
پیروی اسلام کی ایسا کرو کہ ہو حصول

ہی ہمین حسنینؑ کی لازم امامت برملا
جگ مین جیون حسنینؑ کی شہادت برملا
ہی جنھین حسنینؑ کی جی سے رفاقت برملا
جنکو ہو حسنینؑ کی دل سے نقاہت برملا
سنتے ہو حسنینؑ کی جیون ہم شجاعت برملا
جسقدر حسنینؑ کی تھی بس کرامت برملا

ای حیا وہ بے حیا ہی جو پھرا رہ راست سے
ہو فی حسنینؑ کی اوسکو ملامت برملا

والدہ حسنینؑ کی ہین فاطمہ خیرالنسا
ٹھنڈک گرمی دوزخ ہیگیان جنت کے پھول
عورتون کا حق اونھین پر حق کیا یکدم ختم
گھیر لیا گھور قرض عصیان ہم سبکو یان
کھینچے نیک و بد کو گر جنت ادھر دوزخ اودھر
صالحون سے عاصیون تک پار ہون وقت من کو تھام

روشنی دو عین کی ہین فاطمہ خیرالنسا
مہر و مہ دن رین کی ہین فاطمہ خیرالنسا
سیدہ کونین کی ہین فاطمہ خیرالنسا
ضامن آخر دین کی ہین فاطمہ خیرالنسا
رفع شک طرفین کی ہین فاطمہ خیرالنسا
دعوی فیما بین کی ہین فاطمہ خیرالنسا

دو تسلی با حیا اسے مومنین و مومنات
مایہ دل چین کی ہین فاطمہ خیرالنسا

وصف اب کچھ کر دلایان حمزہ اور عباس کا
رکھتے تھے حضرت یہ دونون سے بہت الفت دلی
اور عمون سے نبی کے تھا اونھون کا خصل انکے

رات دن صبح و مسایان حمزہ اور عباس کا
کر اکیلا کب بجا ادایان حمزہ اور عباس کا
یاد کر عادت سدایان حمزہ اور عباس کا

جب وہ دو چچا کا اپنے وصف کرتے تھے رسول — لکھنا تب واجب ہوا ایان حمزہ اور عباس کا
وہ ہوا جنت کے قابل بیشک از فضل خدا — جو ہوا ہی آشنایان حمزہ اور عباس کا
دین کی تائید کی دین نبی مین سر دیے — منقبت ہی پر خیابان حمزہ اور عباس کا

یا خدا انکی غلامی کا مجھے خط ملے
ہون فدا مین باحیایان حمزہ اور عباس کا

کچھ وصف اب کرون بیان حضرت بلال کا — مشہور نام در جہان حضرت بلال کا
توصیف جنکا کرتے تھے سلطان دین پناہ — مجھ سے بھلا ہو کیا بیان حضرت بلال کا
دیتے تھے پنجگانہ خوش الحان سے اذان — یہ نغمہ صاف ہی عیان حضرت بلال کا
عاشق نبی پہ ایسے تھے آخر کو جان دی — شاہد زمین و آسمان حضرت بلال کا

تھے آپکے خریدہ وہ لے بادفا غلام
ویسا جیا بھی ہو کہان حضرت بلال کا

پڑھ بیان غزلے دلا وہ شاہ پیران پیر کا — غوث الاعظم رہنما وہ شاہ پیران پیر کا
خوب کر تو نور احمد کے نواسے کا مدح — افسر و میر اتقیا وہ شاہ پیران پیر کا
قطب ربانی محی الدین ہیگا باخطاب — اولیون کے اولیا وہ شاہ پیران پیر کا
یک لقب محبوب سبحانی بھی ہی مشہور عام — چشم و راس الاصفیا وہ شاہ پیران پیر کا
سید عبدالقادر جیلانی ہی پھر اسم خاص — جگ کے وہ روشن دیا وہ شاہ پیران پیر کا
وقت معراج ولایت اون کے تئین حاصل ہوا — بس عجب ہی مرتبا وہ شاہ پیران پیر کا
جسکا گردن زیر پاے سید الکونین ہی — کیون نہو حمد و ثنا وہ شاہ پیران پیر کا
ہی گھرانا قادریہ سلسلہ ہر سالکان — خانوادہ واسطا وہ شاہ پیران پیر کا
دستگیری پیشوائی اور پیری مرشدی — جاری ہیگا جابجا وہ شاہ پیران پیر کا
آپ نے بغداد مین جتنا کیے وان معجزہ — ہند مین شہرت ہوا وہ شاہ پیران پیر کا
کتنا کتنا باکرامت آپ کا اعجاز بھی — دوسرے نسخے مین لکھا وہ شاہ پیران پیر کا
اسم اوسکا با مسمے ہی دلایل قطبیہ — نظم ایسا ہی کیا وہ شاہ پیران پیر کا

وصف مین ویسے ہر انکا ناکرون تو کیا کرون
ہون غلام باحیا وہ شاہ پیران پیر کا

یان سنو پھر یک غزل اب شوق ہی منظوم کا
دل مین بارہ امام اور چاردہ معصوم کا

اپنی طاقت کے مطابق بالفعل ابجا لکھون
رہ گیا تھا وصف رقیہ زینب و کلثوم کا

بعد اونکے اس اوڑلیسہ مین جو ہینگے اولیا
مدح اونکا بھی کرون ہی عز جنکی دھوم کا

تھوردہ مین حضرت بخاری اسم آن سید جلال
ہا بجلی کے مسند ولی اور جہانیان مخدوم کا

در کٹک مستان صاحب پہلوان بھدرک کے شاہ
جنکی ہی اوصاف مین بس وہم گم مفہوم کا

اور یک یک کرسات بھاگی بالیسر کے درمیان
ہا کرامت مین جلی یون حد کہان مرقوم کا

رمنہ مین تکیہ نشین یک اولیا شاہ کمال
جنکی درگاہ سے ملے مقصد ہر اک محروم کا

ہین محمد خان شہید یک رام چندر پور مین
جا بجا ہی بہت شہرت آپ کے موسوم کا

دو شہیدون سے ہین یک لبتہ مین حضرت شاہ حسین
گڈپرہ مین شہ ختم جان دوسرے مرحوم کا

سیدنی پور ایک پورانے شہر مین چندن شہید
ہی کرامت اونکا یون جیون حد نہین قلزوم کا

رہ گئے اس درمیان بھی اور ولی اللہ کیک
اسم ہا جو یاد تھا مین وہ لکھا معلوم کا

اِن سوا ہین ہند مین لاکھون خدا کے لاڈلے
گروہ چاہین تو لکھے کو رد کرین مقسوم کا

پل مین کردین شہنشاہ دنیا کے تئین اعجاز سے
کیا حقیقت اونکے آگے ہیگا شاہ روم کا

با دلالت چو طرف ہی یہ سخن مشہور عام
کردئے حاصل وہ مطلب سُنتے ہی مظلوم کا

مرگئے تھے جنکے شوہر زندہ کر پہنا دئے
ناک مین راندون کے نتھ کانون مین بالی جھوم کا

دل مین آیا جو وہی پھر کہہ دیے دیری نہین
ہی جواب اچھا ترت جھٹ پٹ سخن سے شوم کا

اولیا سب لا یموت ہین اون سے ہستی کے سوا
دوسرا نہ نکلے زبان سے لفظ یک معدوم کا

کہ گدا ظل ہما سے کیون نہ ہوئے بادشاہ
کسکو پھر خواہش ہی یار دیا ہے سایہ بوم کا

جب وسیلا ان سبھون کو کر گیا تو الفتے پھر
کیون نہ مشکل کا کھلے عقدہ حیا مغموم کا

پی حیا تو مو بیان اب محرم اسرار کا
بس کھلے رازِ نہان وہ خافر وستار کا

پیشوائے دین دنیا شافع روزِ جزا
میرے احمد مجتبائے سید الابرار کا

اور بوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ یہ تینون کے بعد
اور اسد اللہ غالب حیدرِ کرار کا

دوازدہ ہینگے امام اور چاردہ معصوم یک
پنجتن یک تن و یک من پنج لڑ یک ہار کا

اور بی بی فاطمہ خیر النسا حسنؑ و حسینؑ
سید الشہدائے حمزہ قاتل کفار کا

حضرت عباس اور بلال حبشی کی بھی صیفت قبل ‏ ‏ ہو گئی ہی ہو گی پھر یہ قاعدہ اشعار کا

اے حیا اب فارسی کا بھی یہان لکھ یک غزل
یہ بنا دیوان نبی کے نعت کے اشعار کا

آوردہ ام بسوے تو روے نیاز را ‏ ‏ از لطف منتہج بکن این جان گداز را
از جام سبز تشنہ لبان حقیر اند ‏ ‏ ساقی شراب فرح بدہ جانباز را
از خیز اسپ ابلق نادان تبہ شدم ‏ ‏ بنگر بلطف دور بکن از دل آز را
جانم بیا بیا جگرم سوخت در فراق ‏ ‏ پروانہ میکند دل آزار باز را
نام تو حرز جان مراہست روز و شب ‏ ‏ چہ باک از دو بیت الم نقش بہاز را
تو راز دان خداست خدا راز دان تو ‏ ‏ دیگر کسے نداند اخفاے راز را
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر ‏ ‏ جامی چہ گفت پر نمک این مصرعہ ناز را
این بیسرزن اسیر تجلو نیز لف کرد ‏ ‏ شاہا بدہ بدست من آن حسب گاز را

اے دستگیر دست حیا ہر زمان بگیر
در چشم مفشر و سیہ رو پیاز را

لکھ غزل اور ایک مجمع رب اکبر کی ثنا ‏ ‏ ہے دلا بے انتہا خلاق اطہر کی ثنا
پست ہے اور اک کی یان عقل ای اہل خرد ‏ ‏ ہو نہین سکتی کبھو رزاق داور کی ثنا
عرش سے تا فرش ہے آوازہ وصف رسول ‏ ‏ خود خدا نے کی ہے مصحف مین پیمبر کی ثنا
دونون عالم کی زبان ہے لال وصف پاک مین ‏ ‏ ہے بغایت حضرت آن شافع محشر کی ثنا
ہے ثنا بو بکرؓ اور فاروقؓ کی تعویذ جان ‏ ‏ ہے چراغ چشم عثمانؓ اور صفدر کی ثنا
یہ بھی ہے گی اک عبادت پنجتن کو یاد کر ‏ ‏ رات دن سر کو جھکا شبیرؓ و شبرؓ کی ثنا
طیب و طاہر پیارے پاک صاف ہین نور عین ‏ ‏ حمزہ اور عباس دونون اہل افسر کی ثنا
سیدہ ہون فاطمہؓ الکبرا نساؤن کی جلد ‏ ‏ رحمت للعالمین کی خاص دختر کی ثنا
اور بارہ خاص اماموں سے جو زین العابدینؓ ‏ ‏ باقرؓ و موسیٰ رضا بھی اور جعفرؓ کی ثنا
عسکریؓ و موسیٰ کاظمؓ اور تقیؓ و یا نقیؓ ‏ ‏ غوث الاعظم رہنما اور مہدیؓ آخر کی ثنا
مذہب سنت جماعت مین ہر اک جا اندنون ‏ ‏ دھوم دھام ہے آج کل اوس مطلع انور کی ثنا
ہو مبارک مومنو ایام مولود آ گئے ‏ ‏ کوئی دم برسے گا اب وہ ابر گوہر کی ثنا

چمن کے سب پلکون کے بل انکھین صدف سا پر زرد ‏— بحر باطن سے نکالو ڈوب ظاہر کی ثنا

دو تسلی دل کو اب مقصود حاصل ہویگا ‏— حشر تک کرتے رہو وہ شاہ دلبر کی ثنا

ای حیا تو کھول ابجا مخزن معنی زبان

صفحہ دل پر رقم کر جان سرور کی ثنا

فسبحان من انزل فی الشھر مبارکتہ ربیع الاول طلعتہ کالشمس والقمر ضیاء الوجود بجمالہ سید العرب والعجم صلے اللہ علیہ وسلم من طلعتہ والبھار من تجلیات القدیر و ما احسنھا جمال من محاسن الثقلین الحمد للہ حملت بہ آمنہ عن اجمال کلھم حل النحر فجا ربھا آدم ابو البشر وحوا علیھم السلام بشر ہا وعظمھا وقام نوح نجی اللہ علیہ السلام علی عتبتھا ونادمی یا آمنہ مبارک مبارک وقف الخلیل اللہ علیہ السلام علی بابھا وبشرہا بہا ابتہا وجاء موسی کلیم اللہ وعیسی روح اللہ علیھم السلام علی بیت شرفھا وسلم علیھا وقبل کل ذالک با التلقاء ہذا المولود المحمود الذی با جل نور اعیانا الانبیاء المشہود وتشرفت بہ الارض وثر بھا وتزینت بہ الکتہ المعظمتہ والمسجد الاقصی والبیت المعمور وجارت الوحوش والطیور من اذکاربھا واقوالھا بالتہنیتہ المعظم المکرم وتزجبت الحور العین والغلمان وعلیھا حللی السرور والابتہاج وبحی ینادی مبارک گا مبارک گا یا آمنہ لاتذرت ہذا النور الذی ملاء البقاع وکسہا فقبل الملائکۃ الاجمعین علیھم السلام لقد ولد من فاق الثقلین وما عددہا وخرت لمولدہ الاضیام علی الارض فی السجود وتہدمت صوامع الکہان وقصر الکسری وزال نہما ولقد حملہ الروح الاکبر علی یدیہ وھو القا ابن علیہ لقبول العاصی الجبار دانت خاتم انت مزمل انت یس انت مدثر انت طہ انت رؤف الرحیم وفی التقوا من المومنین المومنات انت مولی ہا وانت سیدنا وشفیعنا صلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ واہل بیتہ وازواجہ وذریاتہ اجمعین

غزل قیام برای تعظیم

ازل کے ابر نیسان سے وہ دُرِ بے بہا پیدا ‏— کہ یعنے مجتبےٰ پیدا احمدؐ مصطفےٰ پیدا

ای یارو اس مجالس کی یہان تعظیم دو اوٹھکر ‏— پڑھو دل سے درود اکبر محمدؐ مصطفےٰ پیدا

زاوج لطفہ گوہر صدف مین آچو آن بیچون ‏— ہر برج قایمی ابن چون محمدؐ مصطفےٰ پیدا

لشکم آمنہ خاتون ظہور نور یزدانی ‏— زعنصر قطرۂ پانی محمدؐ مصطفےٰ پیدا

مثال لیلتہ القدر طبیع صایم المخزون ‏— نہار العید الموزون محمدؐ مصطفےٰ پیدا

بشیحون موج جیجون ساد چل پرجوش رحم مادر ‏— ہوے بحر سخا صادر محمدؐ مصطفےٰ پیدا

پدر عبد اللہ آن خود کے یکے بعد آن زنسل آدم ‏— عرب مین سرورِ عالم محمدؐ مصطفےٰ پیدا

وہ بن مطلب وہ بن ہاشم وہ بن عبد المناف آن
یہ کرسی چار ہین حق دان محمد مصطفےٰ پیدا

تمھاری صف مین بھی یارو ادب ہی جیا شامل
کرو آراستہ محفل محمد مصطفےٰ پیدا

درود بھیجو عزیزو دل سے اس انجمن مین ہمام آیا
خدا کا پیارا نبیون کا افسر رسول خیر الانام آیا

جھکائے سر کو کھڑے ہو ادب سے نبی کا تعرلیتا ہے محبو
کہ جسکی باعث ہے ہو ہمارے مالک خدا کا کلام آیا

ہی بزم میلاد جائے رحمت عزیزو داخل ہو جان و دل سے
خیلے ایمان کرلو حاصل چراغ دار السلام آیا

جہان مین پھیلا تھا شرک و بدعت کفر کا سامان تہو ن کا بت
ای معتقد بو خدا کی رحمت تمھارے خاطر امام آیا

خدا کا نائب یہ دنیا دین کا ہمارا صاحب شرع متین کا
بتانے والا رہ یقین کا برائے خاص و عوام آیا

ہوے ہین جتنے نبی و مرسل ز عہد آدم تا بعہد عیسےٰ
ختم نبوت ہی جسکے اوپر بیان وہ مادہ تمام آیا

تھی ابتدا سے لے انتہا تک ہر ایک زمان مین خبر محمد
سند ہو اوسکا قرآن دیکھو وہی مصاحب نظام آیا

درود لاکھون ہزارون تحسین دل سے ہووی ہماری سر تا بہ شاہ
زبان کمتر یہ جبکہ یارو رسول اکبر کا نام آیا

بروز محشر کہینگے عصاب سے ملا کہ حیا بہ فرحت
تمھین مبارک ہو شفاعت شفیع عالی مقام آیا

ہر ایک دنی رعیت غریب جا ہی دیہاتی دہقان اوڑ لیسہ با شی
کہے گیا عبد المجید عاصی وہ شاہ من خوشخرام آیا

ادب سے بیٹھو دو زانو ہو کر پڑھو فضایل نبی کا ذکر
اسی مین بس منفعت ہی کثیر لو اپنا مقصد تم آگیا

صلی اللہ یا زین القمر صل اللہ صل علے
صلی اللہ یا عین المظفر صل اللہ صل علے

صلی اللہ عطر لقا الموسیٰ صل اللہ صل علے
صلی اللہ یا روح العیسےٰ صل اللہ صل علے

صلی اللہ یا شافع العصاب صل اللہ صل علے
صلی اللہ یا دافع الآفات صل اللہ صل علے

صلی اللہ یا بدر الفطرت صل اللہ صل علے
صلی اللہ یا بحر الشفاعت صل اللہ صل علے

صلی اللہ یا شیخ الفصحا صل اللہ صل علے
صلی اللہ یا راس الحیا صل اللہ صل علے

غزل ٹھیٹھ ہندی

پرات بھی اب رتیان آخر نور ہوا جگ سارا
باندھو کمر کس جاگو مسافر نور ہوا جگ سارا

انکھیان مل مل سیج پلنگ سے اوٹھا بلموا تیج شین
نکسا پو پھٹ اوجل دن کر نور ہوا جگ سارا

سج دھج ہو رنگ رسیا یتیم چند سا مندر مکھڑا دکھا
ٹھان ٹھاک سے آوت پر یکھر نور ہوا جگ سارا

دھرم کرم کا بیری مہی پت جوگ پریم کا راج دھیرج
آیا میرا اب ہٹیا ناگر نور ہوا جگ سارا

ہم سا رنگت نرمل صورت پرات سے نہ جنما نر ایسا
جسکے چرن پر وار گیے ہر نور ہوا جگ سارا

برھما بشن جیو دان کیے اور ستارے سورا سور جان دئیے
پیارا پیا کا اڈولا ڈولا ساجن چھیل چھبیلا چھنچل نے
آئی بسنتی رت سنیان کی دور ہوئے ہو صبر کی

پاو کھئیں نت نار وا ندر نور ہوا جگ سارا
دھو یج دھرا من موہن سندر نور ہوا جگ سارا
پلبیت پلکیت سارے ترو بر نور ہوا جگ سارا

آج جیا کا لاج بجیا آیا نسیم الوقت سحر
یعنی محمد احمد مسرور نور ہوا جگ سارا

وہ محمود و محمد کا خبر ہتا آمد کا
تزلزل پڑ گیا ایوان میں جا کر شاہ کسریٰ کے
تہ لات اور سنا تیغ ابی خبیثا ابلیس اور شیطان کا
جہان میں نور برسے ہو خاک کے سب ایک ہر جا
ہوا کبارگی سودا جو سر دا سو تیت شیطان کا
نفاق و نخوت و ظلمت ہوا نابود ایک سے
جدھر دیکھو شریعت کا بہار و باغ اور گلشن
عجب دین احمدی ہے گی عجب فرقہ ہے اسلامی

ہوا شہرت تولد کا کرون کیا وصف احمد کا
گرا وہ دیکھ گھبرا کے کرون کیا وصف احمد کا
نگون عاجز خجل حیران کرون کیا وصف احمد کا
کرین ان رات بس چرچا کرون کیا وصف احمد کا
تھی بر زن گرم رحمان کا کرون کیا وصف احمد کا
بچے اکثر کفر شک سے کرون کیا وصف احمد کا
ادھر روشن ادھر روشن کرون کیا وصف احمد کا
یہان سکھ وان پہ آرامی کرون کیا وصف احمد کا

جیا میثاق کے دن رب الست ورنم بولا
زبان تا لو بلے کھولا کرون کیا وصف احمد کا

کو دن ہٹ گئی ریت پلٹ گئی اچھا موسم آیا
جور بحر امواج جفا یک لخت ہوا گم دنیا سے
کتنے بو جہل سا شک کے مارے خون جگر خود پیتے رہے
رفتہ رفتہ سارے جہان میں دین محمد پھیل گیا
جتنے تھے کافر اور منافق دشمن جانی ملعون ہان
چال چلین کیا فرس رسالہ پست ہوے اسوار کفر

دور ہوئی دکھ آفت کٹ گئی اچھا موسم آیا
دامن ظلمت آپ سمٹ گئی اچھا موسم آیا
درد و الم سے کلیجا پھٹ گئی اچھا موسم آیا
شرک و بدعت سے جیت او چٹ گئی اچھا موسم آیا
منھ میں اونھون کے خاک لپٹ گئی اچھا موسم آیا
چارون طرف اسلام جھپٹ گئی اچھا موسم آیا

جسکے سبب انسان کہائے اوس سے نکمون تم کرین
دیکھ جیا کا آنکھ اولٹ گئی اچھا موسم آیا

مجبو آیا باطن سے جب وہ نور الہدا اب کا
آوازہ بر سر دنیا تو لد کا اوٹھا دلخواہ

ہوا ظاہر نبی رب کا بجا اب دین کا ڈنکا
جہان میں ہر جگہ اخواہ بجا اب دین کا ڈنکا

بحالت طفلی آن مادر و پدر آگے کیے حلیت — میتمی کا ہے رفعت بجا اب دین کا ڈنکا
حلیمہ نام اک دائی خوشی ہو و لین رحمت سے — لے آئی پیار الفت سے بجا اب دین کا ڈنکا
دنون ان ہو چلے سیانے بڑھے حضرت وہین رہکر — وہ پالی جان وحی دیکر بجا اب دین کا ڈنکا
ہوا پھر چاک قدرت سے جناب پاک کا سینہ — گیا کل بغض اور کینہ بجا اب دین کا ڈنکا
پھر اوسمین آپ کا آکر ہوا سن چاردہ پورا — نبوت کا سند اوترا بجا اب دین کا ڈنکا
دو حسن کے درمیان مصحف کلام اللہ ہوا صاف — اور کتنا معجزہ نادر بجا اب دین کا ڈنکا
ہوا ترپن برس جبکہ گئے معراج آنحضرت — وہ دیکھی نوع بنوع قدرت بجا اب دین کا ڈنکا
کئے جنگ احد برپا بدر صغرا بدر کبرا — جہنم مین گئے کفر اب بجا اب دین کا ڈنکا
کفرستان گرد کر دیے اوٹھائے بت پرستی کو — بتائے حق ورستی کو بجا اب دین کا ڈنکا
سدا اپنی زبان سے وہ سنائے آیت قران — حدیثون سے دلیل آن بجا اب دین کا ڈنکا

حیا تو مدح یغانیا او سکی رہ مین سر دے — غزل دیگر شروع کر دے بجا اب دین کا ڈنکا

نور نبی کے حسن کا شہرت سنتے ہی دل دیوانہ ہوا — عشق مین آیون جلنے کو جیون شمع اوپر پروانہ ہوا
ساقی یوسف در رہا اور جام دلم بھر اشک بہا — چشم اور رخ یعقوب و زلیخا رو دھو کے میخانہ ہوا
برسا آنسو پہلے چلا اور بعدہ برسا خون بلا — یم کی طرح پھر جتنا قطرہ ٹپکا سبھی دردانہ ہوا
صبح و مسا حیران پھرا اور مرنے مرتے پھر نہ مرا — ملک بملک اور صحرا الصحرا راز میرا افسانہ ہوا
موسئے صفت ہو شعلۂ طور اب دیکھ نظر سے نور ظہور — میرا بھلا یہ رتبہ کہان ہی ایسا کہا رندانہ ہوا
نور و دہان مین لقمہ بڑا مین کاہے او ٹھایا دست بڑھا — بھول سے جبکہ مین لے ہی لیا پھر کچھ تو ادا شکرانہ ہوا

پاک محمد رب کا حبیب ہی مجکو اوسی کا ہجر نصیب
گرچہ میسر وصل نہین ہی تو بھی حیا متانہ ہوا

خدا آگے سے ہر شیٔ کے کیا نور ایک ظہور اپنا — وہی تھا نور احمد نا او جلا دین اور دنیا
ہوا اوس نور کے باعث تمامی روح روحانی — ملک انسان جنانی او جالا دین اور دنیا
ہوے کتنے کفر مومن اور ایمان دین پر لاتے — مراتب وہ بہت پاتے او جالا دین اور دنیا
حرام اوپر ہوا دوزخ ہوے وہ جنتی لیسے — فرشتے پاک روح جیسے او جالا دین اور دنیا
بہشتی حور و غلمان سب ہوے اپنے کو شرمندہ — کہے کیسے یہ مین بندے او جالا دین اور دنیا
بجا خدمت دل و جان سے کرین سب حکم برداری — کمر بستہ رہین ساری او جالا دین اور دنیا

رہے تریسٹھ برس کل اس جہان فانی مین آنحضرت
پے چلے من بعد اسجا سے لیے تشریف حبیب حق
بنینگے آپ وان ساقی پلانے آب کوثر کو
شفاعت حق او نہین کا ہی گنہ بخشائنگے سبکا
مین بندہ بھی خدا کا ہون او رادلاد شفیع آدم
بھر اپنی قوم مین ہی یہ نبی اسمٰعیلی حاصی

ادسی مین دس برس ہجرت اوجالا دین اور دنیا
ہوا دار البقا رونق اوجالا دین اور دنیا
الٰہی سبکو موثر ہو اوجالا دین اور دنیا
وہ بیشک اپنی امت کا اوجالا دین اور دنیا
مرا مذہب امام اعظم اوجالا دین اور دنیا
مرے ایمان ہی خاصی اوجالا دین اور دنیا

جیسا سنّی مسلمان ہی رسول خاص کا امت
خلیل اللہ کی ملت اوجالا دین اور دنیا

کیا زینت خورشید ہی چہرہ رسول اللہ کا
آئینہ توحید ہی چہرہ رسول اللہ کا
اس صورت مرغوب سے آدم کی ہی صورت بنی
جو دکھا روے مصطفٰے دیکھا خدا کو وہ یقین
تھا رم شب و ہجر کو بیش جمال مصطفٰے
حق کے بیان پاک کا شام و سحرای مومنو
شمس الضحٰی کہیے بجا بدر الدجٰی کہیے روا
مہجور کے قلب حرارت کو وہ یاران صفا

ماہ صیام عید ہی چہرہ رسول اللہ کا
بس حق نما جاوید ہی چہرہ رسول اللہ کا
کیا سلسلہ تولید ہی چہرہ رسول اللہ کا
کیا معدن تشہید ہی چہرہ رسول اللہ کا
کیا دافع تسوید ہی چہرہ رسول اللہ کا
حسن علی تمہید ہی چہرہ رسول اللہ کا
خالق کا مروارید ہی چہرہ رسول اللہ کا
بس داروے تبرید ہی چہرہ رسول اللہ

ذات نبی کی معرفت ہی کنت کنزا ای جیا
کل عارفون کی دید ہی چہرہ رسول اللہ کا

مرے دل کو روشن بنا دے خدایا
تڑپتا ہون مین عشق خیر الوریٰ مین
مین ہون دادہ روضہ شاہ اکرم
بہت آرزو ہی لقاے نبی کی
جو ہی تیرے محبوب کا شہر امجد
غبار مزار نبی مقدس
بہت رو رہا ترپا فراق نبی مین

محمد کا جلوہ دکھا دے خدایا
حجاب جدائی اوٹھا دے خدایا
مدینے کا صحرا دکھا دے خدایا
ملا دے خدایا ملا دے خدایا
مرا مسکن اوسکو بنا دے خدایا
ان آنکھون مین ہردم اوڑا دے خدایا
نگر روے وصل اب دکھا دے خدایا

جہان جاے نعلین خیر البشر ہی
کرم سے مجھے وان گرا دے خدایا

بحقِ نبی و صحابہ و حسنین
حیا کو گنہ سے بچا دے خدایا

بو و عنبر بزان جہان صل علا صل علا
سن نام شہ کا ہر زبان صل علا صل علا

تیرے رُخِ انور سے شام و سحر ہوا ای رسول
شرمندہ ماہِ آسمان صل علا صل علا

تیری فضیلت پہ سدا کہتے ہین ای نورِ خدا
باشندگان دو جہان صل علا صل علا

ہی داغ مہ کے سینے مین سیلئ حسن شاہ سے
کیا حسن ہی آرام جان صل علا صل علا

تیرے درِ اطہر کا ای محبوب خلاق جہان
روح الامین ہی داربان صل علا صل علا

وہانی ہی رو خورشید کا پیشِ جمال مصطفے
ہی وصف مین قاصر زبان صل علا صل علا

بیشک حبیب کبریا ای دوستان باشعور
ہی باغ دین کا باغبان صل علا صل علا

حسن رخ پر نور پہ صبح و مسا ای شاہ دین
قربان ہی جی سے مہوشان صل علا صل علا

برہان تیری شان پہ ہی یا رسول با حیا
صل علا اے خوش بیان صل علا صل علا

عاشق شیدا ہون مین آپ کا یا سیدا
لطف سے دکھلایئے روے صفا سیدا

اس دلِ غمگین کی لیجیے جلد ہی خبر
کرتا ہی صبح و مسا چرخ جفا سیدا

ہو جمال عنبرینہ ہون بین لبان کلیم
صاعقۂ طور ہی نور ترا سیدا

کیجیے لطف و کرم عاجز و غمخوار پر
کر دیا گردون ہی تنگ حال میرا سیدا

رہتا ہون شام و سحر سر کو جھکا مدح مین
فرض دو عالم پہ ہی حمد و ثنا سیدا

فخرِ آدم ہی تو سرورِ عالم ہی تو
قدوۂ پیغمبران ہی تو سدا سیدا

خالق کون و مکان رازقِ ہر دو جہان
تیری ستایش مین ہی صبح و مسا سیدا

سجدۂ ہفت آفتاب حق کو ہی شام و سحر
تیرے لیے سجدۂ دل ہی روا سیدا

حق کے ہو محبوب تم سرورِ گلگون قبا
خلق کے مختار ہو آپ بجا سیدا

آرزو سے آ درِ پاک مین ٹہیرا ہون مین
آنکھون کو یہ بر سرِ راہ بچھا سیدا

روضۂ اطہر تلک پہونچے اگر یہ حیا
چوم لے نعلین کو جی سے اوٹھا سیدا

جسکا آقا بجہان سرور والا ہوگا
مرتبہ اوسکا فزدن خور سے دو بالا ہوگا

دوست نازک ہے وہ گل پہونچیگا وان آب حنا
جسنے یان عشق محمدؐ کو سنبھالا ہو گا
رو دیا ہی دل بفراق شہِ والا ہر دم
قطرۂ اشکِ ترا لوہوسے لالا ہو گا
عرش تھراتا ہی ہفت آسمان ہل جاتے ہین
اے خدا کیسا یہ مظلوم کا نالا ہو گا

رشکِ گل کی تو جدائی مین اگر روے حیا
حسد ثہ چشمِ لب گل کا پیالا ہو گا

یارب آقا ہی سلطان ہمارا
حبِّ سرور ہی ایمان ہمارا
عشق خیر الوریٰ مین دیوانہ
یار مونس ہی قرآن ہمارا
پیری ہجر یا قوت لب مین
ہی عصا شاخ مرجان ہمارا
کیجیے مہربانی سے شاہا
دور یہ بارِ عصیان ہمارا
تم پہ ہر بار یا نور داور
ہی دل و جان قربان ہمارا
یا نبی آہ وحشت جنون سے
تار تار ہی گریبان ہمارا
کھنچا ہی بنی رات اور دن
عزم یثرب نے دامان ہمارا
دیکھنا کب خداوند عالم
تن یہ پہونچیگا وان ہمارا
ہجر سلطان دین سے ہی روشن
نام لوگون مین نالان ہمارا
کھائے گل سیکڑون ہجر شہ مین
ہی یہ سینہ گلستان ہمارا
ہم ہین مداح نور خدا کے
قصر جنت ہی ایوان ہمارا
ہی ضیا بخش عالم مین ہر دم
مہر تابان ہی دیوان ہمارا
رکھیے آباد دکان حیا تم
عیش و عشرت کا سامان ہمارا

ہجر احمد مین مجھے رونا اجارہ ہوگیا
آنسوون سے چہرہ کو دھونا اجارہ ہوگیا
ہی طپان بجلی سا دل سینہ مین ہل بادل کے طور
تختۂ سیماب پر سونا اجارہ ہوگیا
وصل خواب و خیال ہی بے حال ہی ہوش و حواس
بوجہ فرقت کو فقط دھونا اجارہ ہوگیا
حیف کرنے سے جلا اب ہوگا یارو کیا سفینہ
جو یہان ہونے کا تھا ہونا اجارہ ہوگیا
شام احمد عشق جہان وان کیا ہی سحر ساحری
دخترِ جادو کے تئین ٹونا اجارہ ہوگیا
دور ہی مسند نشین عاصی کو ہونا درمیان
خانۂ تمہید مین کونا اجارہ ہوگیا
میری شیرینی سخن کو سب کہین نمکین ہی
بدلے شربت کے مجھے لونا اجارہ ہوگیا

ہاتھ آوے مفلسی مین کب وہ گنج احمدی	جیب جان سے نقد جان کھونا اجارہ ہوگیا

ای حیا نشو و نما ہو موسم فصل بہار
کشت دل مین تخم غم بونا اجارہ ہوگیا

تتمہ ثانی مصرعہ بر غزل مولانا کفایت علی کافی علیہ الرحمۃ

سر کے بل چاہیے ای اہل ولا یان آنا	نیاز و سوغات لے باحمد و ثنا یان آنا
محفل مولد سلطان رسالت یہ ہی	باد مہکاتی ہوا سے باد صبا یان آنا
بے ادب کو تو یہان دخل نہین بار نہین	باادب خوف سے جھک جھک کے سدا یان آنا
قدر اس محفل اقدس کی کوئی کیا جانے	تحفہ صلوات کا بس دھوم مچا یان آنا
عرش سے فرش تک اللہ رے ہجوم ملکوت	عیب ہے ہاتف خوش خو کا ندا یان آنا
حورین فردوس کی کہتی ہین یہ ہے بخت سعید	رشک فردوس عجب خوب سجا یان آنا
آسیہ ہاجرہ و مریم و سارا حوا	وقت مولد شہ دو کون ہوا یان آنا
محفل فرحت میلاد نبی صل علا	مجرا کرتے ہوئے آداب بجا یان آنا
گل فردوس سے تیار حمائل کر کے	ہار لڑ لڑ سا گلے اپنے جھلا یان آنا
شاہ لولاک کے میلاد کی محفل ہی آج	جو کہ کرنا ہی کر وکل ہی کجا یان آنا

شرف محفل میلاد کہین کیا کافی
چاہیے مجکو بھی باحلم و حیا یان آنا

واللہ یا شہ والا مین تیرا ہون شیدا	تک روے منور کو رویہ مین تبلا
واللہ یا دل عالم سن عرض میری اکدم	مانند صبا مجکو تو روضہ تک پہونچا
واللہ حال میرا ابتر تری فرقت مین ہی مردہ	از بہر خدا رخ کے جلوہ کو جھمکا
واللہ کر تو کرم مجھ پہ ہون عاجز مین یکسر	اب پھوڑتا ہی گردون آبلہ دل کا
واللہ اے مرے مولا مین مفتون تیرا	تک بہر خدا مجکو صورت تو دکھلا
واللہ صورت پہ صدقے ہین شمس و قمر دل سے	اس صورت کا مفتون خالق ہی افشا

واللہ اسم ترا اعظم ہی حرز جہان ہردم
ہی سر مین مرے بطحا اور یثرب کا سودا

کرم کر کرم یا نبی الورا	دکھا روے انور نبی الورا

تو ہی میرا والی و حامی عظیم
نہین خوف محشر نبی الورا

مجھے باغ جنت سے بہتر ہی وہ
ترا کوے اطہر نبی الورا

ترا ابر رحمت ہی سایہ فگن
دو عالم کے سر پر نبی الورا

تو ہی رہبر رہروان یقین
تو ہی فیض گستر نبی الورا

زیارت مدینے کی اس زار کو
نہین ہی میسر نبی الورا

بلا لو بلا لو وہان تک مجھے
یہ ہی عرض احقر نبی الورا

ہوا ہی نہ ہوگا جہان مین ترا
عدیل اور ہمسر نبی الورا

حیا ایک ہی بینوا اے غریب
پھرا تو نہ در در نبی الورا

ہی آئنہ حق جل علا تصویر نبی واصل علا
ہی گوہر لجۂ ستر خدا تصویر نبی واصل علا

ہی شمس سما فروغ ضیا تصویر نبی واصل علا
ہی دُرِ حدیقہ صدق و صفا تصویر نبی واصل علا

ہی وہ جیب باغ مدح و ثنا تصویر نبی واصل علا
ہی جوہر سیف قدیر بجا تصویر نبی واصل علا

جو روے نبی سے مشرف ہی وہ سر خدا کا معرب ہی
ہی جلوہ مصحف پاک سدا تصویر نبی واصل علا

اوسکی شبیہ از سر تا قدم جو دیکھ لیا ہو مثل ارم
ہی شمع عقل اور اہل ذکا تصویر نبی واصل علا

باب احد کی شوق حبیبی ہی میم قفل کی ذوق او سیے
ہی کنز خفی ای اہل وفا تصویر نبی واصل علا

گر سچ پوچھو تو بات عجب ہی نہان رب شکل عرب
ہی یہ وہ عین بین جلوہ نما تصویر نبی واصل علا

پھولا چمن مین شہ گل جب یہ تم دیکھ خوشی سے بلبل
ہی لعل صفت بس شور کیا تصویر نبی واصل علا

ہی فرقت مین دلگیر حیا بس نالان و گریان صبح و مسا
یا رب تو دکھا یا رب تو دکھا تصویر نبی واصل علا

تتمہ مصرعۂ اول بر قصیدۂ منشی رحمان علی طیش علیہ الرحمۃ

آپ اپنے سے خدا جب فیض گستر ہو گیا
کن کے فرماتے ہی امر حق مقرر ہو گیا

خواہش پر جوش عشق خاص صورت سے عجب
نور یک پیدا لیے مجلّٰی و منور ہو گیا

بحر وحدت کے صدف مین ابر صمدیت برس
پہلے وہ نور منور ایک گوہر ہو گیا

ہی روایت صاف وہ معلق رہا کئی سال تک
پھر فروغ حق سے وہ دُر مہر انور ہو گیا

گول سانچے مین ڈھلا نور احمد کا طوق میم
جس سے یہ شمس و قمر اور سارا اختر ہو گیا

ٹپکا اعضا سے پسینہ نکلے وہ طاؤس رنگ
آیت و تفسیر سے ظاہر یہ اکثر ہو گیا

آیا آن احمدؐ کا جب یہ قاف دنیا مین قیام
نور ایمان سے جہان سارا منور ہوگیا

صاف قرآن مین خبر ہی دیکھ لو ای اہنتو
لامکان مین تکیہ زن کسکا ہمیشہ ہوگیا

شاہ ہفت اقلیم گو ہو چومے در کسکا عرض
بوسہ گاہ جبریل آپ کا در ہوگیا

کعبہ و زمزم سے ابراہیم کو تھا گر یہ شرف
آپ کے حصے مین جنت اور کوثر ہوگیا

سمجھو ان عیسی کی یہ نسبت بڑ چو تھا آسمان
احمدِ مرسل معنبر بجبر اخضر ہوگیا

معجزہ سے آپکے اشجار دوڑے آپ سے
ریگ ہاتھون مین لیا قند مقرر ہوگیا

سنگ سے اوگا شجر دیے شہادت پھول پھل
ہاتھ مین کافر کے گویا صاف تپھر ہوگیا

اون دنون تھا ذرہ سا دین ظلمت مثل شب
شمس کے آتے ہی تارا نا ہیتر ہوگیا

جام جمشیدی بنا تھا ایک طلسمانی ولیک
کر دیا خود بین وسکے جسکے برابر ہوگیا

دیکھنے کو دور کے وان دوربین کیا چیز ہے
نور ایمان سے یہان سینہ منور ہوگیا

ہو فضیلت با کرامت سے نہ کیونکر آدمی
جسم خاکی جسکا نور حق کا مظہر ہوگیا

کیا خدا نے دی ہی قدرت اپنی رحمت سے تجھے
نام تیرا واسطے شیطان کے تپھر ہوگیا

بڑکے موسے کے عصا سے اژتے وقت جنگ
پھل تری تلوار کا کافر کو اژدر ہوگیا

طپش وصف مصطفے کب لکھ سکے یان یا حیا
واسطے لوح و قلم جسکے مقرر ہوگیا

چاہیے بعد انکے بھی ان سب سے رکھنا دوستی
اور جنھین عہدہ امامت کا مقرر ہوگیا

سب کہو آمین اسیجا اپنا اپنا ہاتھ اوٹھا
محفل اول آج یارو یہین سے آخر ہوگیا

اب پڑھو پھر یک قصیدہ وہی منشی طپش کا
لکھتا ہون خمسہ بنا کر مجکو از بر ہوگیا

مخمس بر قصیدہ دیگر منشی طپش موصوف

نہوتا نور احمد جب یہ سب ہوتا کہان پیدا
یہان ہستی عدم پیدا او جہا پرکن مکان پیدا
ہر اک نظم و نثر پیدا ہر ایک شعر و زبان پیدا
ظہور نور احمدؐ سے ہوا کون و مکان پیدا
ملک پیدا افلاک پیدا زمین پیدا زمان پیدا

والد صورت یہ ہوئے حزد و کلان پیدا
بجا ہجدہ ہزار عالم مثال اختران پیدا
پیغمبران پیدا
کہان عالم مین احمد سا ہوا عالی مکان پیدا
ہین جسکے باعث سے زمین آسمان پیدا
کرم کر کرم یا

جواہر گوہران یکسر فروغ نور احمد سے
قمر سا تابدان یکسر فروغ نور احمد سے
مہر سا تابدان یکسر فروغ نور احمد سے
ہوئی ظلمت نہان یکسر فروغ نور احمد سے
ہوئے انجم عیان سارے ہوئے سب آسمان پیدا

روایت صاف ہے اوسکا ہر اک راوی ثقہ سر سے
قرآن مین اور حدیثون مین تصوف مین برابر سے
قضا و قدر کے ذریعہ بغیر اربع عناصر سے
بنایا عرش خالق نے اوسی کے نور انور سے
کیا لوح و قلم ظاہر ہوئے کروبیان پیدا

خدا کے کارخانہ مین کسی طاقت کہ مارے دم
کبھی وہ زخم کا حل ہو کبھی ہو زخم کا مرہم
سنو اے عاشق احمد قطعہ اور یک کردون منظم
ظہور نور احمد جب ہوا آدم نہ تھا اُس دم
نہ تھی خلقت ہیولی کی نہ تھا نام و نشان پیدا

نہ تھا عرش و نہ تھا کرسی نہ لوح کا کچھ بھی سامان تھا
پیالہ موت کا یا کہ نہ چاہ آب حیوان تھا
کہون تو بل کہون جو تھا بس اک ہو کا مکان تھا
نہ حوا تھی نہ گندم تھا نہ شیطان تھا نہ رضوان تھا
نہ فردوس برین پیدا نہ تھا باغ جنان پیدا

وہ سینہ چاک کے باعث نہ افلاک کے باعث
یہ نوری خاک کے باعث نہ چالاک کے باعث
خدائی ذات کی باعث رہ افلاک کے باعث
رسول پاک کے باعث شہ لولاک کے باعث
ہوئے دونون جہان پیدا ہوئے سب انس و جان پیدا

سیاہی کفر ظلمت کا نہ ایسا کوئی دھو لیگا
نہ ایسا اپنی امت کے لیئے کوئی بھی رو دیگا
نہ کوئی مزرع آخر مین پھر ایسا تخم بو لیگا
نہ کوئی عرش سے تا فرش تجھ سا ہے نہ ہو لیگا
نہ نوری مین وہان پیدا نہ خاکی مین یہان پیدا

ہوئے لاکھون بشر زندے جو تھے مر قبر کے اندر
پہلے کتنے ہوئے گونگے و بہرے کان کے اکثر
جزامی ہاتھ پاؤن کے ہوئے بینا بھی اندھے گر
گواہی سنگ نے دی ہے نبوت پر ترے یکسر
ہوئے اعجاز سے تیرے زبان بے زبان پیدا

کہان ہے نطق گویائی عجب قدرت ہے ربانی
قطعہ یک یہ بھی ہے سمجھو اے یار و اہل ایمانی
ہے جسکے لکھنے کو نہ ہرہ مرا ہوتا ہے پانی پانی
کہان تھا عالم باقی کہان تھا عالم ثانی
طفیل سرور عالم ہوئے دونون جہان پیدا

کہان پھر دشمنائی تھی کہان کسکو محبت تھی
کہان یہ جاہ و حشمت تھی کہان قلت ذلت تھی

کہان جینے کی فرحت تھی کہان کی وحشت تھی ۔ کہان جنت کی چاہت تھی کہان دوزخ کی ہیبت تھی

ملائک کی نہ خلقت تھی نہ تھے یان انس وجان پیدا

ہی اپنے آپ قدرت پر ہمیشہ وہ خدا قادر ۔ جو چاہے اپنی خواہش سے کرے وارد وصادر
سمجھنا اوسکا ناممکن ہی اوسکے زبان قاصر ۔ نہ تھا راز خدا ظاہر نہ تھی راہ ہدا باہر

طفیل رہبر عالم ہوا ہی سب نہان پیدا

رسائی کو کہان طاقت صفات احمدی لکھے ۔ کہان یہ دست کو قدرت جو ذات احمدی لکھے
یہان شعرا کو کیا جرأت جو بات احمدی لکھے ۔ یہ منھ ہی طپش کسکا جو کہ نعت احمدی لکھے

ہوئی جب نام لکھنے مین قلم کی دو زبان پیدا

وظیفہ کر تو روز و شب تو اونکے نام کا ہردم ۔ صلوات اوسپر و یا کر تو ہر یک صبح و مسا ہردم
سلام و تعظیم و تحیت دل وجان سے بجا ہردم ۔ تو کر ورد زبان اپنا درود مصطفے ہردم

کہ تا دل مین ترے نور یقین ہو بے گمان پیدا

نہ بھول یکدم اوسے ہرگز جگا رکھنا و لا دل مین ۔ تو کرتا یاد رہ اوسکو ہمیشہ اور سدا دل مین
اگرچہ با حیا ایمان کے ہی تو صفا دل مین ۔ نگہ رکھے آل و اصحاب محمدؐ کی وفا دل مین

ہوئی جنکی محبت کو قلوب مومنان پیدا

تعریف منشی رحمان علی طپش

طپش کا اشعار سنکر طپش کہا ۔ گر پڑے اوستا و شاعر طپش کہا
غش ہو کر اوستاد کو شاگرد بھی ۔ گر پڑے بے ہوش ہوکر طپش کہا
پھر وہ دونون کے سوا جو غیر شخص ۔ گر پڑے وہ بھی زمین پر طپش کہا
جسکو باطن کی رسائی وہ بھی پھر ۔ گر پڑے ظاہر نہ کیونکر طپش کہا
یعنی مخفی سے جلی جیون صحن گھر ۔ گر پڑے اندر سے باہر طپش کہا
دبلا پتلا پھر سنبھل سکتا ہی کب ۔ گر پڑے ہی فربہ یکسر طپش کہا
ای حیا تند از تن کا جب یہ حال ہی ۔ گر پڑے تب کیون نہ لاغر طپش کہا
پھر سنو اوسکا قصیدہ یک زحمد ۔ لکھتا ہون خمسہ بنا کر طپش کہا
ایسے ایسے شعر سے عبد المجید ۔ منفعت کا گنج بھر بھر طپش کہا

مخمس بر قصیدہ دیگر طپش موصوف در صفت باری تعالی

کیا حمد لکھوں تیرا جو ہی بڑی عظمت کا — ہوں اوس میں یک بندہ جو صاحب ہی حشمت کا
پوشیدہ نہ کچھ تجکو عالم ہی تو حکمت کا — اے قبلہ دو عالم مالک ہی تو رحمت کا
حقدار کیا تو نے مخلوق کو خدمت کا

ہر طرف نمایاں ہی جلوہ تیری وحدت کا — سب سمجھے نہ کوئی اوس سے یک شمہ جو کثرت کا
ہی کون کہ وہ کھینچے نقشہ تیری صورت کا — مقدور بیاں کسکو قادر تری قدرت کا
مصنوع سے لیے کیا سر صانع تیری صنعت کا

بے آرزو و لا پرواہی اپنی تو نعمت کا — خود سامع اور خود قایل اپنی ہی طبیعت کا
پھر اوسمیں ہوا خواہش کچھ تجکو ضرورت کا — یک کن کو کیا موجب سب خلق کے خلقت کا
تو خالق عالم ہی کیا دخل ہی حجت کا

ہی تیری اس آیت پر دل مومنوں کا شیدا — وہ یکیدون کیدا و اکید ہی اور کیدا
ہو مرض جیسے جو کچھ اوس مرض کا تو پیدا — حکمت ہی تیری ساری جو کچھ کہ کیا پیدا
سو سمجھے یہ کیسے نقشہ مخلوق کے خلقت کا

محنت کے لیے دن کو اور رات دیا سونے — آرام و ریاضت کا یہ فایدہ دو ہونے
اقسام اور انواع کے تخم اوسمیں سدا بونے — یاں خاک کو پانی پر قائم ہی کیا تو نے
گردوں کو ہوا پر واں تکیہ ہی اقامت کا

تو عالم بالا میں قدسیوں سے خدمت لی — جنت میں دیا رتبہ حوروں کو فضیلت کی
پڑھتے ہیں ترا کلمہ قدرت کا وہ شربت پی — انساں سے یہاں تو نے آرایش و زینت دی
چمکایا وہاں تارا کیا نور کے طلعت کا

کر پہلے عرش و کرسی لوح و قلم تو من عن — بعد اوسکے اور جتنا پیدا ہوا امر لاکن
ہر شی نمود تجھ سے پر نظر تیرا ضامن — دنیا جو ہوئی مضطر رحمت سے کیا ساکن
گردوں کو دیا چکر جو چیز ہی خلقت کا

گل اچھا برا تجھ سے خوش رنگ اور کیا بد رنگ — کیا سبز و سیہ سرخی کیا زرد و سپید صد رنگ
بھر کرتے ہیں خنا سے ہر جن و انس بد رنگ — ہو شاخ زمرد رنگ گل و سمن کھلیں صد رنگ
رکھتا ہی ترا سے سنگ میں رنگ ہی قدرت کا

اس پتلے عناصر کو از خشک تری تو نے — یک قطرہ پانی سے کر صنعت گری تو نے

بجا زار بنا سر پہ پھر تاج دھری تونے   جیب صدف اے خالق نیسان سے بھری تونے
پھر ابر کے قطرے سے جوہر دیا قیمت کا

جو تیری مشیت کا حائل تھا اوٹھا پردہ   دکھلانے سنانے کو یہ ہیگا عجب مژدہ
ایک ایک کیا پیدا ارواح ہزار سجدہ   خاکی کو دیا رتبہ نوری سے کیا سجدہ
ناری جو ہوا سرکش مورد ہوا لعنت کا

آفات مین اے راحم ہو فضل ترا جسکو   کر دیوے طلا صورت اکسیر لگا مس کو
کونین مین تجھ سوا جرأت ہی بھلا کسکو   جو تجھ سے گریزان ہووے کون امان اوسکو
عالم مین سبھے تودہ وہ تیر ملامت کا

نیکون پہ ترا رحمت ہی ہیجو آب حیوان   بدکارون پہ ہی رحمت جیساکہ ہوا کیوان
چڑھتے بھی گر ایکدم بیچے کو بس از ایوان   مخلوق عناصر سے انسان کئی اور حیوان
ہر ضد مخالف کو ہی حکم حفاظت کا

آدم سے لے تا عیسے پیدا ہین نبی جتنے   اونمین سے ہوے کتنے ختنے بھی اور کے ختنے
ہی کسکو حساب ونکا بوے جو اتنے اوتنے   ہر چند نبی تونے ارسال کیے کتنے
پر تجھکو محمد سے رشتہ ہو محبت کا

کتنا تو کیا سبے رے اور کتنا ریا پیدا   ظلمات ہو تجھ سے تجھ سے ہی ضیا پیدا
ہی یعنی اندھیرے مین روشن کا دیا پیدا   خود خالق ورزاق ہی نایب جو کیا پیدا
بس کام دیا اونکو تقسیم ہدایت کا

قرآن مین کل دیکھا ترا ہی جو فرمودہ   از اول وتا آخر گنندہ بیہودہ
کس منھ سے وہ سب بولون ہر خاک کا یک تودہ   کیا وصف لکھے ترا یہ کلک زبان سودہ
ناحق جو آپ کہیے کیے ہر کام حماقت کا

عارف کو معرفت مین باطن سے نصیحت ہی   وان اونکو دیا یان تو ظاہر مین شریعت ہی
کہو صاف جیا ترا کیا طریقت ہی   ہین جن وملک عاجز کیا تیری حقیقت ہی
ہو کیش بیان تجھ سے اللہ کی قدرت کا

کیا لاوے ہو ساز اپنی درگاہ مین خالق کے   دکھلاوے جو ناز اپنی درگاہ مین خالق کے
روشن تو ہی راز اپنی درگاہ مین خالق کے   کر عرض نیاز اپنی درگاہ مین خالق کے

دھڑکا تو یہان ہر دم رہتا ہو قیامت کا

اوس روز ازل سے ہون قدرت پہ تری عاشق
قربان مین ہون جی سے تجھپر مین اپنے کو ہو صادق
ہر چند عدو مجکو کہتے ہین کہ ہو فاسق
راضی ہون دل و جان سے مرضی پہ تیرے خالق
حسرت نہین کثرت کی شکوہ نہین قلت کا

اب التجا اے رحمان ذریعہ سے محمدؐ کے
کرتا ہون تذلل یکیان ذریعہ سے محمدؐ کے
ہو دور غم و رنجان ذریعہ سے محمدؐ کے
کر معاف میرا عصیان ذریعہ سے محمدؐ کے
پہنایا جب سے خلعت تو خاص شفاعت کا

مناجات بوسیلۂ سرور کائنات بدرگاہ جناب قاضی الحاجات

اے تو کر فضل و کرم بہر نبی ام یا خدا
ہو سدا تیرا رحم بہر نبی ام یا خدا

بخش دے ہم عاصیون کے عمر بھر کا سب گنہ
دور ہو رنج و الم بہر نبی ام یا خدا

زود تر کر دے تو حاصل نامرادون کی مراد
نیست ہو جور و ستم بہر نبی ام یا خدا

رزق دے کم رزق کو لاولد کو اولاد دے
ملتجی ہون دمبدم بہر نبی ام یا خدا

وقت پر برسے مطر اور کھیتیان آباد ہون
غلہ ارزانی بہم بہر نبی ام یا خدا

قرضداری ہو ادا بیماریون کو ہو شفا
ہر بلا اونکا ہو کم بہر نبی ام یا خدا

قیدیون کی ہو خلاصی جلد تر محبوس سے
اور جو ہین ملتزم بہر نبی ام یا خدا

رحم کر بس رحم کر اِن مومنون کے حال پر
رکھ قیامت مین بھرم بہر نبی ام یا خدا

اور کہ وہ مرد و زن راہی مقیمون کا سبھی
خیریت کر ایک دم بہر نبی ام یا خدا

شاہ مومن ہو ملک کا ہو سدا اوسکا فتح
کفر ہو جاوے عدم بہر نبی ام خدا

کلمہ و روزہ نماز و حج عرفہ اور زکوٰۃ
ہو ادا فرض اتم بہر نبی ام یا خدا

بالفعل حاضر ہین جو اس بزم مین سو ہووے کے
اونکا ہو عالی حشم بہر نبی ام یا خدا

سامعین اور قاری مولد پہ ہو رحمت نزول
معاف ہو کل درد و غم بہر نبی ام یا خدا

جو کہ کروایا ہی یان یہ بزم مولد با خوشی
ہو نصیب اوسکو ارم بہر نبی ام یا خدا

سر کے بل آتے ہین جو اس بزم مین اونکو ملے
نیکی سو سو ہر قدم بہر نبی ام یا خدا

بارگاہ عالی مین تیرے یہ مناجات ہو قبول
جو لکھا نثر و نظم بہر نبی ام یا خدا

سب کوئی پڑھ کر درود ہاتھ اوٹھا مانگو دعا
با حیا ہو یہ ختم بہر نبی ام یا خدا

منفعت کب ہند مین ہی بلکہ نقصان ان دنون	دیکھو ان اب عرب و عجم بہر نبی ام یا خدا

پاوے تیرے فضل سے کونین مین عبدالمجید
دین و دنیا کا نعم بہر نبی ام یا خدا

تمام ہوئی پہلی محفل یعنی مولد شریف حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نور ضیا کی جلد اول از کتاب با خطاب معلی القاب مسمی نعتیہ دیوان مجید تصنیفہ محمد عبدالمجید خان المتخلص منفعت الحیاکی

لولاک لما خلقت الافلاک

جہد اصلوا علیہا بل سلوا اقل لا تعد | الحفیظ والحفیظ والمدد یا المدد

جلد دوم نعت لطیف

قفل ایمان ہیں جہاں کے منفعت دین ہیں کلید | مخزن نعت مسمی بنعتیہ دیوان مجید

چھاپہ خانہ منشی نول کشور میں باصد زور فن چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محفل دویمی ربیع ہمی ... ماجرا منظمی شفیع ہمی

الصلواۃ والسلام و تحیۃ علے خیر القسمتہ ... صلے علیک اللہ یا سلم علیک صلے

غزل قیام برائے تعظیم

آج پیدا ہوا رسول خدا ... سارا مقصد ہوا حصول خدا

اوٹھو تعظیم کو سبھی مومن ... ابر رحمت ہوا نزول خدا

کرو آراستہ دوکان دین ... اسنہ باقی ہوا وصول خدا

پیو آب خوب سیر ہو کر کے ... آب کوثر ہوا حصول خدا

حب رکھو اوس سے تم دلی الفت ... ہووے تب التجا قبول خدا

صاف قرآن مین حق یہ فرمایا ... حکم کب ہویگا عدول خدا

کیونکہ اوسکے سبب سے دل خوش ہو ... جو کریگا سدا انقول خدا

کیا عجب ذات پاک اوسکا ہی ... نام جسکا ہوا شمول خدا

سب یہان بیٹھ جاو سر کو جھکا ... از طفیل حیا بتول خدا

باقیماندہ ردیف الف

یارو بڑی سرکار کا اعلام آگیا ... دو حاضری دربار کا ایام آگیا

گذری زمانہ کہنہ اور دو بی پچھلی کہنہ ... کیا خوش نئے سردار کا انتظام آگیا

اللہ کے دولارے حامی ہمارے / اودس احمد مختار کا حکم عام آگیا
اے تاجرِ مسلمان کھولو دوکان ایمان / آغاز مین معیپار کا انجام آگیا
مت بجھو بے مرید و سود الیقین خرید و / یان گرمیٔ بازار کا الہام آگیا
بچے لنگار سے شہد سے ہو گئے مثال گرد / یاں اچھے بردبار کا جب نام آگیا
ظلمت مین نور چمکا تلوار دین کا دمکا / اب خوف کیا کفار کا اسلام آگیا
لات و منات شیطان ہو گئے تمام ویران / مشرک پہ سنگسار کا احکام آگیا
مضمون عجیب ڈھب کا موزون طبع سے ٹپکا / مولا سے اس اشعار کا انعام آگیا

میلاد کی حقیقت اور لکھنا مدح حضرت
عاصی حیا سے زار کا بس کام آگیا

نور خدا کونین کا سرور سلام علیک علیک صلا / معدن رحمت شافع محشر سلام علیک علیک صلا
جادۂ ورع اور تقا کا رہبر بادیہ صلح و ہدا کا حیدر / صاحب انسر تاسم کوثر سلام علیک علیک صلا
مخزن فضل علم جمیر جوہر سے فزون تر روئے منور / گل سے زیادہ جسم معطر سلام علیک علیک صلا
آئینہ حق ذات مطہر حرز خلائق اسم مظفر / سرور گلگون قبا کا سمن بر سلام علیک علیک صلا
مہر شرافت محسن هم اور حسن پہ شیدا نیر اکبر / خال رخ سردار چون اختر سلام علیک علیک صلا
خلد برین کا شاہ مقرر شان مین آئے مصحف اطہر / مظہر آدم مطلع انور سلام علیک علیک صلا

جان مجسم روح مصور تیغ و رضا و صبر کا جوہر
سیپ حیا و حلم کا گوہر سلام علیک علیک صلا

شہنشہ دنیا و دین کا مصطفیٰ سجدہ کیا / پاک رب العالمین کا دلربا سجدہ کیا
عرش سے فرش زمین پہ گرتے ہی یکبارگی / ایک کیا اوس واحدین کو دوسرا سجدہ کیا
باطنی مین کر چکا ہو نور تھا جسوقت پر / آج وہ یاں ظاہرین کا پیشوا سجدہ کیا
ابتدا سے فرض بندون پہ بھی سجدہ ہو گیا / جب ہمارے آخرین کا رہنما سجدہ کیا

تو سدا بھی اوسطرح سجدہ کیا کر عمر بھر
سر گروہ جیون مسلین کا با حیا سجدہ کیا

شہر آیا ربیع الاول کا / شہرہ پایا ربیع الاول کا
بعد یک سال کے مجھے اللہ / منہ دکھایا ربیع الاول کا

آج کل چار طرف یک عالم
دھوم اوڑا یا ربیع الاوّل کا

دیکھ کر مصطفیٰ کا بزم شریف
دل لوبھا یا ربیع الاوّل کا

اندنون کون پوچھے ظل ہما
سر پہ سایا ربیع الاوّل کا

دوازدہ چاند سے ہی افضل چاند
حق بلایا ربیع الاوّل کا

سارے مسجد مین اور مدینے مین
گھر بنایا ربیع الاوّل کا

باغ مہتاب سے مین چن چن کر
گل سونگھا یا ربیع الاوّل کا

عشق احمد مین رند بنا کر مست
مُل پلایا ربیع الاوّل کا

لکھ کے توصیف اور فضیلت سے
پڑھ سنایا ربیع الاوّل کا

باجہیا میرے وہ نبی کے حضور
تحفہ لایا ربیع الاوّل کا

عاشق ہمین ہین یا شہ ابرار چاند کا
رخ پہ ترے فدا ہی دل زار چاند کا

رخسارہ منور عالی کے سامنے
جھوٹا ہی حسن احمد مختار چاند کا

ملوے کو ترے دیکھ کے اے نور کبریا
سو جان سے فدا ہی ہوا دار چاند کا

دربار ترے حسن کا ہی جلوہ گر مدام
دو روز کا ہی شاہ یہ دربار چاند کا

شوخی سے گر ہو ترے مقابل تو یا نبی
کردیوے حق سیہ رخ انوار چاند کا

ذرہ ہی شمس حسن کے آگے ترے رسول
یا شاہ واقعی ہی تو سرکار چاند کا

انگشت کے اشارے سے بر طارم فلک
سینہ کیا ہی شق تو اے سالار چاند کا

کرتا ہی رات دن وہ نچھاور نجوم کو
کیا منحر ہی وصف کو ترے سردار چاند کا

ہی زینت خدا سے جیا اوسکے نام سے
چاہیے اگر سنے ابھی انبار چاند کا

ہی محبت دین متین کلمہ رسول اللہ کا
ہی جلوہ عرش برین کلمہ رسول اللہ کا

ہو ور پڑھا جو دل سے ادسکو وہ ہوا دیندار نیک
ہی شافع یوم الیقین کلمہ رسول اللہ کا

قفل جنت کا ہی مفتاح کلمۂ طیب مدام
ہی رونق حبل المتین کلمہ رسول اللہ کا

روز و شب پڑھتے ہین دل سے عالم بالا تمام
ہی روح جسم المرسلین کلمہ رسول اللہ کا

رات دن تا چرخ ہفتم ہی دلا کلمہ کی دھوم
ہی افسر روی زمین کلمہ رسول اللہ کا

سب تیج اسلام ہی کلمہ یقیناً صبح و شام
ہی تاجدار مومنین کلمہ رسول اللہ کا

اے حیا کلمہ نبی کا ہی چراغ مسلمین
ہی دولت کلّ صالحین کلمہ رسول اللہ کا

تجکو سرور ہی کیا خلق کا خالق شاہا
بزم کونین کا جتا تو ہی رونق شاہا

لفظ تعریف سے مُلحق ہی ترا اسم پاک
اسم اور رون کا نہین حامد و مشتق شاہا

ہی گلرنگ محبت کو ترے کرکے نوش
دل شیدا مرا کہتا ہی انا الحق شاہا

جسم کو جان کو اور دل کو ہی الفت غم سے
ہجر مین تیرے کلیجہ ہی مرا فق شاہا

جب تپ غب مجھے چڑھ جاتی ہی ہجران کی تری
ہر رگ جسم تب ہو جاتی ہی ارنہ ق شاہا

تو ہی محبوب خدا مین ترا عاشق ہون سدا
ہو لگا مین کیون نہین قدسیون پہ فائق شاہا

ایک مدت سے ہی وہ تشنہ دہن فرقت مین
تو حیا کو دے پلا وصل کی راوق شاہا

یارو بیان کچھ تو دہان صل علا صل علا
کہتی ثنا انہی زبان صل علا صل علا

معراج کا ترے یقین ای خسرو دنیا و دین
شہ راستہ ہی کہکشان صل علا صل علا

تو قدوہ پیغمبران تو بادشاہ دو جہان
بیشک تو فخر مرسلان صل علا صل علا

ترے پسینہ سے ہوا ظاہر زمانے مین گلاب
ای بادشاہ انس و جان صل علا صل علا

باغات دنیا کے گلان ہر وقت تیری مدح مین
مصروف ہین سرو روان صل علا صل علا

سر اپنا دیتے تھے جھکا جب دیکھتے تھے چشم سے
طغرا سے شہ گردون کشان صل علا صل علا

چھڑکو گلاب و عطر تم اس محفل میلاد مین
ہوتا ہی داخل جان جان صل علا صل علا

سجدے مین ڈالا بوجہل سر پر خس و خاشاک کو
صابر رہا تو آن زمان صل علا صل علا

شان رسول پاک مین فرمایا حق نے ای حیا
لولاک رب مستعان صل علا صل علا

قسیم سرخیل انبیا کے جناب مین تو سلام پہونچا
جھکاتے ہی سر کو دل سے جتھر زبان سے جیکے نام پہونچا

او مجھے مسیح و کلیم دل سے برائے تسلیم اور کورنش
عزیز و جیسو قت آسمان پر وہ دو جہان کا امام پہونچا

روان جلو مین ہوئے ادب بجان و دل سے ملائک قدسی
زمین سے چرخ پر جب سوار خنگی خوش خرام پہونچا

عزیز و اوقات تم بے جا دو سبر ستائش مین رات و دن
طفیل سرور دو جہان کے خدا کا ہمکو کلام پہونچا

تمہارا روضہ ہی رشک باغ عدن حبیب خدا ہمیشہ
مگر تاسف ہی مجکو ہر دم نہین وہان تک غلام پہونچا

تڑپ رہا ہون جگر کو تھامے بخار وخس مین جون نیم بسمل
شتاب اخضر کو اوڑا ابر درِ شہ ذوالاکرام ہوپنچا

تری جدائی مین ای شہنشاہ پاک افسوس صد دریغا
یہ حال آخر کو جی کا گذرا کہ سر بسنگ خام ہوپنچا

درود بھیجو جناب سلطان دین پہ فسق و فجور چھوڑو
تمھاری تنبیہ نفس کو ہی عزیزو ماہ صیام ہوپنچا

بہت دنون سے پیاسا مضطر ہو رہے فرقت کے جنگلون مین
لبِ حیا سے تو ساقیا دے شتاب جامِ مدام ہوپنچا

عشق مین خیر الوریٰ کے دل ہی دیوانہ مرا
کیون نہ باندھے جائے زلفِ وصل مین شانہ مرا

حسنِ اعجازِ فراقِ مصطفےٰ سے رات دن
قطرۂ آنسو ہی ہر اک صاف دردانہ مرا

دردِ ہجر شاہ دین مین مین نے رویان تا فلک
ہی جھڑی برسات کی اعجاز چشمانہ مرا

نغمۂ نعت رسول اللہ سے کرتا ہی مست
عالم بالا کا دل آوازِ مستانہ مرا

عشق کی تیری ہی قیمت جان و مال ای شاہ دین
کر قبول آداب مجرا پہلے بیعانہ مرا

محو عشقِ شاہ ہون مت پوچھ دل کا حال شیخ
کر دیا پامال دل کو شوق رندانہ مرا

دونون عالم کو پلاسکے بادہ مدحت مدام
رکھ تو ای کانِ حیا آباد میخانہ مرا

رقم کرتا ہون جب مین نام سردارِ دو عالم کا
قلم کو مرتبہ ملتا ہی میرے افسرِ جم کا

وہ ہی مخدوم ایسا جسکے ہین خدام دو عالم
بجا ہی مہر کو لکھون نگینہ اوسکے خاتم کا

پڑھا جو یا محمد ہو گیا وہ موردِ رحمت
مجرب ہی یہ اسنادِ معظم اسم اعظم کا

نہالِ مدح مولا جس نے دل کے باغ مین بویا
یقین ہی فیض احمد سے ہوا وہ گل مقدم کا

کرو تم یا نبی اللہ نظر الطاف کی مجھ پر
پیاسا مثل گل ہون شبنم فیض معظم کا

جھروکا قبر مین جنت کا کھولینگے فرشتون نے
دلا ہر دم لیا کرنا تو نام اوس شاہ اکرم کا

فراقِ شاہ اکرم مین محبان نبی اللہ
بہانا اشک خون ہی کام میری چشم پرنم کا

نہ چھیڑو دل کے تئین میرے بہت شیشہ سے ہی نازک
مین سودائی ہون یارو روضۂ سلطان عالم کا

گلے ملتا ہون جاکر سنبلِ پیچان سے گلشن مین
خیال آتا ہی جب مجکو وہ تیری زلف پرخم کا

فراقِ گیسوے محبوب مین ہی مانیا دل کو
کھلادو زہر مجکو کوئی افعی اور ارقم کا

عزیزو عشق احمد مین بنا لو دل کو دیوانہ
کہ اس دنیائے فانی مین بھروسا کچھ نہین دم کا

تمھارے گورے رخسارون کی فرقت مین نبی اللہ
صبح سے شام تک رنگتا ہون تن کو رنگ کرکم کا

تمہارے دردِ ہجران مین شہا دل کھول رونے کو
حبیبا سے زار کو ہر دم مہینا ہی محرم کا

گنجینۂ عزت ہی سرِ سید والا
اللہ کا ہی یار و خیال عقل محمدؐ
سر اپنا جھکا سجدہ مین بخشائیگا ہمکو
تعریف سرِ پاک کی ہو کس سے عزیزو
ہی بار عبادات کا حامل سرِ اقدس
پیشِ سرِ شہ ہی سرِ قدرت پئے تسلیم

قرآن صداقت ہی سرِ سید والا
بستان فراست ہی سرِ سید والا
کیا کان شفاعت ہی سرِ سید والا
اللہ کی قدرت ہی سرِ سید والا
طاعت کا شہادت ہی سرِ سید والا
گلزار اجابت ہی سرِ سید والا

ہو وصفِ سرِ پاک حبیبا تجھسے ادا کب
بس مخزن رحمت ہی سرِ سید والا

مرحبا یا فخر الادم مرحبا وا مرحبا
مرحبا غوث الخلائق مرحبا وا مرحبا
مرحبا شمس النبوت مرحبا وا مرحبا
مرحبا تا الامین مرحبا وا مرحبا
مرحبا نجم السعادت مرحبا وا مرحبا
مرحبا یا الطحے مرحبا وا مرحبا
مرحبا یا بوح العلیٰ مرحبا وا مرحبا

مرحبا یا شیخ العالم مرحبا وا مرحبا
مرحبا یا نور خالق مرحبا وا مرحبا
مرحبا قمر الشریعت مرحبا وا مرحبا
مرحبا راس الہامین مرحبا وا مرحبا
مرحبا لولو اعزج مرحبا وا مرحبا
مرحبا یا مدنی مرحبا وا مرحبا
مرحبا روح الحیا یا مرحبا وا مرحبا

ہی مرے دل مین تری صورت نہان پیدا
ترے ہی نور سے ارض السما کا ہی یہ وجود
وہ قد موزون کہان اور سرو زار کہان
مرے نبی کا نہین ہی جو کوئی شیدائی
ابھی تو چل بخدا سوے روضۂ اطہر
مدام رونا تڑپنا بصورتِ وامق
ترے وہ حسن گلستان مین اے کہ پور عشق
ہزار آئنہ رو جان سے گذرتے ہین

شہا دہان ثنا مین نہین زبان پیدا
ترے ہی نام کے باعث ہی دو جہان پیدا
مجال کیا کہ سخن ہو کے بے زبان پیدا
بلائین ہوتی ہین اوسپہ جہان جہان پیدا
کمال شوق ہوا ہی مجھے جنان پیدا
یہی کمال کیا ہون مین جان جان پیدا
ہزار رودن ہوتے ہین شاداب گلرخان پیدا
وہ روے مہر آنہی ہوا جہان پیدا

رولاتا ہے مجھے شام و سحر خون
نبی اللہ یہ ہجران تمھارا
دکھایا ہمکو تمنے راہ مولا
بڑا ہے سر پہ یہ احسان تمھارا

رکھے خالق ہمیشہ حضرت آباد
بڑا ہے سر پہ یہ احسان تمھارا

حبیب رب اکبر تم ہو بیشک اے مرے مولا
سبھون کے چشم انور تم ہو بیشک اے مرے مولا
نگون سر ہے قدم بوسی کو گردون رات دن شاد
خدا کے نور اطہر تم ہو بیشک اے مرے مولا
نہین ہے خوف عصیان عاشق بیپر کو یہ ہرگز
شفیع روز محشر تم ہو بیشک اے مرے مولا
تمھارے دست نازک سے پلادو جام احقر کو
قسیم حوض کوثر تم ہو بیشک اے مرے مولا
تمھارے زیر فرمان خسروان عصر ہین ہردم
جہان کے پاک سرور تم ہو بیشک اے مرے مولا
مرا ایمان کامل ہو تمھارے عشق امجد سے
حیا سے چشم احقر تم ہو بیشک اے مرے مولا

حیا کو کیا ہے قدرت دور رہو اندام عالی سے
حیا کے تاج افسر تم ہو بیشک اے مرے مولا

رحمت یار کا جب جوش یہ آیا دریا
نام سے شہ کے شفاعت کا بہایا دریا
کیون نہ ہم کہین کہ رواں ہونگے اب کشتی عمر
نعت احمد کا اب ہین دل مین سمایا دریا
شدت تشنگی عشق ہین تھا نالان مین
دل نے عشق شہ اکمل کا دکھایا دریا
نہ نظر آئی مجھے صورت طاہا یارب
رو رو بس ہجر مین آنسو کا بہایا دریا

کیون نہ یہ جانینگے ہم کاہ کے مانند اے حیا
فیض احمد کا لب جوش یہ آیا دریا

مداح دل سے ہون مین میرے دستگیر کا
یعنی رسول پاک بشیر و نذیر کا
قاصر زبان ہے مری وصف رسول مین
محتاج ہر بشر ہے شہ بے نظیر کا
ہے عین ایمان ہونا فدا تیرے نام پر
لاریب تو حبیب ہے رب قدیر کا
شاہا نہین رسائی تری کنہ ذات مین
بیشک خبر دہندہ ہے تو اوس خبیر کا
امید ہے یہ شام و سحر اے شہ زمن
رونق سرائے پاک ہو تکیہ فقیر کا
پہنچا تا فوقیت مین ملایک پہ یا نبی
ہوتا اگر یہ سر مرا پایہ سریر کا
حب نبی سے کیون نہو دل آشنا مرا
باہم ہے اتفاق فلک قند و شیر کا

مرہم وصال پاک کا شاہا ضرور ہے	زخمی ہے دل تمھاری جدائی کے تیر کا
ہے کون ایسا سکہ عالم فروز جیسا	کندہ ہو جسمین نام ملک اور وزیر کا

قصیدہ بحر طویل

مرے اللہ کا پیارا عرش کا نور ستارا محمد شافع ہمارا محمد شافع ہمارا
آتے ہی دین سنوارا امتی کہکے پکارا محمد شافع ہمارا محمد شافع ہمارا
رکھو گواہ دوستو تمکو سجدہ کرتا ہون مین رب کو شکر ہے بھیجا نبی کو اوسکا کرامت ہمکو
ایسا پھر قدرت ہے کس کو ریت سے بخشائیگا سب کو محمد شافع ہمارا محمد شافع ہمارا
کاتب قدرت عمل سے اور قضا کلک سجل سے لکھا اوس روز ازل سے آیا وہ عدل و عمل سے
لوح کی شکل اصل سے نقل کر خاص محل سے محمد شافع ہمارا محمد شافع ہمارا
رب کا وہ دلبر جانی جسکی لولاک ہے بانی اوس سے کل روح روحانی نہین پھر اوسکا ہے ثانی
بے بہا موتی کا کھانی ابر نیسان کا پانی محمد شافع ہمارا محمد شافع ہمارا
نام ہے احمد سرور شامل اللہ اکبر بانگ صلوات ہے جبر مہر و ماہ صدقے ہون اوسپر
سارے قربان ہین اختر مہربان خوب ہے ہمپر محمد شافع ہمارا محمد شافع ہمارا
عجب اللہ کی قدرت پہلے اک نور ظہورت پیدا کر اپنی لصورت کر کے پھر اوس سے محبت
بھیجا آخر کو زرحمت آیا دنیا کو وہ حضرت محمد شافع ہمارا محمد شافع ہمارا
وصف کیا اوسکا لکھون مین لکھون جب ایسا لکھون مین جس سے کہ قدسی بنون مین انس سے کرنہ رہون مین
رہون تو پھر نہ مرون مین تا ابد یہی کہون مین محمد شافع ہمارا محمد شافع ہمارا
جان و دل اوسکو دیا جب اوس سے منکر ہون کہان تب مجکو لازم ہے یہی اب جو کہ باقی ہے میرا سب
اوسکو بھی دون جبت تب بھولے اس حال سے وہ کب محمد شافع ہمارا محمد شافع ہمارا
حکم خاص حق سے لیا ہے شربت وصل پیا ہے شمع دنیا کا دیا ہے دین ایجاد کیا ہے
مجید ہی نور ضیا ہے منفعت کان حیا ہے محمد شافع ہمارا محمد شافع ہمارا

ہے تکیہ فضل احمد پر ہمارا	کہ ہے وہ سید سرور ہمارا
صبا پہونچین مدینہ مین اگر ہم	نبی کا آستان لو سر ہمارا
قیامت کا نہین ہے باک ہمکو	شفیع ہے ساقی کوثر ہمارا

نہین ہی خوف عصیان ہمی کچھ
ہی حامی شافع محشر ہمارا

نہین ہی کچھ غرض دنیا سے کچھ کام
نبی کا ذکر ہی زیور ہمارا

عزیز و جنت الفردوس کیا ہی
یقین وہ خاص تر ہی گھر ہمارا

محبت فرض ہی محبوب حق کی
نبی ہی مونس یاور ہمارا

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وظیفہ ہی یہی اکثر ہمارا

نبی کا نام کیا ہی اے مجبو
صدف ہی دل وہ ہی گوہر ہمارا

خبر لو ای رسول پاک جلدی
بنا ہی حال یان ابتر ہمارا

ترا کوچہ ہی رشک باغ فردوس
گذر ہوگا وہان کیونکر ہمارا

بھلا ہوویگے کیون گمراہ عالم
محمد ہی یقین رہبر ہمارا

حیا کس بات کا ہمکو ہی غم خوف
وسیلہ ہی وہی اطہر ہمارا

جب شفیع المذنبین آقا ہمارا ہوگیا
بس نحوست سے نکل تابان ستارا ہوگیا

کچھ نہین ہی آتش دوزخ سے ہمکو خوف و بیم
سرور دین آپ امت کا سہارا ہوگیا

یارسول اللہ کرم کیجیے خدا کے واسطے
عاشق شیدا دل مضطر تمھارا ہوگیا

تیری فرقت مین نبی پاک محبوب خدا
خون رو رو کر مرا تن خشک سارا ہوگیا

ای طبیبو ہی جوارش کی مجھے یہ آرزو
گرمی عشق نبی حق مین بھیارا ہوگیا

چھوڑ کر جاؤن کہان مین تیرے در کو یارسول
دین و ایمان سب سے مجھے تو ہی پیارا ہوگیا

تونے ای رد سرخ دیکھا لیکن تجھ سے حیا
سرخ خون سر سے اکثر سنگ خارا ہوگیا

ای یار چھوڑ ڈال تو دیدہ فراق کا
کرتا ہی التجا یہ طپیدہ فراق کا

اللہ رنج فراق کسی کو نہین دیکھا
محزون ہی ناتوان ہی دیدہ فراق کا

لاغر لبان کا ہی ای نور کبریا
واثق کی طرح رو رو رسیدہ فراق کا

فرقت مین مصطفے کے ہون نالان مین صبح و شام
ہر طرح سے درا زجریدہ فراق کا

سامان رنج و غم سے ہی آراستہ دکان
تاجر ہوا ہی حیا تو خریدہ فراق کا

جب یہان آئے تو آئے مصطفا
جب قدم لاتے تو لائے مصطفا

درندو انسے مجکو خوش کرتے زمین
جب نہ آئے تو نہ آئے مصطفا

خواب مین لاوین قدم اب طاہرا — حب لائے تو نہ لائے مصطفٰے
کم نہین ہی باطنی کابھی وصال — حب چلا پائے تو پائے مصطفٰے
راہ حق تبلاے کون اللہ رے — حب تبائے تو تبائے مصطفٰے
عاصی ناپاک کو روشن ضمیر — حب بنائے تو بنائے مصطفٰے
قلب مس مین کیمیا اکسیر صدق — حب لگائے تو لگائے مصطفٰے
چال دین کا اور شریعت کا چلن — حب سکھائے تو سکھائے مصطفٰے
دال سا سجدہ مین میرا قد الف — حب جھکائے تو جھکائے مصطفٰے
عندلیب دل کو میرے عشق گل — حب سونگھائے تو سونگھائے مصطفٰے
غنچہ سا مدح و ثنا مین دہن ما — حب کھلائے تو کھلائے مصطفٰے
لالہ سان بستان جان کا داغ دل — حب مٹائے تو مٹائے مصطفٰے
بخت غفلت کو مرے بیدار کر — حب جگائے تو جگائے مصطفٰے
باز رکھکر بد طریقہ سے بہ نیک — حب چلائے تو چلائے مصطفٰے
ٹل مٹل ہی میرا یہ گاڑی عمر — حب جمائے تو جمائے مصطفٰے
بزم دنیا بھی مرا ویرانہ طور — حب سجائے تو سجائے مصطفٰے
ہو ہو جاتا ہی مری عصیان کا آگ — حب بوجھائے تو بجھائے مصطفٰے
تشنہ لب ہون آب کوثر کے لئے — حب پلائے تو پلائے مصطفٰے
عطر و عنبر سے مرا جامہ تمام — حب بسائے تو بسائے مصطفٰے
ہو گئی ہی مجھسے کئی تقصیر سخت — حب بچائے تو بچائے مصطفٰے
سارا میرے دل کا اب مقصد مرام — حب برائے تو برائے مصطفٰے
آبرو اور عزت و حرمت میرا — حب رکھائے تو رکھائے مصطفٰے
بے وسیلہ سے مرا نبھنا محال — حب نبھائے تو نبھائے مصطفٰے
بندہ ناچار کو اللہ سے — حب ملائے تو ملائے مصطفٰے
قفل وحدت کے تئین از کثرت کلید — حب کھلائے تو کھلائے مصطفٰے
یثرب و بطحا یہ دونون جا پاک — حب دکھائے تو دکھائے مصطفٰے
مجکو جانے کی وہان طاقت کہان — حب منگائے تو منگائے مصطفٰے

خاص روضہ اپنا دکھلانے کے تئین — جب بولائے تو بولائے مصطفا
رات دن روتا ہون مین بس ہجر مین — جب ہنسائے تو ہنسائے مصطفا
چرخ کب مجکو رولا سکتا ہے جبھ — جب رولائے تو رولائے مصطفا
نعمتِ ہر دو جہان ذائقہ دار — جب کھلائے تو کھلائے مصطفا
روٹھ کر بیٹھا ہون سبھون سے منہ کو موڑ — جب منائے تو منائے مصطفا
یان کے لوگون کی مین نظرون سے گرا — جب اوٹھائے تو اوٹھائے مصطفا
کب گرا سکتے ہین مجکو حاسدان — جب گرائے تو گرائے مصطفا
رشک پروانہ کو شمع نور سے — جب جلائے تو جلائے مصطفا
نیند تو آتی نہین ہر فکر سے — جب سولائے تو سلائے مصطفا
مژدہ اب یہ نیم جان فی فرش کو — جب سنائے تو سنائے مصطفا
فضل سے اللہ کے رتبہ مرا — جب بڑہائے تو بڑہائے مصطفا
عیب میرا گھر بہ گھر شہرت ہوا — جب چھپائے تو چھپائے مصطفا
میرے دل سے درد و غم بھولتا نہین — جب بھولائے تو بھولائے مصطفا
مان حقارت سے کوئی تکتا نہین — جب لگائے تو لگائے مصطفا
انشاء اللہ ڈنکہ دین ہند مین — جب بجائے تو بجائے مصطفا
زور و شور اس ملک سے کفار کا — جب ڈرائے تو اڑائے مصطفا
جہد اسلامی کا یکدم دھوم دھام — جب مچائے تو مچائے مصطفا
بے خبر سوتے ہین سب یان پڑے — جب چیتائے تو چیتائے مصطفا
کیا لکھون بے کار سے مین حمد و نعت — جب لکھائے تو لکھائے مصطفا
مین تو اصلی علم سے بے علم ہون — جب پڑھائے تو پڑھائے مصطفا
اب کوئی مطبع ملے یہ دیوان کو — جب چھپائے تو چھپائے مصطفا
زیر ہون زیر زمین بالا مجھے — جب چڑھائے تو چڑھائے مصطفا
دین و ایمان کا خواہان عبد المجید — جب دلائے تو دلائے مصطفا
خالی ہے از منفعت کان حیا — جب بھرائے تو بھرائے مصطفا

نبی اللہ تمھارے ہجر مین جی سے حیا گذرا — سلام و بندگی آداب مجرا کر ادا گذرا

جھکا دیتے ہیں سر ہم سجدۂ تسلیم کو دل سے
جہان جس جا سے ہیں نام حبیب کبریا گذرا

خداوندا یہی اک بات کی افسوس ہی دل پہ
نہیں کوچہ میں سردار زمن کے یہ گدا گذرا

مثال خضر دانا دل یہ ہو جاتا ہی عالم میں
دل ناداں پہ تیرا یاد حبیب جل علا گذرا

لکھا جب میں نے وصف نور سردار دو عالم کا
میری آنکھوں میں عالم نور کا ہی جابجا گذرا

جھکا دو مومنو سر کو ادب سے تم بصد فرحت
بجاہ و تمکنت اس بزم میں نور خدا گذرا

منور ہو گیا وہ گھر حبیبؔا اقدام عالی سے
کہ جس گھر میں رسول کبریا رونق فزا گذرا

امکان نہیں درد جدائی کے بیان کا
اس راہ میں چلتا نہیں کچھ زور زبان کا

بوے گل گلزار نبی چرخ سونگھا دے
سودا ہی مجھے تربت سلطان زمان کا

مژگان ہمایوں کے تصور میں ہمیشہ
عالم ہی مری آنکھوں میں برچھی و سنان کا

جاتا ہوں دو کانوں پہ میں مصری کے عزیزو
جب دھیان مجھے آتی ہی شیرین سخنان کا

جو خازن جنت سے رکھتے نہیں الفت
پاوے نہ خزانہ وہ بیان کا نہ وہاں کا

اے بادشہ پاک ترے نام کے باعث
آباد دہر اک وقت یہ دربار جہان کا

حاجت نہیں کچھ تمکو حبیبؔا حوض و نہر کی
اعجاز تری آنکھوں میں ہی آب وہاں کا

ہی تو دلدار مقدم بے گمان یا مصطفےٰ
ہی تو گلزار دو عالم بے گمان یا مصطفےٰ

ہی سلیمان ادنیٰ چاکر تری شاہی میں رسول
ہی تو مختار کرم بے گمان یا مصطفےٰ

حکم میں تیرے زمین و آسمان ہیں یا نبی
ہی تو سالار معظم بے گمان یا مصطفےٰ

ڈھانپے تو عیبوں کو میرے عرض ہی تجھسے یہی
ہی تو سالار حشم بے گمان یا مصطفےٰ

تیری حشمت یا محمدؐ ہی شہنشاہوں کی تاج
ہی تو دادار محشم بے گمان یا مصطفےٰ

ہی ترے اسم مبارک ہی کی بل پر سب کی زیست
ہی تو یار نوح و آدم بے گمان یا مصطفےٰ

کم سخن مسکین حبیبؔا کو لطف سے خوش کر دیا
ہی تو اشعار منتظم بے گمان یا مصطفےٰ

ہی سودا ہے جہان میں وہ ستو ہر یک سخن اپنا
جنون کو درد سر ہو دیکھ کر دیوانہ پن اپنا

کیا کرتے ہیں ہم تعریف کس محبوب کی یارو
بنا دے کیوں نہیں فتنہ یہ شیرین دہن اپنا

ہی غنچہ حرف نقطہ گل غزل ہی شاخ قطعہ برگ
طفیل سرورِ عالم سے ہی دیوان چمن اپنا

جلے کیون آتشِ دوزخ مین یا رب یہ تنِ لاغر
ہی سوزان رات دن فانوس پر پروانہ تن اپنا

نبی اللہ لطفِ پاک سے ہمکو بچا بیجو
ہمیشہ دشمن جانی ہی چرخِ نیل تن اپنا

صبا ہووینگے صدقے ہم ترے قدمون پہ سو سو بار
پہونچ جاوے مدینے مین اگر لاغر بدن اپنا

صبح سے شام تک وصفِ نبی مین مست رہتے ہین
نکیون فردا اے یا رب ہووے گھر باغِ عدن اپنا

ترے سنگ جدائی مین ٹپک کر سرشۂ عالم
بنا ڈالے ہین ہم خونی تمامی پیرہن اپنا

تصدق مال دولت ہی اور تجھپہ جان و دل قربان
رکھا ایمان کو تیرے خزینہ مین رہن اپنا

سنا دن اندنون پڑھ پڑھ کے مین کسکو سوا تیرے
وظیفہ ہوگیا مولا سدا رنج و محن اپنا

سخن سے جاہ و عزت ہی زبان کی ہی حیا جگ مین
سنبھل کر تم نکالو گے زبان سے ہر سخن اپنا

دیکھ ای شیرین دہن چشم منور ترا اوٹھا
کوہ کن کی طرح پھوڑا مین نے سر تیرا اوٹھا

تیلیان ہین منتظر نورِ نبی کی رات دن
اپنی آنکھون پر قدم وہ کیون نہ یون اوٹھا اوٹھا

عشق مین خیر الورا کے مین جنون تن ہون مدام
فصد کی خاطر مرے فصاد مت نشتر اوٹھا

حشر مین اس تشنہ لب کو ای حبیب کبریا
دیجیے لطف و کرم سے ساغر کوثر اوٹھا

فرقت سلطان دین مین ای عزیزان جہان
میرے نالے نے دیا ہنگامۂ محشر اوٹھا

کاوکے مانند شوق یثرب و بطحا مین ہان
ای صبا بہر خدا لے چل تن لاغر اوٹھا

نام تیرا دفتر عشاق مین ہوگا رقم
بار عشق احمد بے میم تو دل پر اوٹھا

آرزوے روضۂ اطہر ہی دل مین بیکران
میر اب بار خدایا ہند سے بستر اوٹھا

دیکھ لے جی بھر کے روے پاک کو یہ ناتوان
رخ سے تیرے وے نقاب عنبرین سرور اوٹھا

مہربانی سے دکھا دے جلوۂ یکتاے کو
سر کے بل تسلیم کو ہی یا نبی احقر اوٹھا

ہی حیا ہر دم تمھارے حکم کے تابع کھڑا
سنگ رنج و غم دوا و سکے سینے سے یکسر اوٹھا

تو ہی آنکھون مین چھپا تھا یہ مجھے معلوم تھا
دل کا تو روے صفا تھا یہ مجھے معلوم نہ تھا

رب ارنی کا درس تجھ سے لیا موسی نے
جلوۂ عشق خدا تھا یہ مجھے معلوم نہ تھا

تو ہی مسجود خلائق ای شہنشہ بے شک
عین مین جلوہ نما تھا یہ مجھے معلوم نہ تھا

جستجو دل سے مین کرتا تھا ہما کی ای شاہ — تیرا ہی سایہ ہما تھا یہ مجھے معلوم نہ تھا

اے حیا مین نے دیا سیکڑون گالی دل کو
دل تو مصروف ثنا تھا یہ مجھے معلوم نہ تھا

مین نے ہجر زلف شہ مین دانت توڑا سانپ کا — واجب التعزیر کو لازم ہی کوڑا سانپ کا
ہی ہلاہل سے زیادہ وہ سیہ کاکل کا سم — زہرہ کر دیتا ہی پانی پانی بوڑا سانپ کا
مین مریض ہجر گیسو سے نبی ہون ای طبیب — دیجیے میری دوا مین زہر تھوڑا سانپ کا
سانپ فرقت یکطرف سے یکطرف کاکل تو دسا — پر مجھے کاکل کی دہشت خوف تھوڑا سانپ کا
جنسے یان رہتا ہی پا یکلات مستی مین غرور — پانون مین ڈالے خدا ان اوسکے توڑا سانپ کا
عشق احمد سے تو منزل احد کو باشوق جا — اژدہا کو کر کے گھوڑا اور کوڑا سانپ کا
نفس ہیچو سانپ از درعصیان بچہ زہر دار — بس وہی ہشیار ہی جو سر کو پھوڑا سانپ کا
ضبط کر نفس لعین کو خواہش لاحول سے — پیچ یون دیتا رہے جیون موڑا موڑا سانپ کا

زلف پیچیدہ ہی یون نقش مبارک سے حیا
جس طرح پیچیدہ ہو بانبی مین جوڑا سانپ کا

ترا ہی یاد مجھے اور ہی خیال ترا — ترا ہی حسن و چراغ و دل اور جمال ترا
ترا فدائے دو عالم ہی ای رسول کریم — کریم دل سے مین عاشق ہون ماہ و سال ترا
ترا وہ دیکھ کے ناخن کٹا ہوا اے نور — اے نور چرخ پہ ہی شفیقہ جمال ترا
ترا عدیل نہین حق نے کی جہان مین نمود — نمود حسن خدائی مین ہی کمال ترا
ترا فراق ستاتا ہی رات دن ای جان — ای جان پلا دے مجھے شربت وصال ترا
ترا ہی مشرق و مغرب مین نام ہیگا نسیم — نسیم کوئی نہین جگ مین ہی مثال ترا

ترا حیا ہی نبی مدح خوان دل سے مدام
مدام غور سے ہی رخشان فزون جلال ترا

عجب عشق ہی یارو نور خدا کا — پیاسا دو عالم ہی آب بقا کا
جو ہو بحر نعمت نبی مین سدا غرق — وہی دوست ہی صاحب دوسرا کا
نہ کیون عشق مین نت کے دیوانہ ہون مین — خدا آپ عاشق ہی خیر الورا کا
بنا مسکن اوسکا سدا باغ جنت — جو مالوف ہی الفت مصطفا کا

جو ہی منکر بزم میلاد یارو — کرو سر جدا ان سے اوس بے وفا کا
چلو سر کے بل بزم میلاد مین اب — کہ ہی موج زن حسن بدر الدجا کا
الٰہی یہی ہی تمنا ئے عاصی — دکھا مجکو جلوہ وہ کوے صفا کا
مجھی حرز جان ہی محبان احمدؐ — سدا نام محبوب رب العلا کا
حیا تجکو دارین مین رنا و رن — وسیلہ ہی کافی شفیع الوریٰ کا

ہی تصور مجکو ہر دم اوس سر پر نور کا — پر نہین اتنا ہی سر سمجھون معما دور کا
اس سر اطہر کو مین تشبیہ دون کس چیز سے — گنج عزت ہی وہ رب ناصر و منصور کا
کی شرارت اس سر سلطان دین سے بوجہل — ہو گیا ایذا او غم مین خاتمہ مغرور کا
لیے سر اقدس پہ بار امت عاصی تمام — کیا عجب لطف و کرم ہی صاحب منشور کا

اے حیا اس حبیب کبریا کو دیکھ کر
پاے بوسی کو جھکا جاتا ہی سر کافور کا

عکس آئینہ ذات جل علا یا نبی حبذا یا نبی حبذا — آفتاب سپہر جمال خدا یا نبی حبذا یا نبی حبذا
دُر دریاے علم لدنی بجا یا نبی حبذا یا نبی حبذا — کان حلم و حیا گنج صبر و رضا یا نبی حبذا یا نبی حبذا
نور عنان کان جل علا یا نبی حبذا یا نبی حبذا — جان عالم امین علے العلا یا نبی حبذا یا نبی حبذا
بحر غم سے کرو پار کشتی دل منفعل ہون نہ مانے مین او منجلی — معدن جود و الطاف تم ہو سدا یا نبی حبذا یا نبی حبذا
حیرت افزاے عالم ہی معجزہ جونبی ساہن ہی زندہ خوش لقا — یمن اسم ہمایون سے صد مرحبا یا نبی حبذا یا نبی حبذا
غم اندوہ دل سے کرو دور اب ریخ ہی چرخ پر نور اب — عرض اتنی ہی احقر کی تا صبح و مسا یا نبی حبذا یا نبی حبذا
شادی فرح سے دل کے بجکول کو پر کرو پر کرم ہی تمنا آرزو — آپکے باب اقدس کا ہون مین گدا یا نبی حبذا یا نبی حبذا
شامت قسمت سے بد محروم خلق ہی افسوس رات مطعون خلق — اس گدا کو کرو خوش تفضل عطا یا نبی حبذا یا نبی حبذا

نعت والا مین مصروف ہی یہ حسین جان و دل سے مودب و زانو نشین
تو حیا کو بچا تم بروز جزا یا نبی حبذا یا نبی حبذا

شان خالق سے ہی شامل یار و شان مصطفا — جنت الماوا سے ہی برتر مکان مصطفا
جو ہر صبر و توکل و حکمت ہی رہا — کر چکا کئی بار حق نے امتحان مصطفا
کیون نہ ہر خوبی کرے وصف احمد مرسل مین ہو — حق نے مصحف مین کیا ہی خود بیان مصطفا
رازدان حق ہی بیشک وہ رسول العالمین — آپ ہی خالق ہی ہر دم رازدان مصطفا

حشر مین کرتا شفاعت سے نبی کے سرفراز
ہی حیا یہ یا الٰہی مدح خوان مصطفا

کیون ای رسول پاک تمہارا نہ بیٹھے زمین پہ نقش کف پا
لیتے تھے قرۃ العینین عالم اپنی جبین پہ نقش کف پا

خالق نے نقش قدم النبی اپنے کو رکھا ملایک کے سر پہ سلامت
اچھا نہ سمجھا نقش کف پا یہ عالمین پہ نقش کف پا

بیٹھے ہین تو نہ بیان اونکو ملتے ہین آنکھون کو با جان و دل
مانند خورشید رخشان ہی ہر دم عرش برین پر نقش کف پا

صلّ علی کیا شان نبی ہی شاہان عرش المتین کے سر ہین
نظر تعشق سے دیکھو ہی روشن تاج نگین پہ نقش کف پا

کیون نہ کرون مین نقش قدم کی تعریف تیرے اے شب و روز
ہی مہر روشن ہو نور تاب اہل یقین پہ نقش کف پا

لکھتا ہون بود نہ نادر روایت مرقاۃ عینی ابن مقرر
ہو ویگا گوہر اکلیل اہل خلد برین پہ نقش کف پا

لکھیے کہان تک نقش کف پا سلطان عالم کی عاجز حیا وصف
حق نے سجھلایا ہی آپ ہی روے ماہ مبین پہ نقش کف پا

ہی ایسا مرتبہ وصف نبی سے میرے دیوان کا
کہ جسمان دو عالم مین ہی رقعہ ماہ تابان کا

طفیل وصف محبوب خداے پاک سے ہر دم
ہی ہر اک صفحۂ دیوان رقیمہ دار رضوان کا

در رحمت نہو کیون وا براے مادح لالا
کہ ہر نام نقش زن ہی خاتم مہر سلیمان کا

خریدون کیا مین سودا عشق کے بازار مین جاکر
ہی سودا مجکو اوس محبوب کی زلف پریشان کا

نہین بھاتا ہی مجکو تیرا نظارہ گل خندان
کہ روز و شب تصور ہی مجھے اوس روے خندان کا

لبان ابر برساتا ہی فرقت مین سرشک خون
نہ پوچھو حال کوئی راہ میری چشم گریان کا

خبر لواے رسول کبریا وحشت جدائی مین
بنایا حال اب خار نے ہی جیب و دامان کا

نکل جاتا ہون وحشی بنکے مین صحرا و دشت مین
خیال آتا ہی جب مجکو ترے لولوے دندان کا

تڑپتا ہی حیا ہر آن درد زخم فرقت مین
دکھا دو روے انور ہی یہ ہم اوسکے دربان کا

تا در شاہ صبا مجکو بسرعت پہونچا
یا نہین بوے گل روضہ حضرت پہونچا

اے خدا ہی یہ تمناے غریب و مسکین
وصل حضرت سے دل زار کو راحت پہونچا

جون چراغ سحری حال ہی میرا اے نسیم
روضہ شاہ پہ تو بہر زیارت پہونچا

مجھ نکما ہی خالق دو کون پہ الطاف عمیم
ہدیہ خاک در شاہ رسالت پہونچا

عرض ہی احمد بے سیم ہی تجھ سے مدام
میرے اعداے سیہ بخت کو حجلت پہونچا

گرسنہ شام و سحر آہ مین ہون فرقت سے
وصلت نور کی اے تار تو نعمت پہونچا

اے شہ کان حیا معدن جود و الطاف
دہن تلخ مین مصری کی حلاوت پہونچا

روح ہے خیرالورا جسم حیاے زار کا
کیا ہے منہ اندہا دہی کو گونہ کے آزار کا

کیا سمجھتے ہو عزیزو نام کو محبوب کے
رونق دنیا و دین اور روپ ہے کرتار کا

شرق سے لے غرب تک شاہو نگی کل چشمان بند
بانگ اسرافیل مین کیا زور ہے مختار کا

لامکان کرسی ہے اوسکی عرش ہے نعلین گہ
طائر سدرہ چاؤش ہاب رونق بار کا

مہد مینا کاری مین جو کہیلتے ہین طفل وو
اے عزیزو وہ طلسم حسن ہے سردار کا

شکل یوسف تھی زلیخا کے لیے جان عزیز
پر نہ سمجھی ہے یہ پرتو روے مہربار کا

جس نے دل مین تخم حب مصطفے ابو یا دلا
مستحق وہ ہو گیا فردوس کے گلزار کا

عمر بھر دیکھون نہ مین شمس و قمر کو سر اوٹھا
دیکھنا گر ہو میسر اوس رخ انوار کا

تیرے حناے مبارک کے وہ سرخ پاک پر
چشم دو تہرا نبین ہین یہ تر صدر ارکا

ہے تیرہ دل ترے چوب لقا کا آشنا
فضل تو ہو خلق مین آوازہ ہو غمخوار کا

ہر چون یا شاہ زمن رکھو حیا پر نظر لطف
ہے ہر اک اونگلی نما اس کاہل و ناچار کا

معجزۂ زندہ شدن پسر انصار

کیا ذات احمد ہے دلا صل علا صل علا
عاشق ہے جسکا کبریا صد مرحبا صد مرحبا

آدم سے تا عیسیٰ سوا جل علا جل علا
ہے مدح خوان مصطفے وا احمدا وا احمدا

قرآن ہے اوسکا معجزہ تا روز محشر جل فزا
عرش خدا ہے پایگاہ محبوب کا محبوب کا

بس خاتم پیغمبران ہے زیر فرمان آسمان
سینۂ قمر کا شق کیا بیشک ہے وہ نور خدا

اک روز کا ہے معجزہ آن سرور گلگون قبا
گذرے مکان انصار مین بہر ضیافت باوفا

پیش حبیب کبریا انصار لا کہانا رکہا
خورشید رو نازک بدن انصار کا اک طفل تھا

بولون بیان اوس طفل کا تھا ہم نبی سے موا
انصار سے پوچھے نبی لڑکا کہان ہے رو ترا

انصار نے بولا نبی بازی کنان ہے مہ لقا
کوچہ مین سنگ اطفال کے ہے وہ ابھی نہ آئیگا

کہانا تناول کیجیے ہوتی ہے دیر اے مصطفا
شہ نے کہا کیا بات ہے اوسکو بلا تو جلد جا

انصار نے چپ سے نکل دروازہ کے باہر گیا
حضرت نے اوس دم نام سے اوسکا پکارے بر ملا
پھر ساتھ اپنے اوسکو نبی کھلائے طعام خوش مزا
پوشیدہ کیوں ہمسے کیا تو ماجرا اِس طفل کا
انصار سنکر کے کہا سچ ہر نبی یہ ماجرا
حکم خدا سے آن زمان حاضر ہوا از قسم سے آ
ہیں قوم جن سے ہون نبی لیکن ہون کافر بے دلا
بابی سے اپنے ہون نکل حاضر ہوا شفقت شہا
مجکو زبون احر کت لگی ہین غصہ ہوا وسکو ڈسا
شہ سُن کے اوس جنی کے تئین کلمہ پڑھا بر ملا
یہ معجزہ حضرت کا دیکھ انصار حیرت مین رہا

بولا نبی سے آنکر کرتا ہو ہٹ آپنے سہا
لبیک بول آفت زدہ پیش رسول حاضر ہوا
بعد از ثنا دل سے کہے انصار کو شاہ ہدا
یا نبی پر زہر نے کاٹا تھا اسکو طیش کہا
لازم ہر اب وہ سانپ کو دیکھوں ہین کیسا بیوفا
گویا ہوا خدمت مین جن محبوب حق کے بر ملا
کل شب کو اِس انصار نے پڑھتا تھا قرآن خدا
اِس طفل نے اوسوقت پر مارا مجھے پتھر اوٹھا
ہر جرم میرا بس یہی دو مجکو ایمان کی نیا
ایمان لایا دین مین وہ خوب سا مومن ہوا
جو دیکھا وہ متعجب ہوا اور جو سنا عش عش کیا

بس ختام ہے عبد المجید از منفعت کلک حیا
ہر دوسری مخمس ختم آگے کو لکھو ردیف با

تحیۃ و تسلیم و صلوٰۃ حبذا یا مرحبا
بھیج یارب سال و ماہ و روز و شب بے انتہا

مخمس

بر غزل حاجی منشی خاتم الاشرف خاتم بہراج پوری کنٹکی

اطراف سے مدینہ کے جھونکا نسیم کا
باران ہو حوض ابر سے کوثر تسنیم کا
آوے اوڑا ایجاد سے بنائے شمیم کا
ہین بس زبان سے شکر کرون اوس رحیم کا
امت بنایا ہمکو رسول کریم کا

لوٹ جہان مین پڑ کے ہین اجیت ہون چتا
صادر ہوئی ہے مجھ سے اگرچہ بہت خطا
سب سے برا ہوا ہون طریقہ بھلا ابنا
یارب مجھے تو عشق محمد کا کر عطا
کر دل سے میرے دور ہوس زر و سیم کا

گر تا قیام کھوج مین چرخ کہن رہے
مخصوص جستجو مین بھی ملک عدن رہے
تا لاش مین وہ شاہ کے سارا زمن رہے
عوام بحر فکر مین گر غوطہ زن رہے

هرگز پتا نہ پاوے وہ در یتیم کا

جن و پری کے لشکر و افواج اور سپاہ
بے رعیت و رئیس ہر عالم کے بادشاہ
سارے ملائکہ پکار کے کہتے تھے واہ واہ
عرش بریں پہ آپ کا تھا خاص تکیہ گاہ

کیا فخر ہی کہ طور پہ موسیٰ سے کلیم کا

کیا رحم و فضل ہم پہ کیا رب العالمین
شرمندہ دین حق سے ہوے باطلان دین
عاجز ہو منھ چھپا لیے کفار اور لعین
آئے جہان میں جبکہ وہ سلطان مرسلین

سجدہ میں آیا کعبہ جھکا سر حطیم کا

زمانیوں نے چھوڑ رمل سرنگون ہوے
منھ داب کے زیر بغل سرنگون ہوے
کاہن لگا کے رنگ بدل سرنگون ہوے
لات و منات عزا ہبل سرنگون ہوے

آمد کا سن کے شور رسول کریم کا

گلخن سے نہ آگ جلتی تھی چولھے میں برملا
یارو سدا نباہ تھا خرمہ سے آپ کا
غلہ کا حال اس سے سمجھو صفا صفا
ملبوس خاص بر میں جو اک شاہ دین کے تھا

افزون ہو دو جہان سے سول اوس کریم کا

آپس میں اپنے کہتے تھے ہر بار اس طرح
احمد ہوا ہے کاہے کو ہتیار اس طرح
کل ماہر سے حق کے خبردار اس طرح
حضرت سے خوف رکھتے تھے کفار اس طرح

جس طرح فوج دیکھ کے کوئی غنیم کا

جب نور حق سے نور نے آب امر پیا
آسودہ ہو کے تب وہ لباس بشر لیا
مہ سا ہوا قریش کے روشن نہ گھر دیا
آزاد ثوبیہ کو ابولہب کر دیا

سن مژدہ ولادت حق کے ندیم کا

غیبی جواب اوسکو ہوا روز پیر کے
کم کچھ عذاب اوسکو ہوا روز پیر کے
بیحد ثواب اوسکو ہوا روز پیر کے
تخفیف عذاب اوسکو ہوا روز پیر کے

دوزخ میں گرچہ جائے ہوا اوس لئیم کا

کس کمر میں باندھا ہو تسمہ محمدی
جاری ہو خوب فیض کا چشمہ محمدی
پایا ہو اوس سے باحیا تکمہ محمدی
خاتم پڑھے ہو صدق سے کلمہ محمدی

پھر خوف اوسکو کچھ نہیں نار جحیم کا

تخمیس بر غزل حاجی منشی خاتم الاشرف خاتم بہرائچ لوری

تو وہ اسم ہے اک رحمۃ للعالمین تیرا
ہے رحمت مومنون پر ائی امام المتقین تیرا
صفت کرتے ہی آتے ہے بیان تک صالحین تیرا
لقب جب حق نے فرمایا ہے ختم المرسلین تیرا
ہمیشہ کلمہ پڑھین ہم حشر تک سب اہل دین تیرا

پیمبر لاکھ سے بیشی اگرچہ ہین کرامت مین
نہ آوین وقت پر مشکل کے بندہ ان پر حمایت مین
رہین تا آدم و عیسی خوشامد اور سماجت مین
پڑیگا شور نفسی نفسی کا جبکہ دم قیامت مین
شفاعت کا رکھینگے زعم ہر اک نہ نہین تیرا

ترے دیوان بلاغت و صفت کے سامنے بیشک
ترے سامان شاہی سلطنت کے سامنے بیشک
ترے دربان عالی مرتبت کے سامنے بیشک
ترے ایوان قدر و منزلت کے سامنے بیشک
نہین یک نیمہ سے مانند ہے چرخ ہفتمین تیرا

براق اوپر چڑھے حضرت گئے معراج تجلی سا
مکان سے لامکان پہونچے خدا کو جا کے دیکھا
لیے اللہ سے جو کچھ دیئے امت کو لیئے لا
تما روز و شب تھا خاک پاک پاے تقدس کا
لگایا سرمہ سا آنکھون مین ہے عرش برین تیرا

تم ہمکو کون پوچھے یان نبی سب جب ملین آنکھین
ابھی گر نہ ملین آنکھین تو ہم پھر کب ملین آنکھین
سبھونکو یان یہ لازم ہے کہ ایک ایک سب ملین آنکھین
یقین ہے آسمان سے آ ملا یک سب ملین آنکھین
اگر نقش قدم تیرا جاے بر روے زمین تیرا

خدای خوان نعمت سے زیادہ کیا فضیلت ہے
اور حق کی خاص الفت سے زیادہ کیا فضیلت ہے
پھر ایسے عیش و عشرت سے زیادہ کیا فضیلت ہے
شب اسرا کی دعوت سے زیادہ کیا فضیلت ہے
ہوا جب عرش پر جوابان رب العالمین تیرا

کلیم و سیل دریا سے اور عیسی بھی یہودان سے
اور یونس بطن ماہی سے ایوب وبین در بخان سے
صفی آدم بھی گندم سے اور حوا بھی وہ شیطان سے
خلیل آتش سے یوسف چاہ سے اور نوح طوفان سے
بچے جبدم پکارے نام لے ای شاہ دین تیرا

پڑی عبرت کی جا کر تھرتھری ایوان کسریٰ مین
گرا چودہ کنگورہ ٹوٹ کر زیر او سارا مین
گرو ہین لات و عزا کے اور ہیبت سنگ خارا مین
پٹک کر سر رہا ہے چین چھپ کر کوہ و صحرا مین
ولادت کی خبر سنکر کے ابلیس لعین تیرا

ہمیشہ غیب سے آتا ندا اوس ذات عالی کو
وحی جبریل لادیتے سدا اوس ذات عالی کو
رسولون سے مراتب بھی جدا اوس ذات عالی کو
شرافت ایسی بخشی ہی خدا اوس ذات عالی کو

نہین ہی کوئی ہمسر اور نہو گا ہمنشین تیرا

ہراک پیر و جوان خورد و کلان ہی تابع فرمان
بشر حور و پری قدسی جنان ہی تابع فرمان
عجب کیا یہ زمین و آسمان ہی تابع فرمان
تو وہ سلطان دین ہی دوجہان ہی تابع فرمان

رہیگا حشر تک جاری نبوت کا نگین تیرا

چیا پھر آج پوری خاتم الاشرف ہی اک ناظم
کہ جسکی نعت گوئی سے کتاب ہاشمی ہو کے نادم
سلہ دیتا یہ شعر دن کا بچارہ رہتا اگر خاتم
عبث خوف و خطر عصیان کا کرتا ہی تو کیون خاتم

شفیع ہووےگا حشر مین شفیع المذنبین تیرا

تممہ اولا مصرعہ بر غزل ناظم الشعراشہیدی علیہ الرحمۃ

کیا پوچھتے ہو یار مرے مخز و جاہ کا
مداح ہون جناب رسالت پناہ کا

مین شاہ دین کا بندہ ہون یہ خوب جانیو
عرش برین پہ گوشہ ہی میرے کلاہ کا

ہی میری نعت گوئی سے آوازہ دو جہان
ہر سمت آہ آہ کا اور واہ واہ کا

کیونکر نہووے رتبہ بلند عالمون کے بیچ
دیکھو تو مدح خوان ہون مین کس بادشاہ کا

ہون آسرے مین ایسے کریم و رحیم کے
تنکے سے کم ہی کوہ بھی گر ہو گناہ کا

آگے سے کہہ رکھا ہی پھر اوسکا کریگا عذر
جس جا پہ زہرہ آب ہو ہر عذر خواہ کا

جسکا خدائے پاک ثنا خوان ہی روز و شب
مالک ہی وہ تمام سپید و سیاہ کا

درجہ بڑھے نہ کیونکہ دو عالم کا آپ سے
مہر دارہی سے بڑھتا ہی رتبہ سپاہ کا

اوس رخ تلک گذر کہان بل پشت پا تلک
منھ کیا ہی شمع بزم کا یا مہر و ماہ کا

ہر عندلیب جان کا گم ہی خیال عقل
جس گلستان مین پانون نہ ٹھہرے نگاہ کا

وہ مثل مقناطیس ہم آہن کے ہین بطور
کیا کہربا سے زور چلے برگ کاہ کا

کھو چکے ہین اوس عزیز کے ہین کتنے تشنہ لب
یوسف بھی ہی پیاسا مدام اوسکے چاہ کا

ہجر نبی مین ہا دن گذرہ آہ کرتے ہی
اوسکے سوا مقام نہین دل مین آہ کا

ہو سرخ رو بلا شبہ اسقدر سے یہ جلد
ہو وے گذر مدینے مین مجھ روسیاہ کا

مفلس سا گر چلا ہون تو پروا ہی مجکو کیا
جو نعت کا کلام ہی توشہ ہی راہ کا

طرفین کو سکتے ہی مجید و شہید اسم
بھیجون سلام تحیۃ و صلوات اور درود
مین باحیا کیا ہون جو خازن سے دو منی

کیا مرتبہ ہی نام خدا اس گواہ کا
تحفہ سا آن جناب مین شام و پگاہ کا
ہو منفعت سے اوسکے وسیلہ نباہ کا

لکھتا ہون خمسہ کرکے قصیدہ دگر شہید
سننے سے جسکے اچھا ہو حالت تباہ کا

مخمس بر قصیدۂ دیگر شہیدی علیہ الرحمۃ

کلام اللہ مین اولا بنا جو تاج فرقد کا
بلا کہ پھر اوسمین رحمن الرحیم اسمی معبد کا
وہ ہی بے مین میم ابد کی الف و لام احد کا
رقم پیدا کیا کیا طرفہ کہ بسم اللہ کی مد کا
سر دیوان لکھا ہی مین نے مطلع نعت احمد کا

وہ تسمیہ سرہانے پر ہو اتکیہ یہ مسند کا
کرو آراستہ محفل ہمارے اب محمد کا
مرصع کار سلمہ مین ستارا ہی زبرجد کا
طلوع روشنی جیسے نشان ہو شہ کی آمد کا
ظہور حق کی حجت ہی جہان مین نور احمد کا

صراحی شیشہ و ساغر لبالب ہو جو گل کا تھا
جدھر دیکھو ادھر بس ذکر آنحضرت کے غل کا تھا
مثال طالب العلمی سبق وہ چارون قل کا تھا
دبستان ازل مین وہ معلم عقل کل کا تھا
نہ تھا نام و نشان جس دن اس لوح زبرجد کا

ختم ہی سلطنت کا کل تجمل وہ شہ دین مین
صفت جسکا آہی خود کیا طٰہٰ و یٰسین مین
سدا عکس اوسکا پھرتا ہی ہر اک عالم کی دوربین مین
چمن پیرا ہے کن فراش اوسکی بزم رنگین مین
بہار آفرینش ایک بوٹا اوسکی مسند کا

گرا بت سرنگون ہو چوٹ ایسا منہ کے بل کھایا
لگے کفار سب کہنے یہ کس اوتار کا سایا
مزا اپنی خدائی کا ہزار افسوس سے پایا
عجم مین زلزلہ نوشیروان کے قصر مین آیا
عرب مین غل ہوا جسوقت اوسکی آمد آمد کا

عجب تھا پاس خاطر احمد بے میم کو اوس سے
جن و انس آتے جاتے تھے سدا تعظیم کو اوس سے
مقدر کا لکھا ازلی حکم ترمیم کو اوس سے
شرف حاصل ہوا آدم اور ابراہیم کو اوس سے
نہ تنہا فخر عالم فخر تھا اپنے اب و جد کا

شہ نبوت کی خوبی پر دو عالم کا قربان تھا
ہر عالم کیون نہ ہو قربان جب عاشق اوسکا جہان تھا

گلستان رسالت کا گل و بلبل ثناخوان تھا | شب و روز اونکے صاحبزادون کا گہوارہ جنبان تھا
عجب منصب وہ تھا روح الامین کو بھی خوشامد کا

ثریا سے سہیل پوچھے بنات النعش پروین کو | بنفشہ نسترن سے اور گل عباس نسرین کو
کہ ہم سے کیون چمک بیشی محک یاد وہ شہ دین کو | وہ اس عالم مین رونق بخش تھا حورون کی تسکین کو
گیا جنت مین طوبےٰ بنکے سایا اوس سہی قد کا

نہ واقف حق سوا تھا کوئی پھر ابواب سے اوسکے | ہر اک آداب سے اوسکے ہر اک القاب سے اوسکے
بنا ہے ماہ کائنات کل اسباب سے اوسکے | روان تسنیم و کوثر ایک قطرہ آب سے اوسکے
کرون کیا وصف اوس در یتیم بحر سرمد کا

بنا ظل خدا سے وہ ہما کے سا ابر سایا | بہت تعظیم و تکریم اور بہت خاطر قدر پایا
جو راز باطنی وان تھا یہان ظاہر خبر لایا | شب معراج چڑھکر عرش سے دم مین اوتر آیا
بیان اوس قلزم معنی کا ہو کیا جزر او رمد کا

فقط یک میم حایل ہے کہون پھر کیا وہ احمد کو | ہو محبوب خدا تعالی یہ جرأت ہو بھلا کسکو
سنو یان معنیٔ دل سے کرون ظاہر مین اب جسکو | کشا وہ عقدۂ باطن مین کافی نام حق اوسکو
کھلا کرتا ہے بن کنجی ہمیشہ قفل ابجد کا

بحال زندگی شہرت ہے از تا غرب شرق آیا | حباب اوسکا بحر وحدت کے میان یہ ہم غرق آیا
خفی درد میری سے بس فقط چہرہ پہ عرق آیا | وفات ظاہری سے جو ہر جان مین نہ فرق آیا
وہ جسم پاک گو محسود تھا روح مجرد کا

شہ لولاک سا ایسا نہ کوئی بندہ پیدا ہو | اگرچہ ابھی ہو تو حق نہ ایسا اوسپہ شیدا ہو
کفر ستے داؤ مین اوسکے نہ اوسکے کید کیدا ہو | گر افعی بنکے جان نکلے اودھر ابلیس اژدہا ہو
ملا ہو قصر اخضر روح کو اوسکی زمرد کا

اودھر سے قہر ہووے جب ادھر سے دافع مشکل | اودھر سے درد سر گر ہو ادھر سے معالجہ فلفل
اودھر دربار سرکاری ادھر سرداد کا محفل | اودھر القدرت داخل ادھر مخلوق کے شامل
خواص اوس ادب خانے گرا مین ہو حرف مشدد کا

سدھارا گرچہ دنیا سے بخواہش تب یزدان کے | رہا دین حشر تک جیتا مثال آب حیوان کے
شفیع ہم سب کے ہو جنت کو پھر وہ لے چلین ہانکے | نہ کم قدر اوسکی شیرازہ بکھ جانے سے ارکان کے

نہ افزون رتبۂ قرآن مجزاے مجلد کا

ہوئی جب ابتداے عشق کی وجہ سے خالق کو — دوئی تب دور کر دکھیا مین یکرنگی کے رونق کو
دلِ شیدا مرا منصور سا بولا انا الحق کو — گذر وحدت سے کثرت مین ہنوتا ذات مطلق کو

نہ بنتا صفر گر نقش احد پر میم احمد کا

جو سب تجھے معرفت کو بس وہ عارف ماہیت کا ہو — دل پاک کو جو ماراده واقف خاصیت کا ہو
کوئی ایسا کوئی ویسا یک کے تابعیت کا ہو — بھروسا ہر کسیکو اک حصار عافیت کا ہو

سب تجھے نام مبارک کا ہی ذوالقرنین کو سد کا

ترے درجہ و رتبہ کا خدا مداح ہی ہر آن — ترے دست و قلم سے ابکھون کیا تیرا غرو شان
نہ قایم ہوش وہم ہی گم خرد خفتا و زہم حیران — ترے پابوس سے ہی ہفتم فلک پر منزل کیوان

ترے سجدہ مین ہشتم آسمان پر فرق فرقد کا

لی پیدا الش سے مرنے تک تم ہم سا سارے زندون کو — ٹھہرے نا پاک گندون کو دیوانے مست رندون کو
ہر اک شاکر ہر اک ذاکر ہر اک احسان مندون کو — خدا ابن مانگے کیا کیا نعمتین دیتا ہی بندون کو

ترا دستِ دعا ضامن ہی جیسے کل کے مقصد کا

یہ طایر دل مرا جب سے پھنسا تیری محبت مین — یہ پنجرے ہند کے اندر مین جو یون شب کے زینت مین
نہ دانہ ہی نہ پانی ہی بچا ہون ہی ہمت مین — بنیگے جسگھڑی عشرت کے سامان شہر جنت مین

کھلیگا حال امت کو ترے انعام بے حد کا

خدا کے کارخانہ کا ہی کسکو پھر شناسائی — ہمیشہ حاجیون کی گروہ بوسہ گاہ ہوئی
سفیدی پہلے اوسمین تھی مگر کالا دکھائی — رہا کعبہ مین ترے روضے کے در پر نہ جا پائی

اسی اندوه سے ہی رنگ تیرہ سنگ اسود کا

خدا عاشق ہی تیرا اوسکا پھر معشوق جب تو ہو — مشیت تا یزدی اوسکی نہ کیونکر ترے تابع ہو
ہمارے پھر گنہ سارے نہ تجھ سے کا ہے عفو ہو — نشانہ قادر انداز قدر کا دست و بازو ہو

تری خواہش کرے تیر قضا کو حکم گر رد کا

کھڑے [illegible] نفسی نفسی ہو جبھی ہم حالت کو — نذیری سے حضرت چلو جلدی حمایت کو
نظر سے دیکھ تب اپنے گنہگارون کی حالت کو — لب گوہر فشان وا ہونگے تب بہر شفاعت کو

تماشا گاہ محشر مین دیکھینگے نیک منھ بد کا

کہو پھر کون ہی جو آتا ترے آگے سخاوت مین ٭ نہ کوئی تیرے قابل بھی بہادر ہو شجاعت مین
نہ اعجاز دن مین بڑھ کر ہر نہ ہر زیادہ کرامت مین ٭ عدد کو حشر تک انکار ہو تیری رسالت مین

محل باقی رہے اللہ کے قول موکد کا

ملایک قدسیان لاکھون کرورون حور اور غلمان ٭ تمامی عرش سے یان تک پری و جن و انسان
خدا سجدہ ہزار عالم کیا پیدا اگرچہ مان ٭ ہوا تجھسا نہو سکتا ہر میرا ہی یہی ایمان

نمانون مسئلہ ہرگز کسی زندیق مرتد کا

کرین ہین اندنون کتنے وہابی فتنہ انگیزی ٭ خدا اونکا کریگا اک نئی دن مین بنا خیزی
اونھون کے واسطے اتنا کیا مین اپن سخن ریزی ٭ تری تعریف سے میری زبان مین آتی ہو تیزی

صفاہان تک مسخر ہوگا اس تیغ مہند کا

ہو خصلت جنکی ہا حونی مثل احمق گنوارون کے ٭ تمامی شعر بد شاعر لکھے مضمون نیارون کے
مطابق دفتر ترسا یہودی اور نصارون کے ٭ پھٹینگے مثل تقویم کہن دیوان ہزارون کے

ہوا عالم مین شہرہ میرے اشعار مجدد کا

ازل سے یا ہمیشہ سے خدا اور تو ہی ہم قالب ٭ وہ مطلوب ہو تو طالب تو مغلوب ہو تو وہ غالب
جب ایسا حال دونون مین کھلے کیا پھر تو ہر لب ٭ ہوئی ہو ہمت عالی مری معراج کی طالب

میسر ہو طواف اے کاش مجکو تیرے مرقد کا

ہمیشہ وان جو حاضر ہین سبھی اوہ سب فزا آنکھین ٭ مزا اونکو مبارک ہو ملے وان کی مجھے راکھین
یہی میرے خدایا بس ہین ارمان ہین لاکھین ٭ کبھی نزدیک جا کر آستانے پر ملون آنکھین

کبھی گر دور سے تجھون مین کرون نظارہ گنبد کا

نہ رونہ دیکھکر جبکہ یہ جان راہ عدم گذرے ٭ قبر مین حشر تک ہر مجھے تو کیا الم گذرے
چہ خوش ہووے عرب مین جا جو یہ عبد عجم گذرے ٭ فروغ دل سے گردان زندگی کا کوئی دم گذرے

حسد ہو خضر و عیسی کو مرے عیش مخلد کا

ہوا یان شاعر و کیسا مسجع قافیہ لاشا ٭ بنایا دست قدرت سے لصورت خود خدا لاشا
یہ لاشا کو نہ جانو کم تماشا گہ ہوا لاشا ٭ مدینے کی زمین پر گر نہ لایق ہو میرا لاشا

کسی صحرا مین وہ ان کے طعمہ ہون مین دام و دد کا

سدا بے بال و پر ہو کر فلک شہ باز سے ڈر کے ٭ لنگر طعمہ دنیا ہون ہند مین چھپ کے

مہر تیرا جو ہو مولا مین ہو بچون کوئی صورت ہے ۔ تمنا ہی درختون پر ترے روضے کے جا بیٹھے
قفس جسوقت ٹوٹے طایر روح مقید کا

لکھے عبد المجید اب کیا بھلا کچھ عبارت ہے ۔ غنیمت ہی لکھا جو بھی وہ حضرت کی عنایت ہے
ملا یہ منفعت مجکو حیا ایمان کی دولت ہے ۔ خدا انسے جو ہم لینا ہی شہیدی کس محبت سے
زبان پر میری جسدم نام آتا ہی محمد کا

غزل در صفت شہیدی علیہ الرحمۃ

شہید اک وار مین شہید ہوا ۔ ابروے یار مین شہید ہوا
ایسا جانباز عاشق گیسو ۔ زلف کے مار مین شہید ہوا
عشق احمد مین اپنے سر کو جھکا ۔ دین کی تلوار مین شہید ہوا
نیک و بد سودا کر خرید و فروخت ۔ خاصے بیوپار مین شہید ہوا
بڑھ کے منصور کے انا الحق سے ۔ کہ کے چڑھ دار مین شہید ہوا
چون تباشیر وقت شام و سحر ۔ مطلع نور مین شہید ہوا
فی المثل نظم ایسا کون کہے ۔ گنج اشعار مین شہید ہوا
نثر بھی اوسکی ویسی ہی دلچسپ ۔ نعت انبار مین شہید ہوا
ہی شہیدی لقب غلام امام ۔ نیک اطوار مین شہید ہوا
بس کرامت علیخان اسم اونکا ۔ مکہ بازار مین شہید ہوا
باحیا بھر کے جی مے الفت ۔ پی کے سرشار مین شہید ہوا

سلام متفرقات بطور مناجات بحضرت سرور کائنات علیہ التحیۃ والصلوات

السلام ای صاحب دنیا و دین ۔ ہی تجھے صد مرحبا صد آفرین
السلام ای صاحب علے العلا ۔ حبذا افضل علا اصل علا
السلام ای صاحب لولاک من ۔ مین تجھے سونپا ہون اپنا جان و تن
السلام ای صاحب ہر دو سرا ۔ بس مجھے ہے دن رات تیرا آسرا
السلام ای صاحب کوثر قسیم ۔ حق تجھی کو سب دیا خلق عظیم
السلام ای صاحب خیر البشر ۔ بیکسی اور ناکسی مین لے خبر
السلام ای صاحب فریاد رس ۔ کون یہ عاصی کا تجھ بن دادرس

السلام ای صاحبِ معجز نما — اوّل و آخر کا میرے رہنما
السلام ای صاحبِ من گن بھرے — گن پہ تیرے واہ سو سو واہ رے
السلام ای صاحبِ یثرب وطن — دور یہ عاصی کا کر رنج و محن
السلام ای صاحبِ روشن ضمیر — ہون ترے ہی ہجر مین دایم اسیر
السلام ای صاحبِ فضل علا — دے رہائی وصل کی دارو پلا
السلام ای صاحبِ فرمان حق — ہو مرا میدان عصیان لق و دق
السلام ای صاحبِ جود و کرم — ہے شفاعت کا امر تجھپر ختم
السلام ای صاحبِ بحرِ سخا — کر خطا سارا احیا کا تو عطا

تمام ہوئی دوسری محفل یعنی مولد شریف حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم
نور ضیا کی جلد دوم از کتاب با خطاب مطلے القاب مسمے نعتیہ دیوان مجید مصنفہ بھوپنیہ
عبد المجید خان المتخلص منفعت الحیا کی

لولاک لما خلقت الافلاک

جزاہ صلوا علیہ اہل سلموا قل لا تعد | الحفیظ والحفیظ والمدد یا المدد

جلد تیسری مولود شریف

قفل ایمان میں جسکے منفعت ہے ہر کلید | مخزن نبوت مسمی نعتیہ دیوان مجید

چھاپہ خانہ منشی نولکشور میں باصد زیب و زینت چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محفل سومی ربیع بر تر ۔ سامعین آج ہون مطیع بر تر

الصلوۃ والسلام و تحیۃ علی خیر القسمۃ ۔ صل علیک اللہ یا سلم علیک صلے

ردیف با

غزل قیام برائے تعظیم

آیا میرا حبیب رب ۔ معجزہ و ار اک طبیب رب

اب یہان سب کوتی قیام کرو ۔ آیا فردوسی عندلیب رب

دور وحدت کے شہر سے آیا ۔ رہنے والا جو تھا قریب رب

آیا کیا شان اور شوکت سے ۔ ندا کرتا ہو انقیب رب

کیون نہ غش کھاوین ہم زمین او پہ ۔ چہرہ دکھلایا وہ عجیب رب

دین و دنیا کا ہمکو مژدہ سنا ۔ خوش کیا دل کو کیا خطیب رب

عاقلا پر تمیز دل کا عزیز ۔ پیارا اور لاڈلا محبیب رب

ذات یکتائی اوسکا حد سے زیادہ ۔ کیا شریف الشرف نجیب رب

بیٹھو دو زانو با ادب ہو کر ۔ کہتا ہی یہ حیا غریب رب

جلوہ افروز آج ہی اس انجمن مین آفتاب ۔ پڑھ دلا صل علی چمکا نین مین آفتاب

منھ نہ دکھلاوے کبھی مشرق سے مارے شرم کے ۔ دیکھ پاوے گر ترا تلوا الگن مین آفتاب

غل کرو صلوات کا اے عاشقان مصطفیٰ ۔ آج اس مولود کا چمکا نین مین آفتاب

یون نہ پرتو پڑے ہو مشک بوے شاہ کا
رات دن رخشان ہی چین و ختن مین آفتاب

آفتاب حسن سرور کب سخن مین ضبط ہو
ضبط ہو جاے ہی شعرا کے سخن مین آفتاب

باے پن سے مہر حسن شاہ دین ہی بے زوال
زرد ہو جاتا ہی اک دن گہن مین آفتاب

اے حیا شق القمر کا معجزہ مشہور ہی
عود بھی شہ نے کیا چرخ کہن مین آفتاب

عاشق ہون ترا مین صبح و مسا یا مہر عجم یا ماہ عرب
الطاف سے روے پاک دکھا یا مہر عجم یا ماہ عرب

مدت سے طپان ہجران فرقت مین ہر خواب مجھے شب کا فور یقین
اک بار فضل سے چمکا دے جلوا یا مہر عجم یا ماہ عرب

صحراے مدینہ اب دکھلا ہی حال مرا ابتر مولا
ہی سر مین مدینہ کا سودا یا مہر عجم یا ماہ عرب

علیہ و صحبہ کے صدقہ ہجران مین گریان نالان ہون ہر دم
تا روضہ مجھے پہونچا جلدا یا مہر عجم یا ماہ عرب

گردش سے فلک کے نالان ہون آفت سے دہر کے حیران ہون
احقر کو بلا و غم سے بچا یا مہر عجم یا ماہ عرب

گر عقدہ کشائی احقر کی تو فضل خدا سے شام و سحر
تو دونون جہان کا ہی عقدہ کشا یا مہر عجم یا ماہ عرب

مین حسن لقا کا ہون شیدا دیدار ہمایون تک اب دکھلا
ہی تجھ سے یہی اب عرض حیا یا مہر عجم یا ماہ عرب

شراب وصل پلا دو شتاب اے صاحب
ہوا ہی دل مرا جل کر کباب اے صاحب

تری جدائی سے بے چینی ہے کیا میرے تئین
رہا ہون ہو گئے مین خانہ خراب اے صاحب

ہزار رنگ کے بو باس اور ہو خوش ڈھنگ
پھنسا ہی خار مین پیارا گلاب اے صاحب

مرے یہ تن مین نہین تاب حس و حرکت کی
رگون نے کھینچا ہی شکل طناب اے صاحب

بذریعہ باد صبا بھیجا مین نے کتنا سوال
نہ پہونچا پاس مرے اک جواب اے صاحب

شدید سختیان سے نادم ہون گرچہ چارہ نہین
وصل سے تجھی سے ہو خلاص عذاب اے صاحب

حیا پکارے ہی با نغمہ ترا نام نبی
بجا کے دم کا دما رباب اے صاحب

پہونچو مدد کو میری رسالت مآب اب
گردون کے ہاتھ سے ہون مین پر اضطراب اب

تشنہ دہن رہا ہون بہت روز ہجر مین
مجکو پلا دو وصل کی شاہا شراب اب

ہون رات دن مین عشق مین کاہیدہ جون ہلال
دو عاشق کا مجکو محمد خطاب اب

ہو وصل پر بسبب شفیع و کریم کا
یارب فراق کا تو اٹھا دے حجاب اب

ہے اعتقاد سید کونین مصطفےٰ
بیزار ہو رہا ہے اذیت سے دل مرا
دکھلا دے یا الٰہ در بوتراب اب
مجکو صبا مدینہ مین پہونچا شتاب اب

پروانہ سان حیا کہ ہے مشتاق قلب زار
رخ سے اوٹھا دو سرور عالم نقاب اب

سوال وصل دے مجکو آفتاب جواب
تڑپ تڑپ کے کرتا ہون اب سوال نجات
سوال عرض کا سامان مین کرونگا فدا
باہ و نالہ ہون در پر سدا سوال کنان
ہے تیرے درہ غمگین کو نعاب جواب
شفیع روز جزا دے تو باصواب جواب
پائیگا مجکو اگر اندرون خواب جواب
سنادو لطف و کرم سے مجھے جناب جواب

جواب عالم رویا مین گرنہو حاصل
حیا مریگا یہ کہہ کے بس جواب جواب

تا در نور خدا مجکو صبا پہونچا شتاب
ہجر کرتا ہے گریبان چاک اس غمخوار کا
نور فشان ہوتے تھے جب ذرات ہشتی مین آپکے
بے طرح شوق زیارت مین ہے قلب ناتوان
ہین غم ہجران مین روتا ہون جب دل کھول کر
ہے بلائے آسمانی سے مجھے گرنے کا ڈر
یہ تمناے دل مہجور کو بر لا شتاب
روے نورانی دکھا دے اے قد رعنا شتاب
صبح کرتا تھا مدینہ مین تو روے لا شتاب
یا الٰہی تو اوٹھا دے ہجر کا پردہ شتاب
پھوٹتا ہے چرخ شاہا آبلہ دل کا شتاب
تھام لو صاحب زمن اب ہاتھ تم میرا شتاب

ہو حیا کا پاک اے سلطان دین سامان مرگ
اور زبان سے صاف تر نکلے شہا کلمہ شتاب

دیکھنا روضہ اطہر کا میسر ہو کب
دھوپ مین ہجر کے پھرتا ہون سدا نالان مین
بے در و دار ہون مین شام سحر ہند کے بیچ
آہ ہوئے عشق محمد ہون سدا مین یا رب
چومنا اوس دار انور کا میسر ہو کب
سایہ دیوار پیمبر کا میسر ہو کب
رہنا اوس کوے منور کا میسر ہو کب
ذبح وہ ابروے خنجر کا میسر ہو کب

اے حیا ہجر سے ہون صبح و مسا مین گریان
وصل سنو مین کے سرور کا میسر ہو کب

مجکو دکھلادے کریمار دے جان بخش حبیب...
دیکھنا واجب ہے لالہ روے جان بخش حبیب

کب قیامت آئیگی ای خالقِ کون و مکان
دیکھیوں جی بھر کے اچھا روے جان بخش حبیب

کیوں نہو قربان مہر و ماہ روے پاک پر
عرشِ اعظم پہ ہی چمکا روے جان بخش حبیب

اوس نے بیشک رویت خلاق سے شادان ہوا
ای عزیزو جس نے دیکھا روے جان بخش حبیب

ہی صفا آئینہ سے بڑھکر روے محبوبِ حق
گل سے بھی نازک ہی افشا روے جان بخش حبیب

ای مہوس آتشِ حسرت مین دل کو مت جلا
کیمیا سے ہی زیادہ روے جان بخش حبیب

حزن و غم سے کیا ہی یارو خوف و ہم از مہر تیر
مہر فرحت ہی حیا کا روے جان بخش حبیب

رات دن مجھکو ہی سطرح خیالِ محبوب
دیکھنا کب ہو میسّر وہ وصالِ محبوب

مجھکو دکھلا دے جمالِ شہِ والا یا رب
نور افزاے دو عالم ہی جمالِ محبوب

کیون نہ سایہ کی امید رکھون شام و سحر
سبز تر ہی چمنِ دل مین نہالِ محبوب

سرو و شمشاد ہین شرمندہ قد و قامت سے
کس زبان سے مین کرون مدحت مال محبوب

تری درگاہ مین کو رب ہی حیا عرض کہان
عفو کو دے تو گناہون کو بہ آلِ محبوب

ای دل ہوا نہ وصلِ پیمبر سے کامیاب
نعلین شک نیّر اکبر سے کامیاب

چھوٹے اگر یہ خوب ہی جل جاے بھی بھلا
یا رب ہوا نہ مین نے مقدر سے کامیاب

کیا ذات ہی رسولِ خداے کریم کی
سائل ہر ایک آپکے ہی در سے کامیاب

ہم کامیاب حضرت خیر الورا سے ہین
ای دل ہو جیسا جوہری جوہر سے کامیاب

ای رب نہین ہی دور ترے فضل و لطف سے
بندہ یہ ہوتا روضۂ سرور سے کامیاب

ہر آن تجھ سے عرض یہی ہی مرے کریم
رویا مین کر تو روے منور سے کامیاب

ہم شاد ہونگے حشر مین روے رسول سے
عصاۃ ہونگے شافعِ محشر سے کامیاب

دل میرا ہوے وصلِ پیمبر سے کامیاب
سر ہوے میرا عتبۂ اطہر سے کامیاب

سر کو جھکا کے بھیج حیا ہر زمان درود
محشر مین ہوگا ساقیٔ کوثر سے کامیاب

در پے ایذا ہی گردون شاہ اکرم بے سبب
ہی دل مہجور کو گریہ و ماتم بے سبب

خرمی یہ عشق احمد کے ہی باعث روز و شب
کوئی کس ہوتا نہین ہی شاد و خرم بے سبب

کلیات نعیم

بچ رہے یہ کاسہ سر پانی ہو رات دن
تھو کر دون مین کاسۂ فغفور اور جم بے سبب
مہربانی کیجیے رنج و الم سے تو بچا
ہو نہ یہ ناحق شہا دو جگ مین نادم بے سبب

دور کر دو اس غم و اندوہ کو تم دن حق
ہو جگر مین اب حیا کے نشتر غم بے سبب

روضۂ سرور والا کو دکھا دے یارب
مثل اک مجھکو وہان تک تو اوڑا دے یارب
بیقراری کے لیے ہجر نبی ان دنون مین
دل غمگین کو شاداب بنا دے یارب
ہو یہی تجھ سے تمنائے غریب و عاصی
شربت وصلت محبوب پلا دے یارب
شوق مین کوچۂ احمد کے گران دل ہون مین
تختۂ ہند سے تو مجھکو اوٹھا دے یارب
بوے فردوس نہین بھاتی ہو مجھکو اصلا
بوے گلزار مدینے کی سونگھا دے یارب
بیطرح جگ مین ہو نورانہ مرے دل کا رخ
پردۂ عشق محمد مین چھپا دے یارب
خار و خس پر ہو طپان عاشق شیدا تیرا
عرض ہی اتنی تو حضرت کو سنا دے یارب
رو دون جی بھر کے فراق شہ سرور مین
داغ کچھ دل مین خدنگ آسا جما دے یارب

ہو یہی عرض حیا تجھ سے ہر اک حالت مین
دل خوابیدہ کو از فضل جگا دے یارب

ہون گرفتار آہ مین در دام ہجران روز و شب
یا محمد تو خبر ہون زار نالان روز و شب
آفتاب و ماہ کو کر دون مین صدقے پانون پر
دیکھنا گر ہو میسر روے رخشان روز و شب
یاد جب کرتا ہون مین آنکھین تری اے شاہ دین
خون رو دیتی ہین مری چشم گریان روز و شب
دیکھنا ترا ہو ناممکن مجھے اے نور حق
اسلیے رکھتا ہون مین چھاتی پہ قرآن روز و شب
ہجر مین اس روضۂ اطہر کی اے محبوب پاک
لوٹتا ہون خارہاے بن پہ نالان روز و شب
کوے اطہر پہ ترے کرتا ہو اے مہر جلال
جنت الماوا کے تئین قربان رضوان روز و شب

اب مدینہ مین بولا لو ناتوان کو یا رسول
ہو حیا کو شہرہاے ہند زندان روز و شب

ہو فرقت نبی مین پریشان سدا غریب
امیدوار وصل کا ہو یا خدا غریب
یا مصطفیٰ دکھاؤ رخ پاک آپ کا
کھوتا ہو جان رو رو کے صبح و مسا غریب
رکھتا ہو روز و شب دل نازک مین ہر زمان
سامان عشق پاک شفیع الورا غریب

قسمت یہ ہند سے نہین بیجاے ہو ب مجھے ‌ ‌ ‌ ہو ارزو نبی ترے در کا گدا غریب
یا شاہ آپ کیجیے حمایت مری مدام ‌ ‌ ‌ حامی نہ کوئی رکھتا ہو تیرے سوا غریب
مارو نہ سنگ اور نہ دشنام دو اوسے ‌ ‌ ‌ سودا ہوا ہی کوچۂ انوار کا غریب
دیوانہ عشق مین ہو ترے یا نبی مدام ‌ ‌ ‌ ہو حکم زیر تیغ بھی یہ کھے گلا غریب
یا نور کبریا رخ وصلت دکھاؤ تم ‌ ‌ ‌ مرتا ہو ہجر مین یہ آہ و بکا غریب

پہونچادے اوسکو روضۂ سلطان دین تلک
لاغر ہو مثل کاہ صبا یہ حیا غریب

ہو ترے ہجرون مین شاہا زیست کا نقشہ عجب ‌ ‌ ‌ لے خبر میری خدا کے واسطے رعنا عجب
خنجرِ فرقت سے ہون مین نیم بسمل یا رسول ‌ ‌ ‌ صورت وصلت دکھا دے یا شہ والا عجب
تنگ ہون گردون کے ہاتھون سے ای شاہ زمن ‌ ‌ ‌ دور کردو دل سے میرے پنجۂ ایذا عجب
تابِ خورشید جدائی سے نپٹ ہون زار زار ‌ ‌ ‌ کب ملے مجکو ترے دیوار کا سایا عجب
بنکے دیوانہ نکلجاتا ہون سوے دشت مین ‌ ‌ ‌ یاد آجاتے ہین جب وہ یثرب و بطحا عجب
یا الٰہی عالم رویا مین دکھلا روے پاک ‌ ‌ ‌ ہجر مین شاہِ زمن کے حال ہو دل کا عجب

عشق مین یارب ہی کے کر مجھے مرنا نصیب
جگ مین ہو شہرت حیا عاشق نبی کا تھا عجب

ہو زیست مین ہماری سدا عالم حباب ‌ ‌ ‌ ہی عشق مین تمھارے شہا عالم حباب
مت بھول بادشاہ کو ہو عمر مثل باد ‌ ‌ ‌ دیتا ہو روز دل کو ندا عالم حباب
یک مشت استخوان یہ ہو کس شمار مین ‌ ‌ ‌ رکھتے ہین اپ ارض و سما عالم حباب
روح الامین نے ابر کے مانند یا رسول ‌ ‌ ‌ دکھلایا جبکہ روے فنا عالم حباب
دکھلا دے مجکو روضۂ ختم رسل شتاب ‌ ‌ ‌ ہی مجھ مین اور تجھ مین صبا عالم حباب
امید از صعود نہین دم کو تا ہبوط ‌ ‌ ‌ ہو آہ جاے شور و بکا عالم حباب
دل کو مرے پھیر ایسا ہی فسق و فجور سے ‌ ‌ ‌ ہو اوستاد میرا حیا عالم حباب
کرتے نہین ہین لوگ ادا طاعتِ خدا ‌ ‌ ‌ آنکھون سے دیکھتے ہین ولا عالم حباب
اک دم تری ثنا کا ہو مجکو ہزار جان ‌ ‌ ‌ یا شاہ دل کو چاک کیا عالم حباب
گذرے جو دم ثنا مین غنیمت ہو یا نبی ‌ ‌ ‌ جز ذات حق ہو کل کا رضا عالم حباب

پھیرینگے کیون اطاعت مولا سے رخ کو ہم | ہے نفس کو ہمارے سزا عالم حجاب

حب دنی سے ہمکو ہی بہتر نبی کی یاد
آنکھون مین ہی ہماری حیا عالم حجاب

دین اور ایمان ہی بیشک شافع یوم الحساب | سرور سلطان ہی بیشک شافع یوم الحساب
معدن احسان ہی بیشک شافع یوم الحساب | دافع عصیان ہی بیشک شافع یوم الحساب
سر جھکا سجدہ مین اپنا بخشوائیگا ہمین | وہ عزیز جان ہی بیشک شافع یوم الحساب
قاضی محشر سے ہمکو عفو کروئیگا وہ | نایب یزدان ہی بیشک شافع یوم الحساب
کھولکر دروازۂ جنت کو بھیجیگا یقین | مالک رضوان ہی بیشک شافع یوم الحساب
رحمت خلاق کے گلشن کا وہ شام و سحر | سنبل و ریحان ہی بیشک شافع یوم الحساب
حشر مین عرصات کے ای ہمدمان نیک ذات | رافع حرمان ہی بیشک شافع یوم الحساب
ہی مسیحا سے بھی بڑھ کر وہ اطبائے جدید | درد کا درمان ہی بیشک شافع یوم الحساب

ای حیا حب نبی مین جان و دل قربان کر
رونق ایمان ہی بیشک شافع یوم الحساب

ترے جو نور کی دندان کی تاب در تہ آب | صدف مین لولو ہوا آب آب در تہ آب
گرے جو پانی مین کنکر نبی کا ناخن پاک | ہلال چرخ سے کرے ایاب در تہ آب
وضو کے پانی مین حضرت کے آتی تھی خوشبو | ملا دیا تھا خدا نے گلاب در تہ آب
تھی عید مچھلیون کو پڑھتے تھے پکار درود | رسول پاک کا بس ارتقاب در تہ آب
نبی نہانے کو جاتے تھے جبکہ پانی مین | مدیح ہوتی تھی ماہی شتاب در تہ آب
مرے نبی کی وہ صورت تھی دیکھ کر جسکو | غریق بنتا تھا شرما کے داب در تہ آب
رسول پاک کو طاقت ہی یہ عظیم از حق | دھسا دے آن مین مولا لذہاب در تہ آب
سمجھتے ہو کیا نبی کو وہ چاہے گر حق سے | اوترکے آوے ز چرخ آفتاب در تہ آب
رسول پاک کا سینہ ہی بغض و کینہ سے پاک | مجال کیا ہی کہ چمکے لہاب در تہ آب
عیان ہی ذات نبی جگ مین خور سے بھی افزون | کہین بھی ہوتا ہی یارو حجاب در تہ آب

حیا مدیح رسول کریم ہو ہر دم
روا زمین پہ ہو نہ التقاب در تہ آب

ضیاے چشم دو عالم ہین طالب و مطلوب
مدام شاد و خرم ہین طالب و مطلوب

کریم نام ہین باہم ہین طالب و مطلوب
ربیع عشق کے موسم ہین طالب و مطلوب

پتنگ وار ولاجل کے ہو تو خاکستر
چراغ عشق کے ہر دم ہین طالب و مطلوب

یہ قرب طالب و مطلوب کا ہے باعث فضل
ہر اک کے روح مکرم ہین طالب و مطلوب

جیا ہے اونکی طلب فرض ہین شام و سحر
کنوز عشق کے درہم ہین طالب و مطلوب

ہے رونق ایمان سدا کلمۂ طیب
ہے زینت اسلام بجا کلمۂ طیب

محفوظ رہا آتش دوزخ سے ہمیشہ
جس نے کہ پڑھا جی سے دلا کلمۂ طیب

کیا اوسکو دیا حق نے فضیلت ای عزیزو
ہے باب عدن پر یہ لکھا کلمۂ طیب

ایمن نہ رہون خوف سے کیون نار کے ہردم
ہے ورد مرا صبح و مسا کلمۂ طیب

اک شاخ پہ دو گل ہین عیان اسم معظم
کیا رتبۂ عالی ہے ترا کلمۂ طیب

بیباک ہون نیرنگ شیاطین سے ہمیشہ
ہے حرز گلو اہل وفا کلمۂ طیب

محشر مین جیا ہو وینگے شافع شہ اکمل
پڑھ شام و سحر دل سے جیا کلمۂ طیب

رات دن رو رو کے یاں شاہ والا تشنہ لب
راہ وصلت کی رکھتا ہے تمنا تشنہ لب

لیجیے جلدی خبر اے بادشاہ انس و جان
مثل ماہی کے تڑپتا ہے تمہارا تشنہ لب

جلد تر ہونچو مدد کو اے حبیب ذو الجلال
جنگلون مین پھر رہا ہے تیرا شیدا تشنہ لب

لطف سے ای ساقی بے مثل پلوا آب وصل
دھوپ مین ہجران کی ہے نالہ ہر جا تشنہ لب

چاک ناخون نے کیا دامن جگر کا صد دریغ
دو جہان مین کوئی مجھ سا ہے نہوگا تشنہ لب

بعد مردن روح میری جائیگی سوے رسول
روضۂ اطہر اگر جیتے نہ دیکھا تشنہ لب

ساغر راہ وصال پاک مین پہونچا نہین
خون کا چو طرف رو دیا بہایا تشنہ لب

لوٹتا ہے خاک پہ بیطرح دل بگڑا ہوا
نیم بسمل خنجر ہجر نبی کا تشنہ لب

پیچھے مرنے کے مری آ قبر مین کہنا نسیم
کیا عجب عشاق حضرت کا جیا تھا تشنہ لب

رخ سے اگر رسول کے اوٹھے کہین نقاب
روے قمر پہ ڈالدے چرخ برین نقاب

آئینہ ہی نقاب وہ آئینہ مین نقاب
فانوس کو گوارا ہی ہو آتشین نقاب

پردہ ہی محویت کا گل و عندلیب مین
کیا ہی رخ نبی مین دلا عنبرین نقاب

فرد حجاب دیکھین جو وہ رب ہین آپ مین
ہو جائے گر یہ آج میسر جبین نقاب

ہی آرزو جمال رخ پاک کی مجھے
اوٹھا دے ای خدا تو براے حسین [؟] نقاب

آنست کمال اوسکو ہی پردے رسول سے
اولٹے اگر تو اولٹے اندر وہ مکین نقاب

مستانہ وار باغ مین بکتی رہینگی مدح
سونگھے مگر حیا سمن و یاسمین نقاب

ہی میری آنکھون سے ای شاہ زمن کافور خواب
گریہ وزاری سے ہی لیکن بہت مسرور خواب

یاد تیغ ابروے خمدار مین روتے ہین ہم
عاشقان خستہ جان کو کب ہی شہ منظور خواب

باعث ہجر ہمایون ای شہنشاہ زمان
جاگتا ہی آخر لیے پرسے کو سوون [؟] دور خواب

آن شہ گلگون قبا یعنے رسول اللہ کی
کفش برداری کا یارب مجکو ہی منظور خواب

خواب و خور خرگوش ہی اوسکے تصور مین مدام
کب میسر آئیگا روضہ کا وہ ای نور خواب

حدقہ آنکھون مین گھر باندھا ہی شتاب سرخ خون
وصلت محبوب کا دیکھے یہ کب مہجور خواب

لوٹتا ہی ای حیا لوٹن کبوتر کی طرح
دیکھتا ہی جس زمان پر حزن یہ رنجور خواب

ہو افزون وہ ابروے کی شمشیر نصیب
احمد اشارے نصیبون مین ہی بے پیر نصیب

ای شہ ہر دوسرا تیرے رخ انور سے
ہو نہ ہی خانہ دل کو مرے تعمیر نصیب

اشک خونی مری آنکھون سے روان ہوتے ہین
یارب آقا کی تو کر دے مجھے تصویر نصیب

مدحت سید کونین ہی ہر آن مجھے
مثل طوطی کے خداوندا ہو تقریر نصیب

رات دن تجھ سے یہی عرض ہی میری یارب
عشق محبوب کی ہو طوق گلوگیر نصیب

ہجر کھینچے ہی مجھے بادیہ پیمائی کو
ہرف [؟] دل کو نہین ہی مژہ تیر نصیب

ہین ہنسے دیوانہ پن اپنا کیا ظاہر جگ مین
قیس کی طرح ہو یارب مجھے تشہیر نصیب

فضل سے اپنے دکھادے تو خدا روے رسول
وصل محبوب کی کوئی نہین تدبیر نصیب

بدتر از خاک سمجھتا ہی یک عالم مجھکو
ترے مداح کو ای شاہ ہو توقیر نصیب

زہر قاتل ہوے اعدا کو نصیب ہو ہر دم
شاہ احباب کو ہو دے شکر و شیر نصیب

ہی یہی عرض حیا آپ سے اے نور خدا
دل دیوانہ کو ہو وصل کی زنجیر نصیب

کر بیان آن احمد نور خدا کی نعت خوب — با ادب سر کو جھکا ہادی ہدا کی نعت خوب
باطنی مین احد تھا ظاہر مین وہ احمد ہوا — رحمت للعالمین صل علا کی نعت خوب
دو جہان کی بادشاہی جسکے اوپر ہی ختم — ہی وہ ختم المرسلین و انبیا کی نعت خوب
ہی سدا مہ چار وہ لینے کو جس جا عیب دار — واہ کیا روشن جہان بدرالدجا کی نعت خوب
خضر کو ہی جوک وہ تو بھولنے والے نہین — راہ حق کی راست رہبر رہنما کی نعت خوب
برج اکبر سے وہ اکبر بسکہ روشن آفتاب — اظہر تابندہ شمس الضحا کی نعت خوب
آپکا صورت ظہور آخر زمانے مین ہوا — سرور آخر زمان خیر الورا کی نعت خوب
وہ شہ لولاک لما خلقت الافلاک ہی — حضرت کشف الدہر ارض و سما کی نعت خوب
سب سے بہتر سے مشرف اونکے تئین حق نے کیا — کسطرح ہو منبع جود و سخا کی نعت خوب
اونکے اوصاف حمیدہ چار سو پھیلے ہین بس — خلقت کو مین آن شاہ و گدا کی نعت خوب
عرش سے لے فرش تک ہر جا صدا ہے مرحبا — کرتے ہین حور و ملک اعلی العلا کی نعت خوب
اک اشارہ سے کیا ثابا ہے سے شق القمر — وہ پیمبر اصفیا معجز نما کی نعت خوب
غرض ایمان کا صدف غواص ہن گوہر سدا — بحر نبوت کے وہ در بے بہا کی نعت خوب
اولا ما خلق اللہ نوری خود بدولہ کی ہی قال — وہ امام دستگیر و پیشوا کی نعت خوب
شرق سے تا غرب ظاہر ہے جنوب از تا شمال — شہنشاہ حکمران مسکون ربعا کی نعت خوب
مصحف سی پارہ اور ہر کتاب اللہ مین — جا بجا ہیگی رقم وہ مصطفا کی نعت خوب
جسکے بہر توصف مین ہی سورہ و الیل بس — گیسوے طاہا والیٰسین دوتا کی نعت خوب
عرش سا ہی جب قلوب المومنین پھر تو کہ — معدن عظمت کے مرسل مقتدا کی نعت خوب
ہملومن کل علیہا فان کا معنی ہی یاد — آیت لاتقنطوا بر حق ادا کی نعت خوب
کنت و کنزا معنی اخفا آیت ہی قرآن مین — ابن آدم مظہر قالوا بلا کی نعت خوب
قم باذن اللہ عبث ہی قم باذنی آپ سے — عارضان ظلمت دار الشفا کی نعت خوب
روح محمودی کو علیٰ سے دم مسیحائی کرن — عاصیان مردہ مت کی دوا کی نعت خوب
آیت قال اللہ ہیگا کل شئی ادر محیط — مخزن دنیا و دین نور ضیا کی نعت خوب

چرخ پر روز ازل سے اوڑھے عکس نبی | کیون نہو وہ سایۂ ظل ہما کی نعت خوب

اپنے اعمالون سے نادم ہون مین عاصی کیا کرون | آن محمدؐ شافع روز جزا کی نعت خوب

نار دوزخ کی تپش جسکے سبب آسان ہو | وہ شہ ابر کرم مشکلکشا کی نعت خوب

حشر مین بخشانے والے ہین گنہگارون کے وہ | ہو بدولت آن شہ گلگون قبا کی نعت خوب

ایک روحانی مجسم رب سے کچھ پردہ نہین | دوست جانی آن حبیب کبریا کی نعت خوب

خلد مین لے جانے والا عاصیون کا خیرخواہ | حشر کے صاحب شفیع روز جزا کی نعت خوب

کون ہی اونکے سوا پھر دستگیر عبد المجید | گر ہو کرنا ہی تجھے اوس مجتبا کی نعت خوب

اسطرح کی منقبت جو شعر مین میرے ہوئی | باعث علم لدنی حبذا کی نعت خوب

گنج سا مین بھر دیا ہون مال حمد او نعت زر | لے لو لینا ہو جسے دولت سرا کی نعت خوب

تیسری محفل بیان ای مومنو آخر ہی آج
کل سنوگے پھر بھی یون وہ باحیا کی نعت خوب

مخمس بر غزل مولانا امیر احمد صاحب معروف امیر لکھنوی

رات دن لبسکہ مرے دل مین ہی ارمان عرب | آج تک بھی نہوا مین کبھی مہمان عرب

لاؤن پھر کتنا کہان سے بھلا سامان عرب | خلق جب ملک عرب مین ہو وہ سلطان عرب

ہفت کشور ہون نہ کیون تابع فرمان عرب

دشمنی رکھتے تھے حضرت سے بے ایمان عرب | بوجہل سا بھی پھر اور کتنے تھے شیطان عرب

گرچہ مومن کی ہین بنیاد مسلمان عرب | آپکے فیض قدم سے یہ بڑھی شان عرب

ہو گیا سارا عجم ذرہ میدان عرب

ہائے قسمت مرا محروم رہا ہی اب تک | مین تو جانور ہون یہ ہند مین یارب کب تک

فی الحقیقت تھا وہ بیدا زمانہ تب تک | عادل اوس شاہ سا پیدا نہوا تھا جب تک

کبھی شاہین سے واقف تھی نہ نیران عرب

سارا اب شرک اور بدعت سے ہوا وہ محفوظ | بغض اور رشک نفاقت سے ہوا وہ محفوظ

وسوسۂ ملعونی لعنت سے ہوا وہ محفوظ | غارت فوج ضلالت سے ہوا وہ محفوظ

حفظ حضرت کا ہو جیسے نگہبان عرب

ہو گئی حق کو جب اس بات کی پہلی منظور | ہوگی فرقان مین شب وصف تمھاری مسطور

کیا لکھوں اوس سے زیادہ ہیں صفت امی پر نور
واہ کیا آپ کی عالی نسبی کا مذکور

ہفت کشور کی عرب جان ہے یہ جان عرب

رعب سے آپکے یون ہوتے تھے ہر ایک بشر
جیسا سیماب ہو لرزنے کو بہ ابر تھر تھر
نہ کوئی لڑنے کو بھی آپکے ہوتا ہے سر
کیسے شمشیر شجاعت کے دکھاتے جوہر

سرنگون ہو گئے جتنے تھے شجاعان عرب

دیکھتا آپکے چہرہ کو اگر جب لوہا
صاف پانی سا ہو بہ جاتا وہان تب لوہا
پگھلے جو تارے از نور سے کب لوہا
ایک کی چل نہ سکی مان گئے سب لوہا

پہلوانان عجم ہوں کہ دلیران عرب

قیس سونگھتا تھا سدا عشق سے بوے لیلی
نہ سمجھتا تھا کہ وہ رنگ کی ہےگی میلی
کھلی اعجاز کی کفار پہ جب یان تھیلی
فیض حضرت سے یہ بوے گل ایمان پھیلی

اور سے اور ہوا رنگ گلستان عرب

جسکے سحر دام کرامت میں دو عالم ہیں اسیر
کیون نہوے بھلا اس طرح دین وہ آگئے فقیر
برمحل اسجا جیا خوب نظر آیا نظیر
رہے برگشتہ اس احسان پہ جو حضرت سے امیر

کیسے بدبخت تھے وہ مردم نادان عرب

مخمس

برغزل جناب خاتم الاشرف خاتم بہراج پوری

خاتم اشرف کا نگین ہے ذات پاک آنجناب
باحیا در ثمین ہے ذات پاک آنجناب
بخت پر تخت نشین ہے ذات پاک آنجناب
مالک دنیا و دین ہے ذات پاک آنجناب

دو جہان سے بہترین ہے ذات پاک آنجناب

تھا سخن میٹھے سے میٹھا اوسکا یون شیرین رطب
دہن و گوہر کی جیون پڑھتے ہیں قاضی سب خطب
کیا عجائب شعلہ زن ہے در جہان نوری حطب
اولیا و انبیا و غوث و ابدال و قطب

ان سبھوں سے افضلین ہے ذات پاک آنجناب

ہو گیا معراج کے شب لامکان میں وہ مکین
کسکو یہ جرأت ہے اور پھر کسکو یہ ہیگا قرین
غلغلا تھا مرحبا کا آسمان سے تا زمین
جتنے دنیا میں ہوے پیدا نبی و مرسلین

سب مین ختم المرسلین ہی ذاتِ پاک آنجناب

اک سجا سا اسم جسکا اسم ہی سب کے شمول — اوس مبارک نام نامی کا کرون مین کیا نقول
بسکہ ہی سارے خلائق سے وہی خاص قبول — ہر نبی مرسل کا یہ رتبہ کہ تھے حق کے رسول

سرگروہ مرسلین ہی ذاتِ پاک آنجناب

باشرح مجھ سے عزیزو دل لگا کر سن لو یون — مین سنا ہون کہ پیر مرشد او ستادون سے جیون
نام عالی اوسکا جیسا کام عالی اوسکا تیون — حشر کے صدمے سے تم ای عاصیو خائف ہو کیون

رحمت للعالمین ہی ذاتِ پاک آنجناب

ماہ کنعان کے تئین حسن و لقا کا فخر تھا — حضرت داود کو اپنی صدا کا فخر تھا
عیسی مریم کو دم کے معجزا کا فخر تھا — طور پر موسے کو دیدار خدا کا فخر تھا

عرش پر حق کے قرین ہی ذاتِ پاک آنجناب

سب لکھیر شیطان کو شیطانی سے اپنی کبر ہی — جو کہ مردانہ کرامت سے ہمیشہ بکر ہی
مالک دوزخ کے تئین رات دن بس فکر ہی — جنتُ الفردوس مین رضوان کی ہر دم ذکر ہی

نزہتِ بستانِ دین ہی ذاتِ پاک آنجناب

جس پہ ہی روز ازل سے مہربان ربُّ الجلیل — اوسکے درجہ اور مراتب کا ہزارون ہی دلیل
یہ بھی ہی نسبت مین اوسکے معجزہ قدرِ خلیل — گل ہوا جب آتش نمرود تب بولے خلیل

دافع خاطر حزین ہی ذاتِ پاک آنجناب

رنج سے ایوب درد و آہ مین کہتے تھے یون — حضرت یونس بھی رو رو راہ مین کہتے تھے یون
یعنی بطن حوت تشنگی گاہ مین کہتے تھے یون — یوسفِ صدیق پڑکر چاہ مین کہتے تھے یون

غم زدون کی غمگزین ہی ذات پاک آنجناب

کب ملے یوسف مجھے یعقوب ہر دم یون کہا — توبہ کر سہو و خطا سے صاف آدم یون کہا
صاف کر رہبرِ محمد لے نبی نادم یون کہا — نوح کی کشتی لگی جودی پہ جس دم یون کہا

دافع مشکل یقین ہی ذاتِ پاک آنجناب

کر دیے روشن کلیم اللہ مثال چشم حور — ہوگیا سرمہ کی خاطر بس تجلی کوہ طور
دل جیا جبکہ صفا ہی تو ہی سارا نور نور — سائہ دامان عالی سے ہی خاتم گرچہ دور

ہر مصیبت کے قرین ہی ذاتِ پاک آنجناب

تحیۃ و تسلیم و صلوا حبذا یا مرحبا　　بھیج یارب سال و ماہ و روز و شب بر مصطفےٰ

سلام متفرقات بطور مناجات بحضرت سرور کائنات علیہ التحیۃ والصلوٰۃ

السلام ای صاحب عرباںنواز　　کر عنایت سے مجھے تو سرفراز
السلام ای صاحب عالم شفیع　　حشر کے دن ہو مرا درجہ رفیع
السلام ای صاحب بیرداں　　راہ پر تیرے چلے سارا زمان
السلام ای صاحب سرتاج من　　مدح کرتا ہوں ترا مین رات دن
السلام ای صاحب روشن جمال　　دے خوشی دنیا و دین کا باکمال
السلام ای صاحب شافع امم　　دور کردیگا مرے سب درد و غم
السلام ای صاحب بے بغض و کین　　بحر سا میرے گنہ کا حد نہین
السلام ای صاحب ماہ و مہر　　کوہ سا بوجھا ہوا ہی کاندہ پر
السلام ای صاحب من کیا کہوں　　نیک ہون یا بد ہوں تیرا ہی ہون
السلام ای صاحب حق داوگر　　معاف کر تو معاف کر تو معاف کر
السلام ای صاحب مالک مرے　　مہربانی سے لکھا جو تجھ پر ترے
السلام ای صاحب فخر زمان　　شاعروں ساشاعری پاؤں کہاں
السلام ای صاحب مادا علم　　مجھ سے کہتا ہی یہی سراقلم
السلام ای صاحب عین عیان　　ہو مرا بس او رہی گنج مع زبان
السلام ای صاحب والا گہر　　کیا کروں مین ہی کیا ہی جسقدر
السلام ای صاحب انمول مول　　بوم ہو کر بوبون کب بلبل کی بول
السلام ای صاحب فیض کاملاں　　پیدا ہوتا ہی سدا پتھر سے لعل
السلام ای صاحب حق نیک و بد　　سیپ سے موتی کا پیدائش بھی ہی
السلام ای صاحب شاہ و گدا　　قد کا چھوٹا بیش قیمت ہی سدا
السلام ای صاحب مالک جہان　　مین بھی ہون اک شاعر ضعیف تا تو ان
السلام ای صاحب جان عزیز　　ہند مین شعر اہین لاکھوں پر تمیز
السلام ای صاحب من دستگیر　　رہنما اوس سے مرے لطف و امیر
السلام ای صاحب شمع بقا　　دے صلہ ہر شعر کے بدلے جیا

اتمام ہوئی تیسری محفل یعنی مولد شریف حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہٖ وسلم
نورضیا کی جلد سوم از کتاب باخطاب معلے القاب مسمےٰ نعتیہ دیوان مجید
تصنیفہ ہبیہ عبدالمجید خان المتخلص منفعت الحیا کی

ک

لولاک لما خلقت الافلاک

حبذا صلوا حیا بل سلموا قل لا تعد | الحفیظ والحفیظ والمدد یا المدد

جلد چوتھی مولد شریف

قفل ایمان میں جا کے منفعت دین ہی کلید | مخزن نبوت مسمی نعتیہ دیوان مجید

چھاپہ خانہ منشی نولکشور میں باہتمام حیدر روز چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محفل چار مصطفائی ہی — مہ ربیع دان کو ون صفائی ہی

الصلوات والسلام و تحیۃ علی خیر القسیمتہ — صل علیک اللہ یا مسلم علیک صلے

ردیف باے فارسی غزل براے تعظیم النبی

صدف حق کا یک گہر سا روپ — بحر وحدت کا وہ لہر سا روپ
مالک دو جہان احمدؐ نام — شمس سا چہرہ اور قمر سا روپ
اوٹھو تعظیم کے لیے ہر ایک — آج پیدا ہوا مہر سا روپ
فضل کے باغ سے پھولا وپھلا — جنتی نخل کا ثمر سا روپ
مثل آئینہ سا مصفا تن — خلد کے نہر کا مطر سا روپ
مین کہون پھول سے بھی نازک ہی — وہ نسیم جنان سحر سا روپ
آب کوثر کہون مین یا زمزم — یا طہور طہر خمر سا روپ
رنگین مضمون اور عبارت سے — پڑھکے وہ نظم اور نثر سا روپ
مجید جا وے حیا سے کیون نہ گوئی — فقر الفخری وہ فخر سا روپ

آج بالطف و عنایت یا رسول اللہ آپ — پاک وہ دکھلاؤ صورت یا رسول اللہ آپ
دستگیری کیجیے مین ہون نپٹ زار و ملول — ہو مقرر کان رحمت یا رسول اللہ آپ
کون ہی دارین مین تمسے زیادہ تر شریف — پاے ہو حق سے شرافت یا رسول اللہ آپ

ہین غلام پنجتن ہون حقا از روز الست
دور کر دو مجھ سے نکبت یا رسول اللہ آپ

مہربانی سے سونگھا دو عاشق جانباز کو
گیسوے مشکین کی نکہت یا رسول اللہ آپ

ختم ہی تم پر رسالت آخری کا اے نبی
لائیے مہر نبوت یا رسول اللہ آپ

گو ہون مذنب لیک میری کر سفارش حق کے پاس
لطف سے دلوا دو جنت یا رسول اللہ آپ

آہ و زاری مین گذرتی ہی مری اوقات کل
تک دکھا دو روے نزہت یا رسول اللہ آپ

گرسنہ دیدار کا ہی رات دن مسکین حیا
وصل کی کھلوا دو نعمت یا رسول اللہ آپ

مرتا ہون ترے ہجر مین شاہا تڑپ تڑپ
ماہی کی طرح خاک پہ ہر جا تڑپ تڑپ

لے جلد ترا صورت یوسف خبر مری
حالت تباہ شکل زلیخا تڑپ تڑپ

یاد فراق شاہ مین دل بسکہ ہی علیل
روتا ہی زار زار کلیجا تڑپ تڑپ

روضہ کے اشتیاق مین آٹھون پہر رسول
روتا ہون خون آہ دریغا تڑپ تڑپ

دکھلائیگا نہ گر تو رخ پاک یا نبی
مرجائیگا یہ عاشق شیدا تڑپ تڑپ

تشریف لاؤ خانۂ دل مین مرے شتاب
عالم برا ہی زیست کا مولا تڑپ تڑپ

مرقد مین آفتاب نبوت ہوا غروب
رونے لگا حیا یہ بیٹھا تڑپ تڑپ

یا نبی اللہ بیشک شاہ عالم گیر آپ
ہو حبیب خاص خالق صاحب توقیر آپ

بخش دینا مجکو جنت کیا عجب ہی یا رسول
پائے ہو حق سے جنان پاک کی جاگیر آپ

آپ کے جانے تلک ویران تھا خلد برین
یا رسول اللہ بیشک خلد کی تعمیر آپ

لوطی قدرت تھی گویا مرحبا صد مرحبا
جبکہ کرتے تھے زبان سے موسوی تقریر آپ

چاندنی سے فیض اعظم کے ہی دل شادان مدام
ہو نبی اللہ حیا کے ماہ پر تنویر آپ

ہی پر تو نور رخ محبوب خدا دھوپ
خورشید ہی یک ذرہ سا پھر اوس کی ہی کیا دھوپ

ای ابر کرم لطف سے کر سر پہ تو سایہ
کبتک مین سہون رنج کی آہ وہ بکا دھوپ

کیون مین نکرون دھوپ مین بستر ترے غم سے
ہی وجع مفاصل کے لیے میری دوا دھوپ

ای شاہ زمن کیا تری تعریف کرون مین
دھندلی ہی ترے حسن کے آگے یہ سوا دھوپ

ہو فرش سے تا عرش رخ شاہ منور — کب ہو پسند آتی ہو یہ تیری ضیا دھوپ
ہو سایۂ الطاف پیمبر مرے سر پر — یارب یہ تنک مغز کی دشمن ہو سدا دھوپ
تاب رخ مہر شہ دین سے ہو حیا گرم — ہو جسم ضعیفون کی زمستان مین غذا دھوپ

ٹک دکھا دو روے انور یا رسول اللہ آپ — کیجیے الطاف ہم پر یا رسول اللہ آپ
نار دوزخ سے نہین ہمکو ہی ہرگز خوف و بیم — ہو شفیع روز محشر یا رسول اللہ آپ
ہی اطاعت مین تمھارے قدرت خالق مدام — ہو یقین محبوب داور یا رسول اللہ آپ
حشر مین اس تشنہ لب کو مہر اور الطاف سے — دیجیے بھر جام کوثر یا رسول اللہ آپ
قاب قوسین ہو مقام خاص حبیب کبریا — سارے نبیون کے ہوا افسر یا رسول اللہ آپ
کون سے منھ سے کرون تعریف ای شاہ زمن — دونون عالم سے ہو بہتر یا رسول اللہ آپ
ہو مدینہ مین بلا غمگین حیا کو زود تر — مہربانی کر کے اظہر یا رسول اللہ آپ

ڈسنا ہی مجکو فرقت شاہ زمن کے سانپ — جسطرح باغبان کو ڈسے پھول بنکے سانپ
مجکو بچاؤ یا شہ کونین چرخ سے — پُر زہر ہی خصومت چرخ کہن کے سانپ
منتر سے لطف پاک کے کیجو دفع زہر — کاٹے ہی رات دن مجھے رنج و محن کے سانپ
پہونچون کیون نسیم وہان تا بہ مین شوق سے — تا نبی بنا یاد ل کو ہو باغ و چمن کے سانپ
مرتا ہی یاد گیسو مشکین مین حیا — رکھ دیجیو مرے سینہ مین مشک ختن کے سانپ

چپ چپا تیرے رخ وے ہی گنبد دوار چپ — بستر غم پہ پڑا رہتا ہون مین بیمار چپ
ذکر میلاد پیمبر سن ادب سے بیٹھ کر — مت بحث اس بزم مین کر دو دنا ہنجار چپ
کیجیے جلدی مسیحائی خدا کے واسطے — دن بدن آزار دل بڑھتا ہی ای مختار چپ
اشتیاق روضۂ اطہر مین تیرے رات دن — آہ جاتی ہی مری ای شاہ غمخوار چپ
بحر دین مین منفعت ہی کلمہ در بے حساب — دل کے صندوق صدف مین وہ دُر شہوار چپ
ای حیا ذکر نبی پاک مین مشغول رہ — ایک چپ ہنے سے تیرے ہین در و دیوار چپ
نعت احمد کا یہ دیوان مثل فرقان مجید — لکھ ردیف اب تے کا سجا ہے کا پڑھ اشعار چپ

ردیف تا غزل فارسی

مہر گردون بر فروغ عقل تحسین خوان تست
وصف چون بلبل غزل خوان از دل دیوان تست

لالۂ احمر اگر دارد تمنائے داد
ورق داغ از نسخہ اش سوزان دل پریشان تست

یاد کردن درس عشق لعبت چینی چہ کار
عاشقان را عین دولت عشق بازجان تست

باد شند سحرت دل میر باید از جہان
داد را اکنون بیا لطف و کرم شایان تست

ای شہ اورنگ خوبی سوئے من بنگر شتاب
لولوئے لالہ ز چشم دست زن مرجان تست

قند از شیرین سخن شد زرد روائے دستگیر
آفتاب مرتبت رخشان تہ دامان تست

دیدن اقدام ہمیون دولت شادیست بس
رایت عقل خردمندان بر فیضان تست

صحبت نیکو مرا چون صحبت عیسی القیین
افسر و دیہیم فطرت ساعی یزدان تست

حلم تو چون حلم موسی ہست ای کان حیا
بخت شادان ہمچو خور اکنون نبی تابان تست

کسے یہ جرأت کسے یہ قدرت لکھے جو وصف ثنائے میرے حضرت
مجھے ہو عبرت مجھے ہو غیرت مجھے ہو حیرت ادا میرے حضرت

درود تم پر حبیب اکبر مرے ہو رہبر نبی پیمبر
بھروسا تمکو اول و آخر رکھو شفقت اے میرے حضرت

تمہیں یہاں کے تمہیں وہاں کے تمہیں سماں کے تمہیں زمان کے
تمہیں ہو ما کان دو جہان کے شہ رسالت اے میرے حضرت

میرے بھی تم ہو بڑے وسیلے تمہیں سے پورا ولیلہ
کئے تمامی بڑا غلیلہ کرو شفاعت اے میری حضرت

کہوں میں آرے تمہیں ہمارے خدا کے پیارے رہے تمہارے
ہو عرش کے یک عجب ستارے نسیم جنت اے میرے حضرت

گنہ سے ساری بدن ہماری ہو زخم کاری لہو ہی جاری
بیان ہو گرچہ مہر تمہاری ملے تو زیست اے میرے حضرت

ترا مدینہ دکھا مدینہ بتا مدینہ ملا مدینہ
پکاروں ہر دم سدا مدینہ مجھے ہو الفت اے میرے حضرت

کلیات نعت

جہان مین جتنا کبیر و کہتر دیار و شہر و دیہات یکسر
سبھون سے بدتر او ترلیسہ ابتر بڑی ہو قلت ای میرے حضرت

ہمیشہ یثرب و بطحا بہتر تمامی خطہ عرب ہو خوش تر
ہوا ہی روزِ ازل سے بدتر خدا کی رحمت ای میرے حضرت

کلام رب مین صفت ہی جسکا مدینہ مکہ لقب ہی اوسکا
ہر اہل دل کو ہو وان کا چسکا وہ جا مدینہ ای میرے حضرت

وہان بلا لو وہان بسا لو وہان منگا لو وہان اوٹھا لو
یہان رکھو تو رکھو سنبھالو بُری ہی حالت اے میرے حضرت

مجھے ترا اک اسم ہی کافی اوسی سے میرا گنہ ہو معافی
اوڑیسہ باشی خبیث یہ عاصی ترا ہی استا ای میرے حضرت

تمھین سے دنیا تمھین سے عقبےٰ تمھین سے طاعت تمھین سے تقویٰ
تمھین سے قایم ہوا ہی سبکا یہ عزو حرمت ای میرے حضرت

کہون مین اور کیا زیادہ تجکو نہین کہون تو کہون مین کسکو
پلادے آب وصال مجکو ستایا فرقت ای میرے حضرت

تمھین درود اور تمھین سلام ہو سدا زبان پر یہی کلام ہی
تمھارا ادنیٰ حیا غلام ہی اوسے بھولو ای میرے حضرت

غزل بے قافیہ

حیا گو حق محمدؐ کی شفاعت
بخشے حق محمدؐ کی شفاعت

پیمبر ہونگے وان سب نفسی نفسی
ہر اک حرفِ محمدؐ کی شفاعت

شفاعت حق ہی اوسکا شک نہین ہی
قبولِ حق محمدؐ کی شفاعت

ہی ثابت مومنوں ایمان جنکا
اونھین پر حق محمدؐ کی شفاعت

ہو جتنے دہا یو مجھسے ستو تم
بجا ہی حق محمدؐ کی شفاعت

تمھارا پھر شفیع ہی کون دوسرا
نہین جب حق محمدؐ کی شفاعت

تمھارا فرقہ کُل بے قافیہ ہی
نہین پر حق محمدؐ کی شفاعت

شہر غنی سے آیا در نجون نور جلی تجو صفت
ابر کرم کا دُرِّ یتیم اور کان صدف جیون صفت

جسم محمدؐ صل علی اور چشم محمدؐ جل علی
رنگ زمرد ہیرا و گوہر لعل کا انکا خون صفت

آگے سے سب کے ہو پیچھے چشم ہی مہر نبوت و مہر ختم
مینہ وحدت کی بادہ گلابی ساقی دین گلگون صفت

لوح و قلم مین بار خدا اک صاف لکھا یہ کلمہ جدا
لا الہ الا اللہ عبارت نور ضیا مضمون صفت

ملک عدم سے ہست بنا آ عشق مین آپ ہی مست بنا
امر ابد سے بقا بنا کن فنا بنا فیکون صفت

یعنی الٰہی حکم دیا ہر چند لعین سجدہ نہ کیا
طوق لعنت آپ لیا وہ پاک ملک ملعون صفت

معاف کراؤگے میری خطا ای حامی امت روز جزا
تول مین نیکی ہلکی حیا کی بوجھ گناہ گردون صفت

تابع دین احمدی مین بس عجب ہی کیفیت
کیفیت ہی کیفیت ہی کیفیت ہی کیفیت

کون جانے وہ حبیب رب کا بے حد ماہیت
ماہیت ہی ماہیت ہی ماہیت ہی ماہیت

بیگمان ہی ذات اونکی ذو الجلالی خاصیت
خاصیت ہی خاصیت ہی خاصیت ہی خاصیت

گفتگو مین موسیٰ طبیعت عیسیٰ خصلت نرمیت
نرمیت ہی نرمیت ہی نرمیت ہی نرمیت

ہیگا بازار مسلمانی کا سودا گرمیت
گرمیت ہی گرمیت ہی گرمیت ہی گرمیت

اعلیٰ مذہب ہمارا ہی سبھی پر فوقیت
فوقیت ہی فوقیت ہی فوقیت ہی فوقیت

ہی ختم جنپر ولایت اور ساری ملکیت
ملکیت ہی ملکیت ہی ملکیت ہی ملکیت

آپ نوری ہو کے لیے عنصری کا بشریت
بشریت ہی بشریت ہی بشریت ہی بشریت

بے حساب اونکو تھی یاروں نے رب سے عاریت
عاریت ہی عاریت ہی عاریت ہی عاریت

اونکی برکت سے ہوئی ہی سب بلا سے دافعیت
دافعیت ہی دافعیت ہی دافعیت ہی دافعیت

مومنان خاص عاموں کو ہی اونسے عافیت
عافیت ہی عافیت ہی عافیت ہی عافیت

ذات مین نور الہدا کے کیا عجب ہی خلقیت
خلقیت ہی خلقیت ہی خلقیت ہی خلقیت

عقل و دانائی ختم ہی اور اونپر حلمیت
حلمیت ہی حلمیت ہی حلمیت ہی حلمیت

صاف احمد ہی احد گر بو ہون تو ہو شرکیت
شرکیت ہی شرکیت ہی شرکیت ہی شرکیت

جسکی باعث سے حیا سب عاصیون کی خیریت
خیریت ہی خیریت ہی خیریت ہی خیریت

گر خوض دل مین ہر دم حضرت نبی کی الفت
جب تک ہی جان در دم حضرت نبی کی الفت

عیلے ہے جو نہو دے اوس سے شفا ہو کا دل
ہر درد دل کی مرہم حضرت نبی کی الفت

در صورت وظائف ہر لحظہ ورد کرنا — برتر از اسم اعظم حضرت نبی کی الفت

روز و شبانہ دل مین رکھتے ہین اپنی خواہش — مہتاب و مہر و انجم حضرت نبی کی الفت

جب نور سے اوسی کے پیدا ہو ہر عالم — تب کیون نہ رکھتے آدم حضرت نبی کی الفت

کیا پوچھتے ہو یارو ہم تم کا بھر گذر کیا — رکھتا ہو آپ راحم حضرت نبی کی الفت

میرے سوا بھی رکھتے ہین دیوان کی عبارت — ہر اک غزل و نظم حضرت نبی کی الفت

ہر شی کو حق بنایا جو بنایا یہی بھایا

سب سے حیا کو خرم حضرت نبی کی الفت

ہو سیرے نور خدا کو انبیون پر شرفیت — مغفرت اوسکو ملے جو اوسکا ہوئے تابعیت

ظاہری مین تھا برائے نام کے امی لقب — غیب سے حاصل تھا حضرت کو لدنی علمیت

آئے تھے لکھے پڑھے ہوکر وہین سے آپ نے — یان ہوے راجح کو بس روح الامین سے تربیت

آپ سا کوئی ہوا ہو اور نہ ہوئیگا کوئی — قایمی ہیگا اوسی سے شرم و عزت محبت

علم اور حلم و حیا ایمان و صدق و یقین

آپ ہی کو یہ تمامی رب دیا ہو خصوصیت

مخمس بر غزل خاتم الاشرف خاتم معراج پوری موصوف

جب سبھی نیند مین غافل ہوے معراج کی رات — آکے روح الامین نازل ہوے معراج کی رات

امر اللہ مین شاغل ہوے معراج کی رات — مصطفے عرش پہ داخل ہوے معراج کی رات

اور اللہ سے واصل ہوے معراج کی رات

سخت بے پر بھان کوہ کو ہان مین سب جتنے — لات عزا کی طرح دیر و مکان مین سب جتنے

یک بہ یک خرد و کلان انکے زمان مین جتنے — بو نواس اور شیاطین تھے جہان مین جتنے

سارے پابند سلاسل ہوے معراج کی رات

حور و غلمان بھی اور جن و پری سب باہم — عالم بالا کے کل روح روان ہو خرم

مژدہ سنتے تھے کہ آتے ہین محمد صلعم — اور افلاک پہ جتنے تھے ملائک اکرم

حمد و تسبیح مین مائل ہوے معراج کی رات

اور براق سے حضرت کو مثال شتارک — اوسپہ ثابت رہے آسن کو جما وہ فاتک

کیا خوشا جاتا تھا وہ رقص کنان ہو چابک — اور جبریل امین ساتھ گئے سدرہ تک

آگے بڑھنے کے بھی مائل ہوئے معراج کی رات

جبکہ براق چلا چل سے ہوا وان بیہوش
وہ بھی پھر تھک گیا بس اپنے کو ہو کر پر جوش
آگے رفرف نے سواری کو اوٹھایا بردوش
اونکو آگے گیا اک ابر صفا کر آغوش

عرش بالا کے مقابل ہوئے معراج کی رات

قدرتی ابر کے آغوش سے جلد آپ اوتر
پانون رکھتے تھے ادب ساتھ مودب ہوکر
پیش و پس اور چپ و راست کو کرکے نظر
خوان اخلاص الٰہی پہ گئے جبکہ گذر

آپ کو رتبہ کامل ہوئی معراج کی رات

حکم اللہ سے لیکر کے میرے شہ دین
سر کو سجدہ مین رکھے اور گھسے اپنا جبین
بار دے کر ہی او پر جبکہ ہوے عرش نشین
بخشش امت عاصی کے لیے سرور دین

آپ اللہ سے سائل ہوئے معراج کی رات

نغمہ داودی سا کی زہرہ وہان نغمہ کنان
بلکہ اوس رات کو تھا سارا عیان راز نہان
بانگ صلوات کی بھی دھوم تھی از غیب وہان
چہچہے کرنے لگے اور ترنم گویان

باغ جنت کے عنادل ہوئے معراج کی رات

گھر سے جب آپ چلے ہو گئے وہ مرکب پہ سوار
وارنے دل کو کوئی اور کوئی جان نثار
جھنڈ ہر طرف تھا ہر نوریون کا باندہ قطار
ہمرکابی مین ملایک بھی تھے ہفتاد ہزار

پیش و پس سارے جلاجل ہوئے معراج کی رات

وان سے الطاف مین ہر نوری و ناری بادی
عالم بالا مین کیا خوب مچی تھی شادی
دیتا جبرئیل تھا بجوش تہنیت خوشنوادی
حورین فردوس کی دیتی تھین مبارکبادی

اور غلمان بھی شامل ہوئے معراج کی رات

اوسکے اوصاف کا کیا حال لکھے نوک قلم
ہو چکا خاتمہ بالخیر ترا اوس سے اتم
جسکے اوصاف مین ہی غیب سے قرآن رقم
جاے ادب ہی کر بند زبان ای خاتم

تحسین جو جو تھین حاصل ہو بن معراج کی رات

مخمس بر غزل حافظ لطف علیخان لطف رحمۃ اللہ علیہ

دیوان کو کہو نقلی قرآن مولد حضرت
بیان لطف مخمسہ ہو بشان مولد حضرت
ہی قرآن اصل مین بھی وہ بیان مولد حضرت
دکھا دے گر خدا مجکو سکان مولد حضرت

لکھوں اب لطف مذکور زبان مولد حضرت

اڑا کعبہ کے اوپر جب نشان مولدِ حضرت — نگوں ہو کر پڑے بت دشمنان مولد حضرت
خدا خوش ہو بسا اے ذاکران مولدِ حضرت — مجھے بھیجا ہے یاں بہرِ بیان مولدِ حضرت

پڑھوں دل سے نہ کیوں نعت زبان مولد حضرت

سنے کفار کانوں سے اذان مولدِ حضرت — کہے جھوٹا یہ دل نہ ہو گمان مولد حضرت
ہوا نور اوس گھڑی یوں ضو فشان مولد حضرت — روایت کرتے ہیں یہ زائران مولدِ حضرت

نہ دیکھا نور جو دیکھا میان مولدِ حضرت

نہ اوسکی امتوں کو کیوں شفاعت کی تمنا ہو — نہ کیونکر اوسکے پیرو کو اطاعت کی تمنا ہو
نہ اوسکے معتقد کو کیوں کرامت کی تمنا ہو — نہ ہر مومن کو کیوں اوسکی زیارت کی تمنا ہو

زمین پر رشک جنت ہے مکان مولدِ حضرت

ہوئی منظور یہی جب بلاغت میرے خالق کو — یہی خدمت ہوئی جبکہ اجابت میرے خالق کو
ابد سے یہی خواہش تھی نہایت میرے خالق کو — ازل میں جو پسند آئی فصاحت میرے خالق کو

کیا مشہور مجکو مدح خوانِ مولدِ حضرت

عرب سے تا بہ جنت سب فرشتے دھوم کرتے ہیں — سما سے جوق جوق ہو کر ہزاروں ہا اوترتے ہیں
مودب چاکران جیسا نقیب اپنے کو ڈرتے ہیں — زمین پر مثل انسان عرش والے چلتے پھرتے ہیں

یہ ہے ادنی سا ادنی عز و شان مولد حضرت

صفت کیا ہو وہ اسم اعظم کے اسنادِ مبارک کی — عجب شان صفی آدم کے اولادِ مبارک کی
بسا عالی مراتب وہ خدادادِ مبارک کی — یہ ہے ادنی بزرگی ذکر میلادِ مبارک کی

ملایک آ کے سنتے ہیں بیان مولد حضرت

جو دنیوی رہ میں اوسکے سرو مردان کرم ہیں — جو اوسکے عدل سے خوش ہیں وہ سلطان محتشم ہیں
جو مانیں حکم اوسکا وہ وزیران معظم ہیں — جو منکر اوسکے عظمت کے ہیں شیطان مجسم ہیں

بہشتی بنتے ہیں دوستان مولد حضرت

جو مینا اور صراحی میں بھرا یکبارگی مل تھا — وہ آپ ہی جوش میں آ کر صدا آواز قلقل تھا
ثنا خوانی میں وہ گل کے بعد جان مست بلبل تھا — زمین و آسمان پر اک مبارکباد کا غل تھا

دو عالم شاد و خرم تھا زمان مولد حضرت

مسدس مولود

ہمیشہ

چلے کسکی وہم اسمین زقدرت حق نمایان ہی   زمین گلشن ایجاد و رشک باغ رضوان ہی

یہ سرسبزی تھی یہ خوشبو تھی آن مولدِ حضرت

نہر تھا نور کا جاری فوارہ ہر خیابان تھا   ہوا آباد تو گلشن جو ویرانہ بیابان تھا
ہر ایک سو کلمۂ حق بر زبان عندلیبان تھا   ہر اک ذرہ زمین کا روکش خورشید تابان تھا

زمین اسدرجہ روشن تھی زمان مولد حضرت

نہ کولی رو سیہ تھے بل سپید و سرخ سبزا تھے   نہ کوئی تھے وہابی وان نہ کوئی اہل مرزا تھے
جو تھے فرد مسلم تھے وہ کیا انکے سا پرزا تھے   وہان آدم سے تا عیسےٰ نبی سب رونق افزا تھے

عیان نور خدا یہ تھا میان مولد حضرت

جو آگے اسکے منت حق تعالےٰ سے منائین تھین   موافق اپنے رتبے کے وہ بیشک قرب پائین تھین
اٹھی تھی ہو بحکم رب وہ سب عورت بھی آئین تھین   بہت پیغمبرون کی بی بیان تشریف لائین تھین

ولادت گاہ حضرت مین زمان مولدِ حضرت

دیگر فرقے کے جانے کو شہر مین غیر ممکن تھا   کوئی بیٹھے ولادت کے وہ گھر مین غیر ممکن تھا
بلا کہ جا کھڑا ہوے وہ در مین غیر ممکن تھا   گذر ابلیس کا اوس رہگذر مین غیر ممکن تھا

فرشتے بے عدد تھے پاسبان مولد حضرت

بلاک ناصرت گردون زغیبا گہکے یون گرجا   یہ گرجا چھوڑ کر اپنا او مرد عیسائی تو گھر جا
ملا میرے محمد کو نبوت کا عجب درجا   غلامی مین ہر اک غلمان کھڑا تھا با ادب ہر جا

نہ تنہا حورین حاضر تھین میان مولد حضرت

جو کولی اسرے پر تھے نبی ظل ہمائی کے   اور جو امید رکھتے تھے ہر اک مقصد برائی کے
قیام و قعود کی رہ مین وہ سب تھے حق ادائی کے   پڑے تھے سر کے بل سجدہ مین بت ساری خدائی کے

کچھ ایسی ہیبت حق تھی زمان مولد حضرت

تھے محرم راز وان جتنے لغایت ادنی و اعلےٰ   اونھین مژدہ سناتا تھا خوشی ہو بالفت سیکے
مبارک ہو مبارک ہو ندا کرتا تھا روح عیسےٰ   جو زایر وان پہ حاضر تھا پڑا تھا غش مین جیون موسےٰ

تجلی گاہ خالق تھا زمان مولد حضرت

پڑا او سجا یہ جو کچھ کہ خس و خاشاک گلخن تھا   بباعث نور احمد کے وہ سارا لال اور دمن تھا

ہوں معدن جواہر کا و یا دولت کا مخزن تھا
جو ذرہ تھا زمین پر مہر سے وہ چند روشن تھا
منور یہ زمانہ تھا زمان مولد حضرت

قمر سے مہر کہتا تھا اور یوں کہتا تھا دن سے شب
بڑھا آگے کے رتبہ سے بہت رتبہ ہمارا اب
جب آئے سامنے آقا کریں سجدہ نہ کیونکر تب
ستارے شوق سے مائل زمین کے ہو گئے تھے سب
منور نور حق سے تھا زمان مولد حضرت

تمامی شہ کے شاہنشہ تمام افسر کے وہ افسر
طریقہ نیک کے ہادی رہ گم گشتہ کے رہبر
بہا میں بے بہا یکتا ولی ہمتا چہ خوش بہتر
نہ ہوتی خلق سے کافور ظلمت خلق کی کیونکر
طلوع نور ایمان تھا زمان مولد حضرت

ہمارا اس سے عزت ہی نہیں اُس سے فخر گی ہی
ہو دین او سکا ہمیں پیارا د گر دین سے غدر گی ہی
کہو اے منکر و سچ سچ پھر اوس سے کیوں نخر گی ہی
ولادت گاہ حضرت کی یہ ادنی اسی بزرگی ہی
یہ ہی کمتر سے کمتر عز و شان مولد حضرت

یعنی ہو خوش طریقہ سے پڑے ہیں وہابیو غم میں
غذائے انگبین چھوڑے ملا انکو مزا سم میں
یہ کیسا انکی خصلت ہی بنائے گھر جہنم میں
سفر کرتے ہیں اس عالم سے اُس عالم کا جب دم میں
پہونچتے خلد میں ہیں زایران مولد حضرت

سمجھدار ہوں تو کچھ تھوڑا او نہیں واعظ پوچھیگا
نصیحت اور فضیحت سے حیا انکو رجھائیگا
سخن معقول کہ کہکر پوچھائیگا سو جھائیگا
مثال نار فارس آتش دوزخ بجھائیگا
پڑھے گا لطف جب وصف زمان مولد حضرت

ردیف تا ہندی

ہجر احمد میں موے ہم سر کو اپنے کوٹ کوٹ
دربدر یار ہوے ہم سر کو اپنے کوٹ کوٹ
بھوک اور پیاس سے ایکدم دن تو پھرنے میں کٹا
رات بھر ویسے سوے ہم سر کو اپنے کوٹ کوٹ
اشک کے گان میں ہمارے موتیاں گونتھے ہوے
ابر نیسان سا روے ہم سر کو اپنے کوٹ کوٹ
درد سے تڑپا کیے چون ماہی بے آب کے
خون سے چہرہ دھوے ہم سر کو اپنے کوٹ کوٹ
یہ نہیں امید ہرگز زندگی میں ہو خوشی
تخم غم دل میں بوئے ہم سر کو اپنے کوٹ کوٹ
فرقت ہا سوں میں پھر پھر کے سدا دیوانہ وار
عقل و ہوش اکدم کھوئے ہم سر کو اپنے کوٹ کوٹ
باحیا دار و مسیحائی لگا دو یا رسول
بھر دئے خون سے کوسے ہم سر کو اپنے کوٹ کوٹ

دل مین میرے لگی ہی یون ہجر نبی کی چوٹ
جیون تڑپے مرغ مذبوحی ہو کر کے لوٹ پوٹ

میزان کیا کرینگے کراما اور کاتبین
از رو حساب دیکھو تو عصیان ہوئی ہی موٹ

نامہ عمل ہمارا ہوا یون گنہ سے پر
پر زر ہو جیسا پرزہ انگریزی بنک نوٹ

کوئی دم مین ڈوب جانا تعجب نہین یہ بحر
پورا بوجھائی ہو چکا میرا یہ چھوٹا بوٹ

ڈانڈی خلاصی ماجھی معلم کرینگے کیا
طوفان خطا کا دیکھ کے بس خشک میرا ہوٹ

لیکن یہی بھروسہ فقط تجھ سے ای رسول
تو ناخدا کھڑا ہی نہ کچھ تجھ سے ہوے کھونٹ

دریاے تن مین شور گنہ کا ہی اوج موج
پیتا ہون بدلے پانی کے مین خون گھونٹ گھونٹ

کیونکر نہوئے ہند مین انسان کو گناہ
ہر جا رواج ہو گیا بیئر برانڈی پوٹ

بلکہ دوبارا پیتے ہین وائین انگوری جن
کچھ ڈر نرکھ کے برملا ہو کر کے گوٹ گوٹ

پھر اسمین لحم خوک حرامی کا کر کباب
کھاتے ہین ایک ساتھ گزک اور کیک روٹ

کھائی گزک شراب اوڑانے کو عیب محک
مسی بدندان بوسہ مین پھر پان کا لکھوٹ

اور بھی مصالحہ زعفران جا تیر جالفل
گجراتی والایچی ادرک دو ٹانگ سونٹ

چھوڑے لباس سابقہ سیکھی فرنگ کی چال
پاجیسٹ پہنے پھرتے ہین پتلون کرتی کوٹ

پیچھے لنگارے شہد ونکایان ہو گیا چلن
لنگی کو دور کر کے لگاے پھرین لنگوٹ

رکھ سر پہ بانکا ٹوپی وہ چلتے ہین تن سپچھے ہو
جاتا ہی دھوتی دم سا بھی کا جہاز مین پہ لوٹے

خراج کار بد مین وہ مشہور ہو گئے
اور کار خیر جتنا ہی اسمین کیئے کسوٹ

چاندہ براے ناچ و تماشا کے سب کرین
کوئی نبی کے بزم کی کرتے نہین منتھوٹ

بدخصل دیکھ یان کے ہر اک لوگ کا چشم
رہ جاتا ہون مین سکتہ سا بس مار کر مسوٹ

ہر شخص سودخوار و زناکار و کذب گو
ٹھگہاری اور چوری مین ہو گئے بڑے ہتوٹ

دہشت خدا کا او نکو نہ خوف رسول ہی
کرنے لگے تمام غضب لوٹ اور کھسوٹ

سارے پھنکیت باز ہوے اس طرح نبی
ہو کر کے تنہا یا حیا کھیلون مین کیا بنوٹ

ردیف ثاے

یا نبی اللہ ستایا بجاری یہ دنیا کی لوث
رات دن کرتا ہی مجکو عاری یہ دنیا کی لوث

چھوٹنا مشکل ہے علت سے طمع کی اور فسق
جکڑے ہین چارون طرف سے ساری دنیا کی لوث

زخم مین ناسور کا پڑ جانا جیون یا مرض سخت
ہو جیا اُمون سے زیادہ کاری یہ دنیا کی لوٹ

چین ہو دل کو نہ دن بھر شب کو نہ آرام ہو
کر دیا طرمین سے بس خواری یہ دنیا کی لوٹ

جتنا اُسکو چاہتا ہون چھوڑنے کو دل سے مین
اوتنا بڑھ جاتا ہو باری باری یہ دنیا کی لوٹ

ملک تن من پر ہمارے خاص یک حاکم سا بن
حکم کرتا ہو غضب سے جاری یہ دنیا کی لوٹ

باحیا کر تو حیا وہ بے حیا کو دل سے دور
سخت بے عزت کیا لاچاری یہ دنیا کی لوٹ

جز اپنے دم کے یارو نہو کون کسکا ثالث
اور درد و غم کے یارو ہو کون کسکا ثالث

محشر مین کام آوے اعمال اپنا اپنا
تم اور رحم کے یارو ہو کون کسکا ثالث

لے لو یہان جو لینا ہو وان نہ ملیگا رو رو
دو چشم نم کے یارو ہو کون کسکا ثالث

ہلکا ہو یا کہ بھاری میزان کے پلّے پلّے
بنتی وہ کم کے یارو ہو کون کسکا ثالث

گر باحیا ہون سارے ہون تو بھی نفسی نفسی
پر شہ امم کے یارو ہو کون کس کا ثالث

نور ایمان سے جو محروم ہو تقدیر عبث
لاکھ صورت سے کرے اوسکا ہو تدبیر عبث

کیمیا دین محمد ہو اور اسلام طلا
عیب داری مس دنیا وی مین اکسیر عبث

خوان نعمت سے بڑا کان شرع گنج ریاض
نیک اعمالون کو ہو ملک اور جاگیر عبث

والہ و وارفتہ گئے بڑھ چڑھ
عشق احمد کے جنونون کو ہو زنجیر عبث

دائم المدح شہ حشر کا عاصی ہی کرے
جرم اثبات ہو گر تو میری تقصیر عبث

دل مین گر حسن نبی قدس کی بس خیال و یقین
روبرو شکل و شباہت کے ہو تصویر عبث

کعبہ محراب سا آن پاک کی وہ قوس و قزح
یعنی دو ابرو سے ہو مغربی شمشیر عبث

آب دریائے نبوت سے پیو اے پیاسو
جسکی لذت کی برابر شکر و شیر عبث

قائمی اس دم اثر کو نہین مثل حباب
دار فانی مین دل خانۂ تعمیر عبث

مین وہ لیلی کا دیوانہ ہون جیسے زلف کہین
اُسمین گر باندھ کرین قیس سا تشہیر عبث

میرے محبوب کے چہرے کے مقابل یارو
ماہ کا عکس عبث مہر کا تنویر عبث

خیر مین مطلب شر ہوتا ہو یک عیب شدید
کار تعجیل پہ معکوس ہو تاخیر عبث

شکل احمد کا نہ بن سکتا ہو شیطان رجیم
لے لو حلیہ سے ملا خواب کا تعبیر عبث

مو منو بدہ گل گلزار ہین گل خار نہین
رخنہ دیتے ہین لگاو ہاں بے پیر عبث

لعنت اور خاک پڑو اونکی سمجھ بوجھ اوپر
صحبت نحس اثر ہی تخم تاثیر عبث

سوا ان وہابیون کے رافضی اور خارجی بھی
ہین ملامت کے نشانے نفضیحت تیر عبث

عالم خود پرست اور منقضی مولانا بھی ہو
ایسے بدبخت کی ہو عزت و توقیر عبث

مہر مولا کا حبیبے اوس نے تو ہو نیک نصیب
جسکو گمراہ کرے رب اوسکو تکبیر عبث

جو نک تیھر مین نہ لگتا ہی کبھی اے حبیا دہ
دام اور تیر تفنگ سے با دنخجیر عبث

پھر حبیا کیا کہے اور کیا لکھے توصیف رسول
اسمین تقریر عبث اور تری تحریر عبث

عزیزدا احمد نبی محمد یقین ہی روز جزا کا وارث
مہ و مہر بر فرد ہ اور اختر تمام ارض و سما کا وارث

یہان کا وارث وہان کا وارث عیان کا وارث نہان کا وارث
ہمارا وارث تمہارا وارث فنا کا وارث بقا کا وارث

نہ جھوٹ جانو یہ ٹھیک مانو ہو وارث حق رسول مطلق
یہ سچ اگر ہی کفر کا ڈر ہی کہون مین کیونکر خدا کا وارث

نظامی جامی او سعدی رومی شہید و صوفی امیر کرمانی
ہر ایک شاعر کیے ہین ظاہر وہی ہو نعت و ثنا کا وارث

کیے مجمل کیے مفصل بیان ہر دو زبان بھی دو
مثال ارقم کے نجا الکیدم نبی کے زلف دوتا کا وارث

آیا حبیبی جو عندلیبی تو دین کا گلشن ہی نور روشن
او جالا کر دے گلو ن سے بھر دے نسیم دامن قبا کا وارث

شفیع و حامی نبی امی بجا سلامی کرے غلامی
او عرب عجمی نبی مدامی حبیا خطا کے عطا کا وارث

ثابت شہ مرسل ہوا اسلام کے باعث
میلاد کا محفل ہوا اسلام کے باعث

اول وہ شہ دین کا اصحاب ابو بکر
کیا صادق کامل ہوا اسلام کے باعث

فاروق دویم آن شہ ابرار کا وزرا
انصاف مین عادل ہوا اسلام کے باعث

عثمان غنی اوس شہ عالم کا سوم یار
قرآن کا حامل ہوا اسلام کے باعث

چوتھا ہی برادر اور وصی آپ کا حیدر
کفار کا قاتل ہوا اسلام کے باعث

کرتے تھے خدائی کا جو دعوے ہوے غارت
بت پوجنا باطل ہوا اسلام کے باعث

کم ذات اور رذیل اور کم ظرف کمینہ
ناکار بھی افضل ہوا اسلام کے باعث

ہر کفر سنگ دل کا زمانہ مین نبی کے
بس موم کے سا دل ہوا اسلام کے باعث

فرقت سے نبی سرور احمد کے تڑپ دل
سیماب سا ڈھل ڈھل ہوا اسلام کے باعث

جان اپنا دیا دار پر منصور انا الحق | معبود کا واصل ہوا اسلام کے باعث
کر ترک شہنشاہی کو ابراہیم ادہم | درویشی میں مائل ہوا اسلام کے باعث
اوس برکت ایمان سے عباس کفر چھوڑ | مقبولوں کے شامل ہوا اسلام کے باعث
اور حکمت و دانائی میں بس حضرت لقمان | ہر بات میں عاقل ہوا اسلام کے باعث
مشتاق ہوا جیتے جی اس دار سے اویس | جنت میں جا داخل ہوا اسلام کے باعث
جذبہ سے محبت کے محب کہف نے در غار | تسبیح میں شاغل ہوا اسلام کے باعث
سب پار ہوے بحر مصر امت موسے | فرعون کو مشکل ہوا اسلام کے باعث
آن احمد سرور کو بہت کر کے سوالان | عبد اللہ قائل ہوا اسلام کے باعث
ہو وہ شہ عربی کا سند مہر نبوت | فرقان بھی نازل ہوا اسلام کے باعث
وہ مہر نبوت کے تئین دیکھ عکاسہ | فردوس کا سائل ہوا اسلام کے باعث
در شان نزول اوسکے ہو لیس طہ | اور سورہ مزمل ہوا اسلام کے باعث
سر اپنا دے براہ خدا ابن علی نے | گو مرغ سا بسمل ہوا اسلام کے باعث
قارون ہلاکی سے ہوا چھوڑ خزانہ | نمرود بھی غافل ہوا اسلام کے باعث
سنتے ہی جہنم کی خبر یحیی و نبی کا | رو آنکھ دو بادل ہوا اسلام کے باعث
اصحابوں سے وہ سرور عالم کے بلال ایک | کیا خوب وہ قابل ہوا اسلام کے باعث
حضرت کے عموون سے عمو ایک ابو جہل | بیدین اور جاہل ہوا اسلام کے باعث
اور دوسرا عمو بھی ابی لہب تھا فاسق | یکبارگی کاہل ہوا اسلام کے باعث
خوش لحن سے پڑھ پڑھ کے ابو تحمہ نے مصحف | کیا قاری و فاضل ہوا اسلام کے باعث
دنیا میں بنا کر کے بہشت حوصلہ محنت | شداد کا زائل ہوا اسلام کے باعث

امروز چپا ختم تو کر بزم چپا رم
ہر منفعت حاصل ہوا اسلام کے باعث

دیگر مخمس بر غزل مولانا امیر احمد صاحب امیر موصوف علیہ الرحمۃ

ہو وہ سے کہ کو ہوا ہو بس محبت الغیاث | قطرہ ادنی کو دریا سے شفقت الغیاث
ہو بناہ اسطرح کا کسطرح الفت الغیاث | جو ترے کس سے کرے سکین امت الغیاث

الغیاث ای شافعِ روزِ قیامت الغیاث

عشق کی دھن میں ترے روتا ہوں میں زار زار
یا تڑپنے اور بلکنے کے سوا سب خوار خوار
بنگیا دردانہ آنسو ہو گئے کا میرے ہار
صدمۂ دردِ جدائی سے بہت ہوں بے قرار

اب نہیں باقی ہی میرے دل میں طاقت الغیاث

ای عزیزو خون ملا کر زہر میں کھاتا ہوں میں
ورطۂ گردش سے غوطہ لہر میں کھاتا ہوں میں
مصری کب افعیِ غربت کے قہر میں کھاتا ہوں میں
ٹھوکریں پست و بلندِ دہر میں کھاتا ہوں میں

خضرِ رہ ہو جلد لے شوقِ زیارت الغیاث

ہو گیا ہی یا خدا تیری قسم بے دست و پا
اسلیئے ہوتا ہی پھر نثر و نظم بے دست و پا
جو مرا تھا کاہ کے سا تھ قلم بے دست و پا
ضعفِ دل نے کر دیا سر تا قدم بے دست و پا

پانوں میں طاقت نہ ہاتھوں میں ہی قوت الغیاث

نامۂ اعمال لکھنا کچھ مجھے سختی نہیں
جب ملی تختی لحد کی ہوش یک لختی نہیں
یک قلم سے ہو سیاہی ہی تو پھر تختی نہیں
گور کے ظلمت سے کم شامِ سیہ بختی نہیں

نور کی حاجت ہی ای صبحِ سعادت الغیاث

موت تو سر پر کھڑی ہو کر بولاتی ہی مجھے
حرص دکھلا نوع نوع دنیا بھلاتی ہی مجھے
کان سے سنتا ہوں پر غفلت سولاتی ہی مجھے
آتش افروزیِ شیاطین کی جلاتی ہی مجھے

رحم اے ابرِ کرم ای جوشِ رحمت الغیاث

کب ہو مجھ عاصی کے دل کا تجھ سو مطلب حصول
ہی ہمارا گھاٹ نہ گھر گدھے کا دریا نقول
تو نہو حامی شفیع تو کیا کروں میں ای رسول
دونوں راہیں بند ہیں جاؤں کدھر میں نا قبول

الحذر کہتا ہی دوزخ اور جنت الغیاث

ہی گدائی مجھکو بہتر تھو کون چترِ شاہ پر
دل کہے یک تن کرے یک گہ خوشی گہ آہ پر
عشقِ صادق دل میں گنج ہو خاک ڈالو جاہ پر
اس دو راہی سے کسی صورت تو آؤں راہ پر

الغیاث ای خضرِ صحرائے شفاعت الغیاث

ذرہ بھر اس قطرۂ ناچیز پر کیجے نگاہ
جسطرح سے چاہیے اب سرخرو سے کر نباہ
دین و ایمان کو قلع کرے جیا تیری پناہ
نامۂ عصیان امیرِ روسیہ کا ہی سیاہ

اے شفیع المذنبین ختمِ رسالت الغیاث

مخمس بر غزل حاجی منشی خاتم الاشرف خاتم بہراج پوری

کیا اوڑلیسہ مین مین رہکر لاؤن سامان الغیاث — دل ہی دل مین میرے رہجاتا ہی ارمان الغیاث
چھوٹے منھ سے ہون بڑی باتون کا خواہان الغیاث — آتش ہجران سے ہی یہ سینہ سوزان الغیاث
الغیاث ای سرور دین شاہ شاہان الغیاث

خاتم بالخیر کر آیا ہی خاتم باوقار — یعنی مکہ اور مدینہ کی زیارت بار بار
یہ حیا کا دل بھی ویسا ہی سدا امیدوار — صدمۂ دوری سے ہون دن رات مین زار و نزار
دیدۂ گریان بنگئے ہین مثل باران الغیاث

کب خدا مجکو دکھائے وہ مدینہ کی چمن — اور مکہ معظمہ کی بیت و دیوار و صحن
انشاء اللہ از سر نو جاؤن مین انسان بن — وادی حیرت مین ہون آوارہ پھرتا رات دن
بے خرد بے عقل ہون مانند حیوان الغیاث

بے سر و سامان ہوکر در بدر ویرانہ ہون — کیا ہوا ویران ہوا اوس نام پر مستانہ ہون
بلکہ مین مستانہ ہون رندانہ ہون مردانہ ہون — عشق مین شاہ عرب کے اسطرح دیوانہ ہون
یہ جنون کا کچھ نہین ہی میرے درمان الغیاث

بار خواہش صبر کو اپنے خزینے کی طرف — نفس امّارہ بھی شیطان کے قرینے کی طرف
راضی جانے کو نہین عرفات و مینیٰ کی طرف — جذبۂ دل لیچلا جب دم مدینے کی طرف
حرص دنیا کھینچے ہی پیچھے سے دامان الغیاث

یو جنا تھا ہند مین بت چھوڑ لطجا رب کا وار — تھا کنشتان و دیر مین بس روز مرہ یہی کار
توڑ کر زنار کو اور توبہ کر کر بار بار — پا برہنہ راہ یثرب مین چلا مستانہ وار
ہر طرف سے چبھ گئے خار مغیلان الغیاث

بندہ گر ناحق مین تو تم حق شناسائی کرو — بے حیا نادان بھی ہی آپ دانائی کرو
یہ حیا پر ایک کیا فضل ہر جائی کرو — ای مسیحائے زمان بارے مسیحائی کرو
عشق مین خاتم ہوا ہی لب بجان الغیاث

تحیۃ و تسلیم و صلوا حبذا ایا مرحبا — بھیج یا رب سال و ماہ و روز و شب بر مصطفیٰ

سلام متفرقات بطور مناجات بحضرت سرور کائنات علیہ التحیۃ والصلوٰۃ

السلام ای صاحب بندہ نواز — ڈوبکون ڈوبکون کرتا ہی میرا جہاز

السلام اے صاحبِ دین پرورا — بوجہ عصیان سے وہ کشتی ہے بھرا
السلام اے صاحبِ عالی وقار — پار کر یہ بحر ناپید اکنار
السلام اے صاحبِ آخر زمان — دربدر مجھکو پھرا مت یان وہان
السلام اے صاحبِ ماہ و مہر — جو تو کر حاضر ہو بندہ بے عذر
السلام اے صاحبِ لطف و عطا — بخشوا ایگا تو ہی بیشک خطا
السلام اے صاحبِ اسرار دان — تو ہی کعبہ تو ہی قبلہ بے گمان
السلام اے صاحبِ خیر الانام — گر نہ پوچھے کام ہو میرا تمام
السلام اے صاحبِ ہر دل عزیز — دے مجھے تو راہ نیکی کا تمیز
السلام اے صاحبِ من حق پرست — رکھ مجھے جب رکھتا ہے تو تندرست
السلام اے صاحبِ حقؐ روف — راہ حق کا دے مجھے عقل و وقوف
السلام اے صاحبِ عادل عدیل — دے مجھے بد کی رہائی کا دلیل

السلام اے صاحبِ دار البقا
کر عنایت سے حیا کا خوصفا

اتمام ہوئی چوتھی محفل یعنی مولد شریف حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
نور ضیا کی جلد چہارم از کتاب با خطاب معلے القاب مسمے نعتیہ دیوان مجید
تصنیفہ ہونیہ عبد المجید خان المتخلص بنعمۃ الحیا کی

کلیات نعت

لولاک لما خلقت الافلاک

چند اصلوا حبابل سلوا قل لا تعد | الحفیظ والحفیظ والمدد یا المدد

جلد پانچویں مولد شریف

قفل ایمان ہیں جسکے منفعت دین ہی کلید | مخزن نبوت مسمی نعتیہ دیوان مجید

چھاپہ خانہ منشی نولکشور میں بابت حیدر روز نت چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محفل آپکی رفیع ہی آج — دل سے صدقہ مدیح ہی آج

الصلوات والسلام و تحیۃ علی خیر القسمتہ — صل علیک اللہ یا سلم علیک صلے

ردیف جیم غزل قیام برائے التعظیم

بزم میلا د مجتبا ہی آج — آمد شاہ انبیا ہی آج

اوٹھو ای عاشقو درود پڑھو — نور حق جلوہ گر ہوا ہی آج

ذکر مولود رہنما ہی آج — نعت مختار دوسرا ہی آج

قلب مس کو تمھارے صاف کرد — بزم مولود کیمیا ہی آج

غنچۂ آرزو کھلا ہی آج — جلوہ افزا نبی ہوا ہی آج

رحمتی کیون نہونگے اہل بزم — بحر رحمت عیان بہا ہی آج

بزم میلا د پُر فضا ہی آج — وصل محبوب کبریا ہی آج

یا رسول کریم با دل وجان — آپ کا مدح خوان حیا ہی آج

بیٹھو دوزانو یارہو خاموش — داخل بزم مصطفے اہی آج

مہربان ہو مہربان ہی ایزد غفار آج — اس لیے بس ہی خوشی کی ہرطرف اخبار آج

آمد آمد ہو رہی ہی محفل میلا د مین — لائینگے تشریف اپنا احمد مختار آج

آئینگے روح الامین بھی ساتھ اونکے ہو وزیر
ہوگی میزانِ عدالت کی بڑی بازار گرم
اپنی اثبات و دلیل و شاہد اب حاضر کرو

مع مصاحب ہوگی اسجاد بن کی دربار آج
جو گناہ مخفی کیا ہو وہ کرے اقرار آج
معاملہ ہوگی فتح اور فیصلہ تکرار آج

منفعت کان حیا سے لے تو کچھ عبد المجید
مستزاد ایک پڑھ بیان معراج کا اشعار آج

حبب آپ خدا طالب و مطلوب ہوا تھا
تب جلوۂ نور احمدی کیا خوب ہوا تھا
جسوقت چلے گھر سے نکل حضرت معراج
قدرت کا وہ لے رہنما مصحوب ہوا تھا
خواہان تھا خدا اوسکا نبی اوسکا تھا خواہان
یہ سلسلہ طرفین سے مرغوب ہوا تھا
آغاز سے عشاق تھا انجام مین مشتاق
محبوبی وہ محبوب کا محبوب ہوا تھا
آن بود عجب رشتۂ اخلاص حبیبی
کیا مہر و نظر انصوب و انصوب ہوا تھا
از عشق زلیخا سے کہ آن عشق عزیز ست
یوسف کے لیے جیسا کہ یعقوب ہوا تھا
یک مغز او رو دو پوست تھا بادام کے مانند
یک مست تھا یک اپنے کو مجذوب ہوا تھا
آپس مین ملا ایسا خودی بیخودی دونون
اوس روز ازل سے یہی منسوب ہوا تھا
آدم سے مسیح تک تھا رسالت کا جو میراث
بے ترکہ کے کل موروثی مکسوب ہوا تھا
بے ہمتا محبت مین کہان دم زدنی ہی
عقل عنصری ارواح کا مسلوب ہوا تھا

در شب معراج — بر سر معراج
در شب معراج — بر سر معراج
آن صاحب سرتاج — گنجینۂ اخراج
در شب معراج — بر سر معراج
یعنی چو مہ و مہر — اور مغ سے جیون بجر
در شب معراج — بر سر معراج
پھر اوس سے بھی افزود — یہ خواہش معبود
در شب معراج — بر سر معراج
در وصل و جدائی — بس بس رے خدائی
در شب معراج — بر سر معراج
بل زائد از جان — سو جان سے قربان
در شب معراج — بر سر معراج
احمد و احد مین — جیون شیرین شہد مین
در شب معراج — بر سر معراج
جیون شیر و شکر کے — جوش آب نہر کے
در شب معراج — بر سر معراج
حضرت کو ہمارے — حق حصہ خدا رے
در شب معراج — بر سر معراج
گویا کہ صُمٌ بُکمٌ — تھا یہی امر سکم
در شب معراج — بر سر معراج

لے عرش سے تا فرش غرض جتنا جو کچھ تھا
کہنے کا نہیں کیا ہی خوش اسلوب ہوا تھا
رہتے ہیں وہ خود وہاں مرے سب پہ تھے غالب
پر اور ہر یک شی وہاں مغلوب ہوا تھا
کیا قدسیاں کیا مرسلان صف باندھ کھڑے تھے
ان سب کے مدارج اونھیں مرغوب ہوا تھا
جس جا دیکھو بسم اللہ خط شعاع سے تجلی
چو طرف قلم چوب سے مکتوب ہوا تھا
تھا لطف اور احسان کا بازار بہت گرم
بھول اپنا مصیبت دنگ ایوب ہوا تھا
جو کچھ کہ کہا اور جو سنا دیکھا وہان پر
ہر بات کا مابین میں محجوب ہوا تھا
وہ احد اور احمد میں نہ تھا فرق نہ دوئی

آراستہ یکسر از نور منور
در شب معراج بر سر معراج
جز خاص خدا کے اور قدر قضا کے
در شب معراج بر سر معراج
آتے ہی محمد آن سرور احمد
در شب معراج بر سر معراج
اور کلمہ طیب بس طیب و طیب
در شب معراج بر سر معراج
دیکھ ارزان وہ سودا ہر مشتری شیدا
در شب معراج بر سر معراج
از رمز و اشارہ با نازہ و لشارہ
در شب معراج بر سر معراج
تنہائی کا عالم رہ وجد میں خوش دم

یک میم جیسا درمیان محجوب ہوا تھا
در شب معراج بر سر معراج

گھیر ہر دو کو تھم میرے عرب و عجم کی فوج
اے نور شرق غربی سالار افسر عربی
ہر یان کا بے وفائی جنگ و جدل لڑائی
ہو گئے سفید کالے دل جل کے پاک سارے
کیا فرق دو مثل جد کا یک بجز حرزہ و مد کا
باکلمہ ملک ساری سکہ ظفر کی ماری

ہر طرف مجھکو گھیرے ہین غم اور الم کی فوج
تیرے قرآن کے سورے بھی لوح و قلم کی فوج
ہستی سے جب بلائی راہ عدم کی فوج
عصیان جو ہمنے پالے میش و غنم کی فوج
دھوتے ہین نیک و بد کا منہ چشم نم کی فوج
نبوت قلعہ کی تیری شوکت حشم کی فوج

حلم و حیا میں محکم جتنے ہین نسل آدم
ایمان و دین میں قائم وہ سب ارم کی فوج

شور و غوغا ہر بیان نور نبی کا اوج موج
تا زمین و آسمان نور نبی کا اوج موج

اس زمان سے اوس زمان نور نبی کا اوج موج
چو طرف ہیگا عیان نور نبی کا اوج موج

پھیلی جب دین محمد غل اوٹھا صلوات کا
ہو گیا جاری قرآن نور نبی کا اوج موج

منتر و جادو و سحر افسون کا ترے تمام
رد ہوا بید و پران نور نبی کا اوج موج

نیست اور نابود یکدم مشرکی اور کافری
ہو گیا گم ظلمتان نور نبی کا اوج موج

بت پرستی کا ہوا موقوف سارا زور شور
حق درستی سے امان نور نبی کا اوج موج

مندر و بتخانہ دیول جتنے اور لات و منات
گر پڑے ہر یک بتان نور نبی کا اوج موج

بن گئے جاے کنشتان مسجد و بیت الحرم
بانگ صلوات و اذان نور نبی کا اوج موج

بینے شرع عرب و عجم مین جتنے تھے شاہ و گدا
گنگ ہوا ادنکا زبان نور نبی کا اوج موج

بید والے شاستر خوان پنڈت و برہما نجوم
اوڑ گیا سبکا گیان نور نبی کا اوج موج

وہ عجب یک حق نما اور رہنما ہوا ے حمید
تجھ سے پھر کب ہو بیان نور نبی کا اوج موج

ترجمہ غزل مولانا شہیدی علیہ الرحمہ

شب میلاد سلطان عجب ہے آج
زمین نیچے کو نازان خوب ہے آج

جدھر دیکھو ہے نور مصطفےٰ کا
تجلی گاہ یزدان خوب ہے آج

کہ ہے گھر نور سے معمور اوسکا
کہے تو عرش سبحان خوب ہے آج

ہین تسبیح خوان تمامی حور و غلمان
سماں پر زہرہ رقصان عجب ہے آج

ملائک تہنیت گویان ہین بیشک
شب قدر عزیزان خوب ہے آج

دل عاشق جگر سوزی نشان ہے
خوشا رشک چراغان خوب ہے آج

ہر اک کوچہ مین دیکھو ہے بعالم
بہار باغ رضوان خوب ہے آج

شہید بنوا ہے ہمچو بلبل
یہ گلشن ہین غزل خوان عجب ہے آج

اسے پڑھ سنکے با نغمہ حمید ے
مترجم بھی خوش الحان خوب ہے آج

ردیف جیم فارسی

یاد ہر دم مجکو شہ دین کا اگر ہو دل کے بیچ
چار چشمی کا و لیکن بس فکر ہو دل کے بیچ

عشق مین دل عاشقون کا گرم اور گاہ نرم
شمس کا بر عکس پر کالہ قمر ہو دل کے بیچ

کر رہا ہون آیت لاحول کو ورد زبان
پھر بیان شیطان لعین کا کیا گذر ہو دل کے بیچ

ایک دن ہوگا کھڑا اعمال کا میزان عدل
رات دن ڈر سے جزا کے کب صبر ہو دل کے بیچ

نہیں آسا ہجر احمد مین تڑپتا ہون ہمیش　　وصل کی خواہش سدا شام و سحر دل کے بیچ
دل تو مین دے ہی چکا ہون انکو ہے آقا خاص　　مثل یہ مشہور ہے دل کو خبر ہے دل کے بیچ

عالم ارواح مین روز ازل سے با حیا
جو سنا ہون آج تک وہ ہی اثر ہے دل کے بیچ

ردیف الحاء

جب تلک دیکھے نہ ای شہ روضۂ انوار روح　　جائیگی ہرگز نہ جنت مین مری غمخوار روح
پھر رہی ہے کالبد مین میرے نالان صبح و شام　　اشتیاق کوچۂ مختار مین ناچار روح
بعد مردن روح کو آزاد کر علیین سے　　دیکھ لے یکدم الٰہی شاہ کا دربار روح
مین ترا عاشق ہون ہر دم وقت مردن زار روح　　نکلے میرے تن سے خوش ای احمد مختار روح

اے جبیلے چل حیا کو روضۂ محبوب تک
تختۂ ہندوستان سے ہے بہت بیزار روح

ہو جہانتک وہ محمد مصطفےٰ کی کر مدح　　اپنے بہر مقصود احمد مجتبےٰ کی کر مدح
کھل گئی ہے بھونی سانپ کی زبان از معجزہ　　کشف والے یعنے ختم الانبیا کی کر مدح
نہر تری عرش معظم کی ہوئی بند آپ سے　　رب کے پیارے شافع روز جزا کی کر مدح
آیت لولاک کی اوسپر ہوئی شاہی ختم　　خوش بہار و زینت ارض و سما کی کر مدح
جسکو رتبہ ظاہر و باطن کا یکسان رب دیا　　جان فزا اور رونق ہر دو سرا کی کر مدح
بیت اقصےٰ مین معارج آپ کا کیسا ہوا　　وہ امام و دستگیر و پیشوا کی کر مدح
پار کروائینگے بیشک وہ صراط المستقیم　　سالکے ہادی و رہبر رہنما کی کر مدح
کون پایا ہے خدا سے قرب یون معراج سا　　دوست جانی وہ حبیب کبریا کی کر مدح
بخشوانے اُمتون کو حکم پایا حق سے خاص　　ایسے مولا منبع جود و سخا کی کر مدح
باطنی مین سب کے آگے آپ ہی کا نور تھا　　ابن آدم مظہر ذات خدا کی کر مدح

شافع عصیان کا درجہ کس پیمبر کو ملا
اے حیا وہ باحیا اہل حیا کی کر مدح

ہے شاد شادیاد ہمایون زمین مین روح　　نکلے اگر یہ تن سے تو ہو پہنچے عدن مین روح
عاشق ہے تیری شاہ زمن اوس زمان سے　　جسوقت کی حلول ہے میرے بدن مین روح

رکھیو مدام شاد تمھارے ہی عشق مین | یا شاہ دین پڑے نہ یہ رنج و محن مین روح
بوے گل مراد سے کر اسکو شاد تر | غالب ہی مند مین تو ہی تیرے چمن مین روح

پڑھتا رہے درود رسول بشیر پر
ہووے حیا کے ساتھ خدا ای کفن مین روح

خوب وہ شمس الضحی شمس الضحی کی کر مدح | خوب وہ بدر الدجی بدر الدجی کی کر مدح
روز محشر مین سخن تکیہ ہو سبکا امتی | خوب وہ خیر الورا خیر الورا کی کر مدح
نوح کی کشتی بچی تھی آپ ہی کے فضل سے | خوب وہ اصل علا اصل علا کی کر مدح
معجزہ مشہور ہی یاروبین کے باغ کا | خوب وہ معجز نما معجز نما کی کر مدح
مہر و مہ مین جو تجلی ہی تجلی آپ کا | خوب وہ نور الہدا نور الہدا کی کر مدح
ہم گنہگارون کو بیشک بخشوائینگے وہی | خوب وہ مشکلکشا مشکلکشا کی کر مدح
بخشین شیطان کو عجب کیا ہم تو امت ہی ہین خاص | خوب وہ اعلے العلا اعلے العلا کی کر مدح
ہو گیا جنت کے لائق جو لیا اوسکا پناہ | خوب وہ کہف الورا کہف الورا کی کر مدح
آپ ہی کا طور پر جلوہ ہوا تھا بے گمان | خوب وہ نور خدا نور خدا کی کر مدح
کون ہی ایسا مقرب جو ہوا عرش نشین | خوب وہ صدر العلا صدر العلا کی کر مدح

اے حیا تجکو رسائی ہی جہانتک عقل کی
خوب وہ کان حیا کان حیا کی کر مدح

یا محمد شرفیت تیرے قدم مین اس طرح | ید بیضا مین نہ اور عیسی کے دم مین اس طرح
آپ پر وانک ہی لعلے الخلق عظیم | صاف فرمایا خدا سورہ قلم مین اس طرح
معنی اوسکے یہ ہین ظاہر ہر طرح کی خلقیت | ختم کی معبود نے اپنے صنم مین اس طرح
اپنے مقدور بھر یارو جہانتک ہو سکے | نعت کرنا آپ کی نثر و نظم مین اس طرح
آج کل مولود پڑھنا احمد مختار کا | ہیگا جاری جابجا عرب و عجم مین اس طرح
حافظہ اس نعت کا ہون جاؤن جب مین کوچ کر | عالم ہستی سے لے راہ عدم مین اس طرح

چاہے گر اللہ یہ دیوان سارا یا حیا
مین پڑھونگا کھولکر باغ ارم مین اس طرح

ردیف الخاء

نخل فواد زار سے رنج و الم کی شاخ
الطاف و شاہ عرب و عجم نے قلم کی شاخ
ہمنے لگائی ہی بڑی محنت سے ای فلک
بستان دل مین الفت خیر الامم کی شاخ
الفت ہمی ہمکو وہ حب رسول سے
سایہ فگن نہ کیون ہو نبی کے کرم کی شاخ
چرخ کہن نے مجکو ستایا ہی روز و شب
کاٹو رسول تیغ کرم سے ستم کی شاخ
امیدوار کیون نہون سایہ سے بہرہ یاب
ہی سبز فیض سرور عرب و عجم کی شاخ
الفت عجیب ہی نہ دل اس سے موڑیو
کب سبز ہی زمانہ مین تیغ دو دم کی شاخ

رکھتا ہی تم سے عرض حبیا یشنہ زمن
لگوا دو باغ دل مین ناز و نعم کی شاخ

نکر تو عمر کا رشتہ مری اور از ای چرخ
جفائے ہجر نبی سے ہوا ان گداز ای چرخ
جو تونے درپڑا ہی آہ شام و سحر
ہوا نہ دل پہ مرے منکشف وہ راز ای چرخ
ترے ستانے سے ہوئگا تبہ ہی ناممکن
کہ میرا والی ہی سلطان بے نیاز ای چرخ
ہوائے روضۂ اقدس نے جان خراب کیا
بنایا دل کو مشبک خدنگ آز ای چرخ
قسم خدا کی نہ چھیڑ اب تو خستہ حال کہ مین
اوٹھایا مین نے بہت دل پہ بار ناز ای چرخ
تو وہ ہی ظالم بے پیر روسیہ سرکش
ہی تجکو دیکھنا کر وہ ورنہ ناز ای چرخ
چھپالے اب تو یہ کنج شک دل کو دامن مین
ہی غیظ مین غم ہجر نبی کا باز اے چرخ

ہی تیغ ہجرت سے بسم شد جگر دو نیم
بسوے قا حبیا یہ عمین منا زای چرخ

پاون اگر کہین مین نبی کے چمن کی شاخ
وارو نگا شاخ پاک پہ لاکھون سمن کی شاخ
صل علا عجیب وقار رسول ہی
پھولی ہی کس بہار سے ذکر حسن کی شاخ
سونگھو اگر رسول کے گیسوے مشک بو
لگوا دون چار یون طرف مین مشک ختن کی شاخ
عاشق مین ہون رسول کا باد صبا لگا
مرقد پہ باد مرگ مرے نسترن کی شاخ

کوثر کی تلاب لنا دے حبیا راہ یار مین
دیویگی پہ ثمر تجھے یہ مال و دھن کی شاخ

فرقت ختم رسل مین ہی مجھے آرام تلخ
عالم فرحت چو اندرائن ہی صبح و شام تلخ
نہ ہر نیرنگ فلک سے ای حبیب کبریا
آہ عاصی کا ہمیشہ ہی دہان و کام تلخ

پردۂ غفلت اوٹھا دے دل سے میرے یا رسول — دے رہی ہی خلق مجکو رات دن دشنام تلخ
یا رسول اللہ اوٹھا و تخت دنیا سے بلطف — ہی مجھے امروز فردا گردش ایام تلخ
رات دن ہی مجکو صورت تلخ چرخ شوخ کی — حلق بسمل کو ہی جیسا صورت انعام تلخ
ان دنون ہون یا رسول اللہ سبھون کو تلخ مین — عقل تلخ ادراک تلخ آواز تلخ ہر کام تلخ

تا در اقدس بلا تو خستہ جان کو یا نبی
ہو حیا تجھو ہند کی کل دولت فرجام تلخ

یاد جب آتی ہی مجکو شاہ کی رخسار سرخ — خون سے کرتا ہون چمن کے بیچ مین در و دیوار سرخ
زلف مشکین نبی کے ہجر مین ہون مین مریض — ڈالنا نسخہ مین مرے مشک بھی دو چار سرخ
التجا ہی آپ سے اتنی بالحاح صبح و شام — حشر مین ہو یا محمد روے غمگین زار سرخ
سرخی خون سے جدائی مین دہان زخم پر — صاف ہو جاتا ہی شاہا مرہم زنگار سرخ
کیون نہ مین گنج شہیدان مین پڑھون یہ بار بار — سرخ روئی کے سبب ہی شاہ کا گلزار سرخ
یا نبی اللہ تمھارے ہجر مین شام و سحر — آہ ہو جاتے ہین اور وہ چشم گوہر بار سرخ

اوس جناب شہ مین لیا سچ ہو بے ادبی اگر
جرم مین اوسکے ڈسے یار حیا کو مار سرخ

سہا ہی شام و سحر چرخ بے وفا گستاخ — ستا رہا ہی مجھے بنکے یار گستاخ
خرابی اوسکی ہی دارین مین سدا یارو — جناب سرور والا مین جو ہو گستاخ
ابوجہل نے جو کی شاہ دین سے گستاخی — ہوا نہ ثمرۂ ایمان کا آشنا گستاخ
عزیزو جو کوئی ہی منکر رسول خدا — یقین جانو لعین ہی وہ پر جفا گستاخ
نہوگا محفل مولد مین جو کوئی داخل — عزیزو قابل ایذا ہی بے ولا گستاخ
نہین ہی گردش افلاک سے مجھے آرام — دہان زخم پہ ہی شبلی زن دوا گستاخ

جناب پاک مین تن لگی ہین یہ مولا
بکار جاوے نہ اس خلق مین حیا گستاخ

یا محمد ہی تمھارا مطلع انوار رخ — مہر سے افزون دکھاتے ہی سدا جھلکار رخ
خار خس پہ ہون لٹا ان مین آہ برق سا دم — زود تر مجکو دکھا دے مہر سا اے یار رخ
مدتون رو یا بست فرقت مین تیری غمگسار — اب دکھا دے لطف سے اے احمد مختار رخ

وصفِ رخ مین لال ہی میری زبان شام و سحر
آفتاب و ماہ سے افزون ترا سر دار رخ

اے شہِ ہر دو سرا دکھلا جمالِ لایزال
مصحفِ خوبی حیاؔ کو ہی ترا ہر بار رخ

ردیف دال

خدا کا نور ہی جسمِ محمد
جمالِ طور ہی جسمِ محمد

ہی طاقت کسکو دیکھے جسمِ اشرف
نگہ سے دور ہی جسمِ محمد

سِوا خورشید سے عالم ہی بڑھ کر
سدا مشہور ہی جسمِ محمد

رکھون آنکھون مین دل مین ہر جگہ مین
مجھے منظور ہی جسمِ محمد

شرابِ نورِ خلاقِ جہان کا
حیاؔ مخمور ہی جسمِ محمد

ستاتی ہی مجھے ہر آن یا رب فرقتِ احمد
دکھا دے عالمِ رویا مین مجکو صورتِ احمد

ہما سے اوجِ فطرت سر پہ ہی وہ رحمتِ احمد
نگیون ہم شاہ بنجائین ز فیضِ الفتِ احمد

پکارے حق نے اپنے منہ پاک سے ہر دم
دو بالا عرشِ اعظم سے ہوا یارو عزتِ احمد

سدا ہی سکہ مہرِ نبوت سے جہان روشن
جگر ہائے شاہان عصر مین ہی صولتِ احمد

زبانِ سرو سے ہر دم صدا آتی ہی یہ یارو
ڈھلا سانچے مین قمری کے ہی قد و قامتِ احمد

ہمیشہ ڈرتا ہون مین اُسکو درد جدائی سے
پلا دے فضل سے یا رب شرابِ وصلتِ احمد

تصدق تجھ پہ با شوقِ فراوان جان کرتا ہون
صبا ہو نجد جا کرنا تو مجھ پر نکہتِ احمد

بہت درد جدائی مین تڑپتا ہون نسیمِ صبح
اڑا دے میری آنکھون مین تو خاکِ تربتِ احمد

سنو وعظِ نبی جس منہ سے وہ منہ غارِ آتش ہی
حیاؔ ہم پر ہی فرضِ عین ہر دم مدحتِ احمد

مجھے رخ تمہارا دکھاؤ محمد
خدا کے لیے آپ آؤ محمد

سراسیمہ ہو دل مرا روز اور شب
مجھے زلف کی بو سونگھاؤ محمد

کھڑے قرة العین ہین دست بستہ
مرے فرشِ آنکھون مین آؤ محمد

مجھے اپنے اقدامِ عالی دکھا کر
مرے دل کو عاشق بناؤ محمد

تڑپتا ہون شام و سحر ہند مین اب
مدینے مین مجکو بلاؤ محمد

پیاسا مین ہان آپکے دید کا ہون
مجھے آبِ وصل اب پلاؤ محمد

لگا ہے مرے دل کے تئین آتش عشق
چھڑک آب وصلت بجا و محمد
مرا دل مشتاق دیدار کا ہے
ذرہ پردہ رخ سے اوٹھا و محمد
ہے نفس و شیطان بھی اوسکے درپے
حیا کو گنہ سے بچا و محمد

خورشید سے رخشان ہے فزون روے محمد
ہے طاق عبادت خم ابروے محمد
ہے مغز پراگندہ سراسیمہ ہے حالت
تک ہمکو سونگھا دے ای صبا بوے محمد
جو یا دل شیدا ہے مرا روے منور
پہونچا دے الٰہی تو مجھے سوے محمد
اللہ کو پیارا ہے تو احمد کو پیارا
ہے عرصۂ حیرت کا قمر گوے محمد
ہون کاہ کے مانند اوڑا ہند سے مجکو
نہلا دے نسیم سحری کوے محمد
ای مومنو ہی بخشش عصیات کا باعث
ہو جانا پراگندہ وہ گیسوے محمد
ای بلبل دل سوے مدینہ تو ہو پروانہ
ہے سنبل پیچان سے فزون موے محمد
کوئی نفس کو اینڈا دیا وہ شہ کونین
بے مثل و مانند ہو سب خوے محمد

رہ وصف علی سے تو حیا خورم و خندان
ہے شیر خدا قوت بازوے محمد

عاشق ہون مین تمھارا صبح و مسا محمد
الطاف سے دکھا دو رخ و صفا محمد
فرقت مین تجکو ہے سامان مضطرب کا
نالہ ہے آہ و گریہ شور و بکا محمد
خورشید دل پہ تیر ہجرت مین رات اور دن
سیماب غم مین چھپا ہے انتہا محمد
دکھیون مین جیتے جی وہ وعدہ تمھارا تو
وان ہم ہی مجھے بلا لو کہ گون تنہا محمد
یارب مجھے دکھا دے بطحا مجھے بتا دے
اہل گران کی ہے صبح و مسا محمد
تو وہ حکیم ہے ای مہر سماء عزت
ہے درد تیرے عشق کے بے درد دوا محمد
پاک و نند ہستی کیون ان کی بعض بحران
مسکن ترا ہے قبیلۂ دار الشفا محمد
دل کو مرے گلا دے در بوتۂ محمد
بے دوست ہون محمد بے آشنا محمد
محشر مین تشنہ لب کو دے جام آب کوثر
تجھ سے ہی ہے ہر دم عرض حیا محمد

لولاک کہ نازل ہوا در شان محمد
ہے اوس سے بھی اوصاف فراوان محمد
اس بندۂ ناچار سے کیا اوسکی صفت ہو
جبریل امین ہینگے ثنا خوان محمد
وہ خاک قدم کحل جواہر سے ہے بڑھ کر
شاہان جہان ہینگے ثنا خوان محمد

معراج کی شب کو نبی جب عرش پہ گذرے — قدسی و ملک ہو گئے قربان محمد
جو کچھ کہ وہ فرمایا ہی سب حق ہی درست ہی — دل جان سے ہین تابع فرمان محمد
ہی ذات شریف اوسکی عجب مخزن رحمت — ہر ایک خلائق پہ ہی احسان محمد
ہر چند ز حسنات تہی دست تراب ہی — ہاتھ آوے مرا وقت پہ دامان محمد
اس ترجمہ ہندی کو مرے کر تو قبول اب — موجود ہی یہ مدح کا سامان محمد

لاریب عزیزو ہین بیان ایمان و حیا کا
ہی گنجینۂ نعت یہ دیوان محمد

غم فرقت ہی اکثر یا محمد — دکھا دو روے انور یا محمد
پیاسا ہون شب ہجران مین ہر دم — ایاغ وصل دو بھر یا محمد
نہ پوچھو دوری مین حال اس ناتوان کا — بنا لوٹن کبوتر یا محمد
دو ابرو آپ کی محراب طاعت — ہی عاشق کو مقرر یا محمد
احد سے آپ کو ہی عز سرور — ہین سب سے آپ بہتر یا محمد
پہونچ جاوین مقام قدسیان تک — لگا دو عقل کو پر یا محمد
بہت گھبرا گیا دل ہند سے اب — مدینہ دیکھے احقر یا محمد
پسینے پہ تمہارے ! دل و جان — سدا قربان ہو عنبر یا محمد
ملک جن و بشر ہین تابع حکم — سبھون پر آپ سرور یا محمد
تمہارے حسن خوبی کا ہر دم — ثنا خوان آپ داور یا محمد
کرو مسرور مجکو لطف سے اب — بڑا ہی دل مکدر یا محمد
تمہارے در پہ ہین مثل بھکاری — سلیمان و سکندر یا محمد
سراج عشق سے روشن کرو تم — مرا ہو خلد مین گھر یا محمد
ہون مثل گل کے عالم مین ہمیشہ — بنا دو صاف جوہر یا محمد
خیال آتا ہی جب تیرے لبون کا — نہین بھاتا ہی گل تر یا محمد
دکھا دو یثرب و بطحا کا صحرا — ہی ہند اب مثل خنجر یا محمد
مین گیسوے معنبر کا ہون شیدا — سونگھا دو فضل کر کر یا محمد
تمہارے ہجر مین جز آہ و زاری — نہین ہی جیب مین مہ بھر یا محمد

بحشر آپ الطاف و کرم سے
تمھین اول اور آخر کے ہو صاحب
حیا کی عرض ہی تمسے اے مولا

دو ہاتھون میرے کوثر یا محمد
مقدم اور موخر یا محمد
دکھا دو کو سے اطہر یا محمد

دال کا اور اک قصیدہ لکھ یہان عبد المجید
نعت احمد مجتبے کا کر بیان عبد المجید

ہی محمد میم و حی اور میم دال اربع حروف
اوسکی برکت سے عناصر انس و جان عبد المجید

میم اولا ہو مخارج وہ محمد ہے اگر
حمد صاف ہو جاوے رب کا بیگمان عبد المجید

اوس سے مخرج نخے ہو جبکہ مد ہے یکبارگی
بحر نبوت کا وہ تھے جبر لہران عبد المجید

پھر ہو خارج گردہ مد سے میم ثانی ایک دم
دال آخر دال دل ہی ذال ذان عبد المجید

میرے آقا میرے مولا اے محمد مصطفے
یاد مین تیرے ہی شاغل ہر زمان عبد المجید

ہی وہ اطاعت و تقوا اور عبادت نعت تو
رات دن سر کو جھکا کر وصف خوان عبد المجید

ہجر و ندان نبی سے یک بیک ندان شہید
ہو گیا ہی لو چلا سارا وہان عبد المجید

فرقت سلطان دین مین چہل سے بھی عمر کم
پیر سا معلوم ہوتا ہی جوان عبد المجید

یار واحد ہر دو ہر دو سرا کے غم سے بس
رہگیا ہی صرف مشتے استخوان عبد المجید

اسم تیرا رات دن مین اکیدم بھولے ہی کب
مثل نقش کالحجر ہی حرز جان عبد المجید

کفر اور شیطان کا کیا خوف ہی یان اچھا
کلمہ طیب منفعت ورد زبان عبد المجید

آج ہیچ کچھ پڑھا جمعہ کل پڑھیگا معجزہ
محفل حکیم کا بند کر داستان عبد المجید

۳۲

مسدس بر غزل مولانا حکیم ناصر علی علیہ الرحمۃ نہ بیت از جملہ سی و دو بیت

قمر سے زیادہ جمال محمد
مہر سے بھی بیشی خصال محمد

سہی قامت نونہال محمد
ہر یک دل مین جو ہی خیال محمد

لکھوں کیا مین فضل کمال محمد
عجب لطف ہی در مقال محمد

اوٹھا دیگا اوسکو جو غفلت مین سوگا
ہنسا دیگا اوسکو کہ جو رو گا

شفاعت کے پانی سے عصیان دھو گا
ہدایت کی کھیتی مین تخم اچھا بوگا

جہان مین نہ پیدا ہوا ہی نہو گا
ازل سے ابد تک مثال محمد

گرفتار رہتے تھے سر اسر مرض سے
چلے تھے دنون دن ہو لاغر مرض سے
نہ کھاتے نہ پیتے برابر مرض سے
تھکے تھے بہت وہ دوا کر مرض سے

اونہین م شفا ہوتی تھی ہر مرض سے
جو دھو کر کے پیتے تھے بال محمد

ہی حق کا نبی اور وہ مرسل پیمبر
ہر تعریف قرآن مین اوسکی یکسر
ہی رتبہ ملا نہ ختم سب جسکے اوپر
ہی طہٰ ہا و یٰسین مزمل مدثر

ہی والشمس توصیف روے منور
ہی والیل تفسیر خال محمد

یہان فکر مین یون مرا عقل حیران
بھلا ایسی حالت مین سمجھو ای یاران
شب و روز دیتا ہی جیون چرخ گردان
مین تعریف کا اوسکے کیا لاؤن سامان

یہ صورت ہی حق کی مصور بانسان
جمال خدا ہی جمال محمد

نہ حد ہی نہ تھل مثل دریا کے جنکا
گذر کسطرح وان چلے من وعن کا
مقابل ہو کب کوہ کے پاس تنکا
ملک قدسی و حور غلمان و جن کا

جمال البشر کیا کہ عاشق ہوا اِنکا
خدا کو ہی عشق جمال محمد

کسی بات کا اوسکے دل مین نہ ارمان
علی المست کے سا کبھی غم نہ فرجان
ہر دکار اوسکا کسی سے نہ ہر آن
گذرتا ہی اوسکا ہر اک وقت یکسان

نہ دنیا کا خواہان نہ دین کا ہی جویان
ہوا جو کہ محو جمال محمد

کسے نظر رحم و کرم سے لگا دین
کسے قبر مین نام لے لے پکارین
کسے بحر غم سے کنارے لگا دین
کسے پاؤن سے مار ٹھوکر اوٹھا دین

مسیحا کے مردہ کو دم مین جلا دین

علام غلامانِ آلِ محمد

شب و روز اکثر یہی ہی تمنا — ہوں روضہ پہ حاضر یہی ہی تمنا
پہونچ کر کے در پر یہی ہی تمنا — رکھوں اوسپہ مین سر یہی ہی تمنا
مین مرجاؤن ناصر یہی ہی تمنا
بذکر و خیالِ وصالِ محمد

جلسہ ہے اب لگائے عجب کیا — ہوا میلاد پورا بجائے عجب کیا
عجب کیا اگر یار و منگائے عجب کیا — بزیر قدم رکھ سنبھالے عجب کیا
حیا کو بلائے بلائے عجب کیا
بحق و یاران آل محمد

مخمس دیگر بر غزل مولانا حافظ محمد لطف علی خان لطف علیہ الرحمۃ

کہوں اب تمسے ای سامعان محفل مولد — پڑھیں جو کچھ فضائل قاریان محفل مولد
سنو سب دل لگا مرد و زنان محفل مولد — بنایا دو جہان ہیں اک مکان محفل مولد
جہان دل کھول کر کرتے بیان محفل مولد

جو حاضر ہیں یہاں پیر و جوان محفل مولد — بیٹھو چپ با ادب خرد و کلان محفل مولد
نکالو یان پہ جو ہیں منکران محفل مولد — کہا کرتے ہین باہم عاملان محفل مولد
نہ دیکھا اک عمل ہمنے بسان محفل مولد

یہ باغ دین سے گل ہو بلبلان محفل مولد — خوش الحانی کرو نغمہ کنان محفل مولد
کہ ہوں سو جان سے قربان عارفان محفل مولد — فضائل سنکے محفل کے میان محفل مولد
نہیں پہونچے سلامے حاضران محفل مولد

جو دریائے غرق الفت ہین [illegible] خوب جوشش ہی — بھرے پیا موتی سے دامن کو بھی [illegible] کوشش ہی
جو مغرور [illegible] ہین پھر اونکو کیا یہ پوشش ہی — یہان پر رحمۃ للعالمین کا ذکر بخشش ہی
نہ کیونکر رحمت حق ہو میان محفل مولد

یہان کم عقل ہی میری یہان میری زبان قاصر — بڑے لطف عارف دل تھے بڑے شاکر بڑے ذاکر
مین صدقے جاؤن پہ ہو جاؤن کیسے [illegible] ظاہر — اگر لیتی ہی جنت سر کے بل ہو جا [illegible] حاضر
جہان ہین ہم یہان پادشاہان محفل مولد

کلیات لطفی

یہان بھائی برادر اور بہن ہمشیر و خالا ہین
کہون بس فی الحقیقت مین یہ درین سبعہ بالا ہین
ہمارے اور تمہارے سا جو کہ مہ ادنی و اعلا ہین
وہ جنت پائینگے جو حاضر دربار والا ہین

مبارک ہو یہ مژدہ حاضران محفل مولد

کہون کیا مین زبان سے بس دل پژمردہ شادان ہی
یہان نور احمدی روشن مثال ابر باران ہی
یہ موسم دیکھ کر نشو و نما سو جان سے قربان ہی
یہ محفل مومنون حاجت روائے مستمندان ہی

ہزارون لے چکے ہین امتحان محفل مولد

مرے حضرت کا محفل کا ذرہ جب بے پاتے ہین
اور اپنے ساتھی والون کو اکٹھے کر جماتے ہین
تو مست ہو کر کے اپنے کو نہین سب پے سماتے ہین
ملائک عالم بالا سے اس محفل مین آتے ہین

یہ ادنی مومنون ہی عزو شان محفل مولد

ہمارا اس سے عزت ہی ہمارا اس سے ہی حرمت
ہمین تو باعث حضرت ملی کونین کی دولت
ہمارا اس سے ہی رتبہ ہمارا اس سے ہی شوکت
یہان داخل نہین ہین منکر دخل کیا کیا جان گیا قدرت

فرشتے بے عدد ہین پاسبان محفل مولد

ازل کے روز سے صالح بنایا ہی خدا جسکو
اسی یارون بس قسم دیگر یہی کہتا ہون مین تمکو
یہ میلاد و مجالس سے شب و دن ہی خوشی اونکو
جو منکر ہین رسول اللہ کی تعظیم کے اونکو

نہ بلوا یا کر دا اے عاشقان محفل مولد

بھلا یارون نہ پہونچے ہین نعت کی جو منزل مین
پڑے ہین بلکہ وہ سارے بڑی اک سخت مشکل مین
کہان ہو سکتے ہین داخل وہ زمرۂ اہل مقبل مین
اگر وہ دشمنی ہین خود بخود آجا ئین محفل مین

نظر مین رکھین اونکو حاضران محفل مولد

ہمارے خاص مولا وہ احمد باہم حضرت کو
تو اسع بیت حضرت کو دیا تکریم حضرت کو
سدا ہم کرتے ہین اب بھی کرین تسلیم حضرت کو
نہ اونکو ہین منکر تعظیم حبیب تعظیم حضرت کو

اوٹھا دین زور سے اونکو میان محفل مولد

محبت آپکی ہمکو نہایت غش دلاتی ہی
یگانہ کو بھولاتی ہی دو دیگانے کو جگاتی ہی
پھر یون بیخود ہم ہوتے ہین ہمکو ہوش آتی ہی
شراب عشق احمد ایسا خود رفتہ بناتی ہی

نہین ہم آپ مین رہتے زمان محفل مولد

جو اونکے باحیا امت اطاعت سے مشرف ہون
عبادت سے مشرف ہون یا صنت سے مشرف ہون

اور جو اون پر تصدق ہون کرامت سے شرف ہونا	ولادت گاہ حضرت کی زیارت سے مشرف ہون
آلہی لطف اور سب حاضران محفلِ مولد	
تحیۃ و تسلیم و صلوا حبذا یا مرحبا	بھیج یارب سال و ماہ و روز و شب بر مصطفا

سلام متفرقات لطور مناجات بحضرت سرور کائنات علیہ التحیۃ والصلوات

السلام ای صاحبِ بدر الدجا — بازیِ شیطان سے مجکو بچا
السلام ای صاحبِ خلدِ برین — دل سے اب کرتا ہون توبہ کمترین
السلام ای صاحبِ عرب و عجم — کل ہمہ دل کا مٹادے درد و غم
السلام ای صاحبِ ختم النبیین — دن بدن میرا تو کر احسن ترین
السلام ای صاحبِ شہِ نیک خو — خاتمہ یہ ناتوان کا خیر ہو
السلام ای صاحبِ حسنِ بے نظیر — گور مین آوینگے جب منکر نکیر
السلام ای صاحبِ درجِ گہر — حال پر میرے کیجیے اوسوقت پر
السلام ای صاحبِ شرعِ متین — مین سے کتے کے لائق بھی نہین
السلام ای صاحبِ دار الامان — مین ترا در چھوڑ کر جاؤن کہان
السلام ای صاحبِ نورِ خدا — مین کیا ہون ہر گناہ سرتاپا
السلام ای صاحبِ گلزار نار — نام تیرا ہو گلے کا پھول ہار
السلام ای صاحبِ والا گہر — کیون پھرون اس دہر مین ہو در بدر
السلام ای صاحبِ انصاف کن — معاف کر جرم حیا بس معاف کن

اتمام ہوئی محفل پانچوین یعنی مولد شریف جناب حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نور ضیا کی جلد پنجم از کتاب باخطاب معلے القاب مسمی بہ نعتیہ دیوان مجید تصنیفہ ہیچمدان عبد المجید خان المتخلص منفعت الحیا کی۔

کلیات نعتیہ

لولاک لما خلقت الافلاک

حبذا صلوا حیا بل سلموا قل لاتعد | الحفیظ والحفیظ والمدد یا المدد

جلد چھٹی مولد شریف

قفل ایمان میں جو ہا کے منفعت دین ہی کلید | مخزن نبوت مسمی نعتیہ دیوان حمید

چھاپہ خانہ منشی نولکشور میں باہتمام صفدر و نجیب چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محفل ششمی ربیع امشب | جلوہ افزا ہیان شفیع امشب

الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ علی خیر النسمۃ | صلی علیک اللہ یا سلم علیک … صل…

غزل قیام برائے تعظیم

پڑھ دلا تو ہزار بار درود — بر شہ عالی افتخار درود
آج پیدا ہوے رسول کریم — اوٹھو تعظیم سے پکار درود
بوستانِ بنائے احمد کا — مومنو ہی یقین بہار درود
حرز جان ہی ملا اعلا کا — رات دن پاک مقتصار درود
علق پر کافر و منافق کے — ہی عزیزو سدا کٹار درود
ترک صلوات موجبِ ذم ہی — دین و دنیا کا ہی شعار درود
گر ہی امید تجکو جنت کی — بھیج شہ پر تو بے شمار درود
بادہ عشق مصطفے کا مدام — ہی مجبو یقین خمار درود
نام حبِ نبیِ اکرم کا — نقش ہی اور ہی نگار درود
چشم مین دشمنان حضرت کے — ہی کھٹکتا بسان خار درود
کب مٹے ہی جلا سے بے پایان — مثل گوہر ہی آبدار درود
ہین ملائک درود خوان ہر دم — پڑھ بیان تو بھی بار بار درود

بیٹھ جا اب حیا خوشی ہو کر　　گلے پہنا دے سب مگر تار درد

ردیف دال ہندی

دے ساقی ہمی ملن کا صراحی سے جام ٹھنڈ　　نکلے ہے آگ وہ دہن سے کلام ٹھنڈ

دن رات مجکو ہجر کا یون ہی نہ کام ٹھنڈ　　جاڑے مین جیسا ہوتا ہے بس صبح و شام ٹھنڈ

کیا ہو بیان زبان سے وہ دردی کے دور کا　　جتنا ستایا مجکو اے خیر الانام ٹھنڈ

اعمال نامراد کے بدلے سے اپنے خوب　　سرکار سے تمہاری ملا ہے انعام ٹھنڈ

پھر خرید فرقت سودا اُسکا ہے دُکان　　بازار گرم وصل کے آگے غلام ٹھنڈ

فی المثل جیسے روح کو ویسی فرشتہ ہو　　ہم مقتدی ہیں کیون نہو وہ پیش امام ٹھنڈ

یہ حال دیکھ با حیا میری طرف ہے اب　　ہر دم ہے ایک علٰحدہ تجکو سلام ٹھنڈ

ردیف ذال

ہو لکھنے نعت نبی کو یارو مصفا اور خوشترین کاغذ　　سیاہی رنگین قلم زبرجد حریر خوش بہترین کاغذ

لیا ہو سایہ دو عالم اوٹھا کے نقلی وہ شاہ دین کا　　پھر صفت اصلی وجود کا ہم لکھین نکیون بر مہین کاغذ

ہمارے مولا نبی کو ہر آن و ہر سن کے اندر تمام قرآن　　ثنا ہے پڑھ پڑھ کے حق کا فرمان اپنی روح الامین کاغذ

یہ نعت احمد کا سارا دفتر لکھا ہو دن رات محنتون سے　　لیں خوشی اور شوق رضوان کیے خلد برین کاغذ

لکھیں جمیع نبیون کو جان و دل سے لگاؤن آنکھین اور ہے منہہ چومون　　وہ نامہ اعمال ہے ہمارا دیا جو ختم النبیین کاغذ

تمام اعمال عمر بھر کا ذرہ ذرہ جو وہ لکھ رہے ہیں　　طفیل حضرت کے کر دیں واپس کراما اور کاتبین کاغذ

اگرچہ گندہ خراب خستہ نہ قابل خط نوشتن ہو　　لکھے جو احمد کا نام اوسپر تو ہووے یکدم حسین کاغذ

ہو ہفت دریا دوات سارا تمام اشجار کلک ہووے　　نہ لکھ سکیں تب بھی ہر دو عالم ہو آسمان و زمین کاغذ

بروز محشر بوقت میزان بطور عرضی یہ نعت کو بس
بخدمت آنجناب رکھ دے حیا یہ عاصی کمین کاغذ

ردیف الرا

کم ہے کم راہ خدا مین جو ترے در کا فقیر　　او سکے دروازے کے قابل بھی نہیں ہون مین حقیر

کچھ نہ پائے بھید تیرا زندگی مین یارسول　　کیسے کیسے سر پٹک کر مرگئے عالم دبیر

صاف صورت ہو خدا کا ترے چہرہ مین ظہور　　اسلیے لا ریب تو بے مثل ہے اور بے نظیر

احد اور احمد مین حائل ایک میم ہے وو لباس　　دل کو جیون مہر منور رات کو ماہ منیر

ہو مسجع کلمہ طیب خوب ورجہ ہو سجا
وہ شہنشاہ ممالک اوسکا تو اعظم وزیر

خاص تجکو ہی بلا ہو شافع عصیان کا خطاب
لے تو اس عاصی امت کا خبر کچھ دستگیر

مہر کر جلدی بلالے دوسے یک یا ہنس گیا
کان ڈیرے ہی کھڑا ہون سر دسا ہر دم حقیر

اب حضوری چاہتا ہون سے خلاصی کا تو حکم
یون ہی کیا ہند حبس مین ہو رہون نام اسیر

ای حیا تم خوب ہو کیا خوب کہتے ہو غزل
رہنما بیشک تمہارے شعر کا احمد امیر

آتی ہو نور ضیا باغ و بہار
ہو گیا کہنہ نیا باغ و بہار

تھا قبل اپنے کو پژمردہ ہوا
اتبو کھلا کے جیا باغ و بہار

عکس اوسکے نور کا جب آگرا
ہو گیا بزم و دیا باغ و بہار

حسن خوبی دیکھ کر محمود کا
جان و جی قربان کیا باغ و بہار

کوچہ کوچہ شیر سب و لطیحا مدام
ہو گیا بس ہو گیا باغ و بہار

کیون تر و تازہ نہوئے دن بدن
آب کوثر کا پیا باغ و بہار

کلمہ اشہد پڑھا غنچہ شمر
عندلیبون کو دیا باغ و بہار

جب ہو آقا میرا آنو جوان
خط غلامی کا لیا باغ و بہار

نخل ایسا دین کا پھولا پھلا
ہو گیا ظلمت ریا باغ و بہار

جب بجا ڈنکا سفر شہ پیر کا
دیدہ دوا پنا سیا باغ و بہار

طیبی گل کا گلے پہنا جو ہار
ہو گیا تن من جیا باغ و بہار

پہونچا ہی جب رسول امین آسمان پر
پایا شرف مسیح یقین آسمان پر

چمکے جو نور شہ کا کہین آسمان پر
خورشید وارے جی کو وہین آسمان پر

تھا عشق قدسیون کو لقا بے رسول کا
حاصل ہوئی مراد قرین آسمان پر

پروین ہزار جان سے ہو کر فریفتہ
وارا قدم پہ ذرشین آسمان پر

و اعظمتا رسول کے ایسے قدم ہین پاک
رفرف نے خود بلا ہی جبین آسمان پر

ہو تو فت کچھ زمین پہ یہین حکم مصطفےٰ
لاریب ہی وہ حکم مبین آسمان پر

کل عرشیون نے ہو گئے ہو دب پڑھی درود
رکھا قدم جب عرش نشین آسمان پر

صلی علے کی دھوم مچی قدسیون کے بیچ
گذرا جو لامکان کا مکین آسمان پر

تضمین

بولا خدا اے تمکو مبارک ہو قدسیو	آیا ہے آج مالک دین آسمان پہ
تعظیم کو اٹھو اے فرشتو ادب کے ساتھ	آیا ہے انبیا کا نگین آسمان پہ
تولید مصطفیٰ کے سبب مومنو ہم	ہے قومیت مین بڑھ کے زمین آسمان پہ

میرے نبی کے اسمی صبح و مسا حیا
غمگین زمین پہ ہین نہ حزین آسمان پہ

عدیم المثل ہے سلطان عالم حق کا پیمبر	شفیع روز محشر ہے منظم حق کا پیمبر
ہے پردہ عین کا حائل دلا مطلوب طالب مین	نصیری کا خدا ہے آپ دایم حق کا پیمبر
ہوئی اصل عبادت ختم یارو سرور دین پہ	ہیں ساجد اور راسخ اور قایم حق کا پیمبر
نبی کے نام سے رنگیلے ہوش تیرے دل کو	ہے افلاطون کو اکسیر اعظم حق کا پیمبر
موخر چار حرفون سے نبی پیمبرون مین ہے	مگر ہے تین حرفون سے مقدم حق کا پیمبر
عزیز و شان حضرت کی عجب شان الٰہی ہے	ہے ہمراز حق کا پیمبر ہے ہمدم حق کا پیمبر

حیا تعریف کس منہ سے کرون سلطان عالم کی
ہے کل پیمبرون کا آپ خاتم حق کا پیمبر

واللہ اے میرے سرور	کر رحم و کرم مجھ پر	اے نور نبی اطہر	ہوں چرخ ستم سے حیران و مضطر
واللہ چمکا دے جلوہ	اور دکھلا رخ انور	اے محبوب داور	عاشق ہے دل غمگین یا دین اکبر
واللہ برق کے ساحر ہم	ہے اسکے طیان احقر	اے ساقی کوثر	اب مجکو دکھا یکدم وہ وجہ تیرا زیبر
واللہ فرقت میں تیری	ہے حال میرا ابتر	اے شافع محشر	کر لطف و عنایت سے شادان و خوشتر
واللہ تنگ ہین مولا	مین عجب ہے کھکر	اے افسر کے فہمہ	ٹک پاس بلا مجکو ہے ملک اندھیر گھر
واللہ ہم تیرا ہمدم	ہے میری زبان ازبر	اے پاک رسول اکبر	ہوں تیغ جدائی سے مین نیم ذبح اطہر
واللہ تیرا قدم دکھلا	ہے عاصی حیا چاکر	اے اول و آخر	لعلین اٹھانے کا ہے کام اے ناصر

ترجمہ غزل شہیدی علیہ الرحمہ

کہ آ اسجا پہ ہے میلاد سرور	کہ آ اسجا ہے محفل شاہ اکبر
کہ آ اسجا پہ جلوہ حق کا ظاہر	کہ آ اسجا پہ ہے وصف پیمبر
کہ آ اسجا پہ ہے انجم جو مشرف	کہ آ اسجا ہے رخشان مہر محشر
کہ آ اسجا پہ ہیگا سائبان چرخ	کہ آ اسجا ہے جا در ماہ بستر

کہ آ اسجا ہو مدح قامت یار
کہ آ اسجا ہو ثنا خط خال دلبر

کہ آ اسجا پہ ہیگا چہرہ رو
کہ آ اسجا پہ ہو شب عوج بحور

کہ آ اسجا پہ بلبل نغمہ خوان ہو
کہ آ اسجا ہو گل اور باغ دیگر

کہ آ اسجا شہید پہ دماغ اب
کہ آ اسجا ہو خوشبو عطر و عنبر

کہ آ اسجا چھپائے زار تو بھی
کہ آ اسجا ہو نعت مطلع انور

تتمۃ اولا مصرعہ بر غزل لطف علیہ الرحمۃ

ہجر گہ مین یا وصال مجتبے کو دیکھ کر
کیون نہ غش کھاؤن جمال مصطفے کو دیکھ کر

یہ عجائب عاشقی ہو جسکو کہنا چاہیے
وہ شب معراج مین آئے خدا کو دیکھ کر

وان پہنچینگے سیر ہو کر آب کوثر بے گمان
جو کہ ایمان لائے ہین یان مصطفے کو دیکھ کر

نیک نیت والے بندے یعنے امت احمدی
حشر مین جوش ہونگے دیدار خدا کو دیکھ کر

آن زمان ہدین کتنے بت پرستی چھوڑ چھوڑ
لائے سب ایمان رسول کبریا کو دیکھ کر

بدعتی گمراہ شرک اور منافق لوگ کا
کفر باطل ہو گیا اوس حق نما کو دیکھ کر

حسن مہر و ماہ اور یوسف کی یان کیا چیز ہی
شان حق یاد آئے روے مصطفا کو دیکھ کر

حور و غلمان و ملک ہونگے تعجب حشر مین
امت احمد پہ الطاف خدا کو دیکھ کر

وجد کے عالم مین آ بیخود ہوے بس لیے نبی
ہمنے قرآن مین تری وصف و ثنا کو دیکھ کر

مہ سے بڑھ کر شب کو عشاقہ زلیخا کی طرح
خواب مین چونکا ہون یک بدر الدجی کو دیکھ کر

مہر و مہ دونون کا غش کھانا قرآن مین کیا عجب
سورہ واللیل کو اور والضحی کو دیکھ کر

دیکھنا قسمت کے ہاتھ ہو آپ کا اصلی قدم
ملتے ہین مشتاق آنکھین نقش پا کو دیکھ کر

جب بھایا طائر روح کو چمن ہر ملک کا
خوش ہوا ایسا مدینے کے فضا کو دیکھ کر

سایۂ رحمت تمہارا اپنی شاہی سب سمجھے
سر پہ آتی ہو بلا ظل ہما کو دیکھ کر

دوستی جبکہ قبولا اپنی خواہش سے خدا
کیون نہ پھر جاے قضا اوسکی رضا کو دیکھ کر

حشر مین نامہ عمل پھاڑین گرا ماکاتبین
مصطفے کو دیکھ کر مشکلکشا کو دیکھ کر

گر ہون داخل احمدی خلعت پہنکر نعت برق
آگ لگ جائیگی جنت کی فضا کو دیکھ کر

کر نہین سکتا وہ کمل پوش کی مصرعہ بدل
مست ہو جاتا ہون مین کالی گھٹا کو دیکھ کر

جبکہ یہ دار الفنا سے کوچ کر جائینگے سب
کیون نہ کھائین زہر ہم آب بقا کو دیکھ کر

[illegible]	جیت سے ہین ... انبیا کو دیکھ کر
بخت وصلت کے برعکس ہی بخت ہجرت کا نصیب	تنگ ہون ای چرخ تیری اس جفا کو دیکھ کر
ہر کسی سے جیتے جی خصلت بری بد یان تمام	چاند سے چمکے جناب مصطفا کو دیکھ کر
اور جو اوس سے رہا ہون حیف ہی صد حیف ہی	خاک مین ملتا ہون بخت نارسا کو دیکھ کر
جب وے قطرہ ہین پسینے تیرے نوری تن کے وہ	کیون و شرمائین مہ و خور نقش پا کو دیکھ کر
پار کروائینگے جسدن تنگ راہ پل صراط	ساتھ ہونگے خضر بھی اوس رہنما کو دیکھ کر
یان محمد لطف علیخان باوضو کہتے ہین یون	سب ملک قائل ہین میرے اتقا کو دیکھ کر
شک نہین کہنے مین اونکے ساتھ وہ روشن ضمیر	حال و ماضی ابتدا اور انتہا کو دیکھ کر
منشی و شاعر زمان اور مولوی حافظ قرآن	ہین وہ باطن کے صفا سر ظاہرا کو دیکھ کر
مجکو وہ رتبہ ہنوز حاصل نہین یہ جو کہون	اونکے اور غیرون کے ہر اک مسودا کو دیکھ کر
آپ اپنے بخت سے ناہند ناہنجار رہون	ہند مین ملک سا وذریہ ناسہ کو دیکھ کر
یان کے دھانگڑ اوڑیون کا ہر سخن ہی اوڑیہ	اوڑسا مین بھی ہون یک ہر اوڑیا کو دیکھ کر
لاکھ مین دو چار جو مومن ہین یان خانہ نشین	اونکا بھی اوٹکل زبان ہی راسجا کو دیکھ کر
جب بھی ہی تو اوڑیہ آمیز ہندی بابت حیت	دال چاول کھچڑی آسا ذایقا کو دیکھ کر
اسمین پھر تمثیل تو ہین میر جی کو با گنوا اوڑے	کیا لکھون تمہارے ادق قافیا کو دیکھ کر
بورا مین یہ جاسی کبھی لچھیا کر وولن ان نہین	شاعرون کی پر اتنو شعرا کو دیکھ کر
ہی نمونہ یان کے دو بھاکے زبان کا اس جبہ	ہوش اوڑ جاتی ہی اور دو قاعدا کو دیکھ کر
یہ قصیدہ ہی تتمہ اولا ثانی معرعہ سے	فارسی را گھر چلا اب ہند را کو دیکھ کر
از طفیل آن شفیع حشر میرے تئین خدا	بخشدیگا بے شبہہ نعت حیا کو دیکھ کر

منفعت ہووے مجیدی گنج سے اب ای شفیع
آسرا تیرا لیا روز جزا کو دیکھ کر

ردیف رای ہندی

مضبوط و محکم سے دلا رشتہ نبی جی کا پکڑ	اوس سے تیرا ہو بھلا رشتہ نبی جی کا پکڑ
کیا بھروسا ہی یہ دم کا دم تو ہی مثل حباب	خوب دنیا ہو چکا رشتہ نبی جی کا پکڑ
دام دشمن ہو کے کیون چرخ کہن ایسا ہوا	دوستی نادان پر جفا رشتہ نبی جی کا پکڑا

حج کعبہ اور زکات کلمہ و روزہ نماز
پنجگانہ کر ادا رشتہ نبی جی کا پکڑ

ہند راے نعت احمد کا ختم بس یک غزل
لکھ حیا ردیف زا رشتہ نبی جی کا پکڑ

ردیف زا

تجکو خالق نے کیا اسلیے پیدا ای مغز
تا ملے عشق نبی کا تجھے سودا ای مغز

گل مقصود نہ آیا ہی مرے ہاتھون مین
بوے امید سونگھاون مین تجھے کیا ای مغز

دیکھیو کردہ تیرے بادام مزاجی غم مین
مغز بادام کہلاتے ہین اطبا اے مغز

دل کو وحشت ہی جگر کو ہی سدا بیتابی
مجکو سرسام ہی بس عشق نبی کا ای مغز

مغز خورشید ہی جس حسن کے آگے پانی
حسن زیبا ے کی وہ رکھ تو تمنا ای مغز

تین حرفون سے نکیون یاد کرے مولا کو
چار حرفون مین ہی مبہم معما اے مغز

صاحب علم و حیا کے ہی توسل سے تو شاد
تیرے باعث سے ہی روان عقل کا دریا ای مغز

ہی آج بزم مولد خیر الوری عزیز
پڑھ تو ثناے پاک رسول خدا عزیز

تحت عرش سے ہی فرش تلک اوسکی صفت کا
کر وصف تو بھی شام و سحر سر جھکا عزیز

کب ہوگا مجکو عالم رویا مین وصل نیک
روے نبی پاک ہی روے خدا عزیز

یوسف صفت ہزارون ہین جس شاہ کے غلام
ہین کئی زلیخا شیفتہ مصطفا عزیز

گو ہی جمال یوسفی اوسکا خدائی حسن
سو جان سے فدا ہی یہان مصر کا عزیز

کہتے ہین جسکو لوگ ہما ہی وہ کیا عزیز
رحمت نبی کی پھرتی ہی صبح و مسا عزیز

کانون عقل مین ابھی شعلہ بھڑک اوٹھے
چمکے اگر جمال شہ با صفا عزیز

ہر دم گزار عرضی مشکل حضور مین
مشکل کشا ہی شافع یوم الجزا عزیز

حرز گلو ہی اسم معظم حیا مجھے
ہون مستحق مین جنت فردوس کا عزیز

یا نبی اپنے کرم سے مجکو کر دے سرفراز
جنت الماوی ارم سے مجکو کر دے سرفراز

روضۂ اقدس دکھا دے بس ہی دل مین آرزو
اور وہ بیت الحرم سے مجکو کر دے سرفراز

وقت نزع کہنا میرے لیے ملک الموت کو
بہت آسا اور رحم سے مجکو کر دے سرفراز

گنج بد سے باز رکھ او منفعت نیکی کا دے | پاپ کے بدلے دھرم سے مجکو کر دے سرفراز

بزم شہ شم ہی تختم باحیایان امر مجید
روز محشر میں بھرم سے مجکو کر دے سرفراز

مربع از طرف مصنف معجزۂ نبی اشرف

میرا ہی سخن لالۂ بستان کے برابر | ہر لفظ مرا نرگس چشمان کے برابر
ہر نقطہ ہی میرا گل ریحان کے برابر
دیوان ہی مرا روضۂ رضوان کے برابر

ہر صفحۂ دیوان ہی مرا باغ سمرقند | ہر مطلع ہی شیرین میرا مثل شہد قند
ہر بیت ہی خورشید دواوین کا خرسند
ہر فرد ہی میرا مہ تابان کے برابر

ہی میرا مثلث گہر قلب سخن سنج | ہی میری رباعی ربع مسکون مین ہی گنج
ہی میرا مخمس گل لالہ و سمن سنج
ہی میرا مسدس گل خندان کے برابر

ہی میرا مسبع ہفت کشور کا ستارا | ہی میرا مثمن در شہوارہ کا پارا
ہی میرا متسع نیا نہ کرسی کا تارا
ہی میرا معشر ابر نیسان کے برابر

ہی بیت میرا مطلع انوار کا مونس | ہی مصرعۂ موزون میرا گلزار کا مونس
ہی نظم و نثر میرا ہر اک یار کا مونس
ہی میری غزل لعل بدخشان کے برابر

ہی میرا دہن کان ثنائے شہ والا | ہی میرا ذہن کان ثنائے شہ والا
ہی میرا سخن کان ثنائے شہ والا
ہی قلب مرا عقل مین سحبان کے برابر

تحریر ثنائے شہ عالم سے مرا کلک | فائق ہی سدا شاخ زبرجد پہ صفا کلک
ہی قبلۂ مدحت کا یقین قبلہ نما کلک
ہی کلک مرا پنجۂ مرجان کے برابر

جس ورق پہ تعریف پیمبر کی رقم ہو — وہ ورق نکیون مہر درخشان سے بہم ہو
لکھتا ہی قلم مدح نبی سجدہ مین خم ہو
دا وات نکیون ہو چہ فیضان کے برابر

٩ اب آگے مین کرتا ہون رقم یار روایت — بیشک یہ روایت ہی سزا وار درایت
عزت مین شرافت مین روایت ہی بغایت
ہی شان نبی شوکت سبحان کے برابر

١٠ یک روز ابوجہل ابوغاثلہ دونون — حسرت کا لگے پھوڑنے کو آبلہ دونون
اور کید کا پہر جمع کر وہ قافلہ دونون
آئے بے ادب وہ شہ ذیشان کے برابر

١١ بولا شہ ذیجاہ سے بوغاثلہ اودم — اک عرض ہماری ہی سنو سید عالم
مشہور نبی آپ جہان مین ہو مکرم
دو مدعا امید مرادان کے برابر

١٢ یثرب کے گلستان کے گل سرو صنوبر — ہو لعل بدخشان کے مزیب و منور
ہو برگ زمرد کے اور الماس کے ہو پر
ہو شاخ زبرجد کے سلطان کے برابر

١٣ اور طوطیان چہراج کی ہو ان شاخون مین پیدا — پر اونکے ہون یاقوت کے منقارین ہون یبا
اور دیوین گواہی وہ رسالت پہ ای مولا
اور بولین ترا نام سمجھ جان کے برابر

١٤ تب لاوینگے ایمان سمجھ تمکو پیمبر — اور دوسرا کیا مشت مین ہی بولے اطہر
تحقیق نبی سمجھینگے ہم دل سے ای ناصر
ورنہ تو ہی کذاب ابوالجان کے برابر

١٥ حضرت نے سخن سنکے وہ مردود کا اودم — ٹک نار کے دریا مین گئے سید عالم
حاضر ہوئے جبرئیل نے درخدمت اعظم
فرمانے لگے سیر سلیمان کے برابر

١٦ ہو آئینۂ حق یہ ترے دل کی صفائی — ہی قبضۂ قدرت مین ترے ساری خدائی

جو تیری مشیت میں نہ ہو وہ حق سے بن
دکھلا دے لیجا جاید گلستان کے

۱۷ ہے مشت میں اوسکے جو نہان لعل بدخشان | | ود لعل مین ہو | رہو ئی تیرے ہی لیے
ہے برگ گیاہ اوسکے دہن بیچ نمایا | ئی تیرے ہی لیے
دے معجزہ اونکے دل حیران کے بر

۱۸ حضرت نے بشاشت سے ہو خرم و خندان | | دکھلا دے لیجاہ | سے لبس حسن وجاہ تھی
جو جو کہ کہا تھا سو بجا پایا وہ دنا دا | ہے اوسکی نباہ تھی
پر طوطی سخن بولی سخندان کے برا

۱۹ بیشک ہے پیمبر تو تری سچ ہے نبوت | | جو تجکو نبی جا | مشکلکشا بھی تو
حضرت نے پھر انگشت سے کر اپنے اشارے | کان حیا بھی تو
دو پارہ کیے لعل کو ریطان کے برا

۲۰ ظاہر ہوا اوس لعل سے وہ کرم سیاہ رو | | اور اُسکے دہن | سرف
سب دیکھ کے یہ معجزہ کفار بجوش | پیمبر کے برابر
کلمات پڑھے دل سے مسلمان کے برا

۲۱ پر دونون لعینون نے نہ ایمان قبولے | | اندھے ہو وہ ایما |
ہنس ہنس کے زبان پی وہ نادانون نے کھو | لاسے محمد
جادو میں محمد ہے شفندان کے برابر

۲۲ اب آگے حیا کیا میں لکھوں حال شہ جان | | ہے شاہ کے احوال | فضل بلاغت
امید ہے یہ شاہ سے ہر لحظہ و ہر آن
رکھ اول کو مرے خوش گل خندان کے بر

مخمس بطور ترجیع بند بر اک مصرعہ مولانا جامی عا

کونین میں اے مولا ترا حکم سر بسر | | یک مو نہ ترے حکم | سا دربان پیمبر
ساری خدائی چلتی ہے تیری ہی رائے پر | | کرتے ہین یہی ذکر ہر
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر
آگے سے تیرا پیدا نہوتا اگر چہ نور | | ہرگز نہوئے تا | شاہ حق کے پیمبر

بیٹھے تھے یہ چارون شہ اطہر کے برابر

ناگاہ ابوجہل لعین ساتھ لیے کفار — وارد ہوا در خدمت آن سید ابرار
شوخی سے لگا کہنے کو اے مونس کرتار
دے معجزہ اب مجکو ہون زر کے برابر

سمجھونگا نبی تجکو مین اور لاؤنگا ایمان — مین ایک تو کیا سارے قریش ہونگے مسلمان
یکسر خبر ہی یان عام ابوطلب کی نہیان
مقصود نہو خیلی کے گھمنڈ کے برابر

فوراً تو اسے قبر سے اے نور جلا دے — اور ہاتھ پہ یکبار وسکے کبوتر کو بٹھا دے
الماس کا تن لعل کی منقار لگا دے
پر اوسکے درخشندہ ہون جوہر کے برابر

اور دیوے کبوتر وہ رسالت پہ گواہی — تب جانون مین سچ تجکو ہی کونین کی شاہی
ورنہ تجھے ذلت ہی خرابی ہی تباہی
ہر کوئی تجھے جانیگا کمتر کے برابر

خاموش رہے سنکے نبی اوسکے سخن کو — پھر یاد کیے اپنے خدائے ذوالمنن کو
کچھ دیر نہ تھی کھولتے ہی شیرین دہن کو
جبریل کھڑے آن کے ناصر کے برابر

پھر حق کی اشارت سے کیے آپ کو آگاہ — حضرت نے کہا لفظ قم اوسوقت بے شبہ
زندہ ہوا وہ مرد بفیض شہ ذیجاہ
آیا بادب صاحب افسر کے برابر

پھر بولا وہ حمامۂ الماس شہادت — حقا تو پیمبر ہی تری سانچ رسالت
تو ماہ ہی گوہر ہی تو ہی کان شفاعت
ہرگز نہ کوئی دوسرا سرور کے برابر

یا شاہ نبوت کا ترے جو کرے انکار — اللہ کی مردود پہ ہر دم رہے پھٹکار
جو کوئی ہو تیری رسالت سے خوش ہر بار
حق خوش رکھے اوسکو مہ انور کے برابر

کلیات نعتیہ

السلام ای صاحبِ خیر الانام / بت پرستی کارخانہ یان تمام
السلام ای صاحب کہف الورا / آج تک نو پشت ہوتا ہی مرا
السلام ای صاحب معنی متن / تھے بزرگان میرے پہلے برہمن
السلام ای صاحب کردار نیک / روک بیدی چار بیدون کے بھی ایک
السلام ای صاحب فرقان بری / تھی ادپادھی اون سبھون کی بھٹ سری
السلام ای صاحبِ زنار توڑ / ایک ادنے سے بت پرستی دل سے چھوڑ
السلام ای صاحبِ خاص و عام / بھٹ سری سر بسر اونکا تھا جو نام
السلام ای صاحبِ روشن جہان / اسم پھر اونکا ہوا سرمست خان
السلام ای صاحب باغ و بہار / کفر کا جاتا رہا سب کاروبار
السلام ای صاحبِ دین نظر / ہوگئے مومن وہ دین مین خوبتر
السلام ای صاحب صدر العلا / اونکی اولادون سے مین ہون برملا
السلام ای صاحبِ لطف آگین / اور کچھ ہو خفاش کی صورت زمین
السلام ای صاحبِ اخوان غور / پرورش ہوتا ہون وس سے کوئی طور
السلام ای صاحب دین پرورا / کلمہ تیرا پڑھ نام لیتا ہون ترا
السلام ای صاحب کون و مکان / ہون ترے مین در کا کتا بیگمان
السلام ای صاحب ہر دو سرا / ہو گذارا تیرے جھوٹھے سے میرا
السلام ای صاحبِ عرش نشین / ہی تری ہی ذات کا مجکو یقین
السلام ای صاحب رتبہ بلند / زین قبل تھا اک مسلمان شاہ ہند
السلام ای صاحب والا جناب / وہ دیا ہی خان لقب جو نیہ خطاب
السلام ای صاحبِ گیتی پناہ / سارے شاہون کا توہی ہی بادشاہ
السلام ای صاحب سابق نبی / ہی ترے قبضہ مین ملک اور سبھی
السلام ای صاحبِ امی لقب / درجہ اعلے تجھسے ملنا کیا عجب
السلام ای صاحب اعلے العلے / کر حیا کا دین اور ایمان بھلا

اتمام ہوئی چھٹوین محفل یعنے مولد شریف حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نور ضیا کی
جلد ششم از کتاب با خطاب معلے القاب مسمی بنعتیہ دیوان مجید تصنیفہ جو نیہ عبد المجید خان المتخلص منفعت الحیا کی

کلیات نعتیہ

لولاک لما خلقت الافلاک

حبذا صلوا حبیبا بل ہماو قل لا تعد | الحفیظ و الحفیظ و المدد یا المدد

جلد ثانی مولد شریف

قفل ایمان میں جو ہے منفعت دین کی کلید | مخزن نبوت مسمیٰ نعتیہ دیوان مجید

چھاپہ خانہ منشی نولکشور میں با صد رونق و زینت چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محفل منتہی ہی ماہ ربیع — ہفت افلاک پر ہی شاہ ربیع
الصلواۃ والسلام علے خیر الفتہ — [illegible] علیک اللہ یا سلم علیک صلے
تحیۃ و تسلیم و صلوا حبذا یا مرحبا — بھیج یارب سیال وماہ و روز و شب بر مصطفی

ردیف سین غیر منقوطہ غزل قیام برائے تعظیم

آج پیدا ہوا وہ نور لباس — کیسی ہی تمکنت سے حور لباس
اٹھو بہر تواضع ای یارو — پہن آیا نبی طہور لباس
مصطفے نام عرف احمد کو — بھیجا پہنا کے یان غفور لباس
بے وضع اوسکے تن پہ کیسکہ ہو — پہننے کا جسے شعور لباس
پیدا ہوتے ہی آپ جنت سے — آیا اوس پاک کے حضور لباس
جن اور انس تو ہین حیرت مین — دیکھ پہر عرش ہون ہر طیور لباس
اول و آخری کا کل رتبہ — پایا باطن سے وہ ظہور لباس
تھی وہ جلوہ یہی محمد کی — لیا سرمہ کا جب کہ طور لباس
باحیا ہیٔو کرد و زانو سے — پھاڑ دو فسق کا فجور لباس
رخشان ہو جیسے خ دل پہ محبت کا نور شمس — ہووے نکیون طلوع مسرت کا نور شمس

ہوتا ہی آفتاب فلک شام کو غروب
روشن ہی ایک سان وہ نبوت کا نور شمس

پوشیدہ مہر ہوتا ہی در تکہ سحاب
رخشان ہی صبح و شام رسالت کا نور شمس

دریوزہ خواہ ہوتا ہو خود مہر آسمان
چمکے ہو جب نبی کی سخاوت کا نور شمس

خورشید کو زوال ہو ابر سیاہ سے
ہو نور بار شاہ کی عزت کا نور شمس

یارو نہ کیون ہو دو جہ امید بار دار
ہی پر بہار شاہ کی رحمت کا نور شمس

کشت مراد کیچ الم سے ہو خشک آج
چمکے اگر نبی کی شفقت کا نور شمس

ہی آفتاب برج شفاعت کا شاہ دین
قرآن ہی ذکر تقوی و طاعت کا نور شمس

چمکائے چرخ دل پہ چھائے رسول پاک
فرحت کا نور شمس فضیلت کا نور شمس

آج وہ افسر مرا محبوب رب دلچسپ لبس
سید و سرور مرا محبوب رب دلچسپ لبس

ہم گنہگارون کے لیے وہ ہوا جلوہ کنان
شافع محشر مرا محبوب رب دلچسپ لبس

صابران تشنہ لب کو وہ بلانے والا آب
ساقی کوثر مرا محبوب رب دلچسپ لبس

ہر درون عارفان کا روشنی خوبی چمک
تابان اختر مرا محبوب رب دلچسپ لبس

ابر رحمت کا وہ نیسان بحر نبوت کا صدف
بے بہا گوہر مرا محبوب رب دلچسپ لبس

مخزن الاشعار کا الفاظ و دا اے شاعر وہ
مطلع انور مرا محبوب رب دلچسپ لبس

معدن رہ راست کا ایمان ہی وہ بالیقین
دین کا رہبر مرا محبوب رب دلچسپ لبس

ماجد ماہ شرف پر نور کا شعلہ وہی
نیر اکبر مرا محبوب رب دلچسپ لبس

خود خدا عاشق ہی اوسکا یہ خبر قرآن مین
ہی نبی اطہر مرا محبوب رب دلچسپ لبس

ہجر مین مجکو دیوانہ کر رکھا ہی بے وصال
جانی و دلبر مرا محبوب رب دلچسپ لبس

دین پر وہ شاہ دین کے ہی حیا کا اعتقاد
اول و آخر مرا محبوب رب دلچسپ لبس

دکھا دو بندۂ احقر کو بوستان فردوس
تمھاری جائے مبارک ہی ہر زمان فردوس

نماز میرے جنازہ کی حاجیان پڑھلین
اوٹھالین لاشہ مرے پر کو زائران فردوس

سدا ہی آپ کا نعلین گاہ عرش عظیم
مکان تمھارا ہی لاریب لامکان فردوس

وطن کو آپ کے میو بچون ہی آرزو دل مین
یہ شدرا مین ہی اور آسمان فردوس

تمھاری اقدس عالی ہی غیر شبہہ و ریب
ہی مجکو رویت خلاق کا گمان فردوس

مدام درد جدائی مین صبح و شام ترے
ہی میری آنکھون سے افسوس خون روان فردوس

بنا ہے پاک مین تین تیرے جان اور دل سے
ملک و حور و پری اور انس و جان فردوس

کردن مین کیون سخن زشت سے تبہ اسکو
بنایا حق نے ہی ہر ثنا زبان فردوس

خطا کا کانٹون نے دامن کو میرے دست کیا
پھر ایا آدم بن کو جہان جہان فردوس

نبی کے واسطے اور اونکی امتون کے لیے
سجا رکھا ہی خدا کیا کرون بیان فردوس

نہ آوے ہاتھ سخن مین ترے جیا صنم
کہین سنے ہو ہوا ہی کبھی خزان فردوس

ردیف شین منقوطہ

ہوتا ہی وصف سنکے ترا او جہان غش
پھر کیونکہ وصف مجھ سے ہو میری جان غش

یکبارگی دکھا دے رخ رشک آفتاب
ہون تیغ ہجر سے ترے مین نیم جان غش

قران مین ہی وصف و ثنا تیری جابجا
ہی صاف تیرے وصف مین میری زبان غش

ترے غم جدائی مین اس ناتوان کا
آنکھون پھر ہی آنکھون مین آنسو روان غش

گلزار پاک تیرا دکھا مجکو لطف سے
دیوانہ وار دشت مین ہون مین دوان غش

جور و جفائے چرخ سے یارب امان دے
مجکو بنا رکھا ہی عدو و آسمان غش

ہجران شہر اقدس و طہ مین یہ جیا
رو رو کے زار زار نہان و عیان غش

اس جہان مین مومنو اب جبکہ تم رکھتے ہو ہوش
خوب ہوشیاری کرو اب جبکہ تم رکھتے ہو ہوش

خوب تب دل سے سنو اب جبکہ تم رکھتے ہو ہوش
بخشا مت وہابیو اب جبکہ تم رکھتے ہو ہوش

مصطفی کے طالبو اب جبکہ تم رکھتے ہو ہوش
بس فرو داد و سپر ڑھو اب جبکہ تم رکھتے ہو ہوش

سر کو فدے دو عاشقو اب جبکہ تم رکھتے ہو ہوش
خوش چلن ہو جاہلو اب جبکہ تم رکھتے ہو ہوش

کیا ہوا مین غافلو اب جبکہ تم رکھتے ہو ہوش
رب ستی اپنے ڈرو اب جبکہ تم رکھتے ہو ہوش

تن بدن خوشبو ملو اب جبکہ تم رکھتے ہو ہوش
دین حق کے صاحبو اب جبکہ تم رکھتے ہو ہوش

آنکھ سے بس دیکھ لو اب جبکہ تم رکھتے ہو ہوش
ای لعینو دشمنو اب جبکہ تم رکھتے ہو ہوش

ای جیا دوستو اب جبکہ تم رکھتے ہو ہوش
با ادب بیٹھو اٹھو اب جبکہ تم رکھتے ہو ہوش

١

ای حرامی امتی ہو اب جبکہ تم رکھتے ہو ہوش
راہ حق کا رہرو ہو اب جبکہ تم رکھتے ہو ہوش

دو رخی کیون منکر ہو اب جبکہ تم رکھتے ہو ہوش
جنتی اکیدم ہو اب جبکہ تم رکھتے ہو ہوش

مالدار و منعم ہو اب جبکہ تم رکھتے ہو ہوش
بس نبی کا نام لو اب جبکہ تم رکھتے ہو ہوش

بے ایمانو مفلس ہو اب جبکہ تم رکھتے ہو ہوش
جان دو حق مین مرو اب جبکہ تم رکھتے ہو ہوش

نعت احمد کا لکھو اب جبکہ تم رکھتے ہو ہوش
اچھا ہو سو ہو اب جبکہ تم رکھتے ہو ہوش

ردیف الصاد

ہمیشہ ای محمد مصطفی حرص
نپٹ مجبور ہین میرے تئین کیا حرص

وہ کافر بخت ظالم بے مروت
نہایت سنگدل بس بیوفا حرص

گئے راضی گئے ناراض ہی دل
کہ وہ بد حال میرا کر دیا حرص

نہ اولا کی خبر نہ آخری کا
شروع انجام دونون یک احرص

سوا بد کے نہ نیکی سے اوسے کام
نہایت پر جفا اور پر دغا حرص

حریصی کارخانہ سے نبی تم
بچاؤ اب بچاؤ ہی برا حرص

سیاہی جا سفیدی کا ہی سودا
ہی برزن گرم تو بھی ہی حیا حرص

شے مجھے یا مصطفی اطہر ہو اسلام خاص
دین و ایمان کی صراحی شیشہ سے یکجام خاص

مین ترا مداح ہون روز ازل سے آج تک
رات دن سر کو جھکانا ہی مرا یہ کام خاص

طاعت و تقوی طہارت اور ہدایت کا طریق
کلمہ طیب ہی تیری سرکار سے انعام خاص

ہین ترے تابع مطیع کل خلق نبی نیک ذات
شرق سے لے غرب تک عرب و عجم کے عام خاص

کیا اچھا ہی یا اچھا نعت نبی کا وصف خوان
مین فلک کے ہر ملک سے یہ سنا الہام خاص

ہی ثابت جسکا ایمان وہ بھلا شخص
جو بے ایمان گمرہ وہ برا شخص

دو جگ مین صدق دل سے یا محمد
تیرا جو کہ مطیع ہی وہ بڑا شخص

سنگ کفر ہی سے اسلامی ہوا جو
عجب یک رنگ جوہر وہ بنا شخص

پڑھا جو کلمہ اوس نور نبی کا
صفا اپنے کو سب سے وہ ہوا شخص

تری راہ یقین کو جسنے پکڑا
بیان اور روا انکا پایا وہ مزا شخص

کلیات نعت

ترے فرمان سے جس نے نہ پھیرا
حیا کی ذات پر بس مرحبا ہی

ہوا در دمہ خدا سے وہ صد شخص
حیا جسکو نہیں وہ بے حیا شخص

ردیف الضاد

مرتا ہی تیرے ہجر مین اے جان یہ مریض
ہو آیا دم وصال کا مہمان یہ مریض

دلدار البطحی لقب آ جلد سے خبر
روتا ہی زار زار ہے حیران یہ مریض

اے آفتاب چرخ جلالت شتاب آ
تڑپے ہی خار خس پہ اب ہر آن یہ مریض

یہ حل صبا خدا کے لیے مجکو وان تلک
دیکھے لب صاحب قرآن یہ مریض

ہوئیگا وقت نزع یہی اے امین حق
سونگھا نہ تیرے روضہ کا ریحان یہ مریض

ہو جبتلک نہ نور ترا موج زن دہان
سمجھے ہی بیت فرح کو زندان یہ مریض

روز حر رمین شہ رونق دہ سراج
ڈھونڈیگا تیرا سایہ داماں یہ مریض

ہونا شفیع نزد خدا حشر مین رسول
ہوتا ہی تم پہ جان سے قربان یہ مریض

اے معدن حیا نہ ہوا ہائے اب تلک
وہ باب نور بار کا دربان یہ مریض

عجب قرآن نبی نعت کا تمہارے بیاض
ہی سی سے مثل یہ دیوان بیچ پارے بیاض

سما سا ورق و صفحہ مین ثنا صفت کا حروف
چمک رہی ہی زمین پر مثال تارے بیاض

ہین دیکھ دنگ اور پڑھ سکے اپنے دل مین اکثر
یہود گبر و مجوس و ہابی و نصارے بیاض

یہان بھی ورد ہر ایک آدمی کا لیل و نہار
پڑھینگے وان بھی ملایک قدسی سارے بیاض

حیا نہ پروا ہی نامہ عمل سے اپنے کبھی
بدست ہوگا بہ محشر یہی ہمارے بیاض

امید ہی غفور سے ہو جبکہ تیرا فیض
پاؤن خبر مین دور سے ہو جبکہ تیرا فیض

شافع ہی تو مین گرچہ کیا ہون خطا بہت
مجرم نہون قصور سے ہو جبکہ تیرا فیض

یہ کیا عجب تو چاہے تو شیطان کو بخشدے
کیا خوف پھر نشور سے ہو جبکہ تیرا فیض

مشکل ہی کار و بار شریعت کا جاننا
واقف ہون اوس امور سے ہو جبکہ تیرا فیض

بندے مین زندے اب بھی ہین تبریز کی طرح
مرکے اوٹھین قبور سے ہو جبکہ تیرا فیض

ہرچند جال مکر بچھایا ہی کہنہ چرخ
امان رہون فتور سے ہو جبکہ تیرا فیض

کیا خوف دار فانی سے لاریب مین پچون
ہر فسق اور فجور سے ہو جبکہ تیرا فیض

شہزادی دخت رز کو جدا کر کے مست ہون
مخمور ہی طہور سے ہو جبکہ تیرا فیض

کیا اس دیوان خانہ مین منشی گری کرون
تب لکھون مین شعور سے ہو جبکہ تیرا فیض

ہر غم فصلی کیا ہو مرے صبر کے قریب
کر لون نباہ کھجور سے ہو جبکہ تیرا فیض

رب کا مین بندہ گندہ و لیکن ترا ہی ہون
قربت ملے حضور سے ہو جبکہ تیرا فیض

دین کا سفینہ میرا نہ ہو جاوے کیون عبور
دنیا دی ہفت بحور سے ہو جبکہ تیرا فیض

گو لاکھ مین شمع سا ہون تب بھی جلا نہین
روشن درون ہو نور سے ہو جبکہ تیرا فیض

داماد کرنے راضی ہو رضوان تو سمجھے
کر لون مین شادی حور سے ہو جبکہ تیرا فیض

بند کر رکھین ملائکہ تا حشر کیا ہوا
روح نکلے نفخ صور سے ہو جبکہ تیرا فیض

نکلون خلیل سا مین اوڑ ہیہ کا فارسی
آتش بھرے تنور سے ہو جبکہ تیرا فیض

ای چشم موسئ سرمہ ہو اول حیا کا جبل
کچھ کم نہین ہی طور سے ہو جبکہ تیرا فیض

مطلبی ترجمہ از غزل فارسی بابا فغانی علیہ الرحمہ

جان چمن سے سرو قد آیا نکل بغرض
وہ نخل انس حسن خدا آیا نکل بغرض

منہ دیکھنے کو او سکے ہو گلزار منتظر
شاخون سے پھول بے مد آیا نکل بغرض

اب وہی ہی جمیل مگر اسکے پھر قبل
کنعان سے شور سرمد آیا نکل بغرض

ہو سر سے تا قدم وہ نہال تمام جان
چو آب حیوان جزر مد آیا نکل بغرض

آن ماہ خواب ناز سے مست ہو تمام رات
از جیب مہر باید آیا نکل بغرض

پڑھنا غزل فغانی کا ہر اک چمن مین حسن
بلبل سے نغمہ احمد آیا نکل بغرض

ہو اسکا ترجمہ بھی الگ قافیہ ردیف
اوس سے حیا کا مقصد آیا نکل بغرض

ردیف الطا

خوش ہو ترے نخے عدم سے رنج ہی کیا ہم فقط
جائینگے بس لیکے ترا اس جہان سے غم فقط

دل مین جو امید تھی اوس سے رہے مایوس ہو
داغ حسرت کھا کے جائیگا یہ دھڑ سے دم فقط

زندگی مین شربت دیدار تو حاصل نہین
وصل تسکر کے ہو بدلے ہجر ہی کا سم فقط

تلملاتا ہون مثالِ ماہیِ بے آب کے	عیش و عشرت خواب ہی اور تعزیت ماتم فقط
رو رو آنکھون سے ہمیشہ رات دن یہ ہیک	اشک دُردانہ بنے ہی مثل قطرہ یم فقط
کوئی دم تا عمر بھر فرصت نہین میرے تئین	ہر گھڑی ہر ساعت اور ہر لحظہ چشم پُرنم فقط

ای حیا میر سلیمان کا تو لکھ اب غزل ظا
خاتمہ ہی ای حیا ردیف طا خاتم فقط

ردیف الظاء

میلاد عیش و عشرت ہی کر تو حیا لحاظ	میلاد جائے عبرت ہی کر تو حیا لحاظ
کیا رونق آلہی سے پیدا ہوے نبی	میلاد دلکو حیرت ہی کر تو حیا لحاظ
لا اعتبار کفرون کو لاریب آج کل	میلاد دیکھ غیرت ہی کر تو حیا لحاظ
یک ماہ سال بھر مین سب ہوتے ہین آ کے جمع	میلاد سے یہ عزت ہی کر تو حیا لحاظ
دیتے ہین آسمان سے ندا حور و قدسیان	میلاد بزم خلقت ہی کر تو حیا لحاظ
مشکلکشائی کیون نہو مشکلکشا سے آج	میلاد دافع آفت ہی کر تو حیا لحاظ

دین نبی مین اے حیا ایمان ہی کلید
میلاد قفل الفت ہی کر تو حیا لحاظ

ردیف عین

پردہ باطن سے جبکہ صاحب افسر طلوع	ہو گیا ظاہر مثالِ نیر اکبر طلوع
ایک ایک اونکے مصاحب اسطرح تھے باصفا	شام سے صبح تلک جیون ہوتے ہین اختر طلوع
دیکھو اب قسمت کی خوبی آگئی ہر بالائے بام	ہم گنہگارون کے باعث شافع محشر طلوع
صابران تشنہ لب کے واسطے ای ہمدمون	سالگین بھر بھر کے دینے ساقی کوثر طلوع
وہ مرا نورِ خدا نور الہدا خیرا لورا	دو جہان مین با تجلی اندر و باہر طلوع
راہ گم گشتہ کے ہادی اور ہمارے رہنما	بحر نبوت کے لہر مین وہ خضر اطہر طلوع

ای حیا ہی اس جہان مین شمس اصلی کو زوال
نور احمد تا قیامت اوّل و آخر طلوع

پڑھون کلمہ طیب بوقت نزع	کہون کلمہ طیب بوقت نزع
دل و جان لگا اپنا از گوش ہوش	سنون کلمہ طیب بوقت نزع

یقین اور ایمان سے شربت بنا — پیئون کلمہ طیب بوقت نزع
سدا ور گلو اپنے تعویذ کر — رکھون کلمہ طیب بوقت نزع
ای مولا مین ورد زبان باحیا — کرون کلمہ طیب بوقت نزع

ترجمہ از غزل فارسی امیر خسرو

کیا عجب چہرہ ترا ہی نور رخشان ای شفیع — ہرگز نہو مجھ سے بیان گو ہون ثنا خوان ای شفیع
چالاک ہی تو از پری گل برگ سے نازک تری — جو کچھ کہون وہ دلبری سب تجھ مین شایان ای شفیع
در دو جہان ای مہر تیر لیکن تو یک چیز ہی دگر — دیکھا ہون وہ جو نا قدر بسیار خوبان ای شفیع
ہرگز نہ آوے در نگاہ زیادہ ترے رخ سے ای شاہ — ہین تو نہ جانو مہر و ماہ یا شمع تابان ای شفیع
ہین ترا تو میرا اگر تو مین ہون تن اور تو جگر — کوئی نہ بولے ہین دگر اور تو دیگر جان ای شفیع
عالم سبھی مستانہ ہین خلق جہان دیوانہ ہین — سارے بتان ویرانہ ہین اور رسم کفران ای شفیع
خسرو غریب ہی اور گدا ہی شہر مین تیرے پڑا — کر تو نگاہ بہر خدا طرف غریبان ای شفیع
ہر جو چیاہے منفعت عبد المجید وہ منفعت — ہو منفعت مین منفعت ہرگز نہ نقصان ای شفیع

رکھ اصلی مطلب کو دلا کر ترجمہ اوسکا بھلا
حرف ای شفیع آخر ملا بدلا ہون لفظ یان ای شفیع

تتمہ اولا مصرعہ بر غزل مولانا شہیدی

صبح و شام حسن کے خواہان گل و آئینہ و شمع — ای صنم تجھپہ ہین قربان گل و آئینہ و شمع
اپنی ہی شکل کے سا تجکو بنایا ہی خدا — ہین ترے رخ سے پشیمان گل و آئینہ و شمع
کوئی لینے کو تبسم کوئی خوش کوئی ہنسے — ہمدیگر ہوتے ہین نازان گل و آئینہ و شمع
ای نبی محفل میلاد ترا دیکھ یہان — خستہ و مضطر و حیران گل و آئینہ و شمع
غش ہین بیخود ہین و بیہوش ہین بس شام و سحر — دیکھ صورت جانان گل و آئینہ و شمع
رات دن ہجر فراق اور جدائی مین سدا — ہمہ تن غم سے گدازان گل و آئینہ و شمع
اسم اعظم ترا جب تک کہ وہ سنتے ہین بغور — نہین بجھتے ہین پریشان گل و آئینہ و شمع
سال بھر بارہ و سوا ماہ ربیع الاول کے — کہ پھرا کرتے ہین عریان گل و آئینہ و شمع
آج کل محفل میلاد سے ہی اونکی قدر — ہین ترے بندہ احسان گل و آئینہ و شمع
ماہ و خورشید سے بڑھ کر کے نکالے اپنا — اسطرح دست دگریبان گل و آئینہ و شمع

شعلہ و عکس و خوشبو کی بیان کیا ہی بہار
کہتے ہین سارے سخندان گل و آئینہ و شمع

آج اس بزم مین یکبارگی وہ مست ہوے
سنکے یہ نعت کا دیوان گل و آئینہ و شمع

کیا حقیقت مین وہ سب با حیا کہتا ہی شہید
تیرے ہوتے ہوے ای جان گل و آئینہ و شمع

ردیف غین

ہو گیا سارے جہان مین دین کا روشن چراغ
اور زمین و آسمان مین دین کا روشن چراغ

روشنی ظلمات اور کوہ قاف مین بھی چھا گیا
یا نبی آخر زمان مین دین کا روشن چراغ

زیادہ دنیا سے اوجالا اے محمد مصطفے
جنت و باغ و جنان مین دین کا روشن چراغ

مرتبہ کون و مکان کا یار و کیا پوچھو ہو تم
بلکہ عرش و لا مکان مین دین کا روشن چراغ

ای حیا کیا خوب گھر گھر باعث مولود کے
آج کل ہندوستان مین دین کا روشن چراغ

ہی گردون دون بے وقر بید ریغ
نہ ہی کوئی پھر اسقدر بید ریغ

خوشی مین بھی جیون و غمی مین بھی تیون
ادھر بید ریغ اور ادھر بید ریغ

رہا صورت وصل بالاے کوہ
سدا ہجر مارا ہجر بید ریغ

مجھے جان کی دہشت نہ جی کی ہی خوف
رکھون تیغ پر اپنا سر بید ریغ

بعشق نبی مست ہو شاعرو
مین لکھتا ہون نظم و نثر بید ریغ

ہوا دن بدن پاپ اس ملک مین
نہ ہو کیون عذاب و قہر بید ریغ

نبی کا مرے دیکھ کر پشت پا
تصدق ہون ماہ و مہر بید ریغ

دل و جان احمد پہ قربان ہی
نچھاور کرون مال و زر بید ریغ

حیا با حیا اہل اسلام کم
اوڑیسہ مین زیادہ کفر بید ریغ

آج محفل مین دلا خوشبو سے ہی معطر دماغ
آج میرا با صفا خوشبو سے ہی معطر دماغ

بلبلان نغمہ کنان مین قمریان کرتی ہین شور
آج گلشن جان فزا خوشبو سے ہی معطر دماغ

عطر و عنبر مشک عود اور زعفرانی کچھ مہک
آج لیجا ای صبا خوشبو سے ہی معطر دماغ

شمع کافوری جلے ہی باد سے دود و غبار
آج گھر گھر جا بجا خوشبو سے ہی معطر دماغ

فہم و وہم و جان و دل ہوش و گمان و عقل و خرد
آج اور اک و ذکا خوشبو سے ہی معطر دماغ

دیکھو کیا رونق ہی اسجا نور حق ہوگا ظہور — آج یہ بزم ہوا خوشبو سے ہی معطر دماغ
سن گذشتہ مین ہوا تھا بزم جو میلاد کا — آج تک صبح و مسا خوشبو سے ہی معطر دماغ
از طفیل آن محمد مصطفےٰ نورِ خدا — آج یارو خوب سا خوشبو سے ہی معطر دماغ

دست بستہ سر جھکایا ہون ادب تعظیم سے
آج محفل با حیا خوشبو سے ہی معطر دماغ

ردیف الفاء

قدم کو چومینگے تیرے شاہا اگر ہون پیدا ہزار یوسف — یقین ہی یہ کہ تیرے حسن چمن کا ہی سبزہ زار یوسف
ہنوز شمس و قمر ہین شیدا حسن عالم فروز شاہا — ترے گل حسن پر چون بلبل ہی رات دن بیقرار یوسف
اگر بنا لیتی خاک نعلین شہ کو کحل بصر زلیخا — تو یارو جانو کہ صاف ہوتا دل کا اُنکے غبار یوسف
کیون ثنائے نبی ہین مصروف وہ ہون حسینان ماہ طلعت — ثنا ہی مداح حسن خیر البشر کا لیل و النہار یوسف
یہی کہینگے تمامی ذیعقل ہی یہ نور نبی کا پرتو — اگرچہ میدان حسن کا ہو لقب تشکوہ شہسوار یوسف
عزیزو آوے کہین وہ دریائے نور کے گو مقابل حسین — جھکا دے سر کو پئے سجود نیاز بے اختیار یوسف

لکھا ہی تو نے جمال خیر الورا کی تعریف جان و دل سے
پڑھے نہ کیون اے حیا ترے اس غزل کے تئین بار بار یوسف

تضمین او لا مصرعہ بر غزل مولانا کافی

پڑھ بیان اب ولا درود شریف — ہر مرض کی دوا درود شریف
کیا فقط اک وہ حل مشکل ہین — دافع ہر بلا درود شریف
وہ ہوا آپ عامل کل سے — ورد جسنے کیا درود شریف
جسکے نزدیک محض خاک اکسیر — ہی عجب کیمیا درود شریف
صدق دل سے خوب سمجھا ہون — گو ہر پر ضیا درود شریف
اوسکا ہوتا ہی نسیم روشن — جسنے اکثر پڑھا درود شریف
بحر احمد مین جسنے غوطہ دیا — اوسکا مونس ہوا درود شریف
انشاء اللہ پڑھون مدینے جا — بدر مصطفےٰ درود شریف
ہر دم و ہر گھڑی وظیفہ کرے — کافی بینوا درود شریف
تیرا بھی ورد رات دن ہی سدا — اے حیا با صفا درود شریف

لکھہ غزل اک صنعتین کافی کے — بعد از مرحبا درود شریف

غزل تعریف مولانا کفایت علی کافی علیہ الرحمۃ

مجھکو بس کافی ہی اک کاف کا کاف — کر کے آیا ہی مدینے کا طواف
ہو بہو سب اوس جگہ کا ماجرا — مثنوی مین اپنی لکھا صاف صاف
وہ نبی کے عشق مین صادق ہی خوب — اسمین یک ذرہ نہین لاف و گزاف
عشق کیا جبتک جگر ہووے نہ شق — کب قلم چلتا ہی یارو بے شگاف
لطف کیسا شعر اوسکا لطف ہی — کون ہی اوس شاعری سے انحراف
تو بہاریہ پڑھو جنت نسیم — جب ہی بھاگے خزان در کوہ قاف
جو کہا مین وہ کہا ہون یا حیات — کچھ نہین اس بات مین دیگر خلاف
یا خدا مجھکو اوٹھا با منفعت — دھس گیا دلدل گناہ مین تا بناف

عرض کرتا ہی سدا عبد المجید
ہو قصور اب میری گستاخی کا معاف

تتمہ اولا مصرعہ بر غزل لطف علیہ الرحمۃ

راشدین لوگ قبل لکھ گئے اکثر تعریف — نہ پڑھون احمد مقبول کی کیونکر تعریف
نثر ہوتا تو وہ بے شاہدین گہنا ہوتا — شاہد نظم کی خاطر ہی ہی زیور تعریف
جسکا پرچھایئن قد رعنا سے گرتا ہی نہ تھا — ایسے بے مثل کی لکھے کوئی کیونکر تعریف
کیا کرون اوسکی ثنا خبط بیان فکر رسا — وہم ادراک سے بھی جسکا ہی باہر تعریف
تو و بدانست جہانتک کہ ہو مین خوب کرون — حق تو یہ ہی کہ جو بہتر سے ہی بہتر تعریف
اور مین جتنا کرون عقل بشر از حد زیاد — میرے مولا کی وہ کمتر سے ہی کمتر تعریف
ہیگا مداح خدا اور ملائک تھک گیئے — ایسے ممدوح کی ہو عبد سے کیونکر تعریف
ذرہ سے ذرہ نہو ذرہ سا مین ذرہ مثال — تیری لکھتا ہون جو اے مہر منور تعریف
کرتے ہین یان کیا فقط ایک یا دو جا کوئی — چشم بد دور تری ہوتی ہی گھر گھر تعریف
یادگار ہی سدا رہجاویگی یہ نعت سخن — ہم تو چلے جائینگے حضرت کی سنا کر تعریف
وہ جگہ کم نہین فردوس برین سے یارو — احمد پاک کی ہوتی ہی جہان پر تعریف
خاک باشیون سے تعریف تری کیا سدھرے — کرتے ہین حور و ملک تری فلک پر تعریف

لکس گیا لوح و قلم حکم زحق لکھ لکھ کر — کیا لکھیگا کوئی اب آپ سے بڑھ کر تعریف
جسکا اللہ ثنا خوان ہو اور عاشق ہو ایسا — کیا لکھی ایسے کی بندہ نے لکھی گر تعریف
جسکا دکھلا دیگا یون رضوان یہ جیون مجکو بلا — حشر مین کو چڑپر نور کی پڑھ کر تعریف
رب سے فارغ غلطی ہون ذنب کا با لطف وحیا — حشر کے روز محمدؐ کی سنا کر تعریف
غزل یک اپنی طرف سے مین نبایا ہون غزل — مین ثواب لطف کی کچھ مجھ سستی یکسر تعریف
منفعت جیسا کہ حاصل ہو وہی کام کرون — بلکہ دنیا مین ہو نقصان کا باز تعریف

دین وایمان وحیا یعنی مجیدی دولت
کر گئے جسکا سدا سارے پیمبر تعریف

توصیف مولانا لطف علی خان لطف علیہ الرحمۃ

لکھون یا رو اسجا یہ استاد لطف — کیا ہو جو دیوان ایجاد لطف
نہ تھا اوسکا ہمسر نہ ثانی کہین — یہ ہندی نمک شعر میلاد لطف
اگر چہ امیر آج کل اوس سے فوق — ہو آگے سے پھر تو یہی نبیاد لطف
وہ ہی مولوی اور یہ حافظ قرآن — امیر عالم حق خداداد لطف
اور جو اندنون ہین یہ دو کے سوا — وہ لین نام امیر اور کرین یاد لطف
مدینے کا عاشق نبی کا فدا — ہو شہر بریلی مین دل شاد لطف
یہی التجا ہو طفیل نبی — خدایا سدا اگمر ہو آباد لطف
فضیلت سے نعت مبارک کے سب — خوشی سے رہین آل واولاد لطف
شہیدی ہو مرشد اور کافی ہو پیر — حیا طیش ہو یار اوستاد لطف

ردیف قاف

مین ہو صاحب ہر دوسرا نبی مطلق — چراغ دنیا و دین کا حجا نبی مطلق
انبیا کا سدا پیشوا نبی مطلق — ہو دو جہان کا وہ والی سدا نبی مطلق
شمع بزم ہدا ہو سدا نبی مطلق — ہو آفتاب و قمر کا ضیا نبی مطلق
ہمکو نار جہنم سے خوف کیا یارو — ہمارا خاص ہو مشکلکشا نبی مطلق
یہ مثل ہو گلگون قبا مین غنی — ہمام خلق ہو صل علا نبی مطلق
خوف کفر کا بو بون خدا رسول کو مین — و لے خدا سے نہین ہو جدا نبی مطلق

قسیم کوثر و تسنیم ہی رسول کریم ہی اور شافع یوم الجزا نبی مطلق
جو ہجر سرور والا مین خون رویگا ہی او سکا صبح و مسا آشنا نبی مطلق

نہ کر تو فکر یہ نیرنگ عصر سے ہرگز
ہی تیرا عقدہ کشا ای حیا نبی مطلق

بحر نبوت مین ہمارا دل ہوا یکبار غرق ہی وہ ناپیدا کنارا دل ہوا یکبار غرق
منکرو یہ دین حق کو چھوڑ وہابی کیون ہوے کرکے اک مذہب نیارا دل ہوا یکبار غرق
ہمکو تبلاؤ بھلا اب چار اماموں سے ہی کون کس کے پیرو مین تمھارا دل ہوا یکبار غرق
گرچہ اپنا تم نہ تبلاؤ ہمین مذہب امام کا ہمیکو تب او ہمین پیارا دل ہوا یکبار غرق

او حیا ردیف واری بے الف سے یا تلک
پڑھ کے یہ پینتیس پارا دل ہوا یکبار غرق

صلواۃ اللہ مرحبا اللہ باق سلام اللہ علیہ اللہ عشاق
وصف الکرم طہ امجد حرز خلق اللہ فی الاعناق
صل اللہ اسما طیبۃ احمد خیر عن البضا فی الآفاق
قالوا الانس والجن بالحشی دین المتقن محمد میثاق
کان الحیا معدن حلم احمد صل علے صل علے اطلاق

ولا شام و سحر ہین فیض عالم عاشق و معشوق دیار عشق کے ہین شاہ اعظم عاشق و معشوق
یہ قرب عینیت ہین خلق کب پیمبرون کو ہی مگر ہی ایک اور یک دل ہین باہم عاشق و معشوق
گنہگار و مبارک مژدہ جان بخشش یہ تمسکو سدا زخم جرائم کے ہین مرہم عاشق و معشوق
نہ کیونکر ہیوے خوش ہی برائے گوہر خلت ہمارے تن مین ہر دم قلزم و یم عاشق و معشوق
ضیائے عشق حاصل کیجو او مومنو دل سے چراغ خانہ ایمان ہی دایم عاشق و معشوق
تمامی خلق کے باعث مہ و مہر ہین شب و داج کے صبح اور شام کے رخشان دو انجم عاشق و معشوق

حیا گر آج کے دن تو غزل خوانی یہین تک بس
ہوئی اب محفل ہفتم مختتم عاشق و معشوق

مخمس بر غزل مولانا و حافظ القرآن لطف علیہ الرحمۃ

او مہ بیگانہ سا ہی یہ ترے بن کاوہ صحرا افسوس گرد او سکا بھی نہ ریحان سا او ڑا یا اندلس

روز میثاق سے کیا ہو ہی لکھا افسوس ‎ ‎ جیتے جی روضۂ اقدس کو نہ دیکھا افسوس

کبھی پوری نہوئی دل کی تمنا افسوس

مدتوں دم ہین بھولا مجکو رکھا ای گردون ‎ ‎ اب بھلا تجھ سے ملے میر تماسے گلگون

رو رد آنکھون کو کیا شل ہین جیحون سیحون ‎ ‎ سمایۂ قامت حضرت کا نہ پایا مضمون

دام ہین اپنے نہ آیا کبھی عنقا افسوس

بعد دیدار حبیب آقا سے نبی کے مرتے ‎ ‎ کیا خوشی ہوتا بھلا موت کو کاہے ڈرتے

دم تو پھر زندگی کا تا بہ قیامت بھرتے ‎ ‎ خدمت خادم درگاہ نبی ہم کرتے

پانون تک اونکے کبھی ہاتھ نہ پہونچا افسوس

ای نجومو بھلا بتلا دو کوئی نیک گھڑی ‎ ‎ دیکھنے ملک عرب کی مجھے خواہش ہی بڑی

گرچہ یہ ہند سے اوس دیس کی منزل ہی کڑی ‎ ‎ اوڑ کے آنکھون مین کبھی خاک مدینہ نہ پڑی

چشم بے نور نہ اپنی ہوئی بینا افسوس

کبکہ وان جاسکین بے اونٹ سواری خرپر ‎ ‎ رہتے ہین بیٹھے ہم اک دھیان مین اپنے گھر پر

راہ گم گشتہ کے سارہ نارون دریہ پہ ‎ ‎ کیون نہ فردوس مین ہم خاک اوڑائین سرپر

ہمسے قسمت نے چھڑایا ہو مدینا افسوس

گیلا ذی الحج ربیع الاول کا مہینے پہونچا ‎ ‎ نہ یہ دریا کے کنارے پہ سفینے پہونچا

بلکہ یہ لاش کا اب وقت دفینے پہونچا ‎ ‎ کی نہ کعبہ کی زیارت نہ مدینے پہونچا

اسکا گر رنج ہو مجکو تو ہو اسکا افسوس

پہلے عرفات سے اپنے کو زیارت کرکے ‎ ‎ بیت معبود کی آنکھون سے نظارت کرکے

گئے پھر روضۂ مبارک کو ارادت کرکے ‎ ‎ قافلہ لوٹا مدینے کی زیارت کرکے

خواب غفلت سے مین کمبخت نہ چونکا افسوس

اوسکا ہمیان بلاشبہ خزینے سے بھرا ‎ ‎ جو یہان خوب زمانے کے قرینے سے ڈرا

پہلے ہی اپنے کو بے پاک ہو جینے سے مرا ‎ ‎ قافلہ کرکے زیارت بھی مدینے سے پھرا

خواب غفلت سے مین کمبخت نہ چونکا افسوس

جسے یان کہتے ہین دنیا ہو وہ مہمان سرا ‎ ‎ ایک دم لینے کی فرصت نہین آفت ہی بھرا

کھوٹا روتا ہی یہان دیکھ کے ہنستا ہو کھرا ‎ ‎ ہند سے جاکے مدینہ مین بصد حیف مرا

تا دمِ نزع یہی دل سے کہونگا افسوس

مین بیان کرتا تھا سو طرح کے نخرے و ناز — اڑ گیی طائر روح تن سے مرے اب پرواز
پڑ رہی خالی قفس اوس سے نہ نکلی آواز — حاجیون نے نہ پڑھی میرے جنازے کی نماز
زائرون نے مرا لاشہ نہ اوٹھایا افسوس

با حیا جاؤن مین کب روضہ پہ امین ای لطف — بخت سے اپنے ہی روتا ہون سدا مین ای لطف
اہل دولت کے برابر نہ گیا مین ای لطف — مر گیا ہون غمِ محبوب خدا مین ای لطف
مرگ سے میرے اک عالم کو ہوا کیا افسوس

مربع از مصنف

پڑھے صل علا درود شریف — بہر تشفیع الورا درود شریف
درد کی ہی دوا درود شریف
نقد ہی کیمیا درود شریف

ہین فضائل درود کے اعلا — پڑھتے ہین جسکو عالم بالا
باغ مین سنبل و گل و لالا
بھیجتے ہین سدا درود شریف

جس نے بھیجا سلام بر طاہا — مورد رحمت خدا وہ ہوا
ہر عبور اوسکا بجز غم سے سدا
جس نے دل سے پڑھا درود شریف

کورے چشم کا دوا ہی درود — اور مفلس کا کیمیا ہی درود
گلشن درد کا ضیا ہی درود
حرز جان ہی مرا درود شریف

للہ الحمد کیا فضیلت ہی — جسکے باعث جہان کا زینت ہی
عین ایمان ہی عین دولت ہی
مومنون جا درود شریف

حق نے قرآن مین خود درود کہا — بر رسول آلہ صل علا
حکم صلوات کا جو ہمکو ہوا

پڑھ سدا تو دلا درود شریف

وہ ہی محروم اِس نعمت سے — دور ہی بس وہ حق کی رحمت سے
اگر رہے وہ ہزار اُنست سے
ورد جو نہ کیا درود شریف

رات دن مجکو ہی وظیفہ درود — جسم ہی جان ہی منسرہ درود
ہی مرا پاک بس وسیلہ درود
سر ہی اور راد کا درود شریف

راحت جان ہی درود سدا — عظمت الشان ہی درود سدا
حب جبان ہی درود سدا
چشم کا ہی جلا درود شریف

ہی روایت کہ ایک دن موسیٰ — بر سر طور جا درود پڑھا
حق نے فرمایا اے کلیم سدا
بھیج بر مصطفیٰ درود شریف

دافع رنج ہی درود شریف — فرح کا گنج ہی درود شریف
آشنا گنج ہی درود شریف
پڑھ تو صبح و مسا درود شریف

بھیجو بر مصطفیٰ درود وسلام — ہی وہ محبوب حق رسول انام
اے عزیز و صریح صبح و شام
نقش بازو جیا درود شریف

مخمس بر غزل مولانا خدائے سخن امیر احمد صاحب امیر لکھنوی

کامل جو ہونے چاہو تو رکھو بقائے عشق — شاہ ہو گدا یہ دونوں کو سایہ ہماے عشق
بدبخت ہی کو رہتا ہو جغد فنائے عشق — بندون کو پہلے چاہیے ذات خدائے عشق
بعد خدا ضرور ہی پھر مصطفیٰ سے عشق

قایم سدا رہیگا اور رہیگا سدا سے عشق — عشق ایک سے عجب ہی کر دیا فنا سے عشق
ہر با وفا سے عشق اور اہل صفا سے عشق — کب خالق جہان کو نہ تھا مصطفیٰ سے عشق

ہے انتہا کی بات کہ ہے ابتدائے عشق

دل میں ہوئی ہے یوں مرے عشقِ نبی اثر
دندان توڑ ڈالا سبھی اپنا بے عذر
جیوں حضرتِ اویسؓ کی عشقِ نبی میں سر
اپنی خبر تو کیا نہیں کونین کی خبر
ایسا ہے مجکو آپ کی زلفِ دوتائے عشق

آیا نہ میرے پاس کبھی شاہنشہ مہی
ظاہر تو کتنا دور ہے نہ خواب میں کہی
دل کی مٹی نہ شوق بھی خواہش بھری رہی
دیدار اگر محال ہو تو گفتار ہی سہی
اعمیٰ جو ہیں وہ رکھتے تھے ڈنکے صدائے عشق

ابتر تو ہو رہے ہیں کہ پوچھو ہو حال کیا
تعویذ اسم لیلی ہے مجنون کو فال کیا
دیوانہ آدمی کا بھلا ٹھیک قال کیا
کھیلے ہوئے ہیں جان پہ ہم دل ہے مال کیا
ہستی ہے ناگوار سنا دے بلائے عشق

میں خود ہوں زار خوار ہے کیا میرے سامنے
رتبہ میں گنج مار ہے کیا میرے سامنے
شرمندہ دارعار ہے کیا میرے سامنے
محمود کا وقار ہے کیا میرے سامنے
اوسکو ایاز سے ہے مجھے مصطفائے عشق

عشق نبی میں شکل چاک چاک ہوں
مشک عطر سے بسایا ہوا پوشاک ہوں
ناچیز ہے خمیر مرا اگرچہ پاک ہوں
پیدا ہو عشق بچہ لحد سے جو خاک ہوں
ایسا ہے مجکو گیسوئے خیرالورا سے عشق

افلاک بے وفا کے جفا ڈھنگ طور سے
لیکن خیال دل سے کرو خوب غور سے
خالی نہیں ہے کوئی بشر ظلم و جور سے
بے عشق کوئی شے نہیں دیکھو جو غور سے
آہن کو بھی جہان میں ہے آہن ربائے عشق

جب تک چمن میں اپنے نہ ہو گل شگفتہ
چاہ عزیز میں بھی زلیخا فریفتہ
تب تک ہے اوسکا عیب و ہنر سب نہفتہ
یوسف پر اسقدر تھے جو یعقوب شیفتہ
در پردہ تھا جناب رسول خدائے عشق

درگاہ وہ ہماری ہے مطلب حصول کی
طوبےٰ کے رہتے کون پناہ لے ببول کی
جائے خوشی ہے روز ازل سے ملول کی
انسان ہیں ہم تو کیوں نہوں عاشق رسول کی
بلبل کو گل سے کاہ کو ہے کہربائے عشق

وہ شاہ بے نظیر کا کیسے حیا نظیر — کیا شاہ کیا وزیر اور کیا بانکا فقیر
دنیا مین جتنے خلق ہین بے کہتر و کبیر — عاشق ہزار سیکڑون معشوق اسے امیر

اچھا وہی ہی جسکو ہو اوس مقتدی سے عشق

تحیۃ و تسلیم صلوا حبذا یا مرحبا — بھیج یارب سال و ماہ و روز و شب بر مصطفا

سلام متفرقات بطور مناجات بحضرت جناب سرور کائنات علیہ التحیۃ والصلوات

السلام ای صاحب نور ضیا — گر مجھے سا ہے ریا سے بے ریا
السلام ای صاحب مشکل کشا — مجکو دکھلا باغ جنت دلکشا
السلام ای صاحب شہ ذوالکرام — آگ دوزخ کا تو کر مجھ پر حرام
السلام ای صاحب معراج ما — جیتے جی دکھلا مدینے کا سما
السلام ای صاحب مشتق چراغ — سے ہمیشہ میری روزی ہین فراغ
السلام ای صاحب ہادی زمن — خوش ہین سب اقربا ہمسایہ من
السلام ای صاحب والا نسب — خوش ہین میرے مسلمان بھائی سب
السلام ای صاحب جان جہان — خوش ہین بھائی برادر دوستان
السلام ای صاحب کحل بصر — خوش رہین فرزند و دلبند و جگر
السلام ای صاحب با تخت و تاج — ہر ازل سے تا ابد تیرا ہی راج
السلام ای صاحب کان حیا — یہ حیا تیرا ہے جیون با حیا
السلام ای صاحب شہ آخرت — منفعت تجھ سے نہو بے منفعت
السلام ای صاحب رمضان و عید — با صلواۃ الصوم ہی عبد المجید

تمام ہوئی محفل ہفتم مولد شریف جناب حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نور ضیا کی جلد ساتوین از کتاب با خطاب دیوان مجید تصنیفہ عبد المجید خان المتخلص منفعت الحیا کی

لولاک لما خلقت الافلاک

جبذا صلوا علیہ ابل سلموا قل لا تعد | الحفیظ والحفیظ والمدد یا المدد

جلد آٹھویں مولد شریف

فضل ایمان میں چھپا کے منفعت زیر کلید | مخزن نبوت مسمی نعتیہ دیوان مجید

چھاپہ خانہ منشی نولکشور میں با صد زیب و زینت چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محفل ہشت ہست ہشت بہشت | ہشت پر مہ ربیع کرے ہی گشت

الصلواۃ والسلام وتحیۃ علی خیر القستہ | صل علیک اللہ یا سلم علیک صلے

ردیف الکاف غزل قیام برائے التعظیم

آج پیدا ہوا شہ لولاک
ہین قد مبوس خلقت الافلاک

قیام کرنا یہان پہ لازم ہی
بہر تعظیم سید ؐ چالاک

ایسے مولا کے لیے کیون نہ اوٹھین
جسکی خاطر ہوے ہین ہم سب پاک

کسطرح ٹھٹھا احمقان کرین
فکر مین جسکے ہو ہی گم ادراک

لایق سگ نہ جسکے در کے ہون
تا فریدون جمشید و ضحاک

لعنتا و نپر پڑے جو منکر ہین
ڈالو سر پر وہان ہیون کے خاک

کون پوچھے او نہین دکیا خبر ہین
کتنون کا اوڑ گیا ہی گھس ناک

ذات احمد مین کچھ تو بغض نہ تھا
بغض و کینہ کے لیے سینہ چاک

آیا حضرت کا اب سواری خود
باحیا سب کو ئی یان بیٹھو بیباک

یا کریم سلام علیک یا رحیم سلام علیک | صل اللہ علی المقدم یا نبی سلام علیک
اشرف البدر النبوت شارح الصدور شریعت | صلی اللہ علی المقسم یا نبی سلام علیک

صلوات العالمین فمن علیک امین ۔۔۔ صلے اللہ علے الکرم یا نبی سلام علیک
سائر السماء اعلے افضل لسے لعلے تعالے ۔۔۔ صلے اللہ علے المشیم یا نبی سلام علیک
منجی ومبینۃ الخلق امی فی العلمۃ الخلاق ۔۔۔ صلے اللہ علے المتمم یا نبی سلام علیک
شارق المشارق الدین قمر المغارب افضلین ۔۔۔ صلے اللہ علے المحتشم یا نبی سلام علیک

مرحبا نجم السعادت معدن الحیا والعزت
صلے اللہ علے المعظم یا نبی سلام علیک

السلام علی المکرم یا محمد صل علیک ۔۔۔ مجد با الکرامتہ السلام علیک
السلام علی الملقم یا محمد صل علیک ۔۔۔ لقسیم با القلامتہ السلام علیک
السلام علی المتمم یا محمد صل علیک ۔۔۔ فقمی الامر شامتہ السلام علیک
السلام علی التکلم یا محمد صل علیک ۔۔۔ کلیم القصامتہ السلام علیک
السلام علی التورم یا محمد صل علیک ۔۔۔ لقد عن التزامتہ السلام علیک
السلام علی المشیم یا محمد صل علیک ۔۔۔ فان بالشمامتہ السلام علیک
السلام علی المجسم یا محمد صل علیک ۔۔۔ معتقد بالحبامتہ السلام علیک
السلام علی المقدم یا محمد صل علیک ۔۔۔ نجا یوم القیامتہ السلام علیک
السلام علی المعظم یا محمد صل علیک ۔۔۔ ہدا انا العطامتہ السلام علیک
السلام علی المحرم یا محمد صل علیک ۔۔۔ فمحط با البحرامتہ السلام علیک
السلام علی المحتشم یا محمد صل علیک ۔۔۔ مجلش بالحشامتہ السلام علیک
السلام علی البجیم یا محمد صل علیک ۔۔۔ لا انجبا والدمامتہ السلام علیک

السلام علی المقسم یا محمد صل علیک
حیا مہ فو والغمامتہ السلام علیک

پہونچا وے اے نسیم پیمبر کے در تلک ۔۔۔ تا ر خیال ہے مرا سرور کے در تلک
فرماتی ہے نزول سرعرش سے مدام ۔۔۔ رحمت خدا کی روضۂ اطہر کے در تلک
آتے ہیں قدسیان پۓ تسلیم روز و شب ۔۔۔ سر کو جھکا سے شافع محشر کے در تلک
اللہ نے بچایا ہے عرش عظیم سے ۔۔۔ دریائے نور قاسم کوثر کے در تلک
بیشک ہوا ہے نار جہنم سے او بھلے دور ۔۔۔ پہونچا ہے جس نے صاحب افسر کے در تلک

مجرم بنایا ہی مجھے گردون یا نبی
آتا نہین ہی کوئی یہ احقر کے در تلک
یارب بدن سے روح کو کردینا تب جدا
پہونچونگا جب مین بیت منور کے در تلک
لاغر ہون مین اوڑا دے صبا مہرو لطف سے
مجکو حبیب خالق اکبر کے در تلک

نجم آسا خلق مین ترا ہوویگا مرتبہ
گر ہو گذر جبیا مہِ انور کے در تلک

شاہ ہفت اقلیم سے ہو گو کہ لینا عار بھیک
مصطفےٰ کے در کے کتے کا مجھے درکار بھیک
گنج گنجینہ سے زیادہ معدن شاہ عرب
یون کہون مین ہند یہ نا ہند کا ہو خوار بھیک
کیا کمی ہی مجکو یارو رزق دیتا ہی خدا
مانگتا ہون رسم دنیاوی کو مین ناچار بھیک
پاک ٹکرا چھوڑ کر مین مانگون در در کیا غرض
اپنے لبطن الکلب کی خاطر حرام النار بھیک
بس ذرہ بھر خاک مجکو ہو مدینہ کا نصیب
کیون پھرون مین مانگتا پھر تبت و تاتار بھیک
ٹھاٹھ امیرانہ سے مجکو ٹاٹ پوشی خوب ہی
جو کہ ہو تھوڑے پہ شاکر اوسکا پر انبار بھیک
کچھ نہ چتر شاہی اور ظل ہما سے مجکو کام
سب سے بڑھ کر آپ کا ہی سایہ دیوار بھیک
آسرے پر روزن و دیوار کو تاک آپ کے
ہون کھڑا مین دو بھڑا اس پار سے اس پار بھیک
راہ حق مین جون قلندر مست کے مین مست ہون
حال مستی مین ملے درشن صفا دیدار بھیک
جی فدا کر دونگا اکدم انتظار ہون صبح و شام
دیکھ پاؤن گر ترا مین گیسو و رخسار بھیک
جیتے جی مجکو دکھا دے روضۂ اقدس ترا
آخری سرمایہ ہو وہ گنبد اخضار بھیک
جسقدر میری کمائی حشر کے دن یا رسول
مع اہل رکھدون امانت بر سر دربار بھیک
تو ہی ہی مالک شفاعت تو ہی حامی ہی مرا
بخشنا اک چیز ادنی ہی تری سرکار بھیک
ورنہ گردش مین مولا آگیا تھل کل نہین
کر دو میرا قلت قلزم سے بیڑا پار بھیک
ناتوان آفت زدہ ہون اے مرے مشکلکشا
کیجئے مشکلکشائی دیجئے اظہار بھیک
لفظ احمد اور عنصر گن تو حرفین چار چار
چاہیے عنصر کو لے حرف احمد چار بھیک
نام احمد پر پڑھون سو بار تحیت اور درود
کلمۂ طیب تو ہمارے ہی گلے کا ہار بھیک
اوس طریقہ احمدی مین لی نمایون مین سر کو دون
رتبہ جیون لیے شہیدی کا ہر اک انصار بھیک
مین نہ عابد ہون نہ زاہد اور نہون مین پارسا
ہون جو کچھ پر نعت گو ہون مظہر الاظہار بھیک
کیا لکھون مین نعت احمد اوسکی کچھ پایان نہین
جسکے خاطر سبکو بخشے آپ خود بردار بھیک

شاعری اونکی ہی موزون یعنی صدیق و امیر
جامی و خسرو و فغانی ناصر و خاتم تراب
یہی کتنے شخصون کے روزے سے ہی ہر صبح عید
مین صبا اون شاعرون کی شاعری سے لینگ
ٹھی جنکی کون پوچھے ہوتا جبکہ او سنے دید
دیتا اگر قسمت تو یاری دیکھتا اونکا قدم
چھوڑتا اونکو مین کیک قابو کچھ پاتا نہین
مہربان وہ مہر سا ہون اتنا اک جیسے مین جو
یعنی شعراے سلف سے اندنون نیر مثال
ہمصفیرو تم سنو اب دیتا ہون تمثیل کچھ
سامنے بدعلت کو میرے دور کروایا ہی خوب
باسلامت آنا لیکر سب کو ہی مشکل کنار
ملگئے ہین جو گی جنگم جلے آبادی جہان
ہاتھ مین کاسہ بغل مین زنبیل و کچکول لے
پہنچ ہر یہ دیتے ہین گلمبے مانگن ہار کو
صاحب دولت ہو دانا مثل قارون گنج وار
بھیک سے چلتا ہی کسکا پورا خوش گذران کب
دربدر جو مانگتا پھرتا ہی خاطر پیٹ کے
لیکن اتنا جانیو کچھ سابقہ میں بھی ہی
سب سے جو ہردار یہ تمثیل ہی اے عاقلو
تخم کہنہ باغ سے لاے ہین جبکہ باغبان
ہالگ اسا وار دیا بھیک کرنے کو مگر
مانگتے ہین شرم کیا ہی بلکہ چوری مین گناہ
اسلیے یہ کئی سخن لکھا اشارہ کے بطور
چست عبارت مین خصوصاً نعت مجھے ہو گئی نہین

لطف و کافی طپش و صوفی سُنی کا اشعار بھیک
سعدی و قدسی شہیدی سے ملا اسرار بھیک
روزہ رمضان مین جیون شام کو افطار بھیک
لیتے ہین ہمرے گدا جیون برسر بازار بھیک
لیتا مین ہون نے سن بھر اور کیے آثار بھیک
چوستا آنکھین لگا تا لیتا یارون بار بھیک
ورنہ مجکو دیتے دیتے ہوتے وہ بیزار بھیک
زرو کے مانند جہان پاتون جوہردار بھیک
ہندمین چلتے ہین لفسے اون مین جوہردار بھیک
کیونکی اس مختون کا ہوے سب بکار بھیک
گو شتا لی نے سکھایا توبہ استغفار بھیک
ڈوب کر بحر صدف سے درشا ہوار بھیک
پرنہین لیتے ہین وہ از جنگل و کہسار بھیک
گھر گھر اگر بھکاری کرتے ہین اظہار بھیک
لیتے اپنے خیر و شر مین مومن و کفار بھیک
لاکھ حاتم سا بھی ہو دیتا ہی امقدار بھیک
صرف کچھ کچھ مفلسی کو کرتا ہی ہشیار بھیک
کسطرح وہ تاجرون سے کرسکے بیوپار بھیک
اوس سے ملتی ہی منافع ہوتا ہی بسیار بھیک
قتل ہونے جا ہون کے واسطے تلوار بھیک
ہوتا ہی تو بلبلون کا اک نیا گلزار بھیک
لیتے ہین سکارے گران از کرشت دیرکار بھیک
طائرون بھی لیتے ہین جن جن کے منقار بھیک
جو طرف پھیلیگی مثل باد یہ اخبار بھیک
طوا ماد گل مصطفائی و فتر طومار بھیک

اس اوڑھیئے گھنڈ مین ہین وڈر در گھنڈ یہ کیک
شرم آتا ہی اونھون سے یعنی نا ہنجار بھیک

کیا کرون مین بھی بڑا ہون ساتھ اونکے اسطرح
جسطرح لے نہ سکے جیا سے بیمار بھیک

جتنے جتنے قسم کے شعرون کی رایج این زمان
لکھتا ہون اور لکھ چکا با قافیہ رنگدار بھیک

دیکھ لین تالاش کر کے جبکہ خواہش ہو اونھین
ورنہ پھر کیا خار و خس سا ہی پڑا گھر بار بھیک

اوٹکل و اورد و وبنگ و ناگری و فارسی
از برائے نام عربی اور کچھ سنسکار بھیک

منشی ہون نہ مولوی ہون جیسا آٹے مین نمک
تو کبھی شاعر بھی ہون نہ پنڈتی اچار بھیک

ہون رواج الملک کے دستور سے بھی ناکام
چلتا ہی تیر عجب صورت سے یہ سنسار بھیک

ابتدا سے رہتے ہین ق مجھ سے پھر حضرت عوض
بے وسیلہ سے چلا ہی کہیے کسکا کار بھیک

قاعدہ وان بھی نہین تانیس اور تذکیر مین
جو ملا طبع رسائی ہی سے یہ سرشار بھیک

دانا کیون بولینگے اسمین کم سمجھ کہتے ہین یون
لنگ لنگا تا مانگتا ہی کلہے یہ لنگار بھیک

خاک پڑ جاوے سمجھ پر یہ نہین وہ جانتے
رشک بو جہلی کے باعث ہی جہنم تار بھیک

پاس تھا اونکے لدنی علم کا ہرچند کان
کیون لیے جبریل سے پھر سید الابرار بھیک

ایسی حالت مین بھلا پھر کیا حساب و ر کتاب
شعر گو یہ جان لینگے مطلع انوار بھیک

لاکھ بدگو پارسا ہو اپنا خو چھوڑے نہین
چو رکب کرتا ہی اپنے فعل سے ازار بھیک

بھو گئے ہین سگ کے مانند شیر سا خصلت کو دیکھ
ایسے نا اہلون کا پیشہ حجت و تکرار بھیک

اپنے خرمن مین بھی کم او رخوشہ چین ہی سے کو تنگ
اسطرح بد مغز نکتہ چین کو ہی انکار بھیک

غیر کو طعنہ یہ طعنہ آپ مین قدرت نہین
گو کہ دیگر کو نصیحت خود فضیحت شعار بھیک

مارتے ہین لنترانی سا مد انقارہ سا
خالی ایسے کہنے والون کو سے بیزار بھیک

کہنے دو عبد المجید اب تم نباتے جاؤ باغ
کبکہ بگڑے گل کا نگہت گل مین ہی گلنجار بھیک

ہی تمھین منفعت گر اسمین کچھ نقصان بھی ہے
رنج سے گھبراؤ مت ہی گنج پر یک بار بھیک

یہ قصیدہ بھیک کے الفاظ مین آخر کیا
پنجتن اب دین ایمان اور چار یار نا بھیک

ہم وہ مانگن ہار ہین جیز کے صبح و مسا
بخشین یان جیا کا احمد مختار بھیک

ردیف کاف فارسی

دل لے گئے یک من کرے یکسان یہ دو ہم سنگ شاک
دو دلی کے پلہ میزان مین ہی پاسنگ سنگ

سوزن رحمت سے یا نور خدا بخیہ لگا
جسکا سینہ چاک ہو اوسکا سدا دل تنگ تنگ

غم جدائی کا جگر مین رہگیا یک داغ سا
ہو یہ ہستی سے عدم تک ٹوٹ ہمارے انگ انگ

بے وفائی بے وفا ری کا نہ کچھ پوچھو سخن
کیا دکھاتا ہو زمانہ مجکو نقشہ رنگ رنگ

جان مین دائم بیریا ہون جانو یارو بالیقین
دل یہان ہوتا ہی میرا اوس سبب سے چنگ چنگ

عشق بے پروا بنایا مجھ سا عاشق زار کو
اندنون اوس باعث ایسا ہو مرے ڈھنگ ڈھنگ

ای محمد مجکو تیرا وصل ہی خواب و خیال
تیغ ہجر اور عقل خنجر دو سے ہر دم جنگ جنگ

حس و حرکت کی نہ طاقت یک ذرہ تن مین رہے
فرقت لقوا سے ہوتے بیٹھگے دو پا لنگ لنگ

بحر سا میرا گناہ تو معاف کر ای ناخدا
کشتی اعمال کا سکان تھام اب منگ منگ

تاک کر سینہ کو چھیدا ہجر ناوک احمدی
دیکھ کر لیبے کو ہین تیر و سنان خدنگ و تنگ

کھوج کر حیران ہوا ای شاہ عربی تجکو مین
ہند کے اقلیم مین سارا اودھ لیبہ نبگ نبگ

شل جیجون اور شیحون جل بہ جمنا کیا ہے
اشک چشمون سے جاتا ہی جیسے جیون گنگ گنگ

ای حیا دل مین کے ترتھی شرح رنگی کی امید
جو ملا سو یہ ملا بر عکس اوسکے ننگ ننگ

ردیف لام

دین کے سالار ہو صل علی یا رسول
کل کے مددگار ہو صل علی یا رسول

منبع جود و کرم وارث ما و اعلم
تم شہ ابرار ہو صل علی یا رسول

حق کے خدائی کے تم یا شہ عالی ہمم
مالک و مختار ہو صل علی یا رسول

مخزن حلم و حیا معدن فضل و سخا
دائق الاقرار ہو صل علی یا رسول

رونق کل انجمن بلبل باغ سخن
قاتل کفار ہو صل علی یا رسول

آپ کا عاشق ہو رب آپ ہی لیس و زوب
حق کے طلبگار ہو صل علی یا رسول

شافع محشر ہو آپ قاسم کوثر ہو آپ
سید و سردار ہو صل علی یا رسول

ناسخ الادیان ہو راسخ الاحسان ہو
یار کے دلدار ہو صل علی یا رسول

بلبل بستان عشق شمع شبستان عشق
کاشف الاسرار ہو صل علی یا رسول

شاہ شاہان جہان لوح ملا ن جہان
دافع اشرار ہو صل علی یا رسول

خاتم پیغمبران ہی یہ حیا مدح خوان
طرہ دستار ہو صل علی یا رسول

واعظو ہی مجکو جنت زیرِ دامانِ رسول
شیخ جی ہرگز نہ تم کیجیو عبادت پر گھمنڈ
راہ سیدھی ہمکو بتلایا خدائے پاک کی
عتبۂ اقدس پہ ہی قربان سدا بابِ عدن
حرب سے مریخ کے ہوتا تھا زہرہ آب آب
اختر و گوہر کو آتی تھی اوسدم جو غش

مدح و نعت و حمد و تحسین ہین یہ سامانِ رسول
تب ملے جنت تمھین ہو جب ثنا خوانِ رسول
ہی سراسر پہ ہمارے بس یہ احسانِ رسول
ہی فزون تر عرش سے زینت مین ایوانِ رسول
بے خطا جنگاہ مین ہوتی تھی اسنانِ رسول
جب چمک جاتے ہنسی مین پاک دندانِ رسول

رات دن مصروف رہ ہی خیر حسمین ای حیا
طاعت و تقوی عبادت ہی یہ فرمانِ رسول

تعریف مین فردوس ہی میلاد کا محفل
تجویز مین اور عدل مین اور غور مین یارو
دنیا کی امیری سے فقیری مین ہی آرام
تحقیق چلی آتی ہی حضرت کی سواری

توصیف مین فردوس ہی میلاد کا محفل
تصیف مین فردوس ہی میلاد کا محفل
تکلیف مین فردوس ہی میلاد کا محفل
تشریف مین فردوس ہی میلاد کا محفل

تعظیم اور تکریم سے لکہا ای حیا راقم
تصنیف مین فردوس ہی میلاد کا محفل

عشق احمد مین دیوانہ ہوگیا یکبار دل
پہلے تھے پشت پدر مین دکھ نہ تھا کچھ او سگھڑی
ای ہمنزہ صاف کہتا ہون تمھین لا ریب اب
چھوڑ دے بس چھوڑ دے بوت و طمع حرص و ہوا
شک نہین محنت مین اجرت ملتی ہی مزدور کو
کہہ رہا تھا کوئی غیبا ہجر مین ہوگا وصال

دل ہی دل مین دل کے دل کا دل لیا دلدار دل
رحم مادر مین جب آئے تب ہوا بیزار دل
یہ پلید دار دنیا سے کیا انکار دل
خوب سمجھا کے میرے نینان نے کہا ہر بار دل
می محبت کا پیالہ جب پیا سرشار دل
خوش ہوا لبیار سن کے یہ نئی اخبار دل

معاملہ مین عشق کے شاہد گیا درکار ہی
کرتا ہی سو سو مراتب ای حیا اقرار دل

سدا چمن سے عدن کے بنا تو چادر گل
خدا کے واسطے جلدی سے ای نسیم سحر
نبی کے مرقد اقدس پہ گوندھ ہاتھون سے
الٰہی روضہ رضوان سے اب شتاب مجھے

اوڑھا دے روضہ پہ شہ کے صبا تو چادر گل
چمن سے دہر کے تا گوندھ لا تو چادر گل
بچشم جان ای رضوان اوڑھا تو چادر گل
منگا دے بہر نبی پر فضا تو چادر گل

میری طرف سے جناب رسول میں ای نسیم
سلام صلے علی اور ریجھا تو جا در گل

مزار شاہ رسل میں سنبھال ہوش و خرد
ادب سے سر کو جھکا کر بچھا تو جا در گل

اوڑھا دے شوق سے تربت پہ مصطفے کی نگن
پہونچ کے پلکوں کے بل تر جیا تو جا در گل

محفل میلاد کی کیا دھوم ہیگی آج کل
اوسکے بھر اسناد کی کیا دھوم ہیگی آج کل

ابتدا سے انتہا تک اے عزیزان جہان
آدم اولاد کی کیا دھوم ہیگی آج کل

باطنی سے ظاہری ہو یعنی مخفی سے جلی
احمد کے آباد کی کیا دھوم ہیگی آج کل

پڑھ درود اب آگے بڑھ کر برلب جو الف کا
وہ قد شمشاد کی کیا دھوم ہیگی آج کل

کلمۂ طیب کی ہو آواز جہان میں چار سو
شرک گئے برباد کی کیا دھوم ہیگی آج کل

شیرین آسا شرح احمد خسرو اسلام دین
نیت فرہاد کی کیا دھوم ہیگی آج کل

کھینچکر تصویر احمد حبیب جان میں رکھ دلا
مانی و بہزاد کی کیا دھوم ہیگی آج کل

محفل میلاد کو بس دیکھ یاد آتی ہے میم
شور اور فریاد کی کیا دھوم ہیگی آج کل

بے پڑھے علم لدنی امی نبی تجکو حصول
حق کے بس امداد کی کیا دھوم ہیگی آج کل

صید بے دین دام حق میں ہو گئے یکبار صید
دین کے صیاد کی کیا دھوم ہیگی آج کل

معجزہ داود سے بڑھ کر خدا او سکو دیا
موم سا فولاد کی کیا دھوم ہیگی آج کل

اک نیا جنت بنا کر دیکھنا مشکل ہوا
حسرت شداد کی کیا دھوم ہیگی آج کل

بزم مولود النبی یان جنت الفردوس ہے
اوس مبارک باد کی کیا دھوم ہیگی آج کل

لائے ہیں تشریف حضرت ہے یہ بندہ کو امید
آپ سے ارشاد کی کیا دھوم ہیگی آج کل

قتل کتنے ہو گئے کلمہ نہ پڑھ کر دوزخی
کفر کے جلاد کی کیا دھوم ہیگی آج کل

وہ محمد مصطفے احب ہیں ہمارے داد رس
تو ہر اک بیداد کی کیا دھوم ہیگی آج کل

کافران دل تنگ ہیں ایسا وسیلہ چھوڑ کر
مومنو دل شاد کی کیا دھوم ہیگی آج کل

سر دیا راہ نبی میں ترک دنیا جو کیا
وہ غلام آزاد کی کیا دھوم ہیگی آج کل

کر دیا آرام کا نشتر لگا زخم گناہ
یار و اوس فصاد کی کیا دھوم ہیگی آج کل

نور سے پر نور ہو محمود عنصر ہل کے خاک
آب و آتش باد کی کیا دھوم ہیگی آج کل

ہیگا قران میں لکھا اسم محمد صاف صاف
نہ تو و تعداد کی کیا دھوم ہیگی آج کل

اور ہر اک دن ہے یاروہت بارہ روز خوب ہے — شام و صبح یاد کی کیا دھوم ہیگی آج کل
یا خدا حضرت کے اس محفل سے جو محروم ہے — او سی دل ناشاد کی کیا دھوم ہیگی آج کل
انشاء اللہ ہوگا سارے ہند میں شہرت جیا — اس غزل ایجاد کی کیا دھوم ہیگی آج کل

طفل نادان سا مجید ی اسم کے مکتب میں تجھ
منفعت اوستاد کی کیا دھوم ہیگی آج کل

ردیف میم

ہوا اب یہ وقت قم قم مومنو بو حدت خم — کر کے خوب وضو تیمم دو اذان ہیچو ترنم
سحر ہوگئی سوے ہو کاہے بے خبر ہوے ہو — جان جنت کو کھوئے ہو آج تک ہنسے ہی گندم
یعنی غافلی برا ہی اُس دھو کا کھا را ہی — سہو اور خطا ہوا ہی نسل آدم و حوا تم
جاگو اب کتنی ہیں رتیان سنو اب خوشی کی بتیان — چھٹی حاسدون کی چھتیان ہوگا گم سبھی تظلم
جس سے جگ جاگ کی بھلا ہو دور آفت و بلا ہو — مہربان رب العلا ہو بھجایان عفو کا قلزم
عاصیو صفا ہو جاؤ دھیان جمع اب اوس سے لگاؤ — بزم احمدی سجاؤ مثل گل ہو دل اب تبسم
ستے ہو ین عندلیبان نستان جان جانان — کھول درس کا گلستان پڑھو یان یہ باب انجم
سنتے تھے جو اسم احمد او نکا ہی یہ بزم مولد — کرون کیا میں وصف بیحد جاے ہی یہ بے تکلم
رنگ جوہر و گہرسا حسن دریا کے اوس سا — چہرہ ہو مہ و مہر سا ذرہ ہو جلیں میں ابا انجم
جسکا ہر فضا نیا را یا یا وہ رضا خدا را — جا وہے پھر فضا بچارا ترحم کرتے ترحم
حال دنیا کا عجب ہی اسمیں دو دنیا سبب ہی — کہیں خوشی کہیں غضب ہی کسکو چھوڑا ہی تلاطم
آئے پہلے یان یہ آدم رہے کچھ دن انپے نادم — بعدہ پھر آئے سے دم گئے بر چرخ چہارم
آینگے کہتے ہیں وہ پھر ہادی واعظ و تفاسر — ذہب ہے یہیں رسل مدد جر چلے نہ کچھ او ہمیں تم ہم
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ — حرف از فضل آلہ ذات احمد کی تقدم

حبذا صلوا علیک حبا صلوا علیک
باحیا صلوا علیک کویان ہی زباں کے دم

الف صلواۃ علی محمد صل علی مرحبا وسلم — رج حبا علے العلے محمد صل علی مرحبا وسلم
لاکمال بو لا محمد صل علی مرحبا وسلم — ان الثنا والضیا محمد صل علی مرحبا وسلم
بر العلی کشف الدجی محمد صل علی مرحبا وسلم — یلزم صلواۃ الصفا محمد صل علی مرحبا وسلم

جا علی الکل نفس المشیم ادنی علی الطور خیر المقسم — لولاک لما فی الدنیا محمد صل علی مرحبا وسلم
قد کان فا الرحی مقوم فی الرحمۃ حجۃ المعظم — یا ارسلناک انی محمد صل علی مرحبا وسلم
یارب اتینا توفیق اقدم حفظنا بالحطمہ من جہنم — فی حب شافعنا محمد صل علی مرحبا وسلم
قد استجب فی الصلواۃ المعظم انا علی الانس والجن دائم — بالعشق خیر الورا محمد صل علے مرحبا وسلم
روح القدس والنوح آدم الشمس والقمر خیر فی العالم — النظر عین الجلا محمد صل علے مرحبا وسلم

فالو حیا خیر الراجح تسلم حسنت جمیع الخصال اکرم
الجسم نجم الہدا محمد صل علا مرحبا وسلم

ہم چو اشتر سوے تو بارِ گناہ آوردہ ام — یا نبی در در گہت روے پناہ آوردہ ام
سا زشمل کوہ از لطف و عنایت یا رسول — پیش تو ایمان اکنون ہمچو کاہ آوردہ ام
از سیاہی گناہ بیکران ہستم غنی — سرخ کن یا مصطفےٰ روے سیاہ آوردہ ام
در صفِ عشاق داخل کن مرا از روے لطف — التجا این در جنابِ تو ای شاہ آوردہ ام

بشنو بشنو بنگر ای شاہ زمان سوے حیا
چشم گریان خستہ تن بے اشتباہ آوردہ ام

آتی ہی باد خوشبو بیان آج ای نسیم — ہی پر معطر مغز و جان آج ای نسیم
محفل تمام مہکتی ہی چمن کے سا — کہ اغود ہوے ہین جلوہ کنان آج ای نسیم
اس ڈھنگ سے مجکو ہوتی ہی معلوم بیگمان — رونق فزا ہین سرور وان آج ای نسیم
امشب خوشی سے دیکھ کے میلاد کے جلوس — کھولین زبان غنچہ دہان آج ای نسیم
مولود خوان بھی دین ہی صدا مثل عندلیب — صل علا کا غل ہی عیان آج ای نسیم
چو طرف کیا بندھا ہی سما دیکھو غور کر — باہر ہی اوسکا حد سے بیان آج ای نسیم

ہی ایسے پر بہار کی خوبی سے خوش درون
اور مست ہی حیا کا زبان آج ای نسیم

زہے معجز زہے معظم صل اللہ علیہ وسلم — زہے معزز زہے مکرم صل اللہ علیہ وسلم
ضیاے موسیٰ فروغ آدم صل اللہ علیہ وسلم — جلاے عینان ہر دو عالم صل اللہ علیہ وسلم
حبیب ستار نور خالق خلیق یکتا شفیق اعلیٰ — شفیع محشر نبی اکرم صل اللہ علیہ وسلم
نسیم بستان طاعتِ حق قسیم و نسیم آب فائق — کریم اقدس امیر اعظم صل اللہ علیہ وسلم

خدا کا ہم از رب کا ہمدم حیا حیات النبی ہو دائم
کہو تو سر کو جھکا کے ہر دم صلی اللہ علیہ وسلم

فی کل الہام امام الانام علیہ السلام
من حب الضیا یا رب العلے لفرح الردا
قسیم الحیاض بوجہ البیاض مکرم الراض
عمیم الاخلاق کریم الاشفاق عزیز الراق
سراج الولا فضیل سے علے نبی الورا
غیاث الانام مراۃ الاسلام نجا ذو الزام
امین الخلان لقد ذو الامان لاہل الایمان
یزل یا نبی اذنب الذی یورع و ستقنی

البر البرایا حبیب الکرام شمیم المشام
نبی المعظم رسول المعظم عظیم المقام
متمم الافصح مشمم القاض علی الاعتصام
الناسخ الادیان عدو النفاق ولی الحسام
شریف امین لعبت الرضا وثوق ایقام
رئیس المنزہ فصیح الکلام مدار الہمام
فی یوم التلاق لی روح القرآن نجا بالسلام
بالنار رحیما ابی الملتجی شفیع الکرام

رکاو الحیا قلیب الرجا ہبوط السما
معصم الدین عقل العلے عجیب المرام

قالب میں میرے روح نبی بھرتا ہے ہر دم
ہے اک ہی کلمہ میں سجا ذکر دو صفی
کچھ کفر نہ صادر ہو زبان سے میرے یارب
وہ احمد بے میم کا محبوب ہے احمد

دم آتا ہے دم جاتا ہے دم بھرتا ہے ہر دم
اوس باعث پڑھ آیت دم کرتا ہے ہر دم
وحشت سے شب و روز یہ دم تھرتا ہے ہر دم
بس خوف سے اوس پاک کے دم ڈرتا ہے ہر دم

گر ہم ہیں گنہگار رونے وہ تو شفیع ہے
کر یاد حیا ہر گھڑی دم دھرتا ہے ہر دم

ہے مجھکو حرز گلو عزیز و شفیع محشر کا نام ہر دم
نہ مجھکو بھاتا ہے چین دن بھر نہ نیند آتی ہے رات مجھکو
دکھا دے صفا شفقت یہی ہے عرض غریب تمسے
تڑپ رہا ہوں بشکل واہتی بلاے تا روضۂ مقدس
دکھا دو رخ اپنا یا محمد برائے خالق برائے خالق
ہوں تنگ میں گردش فلک سے نہیں سہاتی ہے مجھکو انکی
ستاتے ہیں چرخ رات اور دن غریب عاجز کو بار غم سے

کروں نہ کیوں میں جھکا کے سر با ادب سے شہ کو سلام ہر دم
ہے تیری فرقت میں مجھکو ای شاہ آہ و زاری کا کام ہر دم
گلے پہ اس زار کے محمد جدائی کا ہے حسام ہر دم
یہی تمنا ہے تیرے کوچہ میں ہووے میرا مقام ہر دم
تمہارے درد مہاجرت میں تڑپ رہا ہے غلام ہر دم
صبا جناب نبی میں پہونچاتی رہ درود و سلام ہر دم
مدد کو پہونچو مدد کو پہونچو میرے شہ ذو الکرام ہر دم

اگرچہ مداحِ مصطفےٰ ہوں عرض احقر کی ہی جو تجھ سے
طفیل سردار انبیا سے بنا دو دل کو تو میرے روشن
بنا دو انکھون کو میرے روشن قدم کو دکھلا کے یا محمدؐ

زبان سے صل علا کلکے نکلے مر آلہی کلام ہردم
کرون مین آسمان سے آلہی رکوع سجود و قیام ہردم
تمھارے ہی ہجر مین ہون گریان مین صبح ہردم مین شام ہردم

تمھاری وصف و ثنا مین گرم ہون ہمیشہ مین جان و دل سے
شہا قصیدون کو اس حیا کے کرم سے دو اختتام ہردم

کرم سے شاہ مدینے تلک بلا لو تم
ستا رہا ہی فلک رات دن حیا کے تئین
جب ہوگا قہر و غضب گرم تر قیامت مین
تہا صراط پہ گذریگی خلق سب جسوقت

حیا کو ہند سے اب جلد تر منگا لو تم
حبیب خالق یکتا او سے بچا لو تم
حیا کو سایۂ دامن مین تب چھپا لو تم
حیا کو لطف سے اُسوقت پر نبھا لو تم

غلام بیکس و مظلوم مفتقر ہی یہ
حیا سے کام ثنا کا بنی ذرا تو تم

ہو تم پر درود اور ہزارون سلام ای خیر الانام
حبیب خدا ہو خدا پر فدا ہو مدار المہام
گئے عرش بالا مرتبہ اعلیٰ عظیم المقام
کیے دور ظلمت ہر اک شرک بدعت ز کلمہ کلام
تمھین قبلہ ما ہو تمھین رہنما ہو شفیع الکرام
تمھین گنج رحمت تمھین نص جنت و ثوق القیام
ختم تم پہ قدرت ختم تم پہ نبوت علے الاعتصام
لکھا لکھ بلا ایک پیمبر سوا الک علیہ السلام
ہمارے ہدا ہو اور حامی سدا ہو فصیح الکلام
تمھارے ہم امت رکھو ہم پہ شفقت سدا صبح و شام

ہوا تم پہ نازل خدا کا کلام ای خیر الانام
جدا تمسے کب کہ وہ ربّ کرام ای خیر الانام
لیے تم خوشی ہوا زحی القیام ای خیر الانام
بتائے ہمون کو حلال و حرام ای خیر الانام
تمھین پیشوا ہو تمھین ہو امام ای خیر الانام
تمھین سے بر آویگا مقصد مرام ای خیر الانام
کہین اسیلئے تمکو ماہ تمام ای خیر الانام
سبھون پر تمھین ہو ہمام الہمام ای خیر الانام
شفاعت کروگے بروز قیام ای خیر الانام
بھروسا تمھین کو مدام المدام ای خیر الانام

بجا اون غلامی قبولون سلامی شمیم المشام
یہ عاصی حیا ہی تمھارا غلام ای خیر الانام

کیا خوب ہی قال خدا وانک لعلی خلق عظیم
قرآن مین سورۂ قلم ہی دربیان اوسکے رقم

بر شان حضرت مصطفا وانک لعلی خلق عظیم
ہر نبی عالی ہمم وانک لعلی خلق عظیم

کلیات نعیم

وہ صاحبِ لولاک ہی اور خلقت الافلاک ہم — جس پہ یہ آیت پاک ہی وانک لعلی خلق عظیم
محمود و احمد اسم ہی سانچے ڈھلا سا جسم ہی — جیون جسم کو تیون اسم ہی وانک لعلی خلق عظیم
دل سے عزیز و جان لو یہ بات حق ہی مان لو — معنی کو تم پہچان لو وانک لعلی خلق عظیم
وہ مطلع انوار ہی وہ مظہر اظہار ہی — کیا صورتِ اظہار ہی وانک لعلی خلق عظیم
جو آپ مین پر نور تھا وہی تجلی طور تھا — ہر معجزہ بھرپور تھا وانک لعلی خلق عظیم
علم و حیا بخشش عطا علم و خرد مہر و سخا — عدل و عفت شرم و وفا وانک لعلی خلق عظیم
تعظیم و تکریم و ادب قوت توانائی عجب — اور بے ریائی خصل سب وانک لعلی خلق عظیم
کیا خوش مزاج و خوش طبع کیا خوش طریقہ خوش وضع — جادہ ورع اہل شرع وانک لعلی خلق عظیم
وہ یون کیئے جنگِ احد غارت ہوے کفار بد — جاری رہا دین تا ابد وانک لعلی خلق عظیم
اوس جنگ کا سارا بیان مین کیا لکھون اے دوستان — ہی طول جسکا داستان وانک لعلی خلق عظیم
سر مختصر وہ ماجرا لکھتا ہون یان شمہ ذرا — جیون جنگ میں شہ دوسرا وانک لعلی خلق عظیم
حمزہ علی اور بوبکر عباس اور عثمان عمر — اور ساتھ کے یاران دیگر وانک لعلی خلق عظیم
ایسا لڑے ایسا لڑے جیسا خزان سے پت جھڑے — دلیا کفر مارا پڑے وانک لعلی خلق عظیم
مردہ ہوے زندے بہت صوفی ہوکے رندے بہت — شیطان شرمندے بہت وانک لعلی خلق عظیم
اور جو بچے باغی وہان چھوٹے بڑے باغی وہان — قیدی ہوے داغی وہان وانک لعلی خلق عظیم
زخمی ہوے کتنے بشر کتنے نبی اونکے نفر — ایمان لاتے دین پر وانک لعلی خلق عظیم
اور دو دفع خیر البشر آگے گئے جنگ بدر — تلوار سے زیر و زبر وانک لعلی خلق عظیم
خود جبکہ وان زخمی ہوے انصار خون ریزی کیے — بیدین دوزخ مین گئے وانک لعلی خلق عظیم
نیزہ سے نیزہ اور تیر خنجر سے خنجر سے یکد گر — طرفین سے لے ڈھال و سپر وانک لعلی خلق عظیم
از جمدھر و گرز و کمان شمشیر اور تیر و سنان — لڑنے لگے ہر پہلوان وانک لعلی خلق عظیم
برچھی تنی بھالا چلا ہر حرب اور آلہ چلا — ہو کشتہ خون نالہ چلا وانک لعلی خلق عظیم
عاجز ہوے کفار جمہ بھاگے وہ جنگاہ چھوڑ کر — حضرتِ نبی پائے ظفر وانک لعلی خلق عظیم
جو رہ گئے مومن ہوے ایمان مین مشغن ہوے — سب روز کو محسن ہوے وانک لعلی خلق عظیم
اسلام غالب ہوگیا اسلام طالب ہوگیا — اسلام قالب ہوگیا وانک لعلے خلق عظیم
کل نبی کا وہ سردار ہی ہم حامیون کا یار ہی — اور اوس سے بیڑا پار ہی وانک لعلی خلق عظیم

سب خلقیت حضرت مین تھا پھر کہا کے عاصی حبیبا
جسکا مدد رب العلا و انک لعلے خلق عظیم

شفیع الامم یا شفیع الامم | کرم کر کرم یا شفیع الامم
ای میرے وسیلہ مدد کیجیو | بوقت ستم یا شفیع الامم
خطا مین عطا کن ز راہ مہر | ترا ہو رحم یا شفیع الامم
ترے دور مین یا نبی الورا | نہ پایا جہنم یا شفیع الامم
تو کوثر پلا کر جلاوے مجھے | ہون مردہ تنم یا شفیع الامم
عجب جا ہنر کہ مدینہ ترا | ہو رشک ارم یا شفیع الامم
بروز جزا آپ آسان کرو | رہا ہون سہم یا شفیع الامم
فخر ترا کعبے کے محراب سے | دو ابرو کا خم یا شفیع الامم
باجلاس آن پاک رب الجلیل | بچالے بھرم یا شفیع الامم
بلسان تو دایم سلام و درود | پڑھون دم بدم یا شفیع الامم
نہ تجھ بن کسیکا بھروسا مجھے | خدا کی قسم یا شفیع الامم
ثنا اور صفت مین او مولا ترے | اوٹھایا قلم یا شفیع الامم
بفضل الٰہی ترے نعت کو | کرون مین رقم یا شفیع الامم
خبر ہی مجھے بیشک ای پاک روح | تو رب کا صنم یا شفیع الامم
مدینے مین جا دیکھون روضہ ترا | وہ بیت الحرم یا شفیع الامم
زیارت بھی ہو کعبۃ اللہ کی | اور عرفات ہم یا شفیع الامم
ہو بیت المقدس کی مجکو نصیب | بفرض اتم یا شفیع الامم
وہان سے مین جا کر بلا دیکھون ان | مٹے درد و غم یا شفیع الامم
پھر اوس بعد اسجار ہون ہا چلون | براہ عدم یا شفیع الامم
ہو شاہی ترا اور تولد کی جا | بعرب او عجم یا شفیع الامم
امید ہو قیامت کے دن دیکھئے | مبارک قدم یا شفیع الامم
نعمت کا ترے ہون طالب سدا | دے مجکو سہم یا شفیع الامم
ترے در کا کتہ یہ عبد المجید | او سے دے نعم یا شفیع الامم

بکر محفل ہشتم مین اور کچھ گرفت — جو ہی بیش و کم یا شفیع الامم
چیا منفعت ہو نبوت کا نون — یہ میم اب ختم یا شفیع الامم

مثلث از مصنف

صبا جناب مین پہونچا مرا ہزار سلام — ہون دور لیک مین کرتا ہون بار بار سلام
سنا تو پڑھ کے اونھین دفتر طومار سلام

جو شہ کو عشق کے مارے خدا نہ سمجھے جدا — ہزار شکر کہ سجدے نہ کیون کرون مین ادا
بنایا اوسکا مجھے عاشق نزار سلام

سدا رہا ہو معلق وہ نور حق کے قرین — سلام تحفہ احباب ہو شریف ترین
ہو دست الفت محبوب کا سوار سلام

مین چوم لیتا ہون شہ اور پکڑ کے تیرا دو ہاتھ — خدا کے واسطے تو تحفہ درود کے ساتھ
نسیم شہ کو نذر دینا بے شمار سلام

ادب سے سر کو جھکا کہنا ای نبی زمان — تمھین ہو المدد و الحفیظ اللہ کے امان
قبول کیجیے کرتا ہی جان نثار سلام

یہ جان و دل سے ادہی کی ہی رہ مین قدم مار رو — سلام منہج اسلام ہی سدا یار رو
جناب شاہ مین بھیجو صلوات دار سلام

نسیم و باد صبا کو بھی خوب سمجھا دو — فرشتو خدمت عالی مین جلد پہونچا دو
کرے ہی صبح و مسا یہ چینا پکار سلام

تضمین مخمس بر غزل حاجی خاتم الاشرف خاتم بھراج پوری کتکی

خصوصا بحر قدرت کے بجا دُر ثمین ہو تم — صدف نیسان حدت کے عجب نور جبین ہو تم
رئیس المسلمین ہو تم امام المتقین ہو تم — شہنشاہ دو عالم اور ختم المرسلین ہو تم
حبیب پاک بر حق رحمۃ للعالمین ہو تم

مراتب دیکھ کر تیرا اسما حیران ہی روز و شب — ثنا تیرا لکھا جاوے کہ مر دست قلم سے کب
زبان لاکھون سے مشکل ہی زبان سے کہون کیا اب — کیا لولاک نازل شان عالی مین خدا نے جب
تو بیشک باعث ایجاد دنیا اور دین ہو تم

ہمیشہ ورد ہی مجکو تو دنہ نام کا شجرہ
یہ باعث اوسکے ای مولا یہ عاصی کو ملے اوجرہ
یہین سے تو سلام و تحیت وآداب اور مجرہ
مدینہ اور مکہ آپ کا ہی خاص دو حجرہ

جہان بھیجو بلاشک مہبط روح الامین ہو تم

شریک اوسکا نہین کوئی خدا واحد ہی مین جانا
نرالا ہی اکیلا ہی بڑا دانا ہی اور بینا
تعجب مجکو آتا ہی بس حیرت ہی مجھے لکھنا
بنایا لامکان اور عرش کو حق خاص جا اپنا

پھر اوس جا سے معلی کے اوپر مسند نشین ہو تم

سیاہی کفر ظلمت کا نہ ایسا کوئی دھوئیگا
نہ ایسا امتی امت کے لیے کوئی بھی روئیگا
نہ کوئی مزرعہ آخر مین ایسا تخم بوئیگا
ازل سے تا ابد کوئی نہ ایسا ہی نہ ہوئیگا

شب معراج مین یا پل مین بر عرش برین ہو تم

تمہین باطن سے بھیجا رب ہر اک تو ظاہر ہوے کے بعد
بڑی شوکت سے یان آئے زمانہ آخرین کے بعد
ہوے گاڈی نشین تم نے تمامی افسرن کے بعد
ظہور ذات اکرم گر ہوا پیغمبرون کے بعد

ثبات ملک ہستی کے بناے اولین ہو تم

یہان اب قافیہ اچھا نہین ملتا ہی مخلع کا
انکا تو پانون سے جوتی یہی معنی ہی مخلع کا
ہین دوسرا قافیہ بدلا عبارت سے وہ مخلع کا
ہوا تھا حکم باری طور پر موسے اکو مخلع کا

یہن نعلین آؤ عرش پر حق کے قرین ہو تم

بیان مجھ سے کہان ہوے تمہارے خاص جلوے کا
نہ ماہ و مہر مین صورت تمہارے دونون تلوے کا
ہوا کونین مین شہرت تمہارے نوری جلوے کا
ہوا تھا حکم باری طور پر موسے کو مخلعے کا

یہن نعلین آؤ عرش پر حق کے قرین ہو تم

تمہین پر کل ختم ہیگا خدا کا طاعت و تقوےٰ
تمہین سے ہو بھلا دنیا تمہین سے ہو بھلا عقبےٰ
تمہین پر بھی ہوا نازل ہی سبحان الذی اسرےٰ
خلیل اللہ آدم نوح موسیٰ یوسف اور عیسےٰ

پیمبر ہین فقط محبوب رب العالمین ہو تم

نہایت شرک پھیلا تھا اک جا منفقین کا بس
ایکا یک نیست ہوتا تھا طریقہ متقین کا بس
فتاوی اسمین جاری ہو گیا محققین کا بس
ہر اک پیغمبرون کو رتبہ تھا علم الیقین کا بس

حضور بادشاہ لامکان عین الیقین ہو تم

اگرچہ سہو و نسیان سے ہوا پیدا یہ نسل آدم
اونھون سے سر بسر اب تک بھی ہی دنیا و دین قائم

کھڑا میزان عدالت ہو اونھین کے واسطے باہم	عذاب حشر سے پھر امت عاصی کو ہو کیا غم
جب ایسے مذنبون کے بخشنے والے یقین ہو تم	
عرب دکھلایہ قیدی کو حبس پاک و زلیخا ہی	تمھاری چاہ اور خواہ کا زبس عقبو کا پیاسا ہی
عزیز مصر سے بڑھ کر زلیخا خواہش آسا ہی	سزاوار عقوبت عاصیون کو یہ بھروسا ہو
قیامت مین گنہ بخش گروہ مذنبین ہو تم	
محمد یا محمد احمدا احمد بلا کر کے	کہا نبی حق کا کہہ کر رکھین نکو بھولا کر کے
سرہانے نرم سے تکیہ بچھونے پر سلا کر کے	ملائک آ کے شہزادے کے جھولے کو جھولا کر کے
یہ کہتے حق کے پیارے سو خدا کے نازنین ہو تم	
عاشیون کے محدث اور فقہا سر واعظ و ناصح	کہ ماضی حال مستقبل سبھی کے ہو تمہین شارح
رہے کیون وہ سخن مخفی ہو سب پر با حیا واضح	سلیمان ذکریا داؤد یحیی یونس اور صالح
یہ سب ہین مثل خاتم کے اور ان سب کے نگین ہو تم	
ترا بدر الدجی اسم ہی قمر سن عشق مین آتا ہی	دنون دن بڑھتے اور گھٹتے جگر مین داغ کھاتا ہی
کبھی منہ کو چھپاتا ہی کبھی چہرہ دکھاتا ہی	وہ پھر عیب گہن سے بھی ہزارون شرم پاتا ہی
ختم ہی حسن کا عالم عجب ماہ مبین ہو تم	
محمد نام تیرا ہو بہو آدم کی صورت ہی	منقش ہو تو کاغذ پہ مثال ایک مورت ہی
بباطن پہلے ہی نور الہی سے ظہورت ہی	نہ حاصل وصل جو تیرا ہی مجکو کدورت ہی
چھپاے راز عاصی کے سدا دل کے مکین ہو تم	
مجیدی گنج خاتم ہی سلیمانی نگین کے سا	عجب وہ اشرف الشرفا جمائے رتین کے سا
مکان بہراج پورا و مکا عدن کے بس زمین کی سا	نہو وان منفعت کیونکر مجھے خلد برین کے سا
ای آقا مصطفی میرے ادب سے مالکین ہو تم	
تحیتہ و تسلیم و صلوا حبذا یا مرحبا	بھیج یا رب سال و ماہ و روز و شب بر مصطفی

سلام متفرقات بطور مناجات بحضرت سرور کائنات علیہ الصلوات

السلام ای صاحب عالم ظہور	معاف کر جتنا کیا ہون مین قصور
السلام ای صاحب روز شمار	ہی نہین کچھ میرے عصیان کا شمار
السلام ای صاحب کوثر قسیم	تیرے باعث کیا مجھے ہی خوف و بیم

السلام ای صاحب بندہ نواز رکھ مجھے شیطان کی شیطانی سے باز
السلام ای صاحب تندار تن ہی نہایت بسکہ میرا کُند ذہن
السلام ای صاحب مرج خوش وضع تیز اور موزون ہو علمی طبع
السلام ای صاحب گلگون قبا تا قیامت بخش ایمان مین ضیا
السلام ای صاحب روشن جلی ہی تری فرقت سے مجکو بیکلی
السلام ای صاحب کون و مکان رات دن کرتا ہون مین شور و فغان
السلام ای صاحب تاج و لوا آرزو مجکو ہی تیرے وصل کا
السلام ای صاحب الوان و رنگ اندنون آیا زمانے سے بہ تنگ
السلام ای صاحب اسلام و دین تجھ سوا میرا گذارا ہی نہین

السلام ای صاحب حلم و حیا
اس حیاے زار کو رکھ باحیا

تمام ہوئی محفل ہشتم مولد شریف جناب حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نور ضیا کی جلد آٹھوین از کتاب باخطاب نعتیہ دیوان مجید تصنیفہ عبد المجید خان المتخلص منفعت الحیا کی

لولاک لما خلقت الافلاک

حبذا صلوا حیا بل سلموا قل لا تعد | الحفیظ والحفیظ والمدد یا المدد

جلد نوین مولد شریف

قفل ایمان مین جسکے منفعت دین ہی کلید | مخزن نبوت مسمّی نعتیہ دیوان مجید

چھاپہ خانہ منشی نولکشور مین باہتمام سید رونق علی بابت رونق چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مختل نہ ہوو ہے اسکا نام — مہ ربیع رات دن ہے جسکا نام

الصلوات والسلام وتحیۃ علی خیر القیمۃ — صل علیک اللہ یا سلم علیک صلی

ردیف نون غزل قیام برے تعظیم

آج پیدا ہوے نبی زمین — جسکا ہے یثرب اور بطحا وطن

اوٹھواب دل سے سب خوشی ہوکر — اسم وہ شاہ کا کرو سمرن

پیچ ہے اوسکے حسن کے آگے — چاند کا چاندنی سورج کا کرن

گندمی رنگ ہو بہو مرجان — لعل احمر سے بلکہ ستہرا بدن

پیوکے یاقوت سے بہی لب رنگین — سانچے سونے مین جیون عقیق یمن

جب ہنسی منہ مین دو لڑی دندان — اوس سے جہمک رجاوے ڈرعدن

چہرہ الماس کے جہمک سے زیاد — جوہر و گوہر و نثار رتن

بوے گیسو سے اوسکی شرمندہ — عنبر و عطر اور مشک ختن

باغبان حق کے باغ وحدت کا — وہ گل گلعذار غنچہ دہان

عصیان چو طرف سے جو جکڑے تہے — ٹوٹ جاویگا یہین سے غم کا رسن

ڈونکہ کو بج دے شب ظلمت — ہوگا اب دن بدن یہ جگ روشن

بید ہڑک تم چلو رہ دین مین
با خوف و ہراس سے جسکے
گرم رحمت کے برق عفو سے
بیٹھو یان با حیا ادب کے ساتھ

ہووے اندھے دشمن و رہزن
سرکشون کا یہان جھکے گردن
گنہگارون کا سب جلے خرمن
دور ہو جاوے سب کا رنج و محن

آمد شمس الضحی ہی محفل میلاد مین
سر کے بل آؤ ادب سے ذاکران مصطفےٰ
یعنی جائز بلکہ واجب بے شبہ ہی کرنا قیام
منکرون کی وہم و غلطی مطلقاً نہ مانیو
اپنے بہر مقصد دریان تعظیم جی جان سے کرد
دست بستہ نعت احمد کو پڑھو با صدق دل
عطر و عنبر کا کرو چھڑکاؤ اب پکون سے سب
عاشقان باصفا آنا ہے تسلیم کو
شمعین کافوری کرو روشن بقلب صاف تم
معاف چاہو اپنے اپنے ہر گنہ سے مومنو

آمد بدر الدجی ہی محفل میلاد مین
آمد خیر الوریٰ ہی محفل میلاد مین
آمد اعلی العلی ہی محفل میلاد مین
آمد صلے علے ہی محفل میلاد مین
آمد بحر عطا ہی محفل میلاد مین
آمد نور خدا ہی محفل میلاد مین
آمد شمع ہدا ہی محفل میلاد مین
آمد ماہ لقا ہی محفل میلاد مین
آمد نجم الہدا ہی محفل میلاد مین
آمد شافع جزا ہی محفل میلاد مین

کیون نہو رونق فراوان ذاکران مصطفےٰ
آمد کان حیا ہی محفل میلاد مین

مداح ہین جناب رسول خدا کا ہون
مجھپر حرام کیون نہو نار سقر شدید
آتش سے کیا جہنم کے کیا مجکو خوف و بیم
لطف و کرم سے احقر بے پر کو لے بچا
یک جرعہ دو شراب وصال اب پلا مجھے
یارب دکھادے مجکو رخ رشک آفتاب

امیدوار وصل شفیع الوریٰ کا ہون
عاشق مدام شافع یوم الجزا کا ہون
پروانہ مین سدا وہ چراغ ہدا کا ہون
آماج شاہ ناوک رنج و بلا کا ہون
مدت سے تشنہ لب مین وہ رخ صفا کا ہون
مشتاق جی سے صاحب ہر دو سرا کا ہون

اندیشہ کچھ جحیم و سقر کیا حیا کو ہو
یارب غلام دل سے وہ مشکلکشا کا ہون

دل کو میرے بسکہ ہے خواہش مدینہ اندنون
طوف کعبہ سا تویان یوم الا دنیہ اندنون

کیا کرون چارہ نہین دنیا سے گستار نہین   دشمن جانی ہوا چرخ کمینہ اندنون
آنکھ مین سوجھتا نہین اور سہو ہو جاتا ہی سب   دونون ملکر یکسان سینہ سفینہ اندنون
غور کر جب دل مین سوچو تب نئی اک طرز ہی   بس عجب دیکھا زمانہ کی قرینہ اندنون

ہر طرح کی بےکسی اور مفلسی دل کو حیا
ہی تسلی کو فقط نعت خزینہ اندنون

مہ و خورشید ہین دو عکس فگن پانی مین   پر نہ تھا عکس فگن شاہ کا تن پانی مین
دُر و مرجان کا گلگون سے فزون تر رتبہ   حق نے کیا خوب بنایا ہی چمن پانی مین
تاب خورشید ستم سے فلک دون کی شاہ   دل شیدا مرا ہوتا ہی ہرن پانی مین
کیون نہ مین نام شہنشاہ کرون جی مین جتن   لوگ کرتے ہین خزانہ کو جتن پانی مین
معجزہ سرور والا کا ہی یہ خاص ترین   نظر آتا ہی جیون بلور بدن پانی مین
رشک سے گیسوے مشکین نبی کے یارو   کیون نہ یہ جاے سدا مشک ختن پانی مین
مچھلیان پڑھتی تھین خوش ہو کے درود اور سلام   جب اوترتے تھے وہ سلطان زمن پانی مین
بھیج دیتا ہی خداوند کریم از فردوس   بحر الفت کے غریقون کو کفن پانی مین

وا نہو باب دہن وصف شہ دین مین حیا
منھ سے کب نکلے ہی آواز سخن پانی مین

زندان فرقت شہ دین کا اسیر ہون   پروا ے رنج و غم نہین گو چرخ میر ہون
مین ہون غلام آپ کا شام و سحر بجان   گوا ہی رسول بندۂ رب قدیر ہون
ہی رتبۂ مدیح پیمبر فزون ز خور   انسان ہون مین ولیک ملک کا مشیر ہون
گو لاکھ بھی ستاوے مجھے چرخ غم نہین   مین مدح خوان صاحب خم غدیر ہون
والی نہین ہی کوئی بجز آپ کے مرا   بے دست ہون زمانہ مین بے دستگیر ہون
یا شاہ کیجیو نظر لطف اس طرف   عاجز و خاکسار ہون غمگین فقیر ہون

کچکول آرزو سے حیا پر کرو نبی
محتاج آہ پارۂ نان شعیر ہون

مجھ سو سردار انبیا کی جو کس زبان سے ثنا کرون مین   ہنوز مداح ہین مسیح و کلیم پھر مدح کیا کرون مین
نہین وسیلہ بجز نبی کے جہان مین ہی مجھ تباہ دل کو   بجا ہی تعریف مصطفےٰ سے زبان کو آشنا کرون مین

چراغ خلق خدا ہی ہر شفیع عصات ہی ہمیر
میرا ہی حامی حبیب خالق میرا ہی ہادی رسول اکرم
دکھاؤ صورت وہ ماہ تابان سو گھٹاؤ گیسوے عنبرین کو
بہ چھیدے ہی دل پر خدنگ ہجران قرار کافور ہی جگر سے

عزیز و زیبا ہی مجکو ہر دم کہ ذکر وصل علا کرون مین
لشرح اب لوح دل پہ توصیف مصطفے کی لکھا کرون مین
کہان تلک ای حبیب کرتار خون دل کو بہا کرون مین
دکھائے یارب مزار حضرت ہے جبہ سائی ادا کرون مین

تڑپ رہا ہی تشکل ماہی تمھاری فرقت مین رات اور دن
خبر لو یا مصطفے حیا کی کہان تلک آہ و بکا کرون مین

ای شاہ سمائی نہین تعریف دہن مین
خوبی ترے زلف و رُخ و چشم و لب تر کی
جو بو ہی ترے زلف مین بھلا او سکے برابر
ترے قد و قامت کی صفائی ای محمد
ہی جلوہ محبوب خدا موج زنان ہر دم
مین دھیان تری زلف کا بھولو نگا نہ ہرگز
لے میری خبر جلد اے محبوب الٰہی
جنت کا قبالہ ہی غزل تری ثنا کی

ہین پرتو ہ نور مہ و مہر گگن مین
سنبل مین ہی نہ لالہ مین نرگس مین سمن مین
تبت مین ہی نہ چین مین خطا مین نہ ختن مین
شمشاد مین نہ سرو و صنوبر مین نہ تن مین
فردوس مین ماوا مین نعیم اور عدن مین
گو لاکھ بھی جکڑین مجھے زنجیر و رسن مین
سیماب سا ہر آن تڑپتا ہون وطن مین
ای شاہ زمن لطف ہے ہر ایک سخن مین

خوش ہو کے حیا حوریان تعریف نبی سے
پڑھتی ہین قصیدہ کو یہ جنت کے چمن مین

فرقت مین ترے مولا جو اشک بہاتا ہون
باریدہ ہی خون ہر دم نیسان سا آنکھون سے
جلتا ہون شمع سا مین ہجرت مین تمسے سرور
فریاد کرون کس سے تری ہی سوا جگ مین
ہر وقت جا مسجد مین جب تجکو نہ پاتا ہون
عیسے کو جلانے کا تھا حکم تعجب کیا
اے باحیا شہ عربی نزدیک بلا جلدی

وہ اشک کے قطرون کو دُر دانہ بناتا ہون
مین آپ بھی رو رو کر اورون کو رُلاتا ہون
بے وصل چو پروانہ تن من کو جلاتا ہون
یان کوئی نہ سنتا ہی پھر جبکو سناتا ہون
چلّا کے موذون سا دن رات بلاتا ہون
پڑھ نظم یہ نسخہ کا مردہ کو جلاتا ہون
گر دور ہون مین ہندی ترا ہی کہاتا ہون

مستزاد طرز دکھنی

ای میرے مولا بر حق ہمیشہ تحسین
نام محمد و محمود و احمد و سید و سرورِ ثقلین

رب کے صنم تمھین ناز و نعم تمھین باغ ارم تمھین ابر کرم تمھین فضل و رحم تمھین ذات قدم تمھین

حبیب اکرم تمھین ای میرے مولا برحق پیمبر تمھین

پل صراط مین پار اوتاروگے راہ کٹھن وہی جسلہ نبھالوگے بازو پکڑ میرا وہان سبنھالوگے

رسول اطہر تمھین ای میرے مولا برحق پیمبر تمھین

سہو نسیانون سے خطا ہمارا ہی لطف و احسانون سے عطا تمھارا ہی گھور عصانون سے تا اندھیارا ہی

مطلع انور تمھین ای میرے مولا برحق پیمبر تمھین

نار جہنم سے آپ بچاؤگے خلد برین ہمین صاف دکھاؤگے عاصیون کے گناہ معاف کراؤگے

شافع محشر تمھین ای میرے مولا برحق پیمبر تمھین

تا آدم و عیسٰے جتنے ہین انبیا غوث و قطب سارے ابدال و اولیا سب سے مشرف ہاں تو ہی پر ہنیا

صاحب افسر تمھین ای میرے مولا برحق پیمبر تمھین

امتی امتی کہہ کے بلاؤگے مردہ تنون کو دم دیکے جلاؤگے تشنہ لبون کو پھر آب پلاؤگے

ساقی کوثر تمھین ای میرے مولا برحق پیمبر تمھین

مخزن ایمان اور کان حیا کے ہو معدن روح اور جان حیا کے ہو دین و دنیا مین آن حیا کے ہو

اوّل و آخر تمھین ای میرے مولا برحق پیمبر تمھین

پاے امجد پہ مین اب دُرِ ثمین کو داروں
کیون نہو میری جبین ہمسر مہر و تمکین
روضہ وہ شاہ کا ہی جاے درود رحمت
تب بھی ہو کم میرے مولا کے مزار گل پر
مجکو پہونچادے مدینے مین صبا بہر خدا
کیا کیا واردن ہین وہ نام شہ دین پر یارو
باعث عزت و توقیر قمر ہی موصوف
جلمہ عقبہ کے سردار زمان پر ہر دم

ہی سزا وار سر عرش برین کو داروں
جب کہ مین چل کے دم مرقد پہ جبین کو داروں
کیا عجب گر سر جبریل امین کو داروں
ماہ سے لے کے مین تا گاؤ زمین کو داروں
روضۂ پاک پہ جا جان حزین کو داروں
جان کو دل کو جگر چشم یقین کو داروں
گر مین تلوے پہ ترے ماہ مبین کو داروں
لعل و یاقوت و گہر اور نگین کو داروں

زلف مشکین پہ جیا سید عالم کے مدام
مشک تبت و ختن نافہ چین کو داروں

یا نبی آؤ بے سہارا ہون	تبترا راہ مشکل پا را ہون	

مجکو دنیا و دین کی کیا ہی خبر — عشق مین اپنی جان وارا ہون
آکر صورت دکھا دو یا مولا — خانۂ چشم کو سنوارا ہون
جلد میری مدد کو پہونچو رسول — المدد المدد پکارا ہون
کیجئو یا نبی کرم کی نظر — نیم جان ہون مین دل دو پارا ہون
قلزم غم سے پار کیجیو مجھے — تھل نہین آہ بے کنارا ہون
گلشن دل کو دے تو شادابی — یا شہ پاک بے مطارا ہون
دستگیری تو کر مری ہر دم — بیوسیلہ ہون اور بیچارا ہون
تیرے آگے ہون ذرہ سے بھی ذلیل — گو مین خورشید یا ستارا ہون
ای گل خوبی وصف مین تیرے — بشکل بلبل طرارا ہون
باخوشی وصل سے بچا نواب — ہجر مین تیرے غم کا مارا ہون
زر و زیور کو کیا نثار کرون — نام پر تیرے جان وارا ہون
یا نبی بادشاہ حلم و حیا — رات دن مین گدا تمہارا ہون

این غزل طرز دیگری معجزہ نبی علیہ السلام زیادتی طعام

اب سنو یارو نور حق کا معجزہ لکھتا ہون یان
جسکو کیا حق نے روز ازل سے مالک کون و مکان
جابر رضی سے روایت ہی یک یون کہتے ہین کرکے عیان
جنگ خنین مین کوئی تین دن تک کھانا نہ کھایا وہان
لڑنے کا او نین غنیمون کے سات ہی کچھ نہ تھا تاب و توان
حضرت بھی بھوک سے اپنے شکم مین باندھے تھے سنگ گران
مین اپنی بی بی سے کہنے لگا ایسا بھوکے ہین شاہ زمان
مجھ سے میری بی بی یہ بات سنکر غم سے ہو گریہ کنان
تھا تین سیر آٹا جو کا نکالا گوندھا وہ آٹا ندان
اور ایک بکری کا بچہ تھا اوسکو کرکے ذبح بیگمان
ہانڈی کے اندر رکھا جبکہ اوسکو حضرت کو چپکے مین دان

کہنے لگا ایسا ای شاہ عربی آپ اور دو تین جوان
دعوت کرون ہون مین تشریف اپنا لے چلیے میرے مکان
جو کچھ کہ کھانے کا موجود سامان ہی کھانے جا کر وہان
حضرت نے یہ بات سنکر کے جابر سے بولے ہو یشادمان
جب تک کہ مین تیرے گھر کو نجاؤن کھانا پکانا نہ وان
یہ حکم حضرت کا سنکر کے جابر گییے خوش ہو اپنے مکان
تب شاہ لولاک نے گروہون مین اسطرح کیے بیان
ای کھودنے والو خندق حنین کے جتنے ہو خرد کلان
اوس مرد کے گھر چلو ساتھ میرے کھانا ہی راز نہان
یہ سنکے نوجون نے حضرت کے ساتھی جانے قبولے وہان
ہو جیسا فرمان بجا لاوین ہم سب تابع ہین حکم کے وہان
حضرت گئے جبکہ اوس مرد کے گھر آٹے و ہانڈی میان
ڈالے لعاب دہن اوسمین اپنا دیکھو خدا کا یہ شان معجزہ
حضرت کے لعاب دہن اور دعا سے برکت ہوئی بیگمان
وہ معجزہ کا بیان کیا کرون مین گنگ ہی میرا زبان
حضرت کے ہمراہ ہزارون تھے لشکر ہر اک پیر و جوان
کھاتے چلے جاتے تھے سیر ہو کر باقی نہ تھے ارمان
تب بھی وہ روٹی اور ہانڈی کا سالن جیسے کا تیسا تھا وان
اپنے خدا کا قسم کھا کے جابر کیا یہ روایت بیان
مسلم بخاری کے دونون حدیثون مین صحیح ہی داستان
مشہور یہ معجزہ ہی نبی کا کہے کیا حیا ناتوان
ہون آسرے مین سدا وہ نبی کے جب تک زمین و زمان
ہو منفعت خوب گنج مجیدی سے پھر اوسمین نقصان کہان

مخمس بر غزل حاجی منشی خاتم الاشرف خاتم
بہراج پوری

بنا دے تیرے احمد کا مجھے چاکر مدینہ مین
رہون تیرے اس احسان سے سدا شاکر مدینہ مین
ہین اپنی عمر بھر ہو کر ترا ذاکر مدینہ مین
خدایا جلد پہونچا دے مجھے لے کر مدینہ مین
ترے فضل و کرم سے ہووے میرا گھر مدینہ مین

گیا جو یثرب و بطحا ہوا بس سب سے وہ اعلا
ہے جیسا عالم پستی سے بڑھ کر عالم بالا
صدف کے پیٹ مین جیسا اوجالا لولوے لالا
تمنا جو کہ دل مین ہے بر آوے یا خدا تعالی
سدا آنکھون سے دیکھون روضۂ اطہر مدینہ مین

نہ سمجھون پھر کسی کے رتبۂ اکبر کو مین ہرگز
نہ مانون اس جہان کے بھی بڑے افسر کو مین ہرگز
نہ دیکھون ڈھیر مہ اور تودۂ دینر کو مین ہرگز
تمنا ہے نہ چھوڑون روضۂ اطہر کو مین ہرگز
بنے جبتک نہ میرے آخری کا گھر مدینہ مین

مجھے میثاق کے دن سے اٹھا ہے ایک ایسا جھب
جو دیکھین سو یہی کہتے ہین کل سے لے کے تا کو جب
دیوانہ ہو گیا ہے پیچ یہ مستانون کے سا بیشک
صبح سے شام تک اور شام سے لے کر سحر گہ تک
کرون نظارہ بیٹھا گنبد اخضر مدینہ مین

غم فرقت کی چھوری سے ہوا ٹکڑ جگر پارہ
مین خود رفتہ ہوا ہون اور نہین ہے کچھ چارہ
بڑا بے چین کر ڈالا مجھے یہ نفس اتارہ
بھٹکتا وادی حیرت مین پھرتا ہون مین آوارہ
خدارا کوئی پہونچا دے مجھے لے کر مدینہ مین

کبھی بکتا کبھی سکتا کہے ہشیار گاہے غش
دو رنگی یان پہ اظہر ہے کوئی طرکش کوئی مہوش
ہین یکسان وان کے باشندے کہ ہے جنبر سدا عشرش
جوان پیر کودک اور ضعیف و ناتوان سرکش
سبھی ہنتے ہین کیا باحالت خوشتر مدینہ مین

جو ہوتے ہین وہان زائر ہزارون عباد و وارد
نہ جانو کذب کچھ اسمین وہ عام و خاص ہین جابد
مین یہ سب راست کہتا ہون کہ ہے شاہد خدا واحد
بڑے مرتاض و زاہد متقی و پارسا عابد
بشوق دل غلامی کرتے ہین آ کر مدینہ مین

ہین اک سے ایک بڑھ کر وان مجاور اور سب خادم
ادا خدمت گزاری حکم برداری کرین تاہم
سدا ورد زبان ہو کر پڑھین ہر دم درود اعظم
صلواۃ و صوم حق اور ذکر محبوب خدا ہر دم
ہمیشہ رات دن جاری ہے یہ گھر گھر مدینہ مین

جو صورت حال اندر کا کرے دو تین سے معائنہ
نہ دیکھے زنگ کچھ دل پہ مصفا مثل آئینہ

وہان سکے رہنے والے لوگ سب کا پاک ہو سینہ ۔ حسد اور بغض و نخوت اور غرور و کبر اور کینہ
یہ سب کمتر سے کمتر ہوتا ہی کمتر مدینہ مین

کمر بستہ لباخدمت گزاری و تواضع بھی ۔ نہایت عاجزی امیدواری و تواضع بھی
سلیقہ اور لحاظ اور انکساری و تواضع بھی ۔ حیا و شرم و حلم اور خاکساری و تواضع بھی
کیا کرتے جوان و پیر ہین اکثر مدینہ مین

رہو تم دور ناحق سے یہ کہکر حق کو پہچانو ۔ نہ ہرگز جھوٹ ہی یارو صحیح یہ بات کو ٹھانو
حدیثون مین لکھا ہی وہ لکھے کو برملا مانو ۔ خدا کے فضل سے وہ جنتی ہوگا یقین جانو
کیا ہی دل جو کوئی خاک کا بستر مدینہ مین

وہ انسان کا زمین پر کیا مدا وج آسمان مین ہی ۔ اور اسکا ظاہر و باطن عیان مین ہی نہان مین ہی
بل اوسکا عزت و حرمت کہان تحریر بیان مین ہی ۔ شہنشاہی کا رتبہ اسکو حاصل اس جہان مین ہی
ہوا ہی جس کسی کا پیشہ مہتر مدینہ مین

دل لیلی کو کہتا ہون قسم ہی اب ترے سر کی ۔ نہ مجکو جان کی پروا نہ پروا مال اور زر کی
ملین جب ہو گیا مجنون تو پھر کیا ہو خبر گھر کی ۔ ملی جب خادمی روح الامین کو آپکے در کی
ہمیشہ آتے جاتے کھول کر شہپر مدینہ مین

خدا سے مرتبہ کیسا لیا تو اے شہ عالم ۔ نہ پائے یوسف و موسیٰ براہیم اور صفی آدم
نہ ایسا معجزہ دیکھے کبھی پھر عیسیٰ مریم ۔ ہلاتے آپ کے شہزادون کے گہوارون کو ہردم
جو فرصت پاتے جبریل امین آکر مدینہ مین

ترے بندون کے زمرہ سے جیا بھی کہ تا زندہ ۔ مجیدی منفعت سے اب جیا ہی جب تلک زندہ
ترے محبوب کا دولت سرا دیکھے جیا گندہ ۔ تمنا ہے دلی ہر دم ہی خاتم کی خداوندہ
گزارے عمر کو جاروب کش ہو کر مدینہ مین

نظم مین پڑھ اب صلواتین بر شفیع المذنبین ۔ ورد ہے اوسکو سلامین جو کہ ختم المرسلین
الصلواۃ والسلام یا نبی الوارثین ۔ الصلواۃ والسلام یا رسول العالمین
الصلواۃ والسلام یا نبی العارفین ۔ الصلواۃ والسلام یا رسول الکاملین
الصلواۃ والسلام یا نبی الزاہدین ۔ الصلواۃ والسلام یا رسول المحسنین

الصلوات والسلام يا نبي [illegible]
الصلوات والسلام يا نبي الصادقين
الصلوات والسلام يا نبي المؤمنين
الصلوات والسلام يا نبي المرشدين
الصلوات والسلام يا نبي الواعظين
الصلوات والسلام يا نبي المغربين
الصلوات والسلام يا نبي الذاكرين
الصلوات والسلام يا نبي السالكين
الصلوات والسلام يا نبي المنقمين
الصلوات والسلام يا نبي المسلمين
الصلوات والسلام يا نبي المتقدين
الصلوات والسلام يا نبي المحدثين
الصلوات والسلام يا نبي المبتدين
الصلوات والسلام يا نبي المقبلين
الصلوات والسلام يا نبي الشاهدين
الصلوات والسلام يا نبي العاشقين
الصلوات والسلام يا نبي الحافظين
الصلوات والسلام يا نبي الساجدين
الصلوات والسلام يا نبي المعجزين
الصلوات والسلام يا نبي الكاملين
الصلوات والسلام يا نبي المنذرين
الصلوات والسلام يا نبي الراكعين
الصلوات والسلام يا نبي الصائمين
الصلوات والسلام يا نبي الدائمين
الصلوات والسلام يا نبي الواصلين

الصلوات والسلام يا رسول الآخرين
الصلوات والسلام يا رسول العارفين
الصلوات والسلام يا رسول المتقين
الصلوات والسلام يا رسول الانورين
الصلوات والسلام يا رسول الفاضلين
الصلوات والسلام يا رسول المشرقين
الصلوات والسلام يا رسول الشاكرين
الصلوات والسلام يا رسول العالمين
الصلوات والسلام يا رسول الأفضلين
الصلوات والسلام يا رسول المؤمنين
الصلوات والسلام يا رسول المخلقين
الصلوات والسلام يا رسول القاعدين
الصلوات والسلام يا رسول المقصدين
الصلوات والسلام يا رسول العابدين
الصلوات والسلام يا رسول المنتشبين
الصلوات والسلام يا رسول المعشوقين
الصلوات والسلام يا رسول الحامدين
الصلوات والسلام يا رسول العادلين
الصلوات والسلام يا رسول الصابرين
الصلوات والسلام يا رسول المرحومين
الصلوات والسلام يا رسول المطهرين
الصلوات والسلام يا رسول الخاشعين
الصلوات والسلام يا رسول الاولين
الصلوات والسلام يا رسول الناطقين
الصلوات والسلام يا رسول الناصحين

اوس قصیدہ یا حیا نے نعت مین ہی صفت
واو کی ردیف لکھ تو نون ہوئی اب آخرین

ردیف واو

ای قبلۂ دو عالم بیمار کی خبر لو
مرتا ہی درد غم مین ناچار کی خبر لو

لاکھون طبیب حیران ہین درد دل سے میرے
ای فخر عیسے جلدی آزار کی خبر لو

ای دستگیر عالم ہی عرض تمسے اتنی
بے دوست آشنا کے بے یار کی خبر لو

آزار عشق سے بس خاشاک و خس بہ ہر دم
تڑپے ہو شکل ماہی غمناک زار کی خبر لو

آنکھون سے روز و شب ہی کافور خواب میرے
ای سرور دو عالم بیدار کی خبر لو

رہزن ہی نفس شیطان ہر دم رہ شفا کی
ای ہادی معظم غمخوار کی خبر لو

ہلدان خون ہر دم برسا ہی ہی یہ فرقت
شاہا حیا کی چشم خونبار کی خبر لو

رسول اکرم نبی اعظم حبیب داور سلام بھیجو
خدیو کیہان ہمام عالم قسیم کوثر سلام بھیجو

شفیع یوم الحساب ہو تم خدا کے محبوب ناب ہو تم
امین فائق جہان کے سرور شفیع محشر سلام بھیجو

کریم اعلے حلیم یکتا خلیق بے مثل نور خالق
چراغ بزم ولاے اعظم منیر ای گوہر سلام بھیجو

ضیاے آدم فروغ موسیٰ دم مسیحا سراج قدرت
نسیم بستان کبریائی نبیون کے افسر سلام بھیجو

خلیل اقدس عقیل اطہر شریف دارین چشم فطرت
حیا کے مولا شہ مکرم امام بہتر سلام بھیجو

این غزل در حقیقت سوال عارفانہ نکتہ معرفت

سائل ہون مین عزیزو کچھ تم جواب بولو
من عرفہ فقد کے کہتے ہین باب بولو

بولا گر عرش دل کو اللہ کیا سبب ہی
یہ حل کرو مسائل کھولو کتاب بولو

درمیان معبود و عابد کہتے ہین عشق پردہ
جز عشق تو وصل نا وہ کیا حجاب بولو

ارض و سما کے اندر اولٰا ہی کنوان کہتے
واصل ہین آپ ہی کر وہ کیا ہی آب بولو

نازل ہوا ہی قرآن حق ساتھ حرف اوپر
وہ ساتھ حرف کیا ہی ای شیخ و شاب بولو

دیکھا جو مصطفےٰ کو دیکھا ہی اوس نے حق کو
بس کا قرآن بھی دیکھے وہ کیا ثواب بولو

پیر حیا کہ ملنے سے عقدہ کشائی ہوتی
ہی حب جسے مین کہتے وہ کیا تراب بولو

این غزل در جواب بر غزل بالا

ہی اوس سوال پر یہ میری جواب عزیزو
سن عرفہ فقد کی دو ہینگے باب عزیزو

یک باب نفس ہیگا خانہ وجود کے بیچ
پہچانو باب گر دور کھتے ہو تاب عزیزو

یعنے جو اپنے دم کو پہچانا دل کے رہ سے
حق کو بخوبی جانا وہ باحساب عزیزو

عرش ہی قلوب مومن فرما چکا خدا نے
وہ طول اہل عبادت جسمین خراب عزیزو

سارے خدا کے بندے عامل و کاملین نے
مومن کا زم دل ہی مثل گلاب عزیزو

اور حمد و شکر رب کا جو غفلتی سے بھولا
تا ناوان جاہلون کا عالم شباب عزیزو

راضی ہی عاجزی اور دردِ دلی سے اللہ
لاریب وہ ہوا پھر عاصی شتاب عزیزو

بسم اللہ سات حرف ہی فرقان و سیہ نازل
طاعت کو کیا نہ قدسی تھے بحساب عزیزو

اولیا کنوان جہان مین ہی پستان شیر والا
تفسیر تسمیہ کی ہی یک کتاب عزیزو

معبودی عابدی مین جو ہر وہ عشق جا اہل
بے شیر جسکا و اعمل گر دون قباب عزیزو

ہی قادری تخلص قادر علی نے لکھتی
وہ نسخہ دیکھ ثواب تم باصواب عزیزو

جو مصطفےٰ کو دیکھا دیکھا خدا کو اوسنے
کافر کا دیکھنا ہی بلکہ عذاب عزیزو

اوسکا جواب یہ ہی دیکھے سے کچھ بھی ہوتا
ایمان لاتے جب وہ تب تھا ثواب عزیزو

کھل جاوے عقدا وسکا ہوا احمدی مشرب
جو دور دل سے کرے لنیے عتاب عزیزو

کہتے ہین جسکو می حب وہ اعتقاد دستی
صدق و لقین حیا کا دین حق شراب عزیزو

مین ہون مداح نبی لبس میری تعریف کرو
میرے اس شعر کو پڑھ پڑھ کے بھی توصیف کرو

عشق احمد مین مین بیمار ہون ہی وصل دوا
ای حکیمو تمھین کیا تاب کہ تخفیف کرو

سخت یک مرض مجھے ہجر ہی بس شل ہجر
طب احسانی ذرا دیکھنے تکلیف کرو

دیکھ کر نبض اور پہچان سکے قارورہ خطا
جن کے یک نسخہ مجرب عفو تالیف کرو

جب شفا ہووے کو تم چاہتے ہو جلد بیان
تو حیا پورا یہ دیوان کو تصنیف کرو

کیا مبارک دن خدا ہمکو دکھایا دوستو
ہر دہر مین گھر بگھر مژدہ سنایا دوستو

اندنون مولود کا آیام آنا دیکھ کر　　اوس خوشی نے ہم سبھون کا غم بھلایا دوستو
انتظاری مین کٹی اوقات ساری سال بھر　　شکر ہی اب ماہ ربیع کو رب بلایا دوستو
روح افزا خوش نویدی از زمین تا آسمان　　آمد آمد ہو رہی تھی آمد آیا دوستو
ایکی جو نکو نیند غفلت سے اٹھی لوگو بے خبر　　طالع بیدار کو بالا چڑھایا دوستو
نام نامی کا وہ اپنے خطبہ تو بر خاص و عام　　از الف تا یاے تحتانی پڑھایا دوستو
بانگ صلوات و اذان کا شور و غل برپا ہوا　　پنج وقتی چو طرف نوبت بجایا دوستو
دو جہان کے بیچ ہر افسر کا ذی افسر ہوا　　غرب سے لے شرق تک فرمان چلایا دوستو
ہم سبھون کا وہ شہ لولاک کے باعث ولے　　شکر ہی اوس رب کا یان رتبہ بڑھایا دوستو
ننگ نہین ہی ہمین کچھ یکبار دل کا مدعا　　داد خواہ امیدوارون کا بر آیا دوستو
پر کسیکو رتبہ عشاق حاصل ہو نہو　　بیگمان اوس عشق سے مین رتبہ پایا دوستو
رب سے بخشا دے ہمین محشر کے دن وہ کیا عجب　　شافع عصیان جسکو حق بنایا دوستو
آسمان پر قدسیان محمود کہتے ہین اوسے　　یان محمد بہر ہم سب کے کہایا دوستو
دوست و دشمن ایکسان ہون نزد اوسکے ہین　　اوس سبب ممنون ہی اپنا بر آیا دوستو
کیا سمجھتے ہین وہابی خواب غفلت کی طرح　　کتنے وہ بدمست سوتون کو جگایا دوستو
خود پرستی اپنا چھوڑ اب خوب وہ ہشیار ہون　　بد مظنہ جو کہ تھے اونکو رولایا دوستو
وہ ہمارا ذی مراتب ذی نشان اور سر کا تاج　　مہربان ہو نیک نامون کو ہنسایا دوستو
رشک کے آتش کا شعلہ رونق احمد کو دیکھ　　منکر و بدذات کے دل کو جلایا دوستو
ایک عالم اس جہان کا وقت مولود جناب　　کیا خوشی اور دھوم کا غوغا اوٹھایا دوستو
سو بسو کوچہ بکوچہ ہر طرف خوشبو نقیب　　کیا مبارکباد کا شہرت مچایا دوستو
پھولا کیسی تمکنت سے باغ مین وہ شاہ گل　　خوبی اوسکا دیکھ لالہ داغ کھایا دوستو
جو نہ تھے واقف نئے احکام او ارکان سے　　اونکے تئین آئین شاہی وہ سکھایا دوستو
دیکھ شرمندہ ہوا اوسکے خلقیت کا اوج موج　　کوزۂ ناچیز مین دریا سمایا دوستو
اوسکے میزان مین قدردانی ہی بھاری اسقدر　　کوہ یکپہ مین پاسنگ سا تلایا دوستو
دیکھ کر جلسہ کا خوبی ہر کوئی کہنے لگے　　واہ رے شاباش جو محفل سجایا دوستو
آج کل یان سے کوئی گرچہ بلاوے دون جواب　　مین تو جانے کا نہین کاہے بلایا دوستو

ہرا غنچہ وار اک منہ کھل گل ہو سوز بان
ہر طرح کے غیر تحفون کو نہیں ہی تا ثمی

باغ نومین ہمچو بلبل کھلکھلا یا دوستو
اسلیے یہ نعت کا سوغات لایا دوستو

طول کیا ہوا اظہر من الشمس کی یان اب جیا
مختصر اوصاف اوسکا خوب جبا یا دوستو

کرامت سیدار دوطن کو مولا تمھارا روضہ وطن نبادو
ہمیشہ انکھون سے میرے غم مین ٹپکتے ہین قطرہ ہائے آنسو
لبان حنظل سخن ہی میرا جہان مین تلخ یا محمد
ہی عشق مین حال میرا ابتر ہون اور مین صحرا نورد ہر دم
تڑپ تڑپ کر زمین پر اثمر بنا ہی خار خس کا تو دہ
سخن کا بلبل گل ثنا پر بفرح شاداب چہچہہ زن ہی

تھا اس بے برگ نہ برو شاہا کرم سے اپنے چمن نبادو
بے دلیل ولائے علائم اوسکے تئین نورین نبادو
اگر یہ ہر تمسے عرض انشا لطف و شیرین سخن نبادو
تمھاری زلف دوتا کو طاہا میرے گلے کے ہار ین نبادو
تمھارے عشاق کا کریما لتشکل آئینہ تن نبادو
چمن مین عقل و خرد کے دانا ہین کو سیر سمن نبادو

یہی تمھارے سے جان عالم ہر عرض اختر کی رو نبادو
جیا کے ہر اک سخن کو مولا بیان و عدن نبادو

سو منون ہر آن مین تم دیکھ لو
آیت لولاک اور خلق عظیم
اور بھی کتنا ہو آیت جابجا
جیسا سورہ توبہ بے بسم اللہ ہی
وہ تتمہ سورۂ انفال کا
تیسا اللہ اور محمد ایک مغز
ولیا پھر دو پوست ہر بادام کا
عشق گلشن ہو محبت باغبان
پھل ہی پیدا تخم تخمون سے شجر
ہی وہ گنجان شجر مین شاخ و برگ
ہی وہ میدان مخزن روح روان
اس سے زیادہ او تصدیق ڈھونڈو کر
تو نبو نور احدی حکمت کے ساتھ
جان لو احد و احمد ایک ہی

دیکھ لو ہر جان مین تم دیکھ لو
ہو نبی کی شان مین تم دیکھ لو
کھول کر فرقان مین تم دیکھ لو
ایک ہی عنوان مین تم دیکھ لو
نافع الایمان مین تم دیکھ لو
کلمۂ اتیان مین تم دیکھ لو
عشق کے کھلیان مین تم دیکھ لو
گل سے پھل کریان مین تم دیکھ لو
پھر شجر گنجان مین تم دیکھ لو
خلق کے میدان مین تم دیکھ لو
عالم روحان مین تم دیکھ لو
ناطق برہان مین تم دیکھ لو
قدرت سبحان مین تم دیکھ لو
میم بس تم درمیان مین دیکھ لو

تحفۂ نعیم

وہ عزیزِ مصطفےٰ کے نور کو　　یوسفِ کنعان مین تم دیکھ لو
کیا پری کیا جن و کیا انس و ملک　　حور اور غلمان مین تم دیکھ لو
مہر و مہ اور اختران ارض و سما　　ساری شی کی جان مین تم دیکھ لو
اشرف المخلوق انسان کو کیا　　مہر رب انسان مین تم دیکھ لو
سجدۂ آدم کی یہ لعنت کا طوق　　قہر رب شیطان مین تم دیکھ لو
کتنے بندے ہوگئے روشن ضمیر　　یہ مزا ایمان مین تم دیکھ لو
جتنا خصلت نیک رب پیدا کیا　　حضرتِ سلطان مین تم دیکھ لو
ای عزیز و صاف بجلی کی چمک　　آپ کے دندان مین تم دیکھ لو
یعنی وہ دندان مسوڑھے کی بہار　　موتی و مرجان مین تم دیکھ لو
عزت و توقیر لو لوء صدف　　غور کر نیسان مین تم دیکھ لو
چھید کر حکاک بھی رویا کیا　　ہمچو در مژگان مین تم دیکھ لو
سایا احمد کا پھرے تیلی کے طور　　عکس ان چشمان مین تم دیکھ لو
عمر ہمتا خضر لب جان بخش کی　　چشمۂ حیوان مین تم دیکھ لو
ہیگا من کل علیہا فان پھر　　آخری سب فان مین تم دیکھ لو
پھیرے مضمونون کا قدر عاقبت　　شعر کے سامان مین تم دیکھ لو
شاعرِ نعت محمد مصطفےٰ　　یہ نئے دیوان مین تم دیکھ لو

جوہر و گوہر سا ایمان و حیا
احمدی دوکان مین تم دیکھ لو

کرامت دو جہان کا ای حبیب کبریا تجھکو　　سبھی سے جو کہ افضل تھا خدا نے دیدیا تجھکو
شب معراج مین بخشی عجب قدرت الٰہی نے　　مکان لامکان یعنی کہ عرش اوپر بلا تجھکو
ہزارون اور صدہا کیا کروڑون لاکھ صدہا کیا　　ہر ایسے مرتبہ پر مرحبا لا انتہا تجھکو
مین بھا سرگرم اپنے کو یہ نیادی کی الفت مین　　ہوئی ہی ہوش پھر جب سے کیا ہون آشنا تجھکو
پلیدی علتین خو لا مری اب دور کر دل سے　　ترے ہی در کا یہ کتا پکارے ہی سدا تجھکو
ترے در کے بھکاری ہم ہین ٹکڑے سے ہی مطلب　　کیا ہی پاک خالق نے گہ اون پر سخا تجھکو

فلک کے ظلم سے ہر دم مری حالت بری ہیگی

کرم التفات مجھ پر کر گئے اور کیا حیا تجکو

ای رسول حامی دوسرا مری بندگی وسلام لو
ای نسیم گلشن کبریا مری بندگی وسلام لو

مرے حال پر کرو اک نظر ہون علیل ہجر مین سربسر
ای چراغ انجمن ہدا مری بندگی وسلام لو

مری زیست آپ کے نام سے ہے یقین کورواں مرے
ای شفیع روز جزا اسد امری بندگی وسلام لو

مرا حامی کوئی بجز آپکے نہین ہے دو کون مین شہا مرے
ای رؤف خاتم انبیا مری بندگی وسلام لو

ذرا اس حقیر پہ کر کرم دو عزیز اپنے دکھا قدم
ای امین حق شہ باصفا مری بندگی وسلام لو

مجھے بند مثل کٹار ہے نہین دل کو میرے قرار ہے
ای نبی مدینے مین تک بلا مری بندگی وسلام لو

گو غریق بحر گناہ ہون گو مین خستہ حال تباہ ہون
ای حبیب بہر خدا ذرا مری بندگی وسلام لو

ذرہ پردہ رخ سے اوٹھاؤ تم مجھے جلوہ اپنا دکھاؤ تم
ای عزیز جان مہ خدا مری بندگی وسلام لو

ہے لسان سید حیا طپان یہ تمھاری ہجر مین ہے بیان
ای شفیع داور با وفا مری بندگی وسلام لو

سراپا تعریف یعنی حلیہ شریف

واہ کیا اللہ نے بنایا سید الابرار کو
دوجہان کے خود مالک احمد مختار کو

گر اونہین پیدا نکرتا تب نکرتا کچھ خدا
صاحب لولاک یعنی خاص اپنے یار کو

حلیہ آن حضرت کا اسجا اب مجھے لکھنا پڑا
اونکا اور کتنا فضائل خصلت و کردار کو

رنگ گندم جسم یکسان آپ کا انگور سا
تھا جبین اونکا کشادہ خوبی و رخسار کو

بس قزح خمدار دو ابرو تھے اونکے مثل قوس
کیا قدر ہو اوسکے آگے مغربی تلوار کو

وہ دو ابرو یون ملے تھے جسطرح محراب جفت
دیکھ اوسے آجاوے غش پھر کعبہ کی دیوار کو

تھی سیاہی اور سفیدی ہو بہو نیل و نہار
چشم دو نرگس جگاوے خواب سے بیدار کو

آپ کی اونچی تھی بینی دیکھنے کو خوش وضع
سونگھتے خوشبو انکے ساری تھی طلب عطار کو

فرق فرق ہو دانت اونکے بارچیون گوندھے ہو
سونی اور مرجان فدا ہون جس اوپر انثار کو

آنجناب پاک کی تھی مثل غنچہ کے دہن
بوسے ونکے آوے غیرت مشک جون تاتار کو

ریش سرخی سے معزز گردمیل وین نور کے
کیا دیا رونق آنہی لینے وو دلدار کو

دست اونکے تھے درازیون گھٹنون تک جا پڑے
جس سے رتبہ لوا لفقار اسیف کے دودھار کو

انگلیون کے سر تمامی ایک ایک بار یک تھے
رتبہ کیا بخشا ہے رب نے اوس نجیہ انوار کو

صاف اوسکے تن بدن بلور سا نوری جھلک — مرحبا ہی مرحبا اوس صاحب تندار کو
سینہ سے لے تا بناف یک خط سبزہ وار تھا — دیکھکر ہوتی تھی غیرت منگرہ و کفار کو
سرو کے مانند سیدھا قد میانہ آپ کا — اب وہ قامت پر پڑھو صلوات کے طومار کو
ہی درود اب آن محمد مصطفے کی ذات پر — بحر نبوت کے یتیم در شاہوار کو
ہی درود اب آن رسول پاک کی ارواح پر — حضرت آدم کے وارث عنصر جاندار کو
ہی درود اب آن پیمبر مجتبے کی شان پر — دوست رب العالمین کے محرم اسرار کو
ہی درود اب آن خلیل اللہ حبیب اللہ پر — عاشقان عندلیب رحمت گلزار کو
سایہ اوس قد کا نہ تھا یہ معجزہ مشہور ہی — عکس پرچھائین کا اوسکے روشنی دیدار کو
آپ کی شیرین کلامی قند سے زیادہ لذیذ — لوٹ لیتی تھی صدا سے طوطی گفتار کو
کیا کہون وہ نور اللہ کے چلین کا حال چال — چھین کر وہ لے لیے تھے کبک کی رفتار کو
سر پہ آن حضرت کے ہردم ابر چتر ہو چلے — حاصل ہی یہ مرتبہ کونین کے سردار کو
بہت خواہش سے بنایا اپنے احمد کو حبیب — پاس جسکی دوستی کا ایزد غفار کو
حسن یوسف کی بھی قیمت ادنی سی احمد کے پاس — کیون خریدے وہ زلیخا گرمی بازار کو
بس طٰہٰ یٰسین اوسکا ہی گواہی برملا — اور کلام اللہ نازل صورت اظہار کو
دین احمد کا ہی جاری مومنون کے واسطے — جسکا ہو ایمان ثابت کلمہ اقرار کو
یا الٰہی نیک وہ جو دین پر قایم رہے — راستی سے دم بھرین کفار بس انکار کو
شوق کی روز ازل سے ہی تمنا لی — کسطرح ہم جاکے دیکھین آپ کی سرکار کو
ای عزیزو آج آخر ہو گئی محفل نہم — حاضر آنا با ادب کل شام سے دربار کو

ای حیا اس واد کی بسیار ہیگی منفعت
لکھ ردیف ہا مجید اب نعت کے اشعار کو

مخمس بر غزل حاجی خاتم الاشرف خاتم بہراج پوری

ہون اوسکے نما بنا مین خصلت و کردار پر قربان — مین جسکے ہو گیا بس طوطی گفتار پر قربان
ہون پھر رخسار پر قربان ہون پھر رفتار پر قربان — کرون مین جان و دل اوس سید ابرار پر قربان

رسول خاص بر حق احمد مختار پر قربان

ہزارون بار آئین سنگ امین ثم آئین ہی — مدینہ اوسکا مسکن ہی بہشت یکباغ بایمن ہی

احادیث اوسکا دستور العمل قرآن آئین ہی ۔ کہ جسکی شان مین نازل ہوا طٰہٰ و یٰسین ہی
مین ہون اُس نبیِ عالیشان ذی اقدار پر قربان

بڑے لاڈ اور پیارون سے آلہی آپ ہی عاشق ۔ بڑھایا ناز و نعمت سے بنایا مخبر صادق
ہوے ہین آپ بھی ویسے لسبا یکتا لسبا حاذق ۔ ظہور آفرینش جسکے مقدم سے کیا خالق
ثبات کائنات اوس مالک و سردار پر قربان

بھلا وہ یثرب و بطحا ہی کیسے جاہ و شانون سے ۔ بجا نون لامکان سا کیا بنا افضل مکانون سے
جو حاجی اور زائر سے صفت سنتا ہون کانون سے ۔ مکان مولد اُسکا گر خدا دکھلاوے آنکھون سے
دل و جان سے ہون اُس گھر کے در و دیوار پر قربان

نہ بدو نکا ڈر ہی گر پڑون گھیرے مدینے مین ۔ مرون تو کیا ہوا میرا یہ روح پھیرے مدینے مین
لگاؤن قافلہ ساجا پہونچ ڈیرے مدینے مین ۔ مبادے جا اوڑا کر خاک کو میرے مدینے مین
ہون بیشک دل سے مین اُس گنبد اخضار پر قربان

نو و نہ نام ہی ہی کیا نہ کچھ اُسکا معین رکھا ۔ اگر مانو تو وہ حق رحمۃ للعالمین رکھا
یہان ختم النبین رکھا وہان ماہ مبین رکھا ۔ لقب جس شاہ کا حق نے شفیع المذنبین رکھا
ہین اُنکے چار وزیران ذوالاقدار پر قربان

شب معراج کا قصہ قرآن مین صاف ہی آگاہ ۔ گئے چڑھ کر براق اوپر کیے سیر اپنے وہ دلخواہ
سُنی صدیق نے جبکہ نہ کچھ شک کو دیے وہ راہ ۔ وزیر اعظم اول صاحب بوبکر عالی جاہ
رفیق صاحب معراج یار غار پر قربان

کہان شکر گذاری ہو کیے ہین وہ جو احسان بذل ۔ طفیل آپ کے ایسی ہوئی ہی بس خدا کی فضل
رہا کافر نہ اک باقی تہ تلوار کیے جدل ۔ وزیر دومی جو عمر بن خطاب صاحب عدل
ہین اُنکے عدل اور انصاف و دربار پر قربان

لقب ہی جامع قرآن کیے بازار قرآن گرم ۔ لوٹا دوکان شیطان کا ہوا ملعون سودا زم
لکھون زیادہ قلم سے کیا خدائی ہی یہ فضل و کرم ۔ وزیر سومی عثمان ذی النورین بس فی شرم
حیا و شرم و حلم اور اُنکے ننگ و عار پر قربان

حقیقت معرفت شرعی طریقت چار ہی منزل ۔ یہ چارون گھاٹ طے کر سکتے ہین رکھے وہ مقبل
اُنھین سے رد ہو آسان اُنھین سے دور ہو مشکل ۔ چہارم وہ وزیر ابن عم ہین احمد مرسل

علی مشکلکشاے حیدر کرار پر قربان

مشارق سے مغارب تک ہوا انکے اسم کا شہرہ
کہ پا رہون جنکا دامن تھام اور انسے سب کی ہی بہرہ
خطاے مہرہ سے بڑھکر رہی انکا یک عفو مہرہ
حبیب حق کی نور العین ہین ہو فاطمہ زہرہ

ہین انپر اور انکے دونون برخوردار پر قربان

مثال شمس اطہر کے جہان ہین خوب روشن ہی
سنون مانند ذرے کے بہ پیش خود وہ کسر اکی
انھین کے نور سے پیدا ہوا ہی بس تمامی شی
مسافت کو شب معراج کے پل مین کیا جو طی

ہین اس براق کے اور اسکے ہون اسوار پر قربان

کوئی بہراج پورہ سے غزل ڈھولے خاتم کا
بنے اشرف مشرف وہ نگین جو پائے خاتم کا
چیا خمسہ کیا اسکو جو تھا غوغاے خاتم کا
یہی ہی آرزو بس خاتمہ ہو جاے خاتم کا

رسول پاک پر اور انکے آل اطہار پر قربان

مخمس دیگر بر غزل طوطی ہندوستان حافظ لطف علی خان لطف

پڑ گیا ایسا خدا کس کا نظارا اندنون
بس جنون تن ہو رہا ہون ہین بیچارا اندنون
سایہ سا مجھپر اثر ہیگا قضارا اندنون
عشق ہی اسکو جو یا احمد بھارا اندنون

دل ہی افزون جان سے مجکو پیارا اندنون

مجھکو اچھے پن سے ہی دیوانہ پن صد گون بھلا
ہون گدائی سے مین خوش کرتا ہون شاہی کا گلا
ای عزیزو تم سنو اب یہ سخن ہی بر ملا
ہم شفیع المذنبین پر ہو گئے ہین مبتلا

خوب ہاتھ آیا ہی بخشش کا سہارا اندنون

حوصلہ مجکو بہت ہی جلد دکھلا کوے پاک
ای صبا لے چل مدینہ کو اوڑا کر سوے پاک
نقش دل ہین کر محمد مصطفے کا خوے پاک
لکھ رہا ہون ہین جو ای دل وصف خال روے پاک

عرش پر میرا چمکتا ہی ستارا اندنون

فرق ہی یکبار کی رنگ طرب مین آج کل
ماہی بے آب سا دار الحرب مین آج کل
چین پڑتی جی کا نہین لو جا رب ہین آج کل
جان سے بیزار ہون شوق عرب مین آج کل

ہند مین کس طرح ہو میرا گذارا اندنون

سنگ ریزہ دوش رب کا لعل احمر ہی مجھے
ہند یعنا ہند کا ذرہ بھی اخگر ہی مجھے
پڑھنا مکتب مین سبق کا خواہش اکثر ہی مجھے
حلیہ روے کتابی اوسکا ازبر ہی مجھے

ہوگیا ہی مجھکو فہ آن حفظ سارا اندنون

مرحبا اور آفرین تحسین اوس جان بخش کی
نعت کی تصنیف مین تسکین ہو اس جان بخش کی
حبذا اصلی علی تمکین ہو اوس جان بخش کی
تلخی ہجر لب شیرین ہی اوس جان بخش کی

جان شیرین دل کو ہی کسپن ناگوارا اندنون

رات دن عشق محمد مصطفی ہی جلوہ گر
رات دن عشق نبی پر ضیا ہی جلوہ گر
رات دن عشق رسول مجتبا ہی جلوہ گر
رات دن عشق حبیب کبریا ہی جلوہ گر

عرش سے کمتر نہین ہی دل ہمارا اندنون

آن حبیب کبریا معجز نما نور خدا
ہم گنہگارون کے اعمالون کی گرچہ ہی سزا
رہنما و دستگیر و پیشوا ہادی ہدا
جان کر اوس جان جان کو شافع روز جزا

خوف محشر نے کیا دل سے کنارا اندنون

جب تلک یہ جان ہی فضل خدا کر لطف شوق
رو بتعظیم و ادب سے سر جھکا کر لطف شوق
از طفیل مصطفی صبح و مسا کر لطف شوق
وصف ابروے محمد کا دلا کر لطف شوق

بے اجل تیغ قضا نے جان سے مارا اندنون

آہ کا فرقت سے نعرا کتنا مارا اندنون
اور نہ فریادی سنا حاکم نصارا اندنون
کوئی کچھ پوچھا نہین کا ہے پکارا اندنون
اوچھیا دل ہوگیا ہی پارا پارا اندنون

بھاگ عرب کو ہی یہ ہند اب مشکل آرا اندنون

بطور مثلث ایجاد آخری یک مصرعہ بر غزل حافظ لطف علی خان لطف موصوف

تری دوری ستاتی ہی حبیب کبریا مجھکو
بہت دل تنگ ہتا ہون مدینہ مین بلا مجھکو
یہ او تکل دلیس مین رہ کر نہ اور زیادہ ستا مجھکو

نہ بھولے عیش جنت مین بھی اس غم کا مزا مجھکو
عنایت کر فزون عشق محمد یا خدا مجھکو
تجھے اوسکی قسم ہوگی نہ رکھ اوس سے جدا مجھکو

بنا اس جگر شوق لقاے مصطفا مجھکو
بھارا خلد دکھلائیگا میرا مدعا مجھکو
طفیل سرور عالم وہ عالم کو سدا مجھکو

پہونچ جاؤنگا او دل کعبہ مقصود تک بر کر
غم احمد مین رونا ہی جو یہ صبح و مسا مجھکو

وہ غم گریہ کی برکت سے سدا یا رب ہنسا مجکو

ترا اک جلوۂ ادنیٰ فروغ ہر دو عالم ہی   دکھا دے چاند سا منہ اپنا ای بدر الدجا مجکو
یہان شمس الضحےٰ مجکو وہان نور الہدا مجکو

ہوس ہی بادشاہت کی نہ دولت کی نہ حشمت کی   تمنا ہی خدا کر دے ترے در کا گدا مجکو
یہی ہاتف سے آتی ہی ندا مجکو صدا مجکو

برنگ کاہ کاہیدہ ہوا ہون اس توقع پر   اوڑا لے جاے تا آکر مدینہ کی ہوا مجکو
یہان غم دے رہا ہی بے وفا بادِ صبا مجکو

نہ چومون آستانہ تیرا جبتک صبر ناممکن   دل بیتاب پہلو مین تڑپ کر لے چلا مجکو
ز باعث شوق آن بحد گے یہ قربت ملا مجکو

پس از مردن ہی آوارہ بگولا خاک کا میرے   اوڑاتی پھرتی ہی ہر سو مدینہ کی ہوا مجکو
نہ جانے گیر ہو رہنے کو دیتا یک جا مجکو

تو ہی اسوقت مین مجھ ناتوان کی دستگیری کر   نسیم صبح دکھلاوے دیار مصطفیٰ مجکو
نہین تو اب یہ فانی سے بلاتا ہی بقا مجکو

کباب طائران خلد حورین لائین اب آگے   شراب عشق احمد کا چڑھا ہی اب نشا مجکو
عجب اک عالم مستی دکھاتا ہی مزا مجکو

بدی اعمال کی مایوس کرتی سیر جنت سے   شفاعت کا تمھارے گر نہوتا آسرا مجکو
تو ہوتا یا نبی افعی سایہ دولت سرا مجکو

مسیحا لب نہ کھولے گر ترے اعجاز کو دیکھے   ترے مقدم سے بیت اللہ ہی دار الشفا مجکو
نہ درکار ہی دوا مجکو ترا بس اک دعا مجکو

زبان کھولی ہی مین نے جبکہ اوصاف محمد مین   ملک ای لطف کہتے ہین فلک سے مرحبا مجکو
خدایا لطف سا دے لطف بیان اور حیا مجکو

ملے دنیا و دین کا منفعت گنج مجیدی سے   بحق صدیق و فاروق و عثمان مرتضےٰ مجکو
طفیل فاطمہ مجکو بفضل آل عبا مجکو

مسدس بر غزل مولانا سنی دکھنی حیدرآبادی علیہ الرحمۃ

روز ازل سے حق بنایا قائمی مقام دو   یعنی کعبۃ اللہ اور مدینہ روضۃ الحرام دو

ہر وہ براے مصطفا سے جاگیر انعام دو
بار شکر و احسان او سلکے سم پر ہوگیا مدام دو

ذات نبی پہ بھیجے صبح کو دو وشام دو
کرکے وضو درود و سر کو جھکا سلام دو

اسم الف اللہ میم محمد کلمہ یک کلام دو
موے سر ہیچو مقتدی وچہرہ چون پیش امام دو
کرتے ہین اہل دل ہین جتنے ورد یہی نام دو
پڑھ کے سورہ لیل دو والضحی ہا جد امجد اختتام دو

دونون غنچے تھے خوشنما کا کلین مشک فام دو
بے پر شکار دین کے تھے کھوتے نبی نے دام دو

شرق سے لے تا غرب اوسکا دین جاری ہیگا دائمی
ہوتے آتے ہین اور بھی ہونگے تابع کتنے آدمی
آج تک بھی چو طرف ہی حکم شریعت قائمی
بلکہ تا حشر گم ہو سب کا جور و جفا او ظالمی

قاتل کفر ایک ہی دافع شرک دودمی
خنجر ابروے آپکے کرتے ہین دونون کام دو

آیا ہی خاص رب کا اوسپہ دیکھو لیس قرآن سند
رشک سے اب تم باز آؤ توبہ کرو اے ناخرد
ایسے سچے نبی پاک پہ کاہے منکرون کا ہی حسد
اول و آخر اگا حامی تمھارا الحفیظ وہی المدد

زندگی پاوے کیون نہ دین حق کی نظر سے تا ابد
آب حیات سے ہین بہ چشم نبی کے جام دو

وہی مدثر ہی وہی مزمل ہی وہی شفیع و قدیم ہی
وہی محلل ہی وہی مذکر ہی وہی مطیع و مسلم ہی
وہی جلیس ہیگا وہی انیس ہیگا وہی مطیع و کریم ہی
وہی بشیر ہیگا وہی نذیر ہیگا وہی فصیح و حلیم ہی

یک رؤف نام ہی نام دیگر رحیم ہی
نام سے اپنے آپ کو بخشا خدا نے نام دو

میری یہ گندہ دہن و زبان سے اوسکا وصف ہو بیان کیا
نور سے اوسکے خلق کل اور بلکہ ہر شی ہی عیان
جسکے ہین وصف مین حرج پری اور حور و غلمان ہین سیان
لولاک لما شان مین جسکے بھیجا رب مستعان

پیدا نہوتے آپ اگر پیدا نہوتا دو جہان
آپ کے یہ وجود سے پائے ہین انتظام دو

تمھین سے خوبی ہی سال و ماہ و روز و شب اور شام و سحر
تمھین سے خیر مین اہل قبور مین تمھین سے خیر مین روز حشر
تمھین سے روشنی اخترون کا تمھین سے تجلی مہر و قمر
تمھین سے بھلائی یہان وہان کا تمھین سے بھلا ہے سب بشر

نام شفاعت ایک ہی نام رحیم ہی دیگر
بخشش عاصیون کے لیے تمنے جڑھا ہی نام دو

راہ عدم کو کسی دن حضرت چھوڑ یہ دنیا جاؤنگا
اسی وقت آپکا اسرا باحلیہ پڑھ کے وان منہ اؤنگا

خدا کی قسم ہی جسوقت اپنے سزا اعمالون کا پاؤنگا
احمد بے میم یا میم احد بھی کو کہہ مین بولاؤنگا

عرض ہی میری آپ سے جبکہ طیش مین آؤنگا
آسرا مجکو حشر مین امو شہ ذو الکرام دو

پھر الف اللہ آپ ذرہ بھر لب میم کھولو یا نبی
میم کا سودا وام الفنا درحد سے مولو یا نبی

پاس غریب کے آؤنہ آؤ دور سے بولو یا نبی
بازار ایمان مین دوکانی جیا ہی سکے تئین کھولو یا نبی

سنی کی عرض ہی یا سنکے قبول لو یا نبی
میرے دو چشم کے دو تیلے آپ کے ہین غلام دو

تحیت و تسلیم و صلوا حبذا یا مرحبا
بھیج یارب سال و ماہ و روز و شب بر مصطفا

سلام متفرقات بطور مناجات بحضرت سرور کائنات علیہ التحیہ والصلوات

السلام ای صاحب عالی ہمم
تجھ سوا میرا بچے کیسے بھرم

السلام ای صاحب والا صفات
ہین چلا تیرے بھروسے خالی ہاتھ

السلام ای صاحب راز نہان
ہے تری سرکار کا سودا گران

السلام ای صاحب ایمان خیر
کیا خریدون مفلسی مین زر بغیر

السلام ای صاحب ابر کرم
روز محشر مین ترا ہووے رحم

السلام ای صاحب دریائے جود
دستگیری عاصیون کی کر تو زود

السلام ای صاحب محبوب رب
معاف کر یکبار میرا تو جرم سب

السلام ای صاحب شمس الضحیٰ
ہو تری ہی فضل سے میری رہا

السلام ای صاحب کون و مکان
گردش افلاک سے ہون ناتوان

السلام ای صاحب با نمک پی
عمر میری غفلت مین برباد ہی

السلام ای صاحب رحمت کریم
ہے مرا کہنا عبث ہو کر اثیم

السلام ای صاحب شاہنشہان
نام پر تیرے گدا ہون بے گمان

السلام اے صاحب روز جزا
تیرے ہوتے کب چھپا پاوے سزا

تمام ہوئی محفل نسیم مولود شریف حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نور ضیا کی جلد نوین از کتاب باخطاب نعتیہ دیوان مجید تصنیفہ عبد المجید خان المتخلص شفعت الحیائی۔

لولاک لما خلقت الافلاک

حبذا اصلوحیا بل سلموا قل لاتعد الحفیظ والحفیظ والمدد یا المدد

جلد دوئم مولد شریف

فضل ایمان میں جسکے منفعت دین کی کلید مخزن نبوت مسمی نعتیہ دیوان مجید

چھاپہ خانہ منشی نولکشور میں باصد زور چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محفل وہ ربیع اعلا ہی — وہ سے وہ چند بس اوجالا ہی

الصلوات والسلام وتحیۃ علی خیر الفصحۃ — صلے علیک اللہ یا سلم علیک صلے

ردیف ہا غزل قیام برائے تعظیم

کہو یا روزبان سے بسم اللہ — آج پیدا ہوے رسول اللہ

اونکی تعریف کو کہان یہ زبان — جنکی توصیف مین کلام اللہ

آدمی کر سکے کیا اونکا صفت — تا دم زیست بھی صفی اللہ

اوثواب اونکی تم تواضع کو — کیجے تعظیم نوح بنی اللہ

دیکھ معراج مین قدر اونکا — تھرتھرانے لگے کلیم اللہ

سنکے پھر یک اونکی گفت وشنود — کرتے تھے واہ وا خلیل اللہ

کیا کرین غیر کی مسیحا کی — بھرین دم جنکا آپ روح اللہ

حسن حضرت کے آگے وہ کیا تھے — یوسف مصر شاہ صدق اللہ

گلاب تھے جیا اونہین سو نہو — جیسا سونے گلاف بیج اللہ

لوح پر کلک ازل نے جو لکھا بسم اللہ — صدف علم کا لولو ہوا بسم اللہ

در حکمت کا ہی مفتاح سدا بسم اللہ
کیون نہ ہم دل سے پڑھین صل علی بسم اللہ
پڑھو پڑھوا و سدا مومنو دل سے اسکو
کیون نہو کشت عزیزان جہان کی سرسبز
بخشدیتا ہی خدا اوسکے گناہون کو تمام
نوح کی رزقی سے یک آپ شکم سیر ہوا
حرف اول ہی کلام اللہ کا لے آخر سین
بے مین کر سین سکون اور بہنا کسر کا تاج
غیر بسم اللہ نہین علم کسیکو حاصل

مصحف پاک کا ہی تاج ادا بسم اللہ
در فردوس پہ شایع ہی سدا بسم اللہ
مرض کہنہ کا ہی تاج دوا بسم اللہ
دانۂ علم کا ہی نشو و نما بسم اللہ
جو زبان اپنی سے یکبار پڑھا بسم اللہ
عوج نے صدق دلی سے جو کہا بسم اللہ
یان ہی بے سین ہمیں بس ہی ردا بسم اللہ
بس ہی کفار کو بس فتح ندا بسم اللہ
قبلۂ علم کا ہی قبلہ نما بسم اللہ

وا ذکروا اللہ قیاماً و قعوداً کیا ہی
کہو سدا بیٹھتے اوٹھتے تو حیا بسم اللہ

شامل لا الہ الا اللہ و قس محمد نبی رسول اللہ
سو سنو خوب جان و دل سے کرو غل محمد نبی رسول اللہ
پینے دیوینگے کوثر و تسنیم گل محمد نبی رسول اللہ

ہو عجب بوستان وحدت کا گل محمد نبی رسول اللہ
بخشوائینگے عاصیون کی خطا کل محمد نبی رسول اللہ
پار کروائینگے ضرور صراط پل محمد نبی رسول اللہ

روح حیا یا محمد ہی گل کا بل
بل محمد نبی رسول اللہ

صل اللہ صل علے الاول المصطفےٰ
علی الاصحاب الکرام علے الاحباب العظام
جد الحسنین النبی ہادی ثقلین الستبنی
علی حمزہ ذو القوۃ علی العباس ذو الفطرۃ
نور الانوار القدیم مطیع القانع عظیم
علی الائمۃ الذین اثنے اعشر المبین

علے البقعۃ المولی اللہم صلوا علیہ
اہل البیت ذو المقام اللہم صلوا علیہ
النور العین البنی اللہم صلوا علیہ
عشرۃ المبشرۃ اللہم صلوا علیہ
اخیار الدار النعیم اللہم صلوا علیہ
اطہار المتقین اللہم صلوا علیہ

قل یا حیا مرحبا علی الرسول الہدا
خفا ختم الانبیا اللہم صلوا علیہ

ہو صاف نبی مصطفےٰ کونین کا قبلہ

یہ لات ہین مجتبےٰ کونین کا قبلہ

ہی نیرّ اکبر کو فخر ذات سے اوسکے
ہی روشنی پھر ماہ منور کو اوسی سے
ہی امت عاصی شفیع حشر کے بر وقت
ہی درد کا مرہم وہی اور دافع آفات
ہی ہمکو یقین دل سے اور ایمان سے یارو

لاریب وہ شمس الضحی کونین کا قبلہ
ہی بگمان بدر الدجے کونین کا قبلہ
اور حامی وہ نور الہدا کونین کا قبلہ
بیشک ہی وہ مشکلکشا کونین کا قبلہ
بس حضرت خیر الورا کونین کا قبلہ

تعظیم سے تو سر کو جھکا اور اوسکا مدح کر
جب جانتا ہی ای حیا کونین کا قبلہ

دکھا دے روضہ نبی کا یارب بنا مسکن میرا مدینہ
نہ دل سے میرے ہی وہ نکلتا نہ آگے آنکھون کے میرے آتا
ہزار بیزار ہند ہی اب پھر یہ نالون سے رات اور دن
اے رب نہ پہونچاوے ہند سے تو اگر مدینے مین ناتوان کو
نہ باغ جنت سے کام ہی کچھ نہین ہی فردوس کی تمنا
رہون مین کیون ہند مین عزیز و بری ہی بس مکلی جگر کو
زبان پہ ہر دم ہی میرے نام مدینہ رشک باغ جنت
روان ہی آنکھون سے رات اور دن غم جدائی مین اشک خونی

ہون تو بشکل بلبل بلبان مین ہر دم ہو وہ گلشن مرا مدینہ
جلائے ہی وادریغ عقل و خرد کا خرمن مرا مدینہ
الٰہی پہونچادے مجکو وان تا کہ دیکھے شیون مرا مدینہ
مر و نگا کہ مین یہ ہر دم تھا ہائے الگن مرا مدینہ
سدا ہو مسکن مرا مدینہ سدا ہو مسکن مرا مدینہ
تباہ کر ڈالا رخت دل کو ہی جسکے الجھن مرا مدینہ
دل و جگر ہی مرا مدینہ ہی جان اور تن مرا مدینہ
بنا دیا حال میرا ابتر ہزار افسوس مرا مدینہ

حیا کو دکھلا دے یا الٰہی رسول کا روضہ مقدس
ہی آرزو اور یہ ناتوان کی کہ ہووے جیون مرا مدینہ

حنانی یا نور اللہ منانی یا نجم الہدا اللہ اللہ
اللہم صل علے الرسول والشمس الضحے اللہ اللہ
لولاک لما خلقت الافلاک شان مصطفے اللہ اللہ
الشمس العرب و العجم والشیخ عین الانبیا اللہ اللہ
عن افت السماء ز لب ہذا مفرح اللہ اللہ اللہ
اعوذ بالرحمن من نفسی امین الاتقیا اللہ اللہ
واجعل فواد حبا ما دست حبا احمدا اللہ اللہ
من بنکر و جمالک فما لہ دار الضیا اللہ اللہ

یا مجتبےٰ یا زینت السبحانی یا نجم الہدا اللہ اللہ
حقا امین خالق عدنانی یا نجم الہدا اللہ اللہ
ما ارسلناک آیت حقانی یا نجم الہدا اللہ اللہ
الصاحب القوسین یا سلطانی نجم الہدا اللہ اللہ
خذ بید المحزون یا برہانی یا نجم الہدا اللہ اللہ
فارسل اللطف المتین یا فانی یا نجم الہدا اللہ اللہ
صل علے صل علے یا وانی یا نجم الہدا اللہ اللہ
لا واقفی یا سید الشجانی یا نجم الہدا اللہ اللہ

من كان الصلوة وعلى النبى على خير الورا الحمد لله
طوبى له فى الآخرة يا مانى يا نجم الهدى الحمد لله

الحمد لله الذى يسى روضة الصفا الحمد لله
لملقاك الحبيبى يا عطابى يا نجم الهدى الحمد لله

العالم المعلم الحق النور صدرا و كيا الهدى لله
التاج حلم والحيا او نانى يا نجم الهدى الحمد لله

ہے وہ شاہ اکرم کا اطہر پسینہ
بجا عطر و عنبر ہے اطہر پسینہ

ملک قدسیان ملتے تھے جبین پر
کبھی جب چھڑکتے تھے سرور پسینہ

بھلا وصف مین کیا پسینے کے لکھون
شباہت ہے وہ عرق گل تر پسینہ

دے عاشقان نبی کو یقین ہو
ہے کافور جنت سے بہتر پسینہ

بیان کیونکر کرون وصف جسم نبی کے
گل و عطر و صندل کا ہے سر پسینہ

اگرچہ میسر مجھے ہوتا یا رب
تو مین رکھتا مصحف سا سر پر پسینہ

ہے یک یون روایت کہ اصحاب حضرت
سدا ملتے تھے تن پہ خوشتر پسینہ

اوسے غولکر جمع شیشی مین ہر دم
لگا ناک سونگھتے تھے اکثر پسینہ

حیا ہا حیا شاہ ہر دوسرا کا
کہ ہے مشک اذفر سے برتر پسینہ

ہے مجھکو ولا سے شہ شاہان مدینہ
یارب تو دکھا روضۂ رضوان مدینہ

از فیض مزار شہ دو کون کے اے دل
ہے بیت مقدس سے فزون شان مدینہ

پھل ای خاک مجکو نہین از زرین ہون
ہے باغ فرحت چمنستان مدینہ

کس منہ سے کرون اوسکی ثنا مین اے عزیزو
ہین ہشت بہشت آپ ثنا خوان مدینہ

سزا ہے مجھے زلف شہ ہر دوسرا کی
دو مجکو کوئی سنبل پیچان مدینہ

ہے مجکو تپ خار فراق شہ دین کی
نسخہ مین میرے چاہیے ریحان مدینہ

آوے نسیم کہ اب بزم فلک پر
ہوتا ہے طلوع مہر درخشان مدینہ

کیون مور صفت ہو نہ سلیمان بیان عاجز
ہے شان فسرا وان سلیمان مدینہ

وحشتی ہے حیا از فت سر دار زمن مین
یارب سے دکھلائے بیابان مدینہ

کیا دور مین نبا یا ہے خالق ہماری آنکھ
ہے جلوہ مین روئے محمد تمہاری آنکھ

کل جسم مین بنایا ہی تجہکو شرلیف تر
گر تو ہزار شکر خدا وند باری آنکھ

تُرے فضل سے تو ہمیشہ جلائے دوام کی
اور رب ہی تیرے در پر ہمیشہ بھیکاری آنکھ

یارب بنادے خانۂ نور محمدی
رکھتی ہی عرض تجھ سے یہ با انکساری آنکھ

یارب سوار کرد تو نور رسول کو
ہی خشتی عزیز یہ بہر سواری آنکھ

پہونچادے یا الٰہی مدینہ مین زار کو
پہنے غبار کوے نبی باری باری آنکھ

تشریف لاؤ اے شہ کونین لطف سے
ہی فرش نور آپکے خاطر سواری آنکھ

شاہا یقین ہی کہ گنون مین نجوم چرخ
چشم حقیر سے یہ ملے گر تمہاری آنکھ

آیا نہ تو کبھی اے شہ خلق خواب مین
کھینچے ہی کئی دنون سے تیری نظاری آنکھ

دکھلا دو روے پاک بلطف و کرم شتاب
گریان شہا ہی روز و شب از بیقراری آنکھ

گل ڈالے چلکے روضۂ اقدس پہ شوق سے
گو نور تن سے تیری چیا ہی یہ بھاری آنکھ

السلام علی الصحابہ اکرمین رضی اللہ عنہ
السلام علی الخلیفہ اجمعین رضی اللہ عنہ

السلام علی الامام المسلمین رضی اللہ عنہ
السلام علی ابو بکر امین رضی اللہ عنہ

السلام علی الہمام المومنین رضی اللہ عنہ
السلام علی العمر مفتاح الدین رضی اللہ عنہ

السلام علی رئیس المتقین رضی اللہ عنہ
السلام علی العثمان ذو النورین رضی اللہ عنہ

السلام علی سراج العارفین رضی اللہ عنہ
السلام علی العلے راس الغالبین رضی اللہ عنہ

السلام علی الامیر الناصرین رضی اللہ عنہ
السلام علی الحسن شیخ الکاملین رضی اللہ عنہ

السلام علی الشبر الشہدین رضی اللہ عنہ
السلام علی الحسین قمر الدین رضی اللہ عنہ

السلام علی الامام العالمین رضی اللہ عنہ
السلام علی زین العابدین رضی اللہ عنہ

السلام علی الجبا السالکین رضی اللہ عنہ
السلام علی عبد القادر محی الدین رضی اللہ عنہ

جنت سے فزون ہی مجھے گلزار مدینہ
فردوس برین کا ہی خریدار مدینہ

جز کعبہ کے ہی شہرون کا سردار مدینہ
ہی تاج ضیا کا دُر شہوار مدینہ

سواے مدینہ ہی دلا غیرت فردوس
ہی روضۂ رضوان کا سردار مدینہ

اے چرخ تو پہونچا جلد امجکو وہان تک
ہی عاشق بیمار کا غمخوار مدینہ

ہر گھل بصر خاک مدینہ مجھے یارو
ہر جا مین سدا مطلع انوار مدینہ

سو دل سے تمنا ہی ترے دید کی لیکن
جنگل مین فلک کے ہون گرفتار مدینہ

روتا ہون تڑپتا ہون تپ ہجر مین ہر دم
دکھلاوے تو ہو گنبد و دوار مدینہ

یارب ہوا پر گل مقصود سے دامن
کہتا ہون سدا اس مین ہر بار مدینہ

جز گریہ و زاری کے نہین چین ہی مجھکو
ہی ہجر ترا دل مین مرے خار مدینہ

رہ جاتے ہین بس کچھ مری نبض طبیبون
فرقت کی ہی یہ مجھکو تپ جار مدینہ

دکھلاوے ترا عالم رویہ مین تجلی
افسوس حیا ہند مین ہی زار مدینہ

ہمارے احمد نبی خلیفہ کہ جنکا خصلت و خو لطیفہ
ہی نام مندرج در کتب صحیفہ وہ نام احمد مرا وظیفہ

خدا کا ہر دم پیام ان پر کہ لاتے روح الامین جبریل
سلام تحفہ درود اکبر وہ نام احمد مرا وظیفہ

خفی سے جبکہ جلی کو آئے عرب مین اپنا وہ رخ دکھائے
احد سے احمد کا درجہ پاے وہ نام احمد مرا وظیفہ

سنا ہی قرآن خدا کا فرمان یقین دل و زبان لاے کفر آن
ہزارون ہا ہو گئے مسلمان وہ نام احمد مرا وظیفہ

حیا کا اونکو سلام ہیگا حیا غریب اک غلام ہیگا
ہمیشہ کلمہ کلام ہیگا وہ نام احمد مرا وظیفہ

دو مین بنایا ہی مرے پروردگار آنکھ
وہی ہے دین و دنیا ہی وہی سے چار آنکھ

تعلیم شاہ ہر دو سرا یہ سدا عزیز
اک آنکھ کیا یہ ہوتی ہین قربان ہزار آنکھ

حسب غبار پاے محمد نہ جسمین ہو
ہی خلق مین سدا وہ دلا بیوقار آنکھ

شاہا دکھاوے حسن رخ پاک لطف سے
روتی ہی ہجر مین ترے بے اختیار آنکھ

آگے اس آنکھ دادہ حق کے خراب ہی
کوئی لاکھ گو بناوے جدا ہر نگار آنکھ

اسکو شفاے کلی سے کر شافی سرفراز
ہی مرض اختلاج مین نت بیقرار آنکھ

وہ نور ماہ خور مین ہی نہ لعل و در مین ہی
پاتی ہی نور حق سے جو با افتخار آنکھ

اوس بخشش جلاے مقدس سے ای کریم
ہی سجدہ نیاز مین لیل و نہار آنکھ

باہر نہ شکر کے ہو احاطہ سے زینہار
گو رہ گرے تری راہ مین سر لاکھ بار آنکھ

دے حکم تو صبا کو اڑا دے ادھر شتاب
چاہے ہی کوے شاہ کی یارب غبار آنکھ

امید ہی یہ تجھسے میری یا شہ زمن

ترجمہ غزل مولانا کاشف الاسرار عبد الرحمن جامی

چہرہ احمد ہی قمر یا لالۂ حمرا ہی یہ
یا ہی تجلی مہر یا آئینہ دلہا ہی یہ

قد آن مثل الف یا سرو یا شمشاد سا
یا وہ گلدستہ و یا باغ جنان آرا ہی یہ

زلف چون زنجیرہ گھونگر دار یا مشک ختن
سنبل نسرین سمن یا عنبر سارا ہی یہ

آنکھ دو جادو ہی یا لہو ہی یا صیاد خلق
یا سیہ بادام ہی یا نرگس شہلا ہی یہ

ہی وہ یا رب طاق یا محراب یا اندر وہ شکل
یا ہی گلزار ارم یا جنت الماوا ہی یہ

تیرا کوچہ کعبہ یا فردوس یا خلد برین
یا کہ غرہ عید یا ابروے ماہ یا ہی یہ

لعل کا حقہ ہی یا کہ آب حیوان کا کنوان
شہد مانند میم یا طوطی مشکر فشا ہی یہ

یا خدا یہ تا بدان مہر یا ماہ منیر
یا ملک حور و پری یا شوخ بے پروا ہی یہ

عندلیب خوش بیان یا قمری شیرین زبان
یا جیما ہے نغمہ خوان یا جامی شیدا ہی یہ

خدایا دکھاوے بہار مدینہ
ہوں ہر آن میں غمگسار مدینہ

سے کور شک جنت سے آنکھوں میں میرے
اوڑا دے صبا تو غبار مدینہ

گر خالق کا بندہ و اولسان میں یہ
غزال حرم ہوں شکار مدینہ

چلا ہی دل طرف غیرت باغ جنت
ہی مرا یہ رحمت دیار مدینہ

اگر جا گیر فردوس اعلے شب روز
دلا النست تا حبدار مدینہ

دکھادے خدا مدینے کا صحرا
نثر تا ہی یان جان نثار مدینہ

جیا یاد وہ خلد کی نہ تمنا
ہی آنکھوں میں میری خمار مدینہ

ز عہد خلیل اللہ کے شرف ہی کعبہ
یہ ہند کے سفر بین کسی طرف ہی کعبہ

معروف ہوا اور عرب خانہ خدا کا
زمین باعث مشہور جہان کشف ہی کعبہ

وہ مکہ یہ دنیا کے ہوا اونسے میں مسکن
مشرق سے لے مغرب کے میان نصف ہی کعبہ

جو فرض یا واجب کہ عرفات میں ہی حج
جانو نہیں یک طرف کو پس حرف ہی کعبہ

جب کر گئے اوس مکہ سے حضرت نبی ہجرت
تو اسم مدینے کی دلا عرف ہی کعبہ

یک حرف مدینے کا زیادہ ہی عنبر بیزہ
کاف عین سے بے ہی کہ ربع حرف ہی کعبہ

کیا خوب ہی کیا خوب مدینہ ہی مدینہ
تو جان حمید دل سے وہ باوصف ہی کعبہ

ہی انبیا کا پیشوا بلغ العلیٰ بکمالہٖ
یعنی وہ نور کبریا کشف الدجیٰ بجمالہٖ

صدقے نبی کی چال پر منظر تھا ہر یک چال پر
تاباں ہی سب پر برملا شمس الضحیٰ اجمالہ

وہ صاحب لولاک ہی معصوم گناہ سے پاک ہی
مداح اوسکا خود خدا حسنت جمیع خصالہ

عاشق بنو ای مومنو حضرت کی تعریفیں سنو
عاشق رب صحیح و مساعین کلھبا ادلالہ

بھیجو درودیں بے عدد بر نام حضرت تا ابد
روشن ہی جگ مین پر ضیا بدر العلی ازلالہ

تشریف کب لاوینگی اس گھر مین جو بیٹھی
گھر آپ کرو آراستہ خیر الورٰی اضلالہ

کہتا ہی تم سے ای حمید ای ذاکران مصطفیٰ
ورد زبان کر لو سدا صلو علیہ والہٖ

حسن یوسف ہی دلا نور خدا کا صدقہ
ید بیضا ہی نبی کے کف پا کا صدقہ

سچ جو پوچھو تو جمال مہ و خورشید کا حال
ہی وہ حسن رخ دلدار آپکا صدقہ

عزت عرش معظم ای محبو کیا ہی
ہی محمد کے وہ نعلین صفا کا صدقہ

شرف روضۂ رضوان دلا شام و سحر
روضۂ احمد مرسل کے ضیا کا صدقہ

بادشاہان جہان کا ہی جو زرین لباس
ہی رسول دوسرا کے وہ قبا کا صدقہ

علم و ادراک جہانداروں کی کیا ہی یارو
میری مولا کے ہی سب علم ہی انکا صدقہ

اسکو کیا باک ہی محشر کا عزیزان جہان
ہی حمید آپ رسول دوسرا کا صدقہ

رنج پایا ہوں یا رسول اللہ
دکھ اوٹھایا ہوں یا رسول اللہ

شاد کیجیو جمال دکھلا کر
غم کو کھایا ہوں یا رسول اللہ

جلد بھیجو مجھے مدینے مین
دل لگایا ہوں یا رسول اللہ

رخ انور سے کر مجھے شاداں
عرض لایا ہوں یا رسول اللہ

آتش فرقت ستمگر سے
دل جلایا ہوں یا رسول اللہ

تم ہو صاحب میرے غلام ہوں مین
نذر لایا ہوں یا رسول اللہ

ہجر مین تیرے ہوش صبر و شکیب
کل بھلایا ہوں یا رسول اللہ

لطف سے بھینٹ دو بھکاری ہو
در پہ آیا ہوں یا رسول اللہ

یاد مین تیرے رخ کے آنکھون سے
خون بہایا ہون یارسول اللہ

تیرے لب ہجر کی گھٹائی مین
دل گھلایا ہون یارسول اللہ

روتے روتے تیرے فراق مین لب
جی گنوایا ہون یارسول اللہ

غم فرقت مین آہ دل کا مین
خون کھایا ہون یارسول اللہ

دام تدویر مین زمانے کے
دل پھنسایا ہون یارسول اللہ

مہربانی سے آپ کے ہو رہا
جگ ستایا ہون یارسول اللہ

تم سنبھالو حیا مری ہر دم
سر جھکایا ہون یارسول اللہ

نور خدا ہین مصطفا بلغ العلا بکمالہ
بیشک ہین تاج انبیا بلغ العلے بکمالہ

ہے افزمیت اون اوپر ختم ہین حضرت بشر
طٰہٰ ہین جگ مین پیشوا بلغ العلے بکمالہ

جو منکر محمود ہے وہ منکر معبود ہے
قرآن گواہ ہے آپ کا بلغ العلے بکمالہ

شام و سحریون بر فلک ہیں سب حور و ملک
صلوات بر خیرالورا بلغ العلے بکمالہ

کرتا ہے اوس نعلین کو جب آپ قابل ہو بہو
کہتا ہے تب عرش علا بلغ العلے بکمالہ

وہ سید الکونین ہے وہ نور بخش عین ہے
ہے مدح اوسکا ابتغا بلغ العلے بکمالہ

یارب یہی توفیق دے دل کو مرے تصدیق دے
پڑھتا ہے تب صبح و مسا بلغ العلے بکمالہ

موسیٰ کو بر طور سنن تھا لن ترانی کا سخن
یہ ہمکلام حق ہوا بلغ العلے بکمالہ

ہوشہ و ختم المرسلین ماکان ہے آیت مبین
محبوب ہے اللہ کا بلغ العلے بکمالہ

تھا آپ کا اُمی لقب علم لدنی اونیہ سب
کھولا تھا حق جل و علا بلغ العلے بکمالہ

تو جان و دل سے ای حیا ہو فدا کر نور خدا
شافع ہے احمد مجتبےٰ بلغ العلے بکمالہ

حق کے پیارے ہو یارسول اللہ
ماہ پارے ہو یارسول اللہ

کس زبان سے تمہارے جنفکرن
دین سنوارے ہو یارسول اللہ

بالیقین آپ عرش اعظم کے
لب ستارے ہو یارسول اللہ

ہم تمہارے ہین عاشق و شیدا
جان ہمارے ہو یارسول اللہ

عرش اعلیٰ کے آپ اقدس پاک
گوشوارے ہو یارسول اللہ

چاند کو چرخ سے زمین اوپر
تم اوتارے ہو یارسول اللہ

مجرم عاصیان اُمت کے
تم سہارے ہو یارسول اللہ

سر پہ بس کافر و منافق کے — مثل آرے ہو یا رسول اللہ
حق کے محبوب دونون جگ کے امام — آپ آرے ہو یا رسول اللہ
مصحف دل کے میرے صبح و شام — تم سپارے ہو یا رسول اللہ
گلشن دین کے یقیناً آپ — بس نظارے ہو یا رسول اللہ
بھوک اور پیاس سے سدا اپنے — نفس مارے ہو یا رسول اللہ
آسمان حیا و حشمت کے — آپ تارے ہو یا رسول اللہ

قصۂ شب معراج آنصاحب سرتاج

رسول اکرم حبیب داور سلام و صلوات اللہ علیہ — شفیع محشر قسیم کوثر سلام و صلوات اللہ علیہ
خدا کی صورت شہ مدینہ ہماری عزت شہ مدینہ — جناب حضرت شہ مدینہ سلام و صلوات اللہ علیہ
ہوئے وہ ترپن برس کے جب کہ بجا طراز الٰہ رب کے — گئے معراج حضور رب کے سلام و صلوات اللہ علیہ
اوکے دن مین زبان سے کہتے قلم چلا ہے خوشی سے لکھنے — تھے ام ہانی کے گھر مین اپنے سلام و صلوات اللہ علیہ
براق روح الامین لائے سوئے تھے حضرت اوٹھا جگائے — خدا کا فرمان اونھیں سنائے سلام و صلوات اللہ علیہ
بولائے تھے وہ بہشتی حلہ ردا عبا و لوا و شملہ — دیئے اونھیں اور وہ پہنے جامہ سلام و صلوات اللہ علیہ
چلے وہان سے براق چڑھ کر بدست اپنے عنان پکڑ کر — وہ فرس ایکدم چلا جو اوڑ کر سلام و صلوات اللہ علیہ
کنگر مین اپنے خدا کا قدرت نگاہ کر کر بچشم حیرت — وہ جا کے پہونچے مقام سدرت سلام و صلوات اللہ علیہ
اوسی جا روح الامین لیے مبارک اپنا زبان کھولے — کہے نبی جی ای رب کے دولے سلام و صلوات اللہ علیہ
یہان سے آگے نہ جا سکون مین تم آگے جاؤ یہین ہون مین — مری ہو عرض ایک سنو کہون مین سلام و صلوات اللہ علیہ
کہ جب ہوا پل صراط قائم تمھاری امت مین جتنے باہم — خوشی سے ہو دینگے پار جس دم سلام و صلوات اللہ علیہ
یہین بنا دو سپر بچھا کر وا اپنا اور او سپر ہو وے وا وہ گذر کا جانا — یہی خداوند سے میرا کہنا سلام و صلوات اللہ علیہ
ہمیشہ میرا یہین ہو ڈیرہ سدا یہین اس جا کرون گذارا — جو جاؤن بڑھ کر مجھے جب یارا سلام و صلوات اللہ علیہ
وہان کا جتنا تھا کارخانہ تبلے روح الامین لگانہ — ہر ایک شی کا او نھیں ٹھکانا سلام و صلوات اللہ علیہ
یہ سنکے وان سے جناب حضرت ہوئے وہ روح الامین سے رخصت — چلے وہ کر کر کئی مسافت سلام و صلوات اللہ علیہ
اکیلے آپ اور براق ہمراہ گئے تھے وہان سے بہت ہی گم راہ — نظارہ تھا کے جو دیکھیں دلخواہ سلام و صلوات اللہ علیہ
جناب مہتر میکائیل ہم جلیس ہین ساتھی وہ ہو کے ہمدم — بہت ہوئے خوش رسول صلعم سلام و صلوات اللہ علیہ
اوسی طرح سے کئی منازل چلے وہ اوڑتے ہوئے بشاش — گئے بے حد تک وہ اپنے داخل سلام و صلوات اللہ علیہ

گئے نبی چھوڑ اونھین خرم جو دیکھین آگے نظر سے باہم
بڑی خوشی سے وہ ہمرہ ہوکر وُے پہونچا مرتبہ جہان پر
ہو رخصت انسے براق لیکر چلے اکیلے وہ آگے بڑھ کر
ہین عزرائیل ملا یکایک تب محبوب نزد براق مرکب
وہ جاتے جاتے سما کے اوپر جہان تھا اونکا مقام آخر
سنو یہ مجھ سے کہون لکھا ہے ہمارا احمد ہے بہین منظر
تم ہو پیمبر رسول اعلا تمھارا درجہ سبھون سے بالا
ہو تم یہ رب الجلیل عاشق کیا ہے اپنا حبیب حق
اکیلے پاس انسے سدھارو صاحب آگے اسکے ہے حال غائب
زبان سے اونکے یہ حال سنکر چلے اکیلے براق لیکر
جو چاہین اونچے زمین سما کے اوپر بفضل و رحمت خدا کے دیگر
خوشی سے اوپر سوار ہوکر ادا کر شکر حق کا برتر
چلا اونھین لیکے خاص فرشتہ نظر سے دیکھین جو آگے صف صف
کہ جیسا جو تھے سما کے اوپر بہشت تھے ہر اک تمیسہ
کہ یعنے حضرت خلیل و آدم او عیسیٰ سے نبی مکرم
ملک سبھونکو بھی ولیا حضرت دکھاکے اعجاز اور کرامت
بڑی خوشی سے پھر انسے ملکے سلام لیکر چلے وہ بڑھ کر
وہین سے رفرف بھی ہوکے رخصت کہا مجھے اب نہین ہے جرأت
نبی سے رفرف یہ کہہ رہا تھا نہ اوسکا کہنا ختم ہوا تھا
عجیب نوری سے ابر کا یک آکے پہونچا وہان یکایک
خوشی سے آغوش کر وہ بادل اونھین گھیر لیکے تا عرش داخل
گئے ادب سے وہ ڈرتے ڈرتے قدم کو ہوتے وہ دھرتے دھرتے
ہو کاش گستاخ اپنے سے نکال جوتے کو پاے سے
ہوا او سیدم ندا خدا کا نکالو کاہیکو جوتی پا کا
ہمارے پیارے حبیب ہو تم شرف کا ال حبیب ہو تم

سرافیل پہنچے گئے براز محرم سلام و صلوات اللہ علیہ
وہان سے آگے چلین ڈر کر سلام و صلوات اللہ علیہ
جو دیکھین سب نظر اوٹھا کر سلام و صلوات اللہ علیہ
جو پوچھین اونکو تبادین وہ سب سلام و صلوات اللہ علیہ
گئے اونہی جا ملک سطاہر سلام و صلوات اللہ علیہ
نجا سکین ہم اودھر ذرا بھر سلام و صلوات اللہ علیہ
خدا کے پیارے نصیب اعلا سلام و صلوات اللہ علیہ
یہ مرتبہ ہے تمھین کو لائق سلام و صلوات اللہ علیہ
رکھا ہے قبضے مین اپنے واہب سلام و صلوات اللہ علیہ
براق بھی تھک گیا اونھین پر سلام و صلوات اللہ علیہ
ہوا آ رفرف وہان پہ حاضر سلام و صلوات اللہ علیہ
ہوے تعجب حبیب اکبر سلام و صلوات اللہ علیہ
کھڑے ہین آگے فرشتے اشرف سلام و صلوات اللہ علیہ
کھڑے تھے صف باندھ انکی خاطر سلام و صلوات اللہ علیہ
ہوے امام اونکے شاہ اکرم سلام و صلوات اللہ علیہ
گئے اونھون سے ملکے تب خوش نہایت سلام و صلوات اللہ علیہ
بہشت و دوزخ کا سیر کرکے سلام و صلوات اللہ علیہ
بس آگے یان سے خدا کی قدرت سلام و صلوات اللہ علیہ
نہ ایک ساعت بھی ٹل گیا تھا سلام و صلوات اللہ علیہ
نظر سے اپنے جو دیکھین وہ تک سلام و صلوات اللہ علیہ
ہوے وہ جا لامکان کے داخل سلام و صلوات اللہ علیہ
تواضع و تعظیم کرتے کرتے سلام و صلوات اللہ علیہ
رکھین کسی پہ لطف نظر سے سلام و صلوات اللہ علیہ
وہ حکم فاخلع کا موسیٰ پر تھا سلام و صلوات اللہ علیہ
ازل سے بس خوش نصیب ہو تم سلام و صلوات اللہ علیہ

تم آؤ آتے ہو جیسا ابن عثمن رکھو قدم کو بعرش متقن
تمھارا یہ عرش مشتکا ہی تمھارے آنے کو بس تکا ہی
بزرگی اوسکو جو مین دیا تھا بڑائی اپنا سمجھ لیا تھا
مین اوس لیے یک سقر کا اثر درمنگا کے غالب کیا تھا اوسپر
تب اوسکے مین گرون سے وہ کالا جہاں سے لایا تھا وان نکالا
تبھی سے بس تھرتھرا رہا ہی دل اوسکا غم سے بھرا رہا ہی
تمھارا آنا جواب ہوا ہی وہ تھرتھری کے لیے دوا ہی
یہ سنکے الہام نبی رب کا اور حال وہ عرش نے غضب کا
پہونچ وہان پر وہ مجرا دیے خدا کو سجدہ سجود کیے
کیے جو کہنا تھا اپنا سارا کیے بیان و رمز اشارہ
اور جتنا حق سے کیے سوالان ہزار ہا گریہ رمتی لاان
جہان نہ جانا کا پیار و لاڈ ہی وہان کیا پھر کچھ حجاب آہا ہی
جو دیکھا دیکھا یہان لکھون کیا سُنا سُنا جو اوسے کہون کیا
محب سے اپنے خوشی سے مل چل وہ دیکھ قدرت وہان کا بالکل
ہوا جب اون سے مکان کو آنا تھا وہ بستر ہی گرم یہان بچھونا
وضو کا پانی بھی جان رہان تھا فوارا اودھر وہ دھوان اٹھتا
صبح کو احوال شب کا حضرت سُنا یا ابو بکر کو حضرت
خطاب صدیق کا وہ پایا ابو جہل سنکے جھوٹ لایا
قرآن مین ہی حال اوسکا یکسر جو جھوٹ سمجھے یہ بات سنکر
اوسی زمان مین یہودی اک تھا وہ بھی کہ رز زنان بولا
سما پہ جب بھی گیا محمد یکیک سما پہ ہی حال بے حد
یکیک طبق پھر یکایک طبق سے ہی پانچ سو کوس لیو و دق ہی
اگر گیا طے بھی وہ فلک سب تو مجکو تبلاوہ کیا تھا تک شب
پھر یون محمد کہے ہی سب کو بڑھا دیا رب نے اوس شب
ہوا اشتہ سنس نہ کایک شب کھو تو سمجھا کے مجکو یان اب

یہ آرزو ہوا اوسے شب و دن سلام وصلوات اللہ علیہ
تمھین وہ تلاش کر تھکا ہی سلام وصلوات اللہ علیہ
قصور وہ جا نکر کیا تھا سلام وصلوات اللہ علیہ
ہوا غضب سے جب وہ نشتہ سلام وصلوات اللہ علیہ
پھر تھرتھری یک بعرش ڈالا سلام وصلوات اللہ علیہ
صفا برنگ ہزار ہا ہی سلام وصلوات اللہ علیہ
تم آؤ جلدی اوسے شفا ہی سلام وصلوات اللہ علیہ
چلا شتابی وہ مہر عرب کا سلام وصلوات اللہ علیہ
اجازت ہر اک سخن کا لیے سلام وصلوات اللہ علیہ
اور اپنی امت کا سب گنہا سلام وصلوات اللہ علیہ
لیے یک یک کا یکیک جوابان سلام وصلوات اللہ علیہ
کہ جیسا دریا مین لہر و باڑ ہی سلام وصلوات اللہ علیہ
مین عاصی ہو کر بیان کرون کیا سلام وصلوات اللہ علیہ
پھر آئے جیسا گئے تھے اول سلام وصلوات اللہ علیہ
عجب خدا کا یہ کارخانہ سلام وصلوات اللہ علیہ
اور ہلنا حلقہ دری عیان تھا سلام وصلوات اللہ علیہ
کہا صدقنا اُسنا حضرت سلام وصلوات اللہ علیہ
سدا کو زندیق وہ کہایا سلام وصلوات اللہ علیہ
ہمیشہ لعنت خدا کا اوسپر سلام وصلوات اللہ علیہ
گیا محمد سمان پہ کیسا سلام وصلوات اللہ علیہ
طبق طبق ہفت فلک ہی منزل سلام وصلوات اللہ علیہ
وہ رہ کو طی کر ملا جا حق سے سلام وصلوات اللہ علیہ
کہ جسمین اوسکو بلا لیا رب سلام وصلوات اللہ علیہ
یقین لاؤ وہ پاک رب کو سلام وصلوات اللہ علیہ
یہ بات مین ہی مجھے تعجب سلام وصلوات اللہ علیہ

خدا کہان اور کہان یہ بندہ گیا پھر عرش برین پہ خمیدہ مجھے نہیں یہ تو ہیگا خندہ سلام و صلوات اللہ علیہ
یہ بات سنکر کے اوسکی عورت چپ ہو رہی کچھ نہ کہہ بحیرت مگر خدا سے گئی وہ عبرت سلام و صلوات اللہ علیہ
گیا گذر پھر کئی اک دن ان ہی دنوں میں تھا اوسے حیران خدا کا قدرت عجب ہے یاران سلام و صلوات اللہ علیہ
یہودی اک دن گیا بدریا شکار کئی ماہی کر کے لایا بجا نہ آکر وہ زن کو دیا سلام و صلوات اللہ علیہ
کہا تو اسکو بنا چنا کر پکا بسرعت مصالحہ دیکر مین آؤن تالاب سے نہا کر سلام و صلوات اللہ علیہ
اور اک ٹھلیا وہ پانی لاؤن ہو کاج یک اوٹھ نچہ پادن مین جلد جاؤن اور جلد آؤن سلام و صلوات اللہ علیہ
یہ بات کہکر کے زن سے اوٹھ کے گیا بتالاب غسل کرنے اور وہ سبو لیکے کاندھے اپنے سلام و صلوات اللہ علیہ
اوتارا اپنا جو پارچہ تھا اور وہ گھڑے کو بہ گھاٹ رکھا نہانے اندر غدیر بیٹھا سلام و صلوات اللہ علیہ
بہ آب اک غوطہ پہلے مارا پھر اوسکے پیچھے جو سر نکالا تہی سبو پارچہ غدیرا سلام و صلوات اللہ علیہ
نہ دیکھا کچھ پھر وہان پہ سابق جو دیکھا میدان لق و دق کی اور شکل اصلی بر عکس لاحق سلام و صلوات اللہ علیہ
کہ یعنی اپنے کو مرد سے زن ہوا زمین سا تمام خوفن تجلی دکھاتی ہوئی وہ جوبن سلام و صلوات اللہ علیہ
پھر اوسکو شہوت ہوئی جو غالب پی دگر مرد کی وہ طالب کہ جس سے ٹھنڈا ہو اوسکا قالب سلام و صلوات اللہ علیہ
رہی وہ میدان مین بیٹھ اکیلی تھوڑا سا اون طرح سے گذرا کہین سے پھر یک سپاہی وان آ سلام و صلوات اللہ علیہ
کہا وہ زن کو اے اجنبی زن کہان سے آئی ہے حسن مین چمن نجانون تو کیا پری ہے الگن سلام و صلوات اللہ علیہ
مین نازمین یک تجھ سے مانند بت بلا شا جہان مین ہر جنید کہین نہ پا کر کے تھا الم مند سلام و صلوات اللہ علیہ
خدا ملایا تجھے مجھے جب اکیلی تجھی ہے کیا بھلا تب ہو ساتھ میرے بیان سے چل اب سلام و صلوات اللہ علیہ
یہ بات سنکر سپاہ سے جلدی ہوئی وہ چلنے کو اوسی ساتھی یہ دل مین اپنے تو چاہتی تھی سلام و صلوات اللہ علیہ
گئی ہمراہ اوسکے گھر کو نکاح ہو کر سپاہ گر کو رہی با امید عمر بھر کو سلام و صلوات اللہ علیہ
بعیش و عشرت سپاہ سے صحبت کی وہ گذران کتنی مدت ہوئی حمل پھر کئی اک ثابت سلام و صلوات اللہ علیہ
جنی وہ لڑکا اور لڑکی کتنے تھے او سیہ مان جن کے جننے ہوے بطن سے بھی نسل او تنی سلام و صلوات اللہ علیہ
بس آخری کا حمل خلاصی ہوئی جب اوسکی بر ریا کی گئی وہ کرنے کو غسل ثانی سلام و صلوات اللہ علیہ
تھی یک غدیرہ قدیمی وان پر کہ رہتی تھی ہی زن جہان پر لگاتے غوطہ اوسی کے اندر سلام و صلوات اللہ علیہ
ز غوطہ اپنے جو سر اوٹھائے نہ وہ غدیرا یہ نظر آئی بہ حال سابق کا دیکھ پائے سلام و صلوات اللہ علیہ
کہ یعنی زن سے ہو مرد اصلی نہ کچھ رہی باقی شکل نقلی اور وہ سبو پارچہ بھی لے جلی سلام و صلوات اللہ علیہ
دھرا ہو جیسا رکھا تھا او سجا نہ وان سے کچھ منتقل ہوا تھا نہ اوس سے یک چیز گم گیا تھا سلام و صلوات اللہ علیہ

ہے وہی تالاب ہے وہی پانی وہی زمین گھاٹ کی نشانی
بجلے اولا نہیں تھی تانی سلام و صلوات الله علیه
یہ ماجرا آسمانی نہیں جو اوسکے اوپر پتیا نہ رہی
کہے کیا پھر حبیب یہودی نہی سلام و صلوات الله علیه
عجب ہی یارو خدا کی حکمت کہ ہوئی اک پل میں دیکھو عورت
اور ہوئی عورت بھی مرد صورت سلام و صلوات الله علیه
خدا کا شکر و سپاس کرکے لیا و تھلیا میں آب بھرکے
پہن وہ کپڑا اور ٹوپی سر کے سلام و صلوات الله علیه
چلا نہا کر مکان کو اپنے نظر سے دیکھا جو گھر میں اوسنے
بنا ہی ہو وہ ماہی زن نے سلام و صلوات الله علیه
ہو تعجب زیادہ اوسکو کہے زشرم وہ یہ حال کسکو
رکھا وہ ٹھایا لیا تھا جسکو سلام و صلوات الله علیه
کھڑا ہو مورت سا وان بحیرت بچارا دل میں تب کی قدرت
گئے ہیں معراج کو وہ سچ حضرت سلام و صلوات الله علیه
نہ او سمیں اک مہینے کی بھی لغو ہی لغو جب بل نہ لغو کی بو ہی
جو جھوٹ جانے وہ کذب گو ہی سلام و صلوات الله علیه
یہ کہکے اپنے وہ خود یہودی یہ زن کو ہمراہ بر کے سودی
گیا بہ نزد نبی یہ زودی سلام و صلوات الله علیه
جہان پہ بیٹھے تھے شاہ دین نے اور اونکے اصحاب احمدین نے
کہا وہان جاوہ باقرین نے سلام و صلوات الله علیه
تم ہو پیغمبر خدا کے سچے ہو اور نبیوں سے تم بھی اچھے
کسی سخن میں نہ پھر کیجئے سلام و صلوات الله علیه
تمھارا معراج جانا سچ ہی اور یک شب میں بھی آنا سچ ہی
خدا سے ہر حکم لانا سچ ہی سلام و صلوات الله علیه
گمان تھا اسکا مگر مٹا اب یقین جاوا دق سے مجھے و یا رب
جو اوسپہ بتیا تھا کہو دیا سب سلام و صلوات الله علیه
مجھے نبی تم کرو مسلمان تمھارے دین پر میں لایا ایمان
ہزار جان سے ہو امین قربان سلام و صلوات الله علیه
یہ حال سنکر کے بار سارے جو اوس جا حاضر تھے پیارے
سبھی نے نام خدا پکارے سلام و صلوات الله علیه
نبی محمد رسول احمد پڑھلے آگے کو اپنا دید
خدا کا توصیف کرکے تمجید سلام و صلوات الله علیه
بلا یہودی اور اوسکی زن کو رجھا بوجھا کے اونھوں کے من کو
کیے وہ حبیب پاک تن بدن کو سلام و صلوات الله علیه
پکڑے ہاتھوں اونکے حضرت پڑھا کے کلمہ اونھیں شہادت
ہوئے مسلمان وہ مرد عورت سلام و صلوات الله علیه
نہیں سے قصہ یہودی آخر اور اونکے پیچھے بھی سے کتنے کافر
ایمان لائے نبی کے دین پر سلام و صلوات الله علیه
پڑھو بیان ادب و اعظم ہی آج محفل دہم مخمس
اور اون پہ بھیجو خوشی سے خرم سلام و صلوات الله علیه
کہون کیا سچ زبان سے زیادہ ہی شعبان یہ ماہ کا سا
اب ہمزہ اور یا کا ہی ارادہ سلام و صلوات الله علیه

کرو جیا کی قبول عرضی مجید ہی منفعت کا عرضی
پھر اسمیں حضرت تمھاری مرضی سلام و صلوات الله علیه

مخمس بر غزل خاتم الاشرف خاتم بہسراج پوری

گردن نیا آپ بہ جیسے سمجھا در یا رسول الله | نہیں پاتا ہون کچھ لائق مگر سر یا رسول الله

وہ سر کیا بلکہ ایمان تک لٹا کر یا رسول اللہ   مرا یہ جان و دل قربان تم پر یا رسول اللہ

زن و فرزند و ملک و مال اور زر یا رسول اللہ

زن تجھ سا یہ دنیا نہ جسکی کچھ بھی عزت ہے   اگر فرزند بھی ہے تو دکھ و جور و ذلت ہے
وہ ملک ہے کس مال ہے عکس زر بھی بے مروت ہے   زن و فرزند و ملک و مال و زر کی کیا حقیقت ہے
فدا ہے آپ پر یہ ہفت کشور یا رسول اللہ

بہشت ہفتم و ہشت ہفتم فلک ہفتم بھی ہے پر سر   بحر ہفتم سقر ہفتم زمین ہفتم بھی ہے گر
ہنوز ہفتم کہ روز ہفتم مقام ہفتم کا ہفت اختر   وہ ہفت اقلیم بھی ناچیز ہے اوس شاہ عالی پر
تصدق گر خدائی ہوئے یکسر یا رسول اللہ

نظارہ کرکے دیکھا جو میں نے باب ابرو ہنسے   ہوا لاچار کاغذ پر سیاہی سے قلم لکھنے
ہے بیشک گنگ انسی کو زبان کہنے وہاں کہنے   تمھارے وصف میں لولاک کو نازل کیا حق نے
مزمل اور یٰسین اور مدثر یا رسول اللہ

یہ درجہ اہل مقبل کو ہوا ہے اور نہ ہوویگا   مصادق صاحب دل کو ہوا ہے اور نہ ہوویگا
بڑے عامل و کامل کو ہوا ہے اور نہ ہوویگا   یہ رتبہ کوئی مرسل کو ہوا ہے اور نہ ہوویگا
تمھاری شان و عزت کے برابر یا رسول اللہ

نسوے تھے آپ کے لئی زمین پر حق تعالے نے   کیا فرمان جبریل امین پر حق تعالے نے
بہت سا پیار کر تم شاہ دین پر حق تعالے نے   شب معراج میں عرش برین پر حق تعالے نے
دیا کل نعمت و عظمت بولا کر یا رسول اللہ

ہزاروں عیب بین اور پھر ہزاروں نکتہ چین سے تھے   ہزاروں دانا اور بینا خبرداران آئین سے تھے
بطور آئینہ دوربین جنھوں کے ما دوربین تھے   نبی مرسل ہوئے جتنے وہ سارے لشکر دین تھے
اونھوں کے بیچ میں ہیں آپ افسر یا رسول اللہ

جو میلے چہرہ والے ہیں انھیں مہتاب کر دینگے   جو مس کو طلا کر کے گلا سیماب کر دینگے
ہمارے کشتۂ دل کا ہر اک اسباب کر دینگے   پیاسے امتوں کو آپ ہی سیراب کر دینگے
پلا محشر میں سب کو آب کوثر یا رسول اللہ

وہ سب ایمان لے لائے جنھوں کا تھا صفا قالب   ترے کلمے کے پڑھنے کو خوشی دل سے کیے داب
ہوا پھر دین حق تیرا ہر اک بے دین پر غالب   ہوئے جب معجزہ کے مشرکوں نے آپ سے طالب

گواہی دے کے بولے سنگ و شجر یار سول اللہ

کہون کیا وصف تیرا مین ہر کہنے سے زبان قاصر
مثال شمس اظہر کے یہ ہیگا ظاہر و باہر
نہین یہ منہہ دکھایگی سخن آرائی ای ناصر
ہوا جب معجزہ شق القمر کا آپ سے ظاہر

ہزارون لائے ایمان سخت کافر یا رسول اللہ

زمین و آسمانون کے ہر اک اشیاے اعظم کو
نہین ہی ہمسری کچھ بھی ملائک اور آدم کو
در و مرجان جوہر کو مہ و مہر اور انجم کو
ترے خاک کف پا کے عوض دین گر دو عالم کو

تو اوسکو بھی نہ لون ہر گز ہی کمتر یا رسول اللہ

وہ چارون صاحب و سردار کبیر دین احمد مین
جہان سے کوچ کرتے تک رہے سر دین احمد مین
جو آب و خاک و باد و آتش عناصر دین احمد مین
چراغ و مسجد و محراب و منبر دین احمد مین

ابوبکر عمر عثمان و حیدر یار رسول اللہ

سنا جب نام اون چارون کا غائبا غور کر دیکھا
مین اک دم وجد مین آکر ادھر دیکھا اودھر دیکھا
بجا ہینگے وہ قند و مصری و چینی شکر دیکھا
بجو میزان خرد مین اُن سبھون کو تول کر دیکھا

برابر ہین برابر ہین برابر یار رسول اللہ

گل و غنچہ سا خوشبو مین مثال عطر و عنبر تھے
کہون تو بلکہ کہون ایسا تمہارے خاص دلبر تھے
زبان پر عندلیب خوش بیانون کے وہ از بر تھے
خلیفہ اولین بوبکر جو صدیق اکبر تھے

رفاقت غار مین کی ساتھ ہو کر یار رسول اللہ

اعانت دہ نبوت مین جناب حضرت فاروق
تقوت اور ثروت مین جناب حضرت فاروق
جوانمردی کے صفوت مین جناب حضرت فاروق
ہی میدان فتوت مین جناب حضرت فاروق

کیا جو قتل مشرک اور کافر یار رسول اللہ

حیا ایمان مین پورے وفا تھے جو ذی النورین
بن عفان حضرت بھی بجا تھے وہ ذی النورین
ہر اک رنج و محن کی بس دوا تھے وہ جو ذی النورین
اور عثمان غنی بحر سخا تھے وہ جو ذی النورین

لٹایا راہ حق مین مال اور زر یار رسول اللہ

زبانی کیا سنو مدحت کتابت مین لکھا دیکھو
صفت حضرت یکجا کیا قرآن مین جابجا دیکھو
اگر دیکھو تو اپنے خوب دل سے با صفا دیکھو
مناقب جسکا سورہ دہر مین ثابت ہی جا دیکھو

خدا کا شیر جسکا نام حیدر یار رسول اللہ

عبادت اور امامت اور ریاضت مین سدا راغب
شجاعت کے بھی میدان مین سدا دلدل کے تھے راکب

کہ جسکے رعب سے چہرہ چھپاتے پھرتے تھے کاذب
اسد اللہ کا غالب ہر اک غالب پہ ہی غالب

او کھاڑا ایک دم مین باب خیبر یا رسول اللہ

تمھارے چار دختر سے ہی جنکی دو رہبان شہرہ
اور اونکا اسم طیب ہی حظانی کا عفو مہرہ

پڑھون اوس نام اشرف پر بیان خاتم کا یہ مہرہ
جنابہ حضرت خاتون قیامت فاطمہ زہرہ

اور اونکے دونون صاحبزادہ اطہر یا رسول اللہ

جو تھا فرزند معاویہ پلید یزید بڑا سنگدل
خبر اونکے جفا کا سب لکھا ہیگا بدہ مجمل

پڑھو جب کھولکر بارو تو جانو زحمت و مشکل
ہمیشہ اپنی رحمت اون سبھون پہ حق کرے نازل

کہ جنکو کہتے ہین شبیر و شبر یا رسول اللہ

لکھا اک نور سے بھرپور تھے قدرت کے خانہ مین
زر و دولت کے توڑے ساخدائی کے خزانہ مین

گئے آدم سے عیسے تک پیمبر سب بیعانہ مین
نبوت آپ ہی پر ختم ہی آخر زمانہ مین

نہو گا حشر تک کوئی پیمبر یا رسول اللہ

حیا پاک اسم صلے اللہ علیہ اور سلم ہووے
کہ یعنے احمد و حامد محمد بر دلم ہووے

زبان پر برملا ہووے رقم پھر از قلم ہووے
تمنا ہی کہ روز حشر مین زیر علم ہووے

غلام اونکے یہ خاتم بلکہ کمتر یا رسول اللہ

مجید ہی منفعت کرنے ہر اک انپے کو تکتا ہی
جہان پہ گنج رہتا ہی وہان پر مار جھکتا ہی

سمجھے وہ بحر نیسان کے لہر کو دیکھ سکتا ہی
ازل سے نو خدائی کے صدف کا دُر یکتا ہی

دو عالم مین ترا ثانی نہ ہمسر یا رسول اللہ

ترجیع بند بہ شعر سعدی علیہ الرحمۃ

ہی پاس جو تیرے ولا کسب حلال اموالہ
محفل سجا اوس خرچ سے خیر النجی اضلالہ

ہو گا جواب اکمک طرف سے اک طرف سے سوالہ
کیا خوش نیا سنتا ہون یہ کانون سے غیبا قالہ

بلغ العلے بکمالہ کشف الدجی بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ و آلہ

جو پیدا ہو مرتے ہین سب اوس نام سے ترتے ہین سب
حور و ملک رستے ہین سب سیماب سا پھرتے ہین سب

حیوان جو چرتے ہین سب احمد کا دم بھرتے ہین سب
الس ورد یہ کرتے ہین سب غوث و قطب ابدالہ

بلغ العلی بکمالہ کشف الدجی بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ وآلہ

یک شب نبوں سے آج ہی کہیں جسکے تئیں معراج ہی
دین احمدی سرتاج ہی گنج عشق کا اخراج ہی
اسلام کا یہ راج ہی کفار پر تاراج ہی
ہر درد کا علاج ہی حصل الشفا بجمالہ

بلغ العلی بکمالہ کشف الدجی بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ وآلہ

اب مژدہ غیبی ندا دل سے سنو بندہ خدا
عشاق وہ تو یہ فدا طرفین سے الفت سدا
نہ رب سے ہے احمد جدا احمد سے ہی یہ رب جدا
تا انتہا از ابتدا وصل الاسا بوصالہ

بلغ العلی بکمالہ کشف الدجے بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ وآلہ

جب حق کو یہ ارمان ہوا قربان تو دل جان ہوا
تیار سب سامان ہوا وقت حاضر مہمان ہوا
بازار گرم ایمان ہوا سودا ہر اک دوکان ہوا
جبریل کو فرمان ہوا غدبتہ عیون مقالہ

بلغ العلی بکمالہ کشف الدجی بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ وآلہ

تو جلد جا فردوس سے چن کر کے اک براق لے
عمامہ آگے سے بنے ہیں نور کے پگھے لگے
اور خلعتان جو جو سجے اک پیرہن کو پاس تمسے
اور اک ردائے خاص کے تعبت لوا رنوالہ

بلغ العلی بکمالہ کشف الدجی بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ وآلہ

پہنا کے میرے شاہ کو یعنی عرب کے ماہ کو
یوسف صفت دلخواہ کو وحدت کی سیدھی راہ کو
وہ صاحب ذیجاہ کو پیارے عزیز جاہ کو
لے آؤ جلوہ گاہ کو عظمت شیون جلالہ

بلغ العلی بکمالہ کشف الدجے بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ وآلہ

یہ حکم رب روح الامین سنکر کے او سدم بالیقین
پوشاک شملہ بہترین جو خلد مین تھا خوشترین
جا کر کے در خلد برین براق یک سب سے حسین
لیکر کے پہونچے سرزمین حمدت جمیع فعالہ

بلغ العلی بکمالہ کشف الدجے بجمالہ

حسنت جمیع خصالہٖ صلوا علیہ و آلہٖ

جس جا محمد مصطفےٰ تھے اپنی پھوپھی کے سرا
سوتے تھے خود دیئے جگا پہنا کے حلہ باصفا
اوس جا پہ جبریل خدا جا پہونچے بس شل صبا
براق پر اونکو چڑھا شرف الثرا العلالہٖ

بلغ العلےٰ بکمالہٖ کشف الدجےٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ صلوا علیہ و آلہٖ

لیکر چلے وہ دور و تر اور کتنے قدمی راہ بر
ہر شی کو کر کرکے نظر جاتے تھے وہ خیر البشر
دکھلا کے سب ادھر ادھر کیا خلد کیا نار سقر
دیکھے تمامی یکدگر سمک السما بنعالہ

بلغ العلےٰ بکمالہٖ کشف الدجےٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ صلوا علیہ و آلہٖ

وہ انبیا کا پیشوا ہو انبیاؤں سے جدا
پھر یہ گیا پھر وہ گیا جا لامکان داخل ہوا
براق سے رفرف چڑھا ہفت آسمان پار ہو گیا
اللہ کو مجرا دیا شمس الضحےٰ اجمالہٖ

بلغ العلےٰ بکمالہٖ کشف الدجےٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ صلوا علیہ و آلہٖ

جو جو صفا وہ باصفا جو جو کیا وہ باوفا
جو جو کہ دیکھا غیب کا جو جو لیا بے عیب کا
جو جو کہا وہ برملا جو جو سنا وہ از خدا
جو جو دیا ہدیہ بھلا بدر العلےٰ از لالہ

بلغ العلےٰ بکمالہٖ کشف الدجےٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ صلوا علیہ و آلہٖ

میں کیا کہوں وہ ماجرا ہی عقل گم اسجا مرا
آیا مکان پر مصطفےٰ ویسا ہی بستر گرم تھا
باہر بیان سے جو گیا قصا ہی پھر وان سے پھرا
ثابت ہی یہ قصہ جیا من کا ہا ادلا لہ

بلغ العلےٰ بکمالہٖ کشف الدجےٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ صلوا علیہ و آلہٖ

مخمس بر غزل کاشف اسرار ظاہر و باطن مولانا امیر احمد صاحب امیر خدائے سخن

اوس درجے پر ہی حضرت داور کا اشتباہ
اوس نقشے پر ہی پانون کے ہر سر کا اشتباہ
اوس رتبے پر ہی قدرت قادر کا اشتباہ
اوس روضہ پر ہی گنبد اخضر کا اشتباہ

اوس شمسہ پہ ہی مہر منور کا اشتباہ

سب جانتے ہین خوب طلاکاری مس پہ ہی
ل مارے پارہ دل کو جو وہ پارا تس پہ ہی
مس کے بغیر کیمیا اکسیر کس پہ ہی
کرسی در بلند ہی ایسی کہ جس پہ ہی

عالم کو عرش خالق اکبر کا اشتباہ

و در عرب طلوع ہوا مانند مہ مبین
ستے ہین جسکے عتبۂ اقدس پہ سب جبین
لاریب لامکان کا وہ تھا مالک مکین
رفعت سے کسقدر رہی فلک رتبہ زمین

ہی جسکے ذرہ ذرہ پہ اختر کا اشتباہ

جو قمع کے ساتھ روز کو ہی شمس تابان
عل ہین اسکے رقص کنان ہفت آسمان
مشعل قمر ہی شب کو چراغان کو کہان
کیا خوب پیش روضۂ والا ہی سائبان

ہوتا ہی جبرئل کے شہپر کا اشتباہ

یا کا لا منھ دکھا دیگا رد پوش زاغ ہی
دس نورگل کے گل کا بھی لالہ کو داغ ہی
بلبل کے دم کے پیچھے جیون روشن چراغ ہی
روضہ نہین ہی غور سے دیکھو تو باغ ہی

زیبا ہی ہر ستون پہ صنوبر کا اشتباہ

کتنے قمر مثال مجاور وہان کے ہین
کتنے ولی مثال مجاور وہان کے ہین
کتنے پری جمال مجاور وہان کے ہین
کتنے ملک خصال مجاور وہان کے ہین

سلمان کا ہی گمان ابوذر کا اشتباہ

ندیل جو لٹکتے ہین ہر اک منار پر
حاضر ہر دن کو مہر سدا جان نثار پر
وہ فوقیت مین بڑھ کے ہین انجم ہزار پر
روشن جو رات کو ہو دو شاخہ مزار پر

ہی آسمان پہ برج دو پیکر کا اشتباہ

سنتا ہون ایسا سارے جہان مین حرم نہین
پہونچا جو اوس حرم کے ارم بیچ غم نہین
جیسا مدینہ شہر ہی ویسا ارم نہین
شعلہ جو شمع کا ہی وہ اختر سے کم نہین

ہر نقمہ پہ ہی مہ انور کا اشتباہ

روضہ کے طوف کرنے سے بیحد ثواب ہو
ثانی لا مثال اور وہ لاجواب ہو
اگلے و پچھلے عمر کا عفو عذاب ہو
جا کر وہان جو دیدۂ زائر پر آب ہو

اوسپر ہو صاف چشمۂ کوثر کا اشتباہ

عیسےٰ بھی اوس طویلہ کا ہی نعلبند خر
یحیٰی نقیب اوسکے ہو دیتے تھے یہ خبر
موتے ابھی بام طور کا فراش سا نظر
ہر آبدار بزم معلےٰ کا ہی خضر

آئینہ دار پہ ہی سکندر کا اشتباہ

ہین عشق مین غلمان جن و پری حور اور ملک
خورشید سا چمک مین ہی مہتاب سا جھلک
الماس و لعل و نیلم و مرجان و دُر تلک
باہر نہین ہین بزم سے کیا انجم و فلک

اوسپر سپند اوسپہ ہی مجمر کا اشتباہ

آقا کا میرے جس جا وہ روضہ ہی صاف و پاک
اوس آرزو مین گل کا گریبان چاک چاک
ملنے کو پھر نصیب ہوا وسجا کا ذرہ خاک
در پہ جھکے جبین تو ہوا سدرہ تابناک

ہو آسمان کو خسرو خاور کا اشتباہ

وہ جام جم سا ماہ ہی جسمین ضیا کو ہی
وہ یار دل کا خواہ ہی جسمین فضا کو ہی
وہ فکر دل کا راہ ہی جسمین رسا کو ہی
وہ باغ لطف شاہ ہی جسمین صبا کو ہی

شبنم کے قطرے قطرے پہ گوہر کا اشتباہ

فضل الہٰ سے میرا جب احمد ہو دستگیر
کہتے ہین صاف باحیا حضرت امیر پیر
حشمون سے مین بھی دیکھ لون تب روضۂ منیر
پہونچا ہو سر مرا جو در قصر تا امیر

مجھ پر بھی لوگ کرتے ہین قیصر کا اشتباہ

ترجیع بند بریک بیت عربی بہ بیماری و بالطور مسدس

آخر زمان مین آئی دلا ایک مرض ہیضہ جابجا
اوسکی نہین ہی کچھ دوا جس سے کہ وہ ہو شفا
وہ مرض سب سے پُر جفا ہی جو بس ہی دشت
لیکن ہی ایک اوسکی دعا ورد زبان کر بوسہ

لی خمسۃ اطفی بہا حر الوبار الحاطمہ
المصطفےٰ و المرتضےٰ و ابناہما و الفاطمہ

اللہ سے مانگو پناہ دنیا داو سکی ہی گناہ
رعیت وزیر و بادشاہ ملک ہر فوج و سپاہ
قہر خدا ہی خواہ مخواہ ہوتا ہی بس یکدم تباہ
پھر دیکھو سب کر کے نگاہ ہو اوس سے بچنے کی یہ راہ

لی خمستہ اطفی بہا حر الوبار الحاطمہ
المصطفےٰ و المرتضےٰ و ابناہما و الفاطمہ

تشریف لے وہ جسکے گھر مہمان ہو دو ہفتہ بھر
یک ہفتہ بھی ہی مختصر اس سے جو کم ہو کارگر

خارج وبا سے ای بشر ہو مرض لاحل ہین شمر
وہ بھی غضب ہی یکدگر اوسمین بھی ہی ورد کر

لی خمسة اطفی بہا حر الوبا الحاطمہ
المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناہما والفاطمہ

شنبہ سہ شنبہ یہ دونون یکشنبہ کو بھی اوسمین گن
ہونا شروع اس روز بن ہی اوس وبا کی یہ چلن
یہ تین دن ہینگے کٹھن پھرتے ہین گھر گھر لگے جن
کیون اوسکو ہو رنج و محن جو حفظ کرلے یہ سخن

لی خمسة اطفی بہا حر الوبا الحاطمہ
المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناہما والفاطمہ

پنجشنبہ جمعہ پیر بدھ ہی چار دن یہ خوب سدھ
لیکن نہین اتنا سدھ جسمین کہ کیفیت سے اور دھ
گر اسمین وہ کر جاوے جدھ اوسکو نہین ہی آب روھ
دو ہفتہ تک ہوتا ہی بدھ بڑھے رہو گیانی و بکدھ

لی خمسة اطفی بہا حر الوبا الحاطمہ
المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناہما والفاطمہ

اربع سبع اثنا عشر یہ تین تاریخ ہی مگر
اور اثنا عشرین ہی دگر پھر سبع عشرین ہی مقر
اور تین بھی مہ کا خر گن تو بیان تسع عشر
چھ روز دو یکھ مین خطر پڑھ دم کر اپنے اوپر

لی خمسة اطفی بہا حر الوبا الحاطمہ
المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناہما والفاطمہ

وہ مرض عجب آفات ہی جسکو ہوا ہیہات ہی
کیا خوب یہ حسنات ہی صوم و اذان صلوات ہی
صد حیف اور حسرت ہی اوسکا دوا خیرات ہی
جسمین بھلا دن رات ہی یہ اسم او سکے سات ہی

لی خمسة اطفی بہا حر الوبا الحاطمہ
المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناہما والفاطمہ

نقارہ پیک یہ دعا لکھ کر یہ کاغذ با صفا
چوطرف بستی کے پھر اسکو سنا دینا صدا
با تعمیہ ہو بر ملا سے چوب کی اوسمین لگا
اوس گانون مین ہرگز وبا آوے نہ از حکم خدا

لی خمسة اطفی بہا حر الوبا الحاطمہ
المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناہما والفاطمہ

لی خمسة اطفی بہا پانچ اسم کی برکت سے جا
المصطفیٰ والمرتضیٰ یہ اسم دو ہی با حیا
حر الوبا الحاطمہ دوزخ مین ہو خانہ وبا
ابناہما والفاطمہ یہ تین بھی وہ پنجتن سکا

سے رحمتہ الٰہی بہا حرا لو با الحا کلمہ
المصطفٰے والمرتضٰے وابنا ہما والفاطمہ

عبد اللہ کا پوت آمنہ کا جایا	بھاگ بھاگ رہی وہ با محمد عربی آیا

مخمس از طرف مصنف براسناد خلاصہ کلمہ طیب

بالسمیہ منقوش ہو لو جان سے کلمہ	اوترا ہی بڑے دبدبہ اور شان سے کلمہ
ہی ماقبل ہر آیت قرآن سے کلمہ	اللہ و محمدؐ کہے دل و جان سے کلمہ

ہر روز تو پڑھ ای حیا ایمان سے کلمہ

الماس سے اور گوہر و مرجان سے کلمہ	ہی بڑھ کے سد العل بدخشان سے کلمہ
پڑھوایا خدا قدسی و غلمان سے کلمہ	پھر ورد نہو کس طرح انسان سے کلمہ

ہر روز تو پڑھ ای حیا ایمان سے کلمہ

کلمہ کی فضیلت سے ہو لیس دل کی صفائی	کونین مین اوس کلمہ سے ہر اپنی بھلائی
عصیان بھی ہو کلمہ کی برکت سے رہائی	کلمہ سے بلاشک ہو تری حق سے رسائی

ہر روز تو پڑھ ای حیا ایمان سے کلمہ

کلمہ ہو قلعہ تن کے لیے لشکر و افواج	کلمہ کے سبب تا ابد اسلام کا ہر راج
اسلام کا جس ملک مین کلمہ ہو اسر تاج	اوس کلمہ سے دنیا مین ملا دین کا اخراج

ہر روز تو پڑھ ای حیا ایمان سے کلمہ

جو کلمہ پڑھے صدق سے ہر روز صبح و شام	دلواویگا وہ کلمہ اوسے حشر مین انعام
ہو ویگا بھلا اوسکا ہی آغاز اور انجام	جاویگا وہ پھر پل پہ بہ آسانی و آرام

ہر روز تو پڑھ ای حیا ایمان سے کلمہ

کلمہ ہی عجب قدرتی اک دافع مشکل	کلمہ ہی ہر آزار کا اعلاج مکمل
کلمہ نی سبب کتنے ہوے صاحب مقبل	کلمہ سکے لیے قایمی ہی صلون کا محفل

ہر روز تو پڑھ ای حیا ایمان سے کلمہ

کلمہ ہی لیجاویگا تجھے خلد مین اک دم	کلمہ ہی بجھاویگا وہان نار جہنم
کلمہ ہی بنجاویگا یہان عیش سے تا دم	کلمہ ہی بچاویگا تجھے دائمی از غم

ہر روز تو پڑھ ای حیا ایمان سے کلمہ

ہو منفعت اوس گنج سے یہ کلمہ مجیدی — نقصان نہ ہو رنج سے یہ کلمہ مجیدی
پر اورشش نہ نج سے یہ کلمہ مجیدی — موزون طبع سنج سے یہ کلمہ مجیدی

ہر روز تو پڑھ ای حیا ایمان سے کلمہ

کلمہ ہی حیا زار کا ہر صبح و مسا ورد — کلمے سے حیا خوار کا بس دور ہو سب درد
لکھ لکھ کے حیا بھر دیا کلمے کا بیان فرد — کیون ہووے حیا کا نہ وہان سُرخ یہ رو زرد

ہر روز تو پڑھ ای حیا ایمان سے کلمہ

تحیت و تسلیم و صلوا حبذا یا مرحبا — بھیج یارب سال و ماہ و روز و شب بر مصطفیٰ

سلام متفرقات بطور مناجات بجناب سرور کائنات علیہ التحیۃ و الصلوات

السلام ای صاحب شیرین کلام — السلام و السلام و السلام
السلام ای صاحب با صفات — الصلوات و الصلوات و الصلوات
السلام ای صاحب اسلام تن — ہر مصیبت مین مری فریاد سُن
السلام ای صاحب بدر الزمان — ہون ترے ہی آسرے کو تم عیان
السلام ای صاحب اقدس وجود — لاکھ تحیت اور کروڑون مین درود
السلام ای صاحب ستر عیب — ہی سراسر مجھ مین بد علت و عیب
السلام ای صاحب روشن جمال — عمر میری اندنون اکتیس سال
السلام ای صاحب نوری جھلک — طفلگی کی حال مجھ مین اب تلک
السلام ای صاحب محفوظ گور — میرے بد اعمال سے نزدیکے نور
السلام ای صاحب حق دین پناہ — دانت سارے گر گئے بھر گناہ
السلام ای صاحب روشن دیا — او سمین بھر دمہ مجھے بیدم کیا
السلام ای صاحب من دے نجات — ورد تیرا نام ہو اوس دم کے سات

السلام ای صاحب حق نیک پی
نوجوانی مین حیا ناچار ہی

تمام ہوئی محفل دہم یعنی مولود شریف جناب حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نور ضیا کی
جلد دسوین از کتاب باخطاب نعتیہ دیوان مجید تصنیف بجو نیہ عبد المجید خان المتخلص بمنفعت و حیا کی

لولاک لما خلقت الافلاک

حبذا صلوا علیہ آل سلموا قل لا تعد | الحفیظ والحفیظ والمدد یا المدد

جلد گیارہوین مولد شریف

قفل ایمان مین جہان کے منفعت دارین کلید | مخزن نبوت مسمیٰ بتتمہ دیوان مجید

چھاپہ خانہ منشی نولکشور مین باصد زیب و زینت چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محفل یازدہ ربیع ہوئی شروع
آج سب دن سے زیادہ دل ہوا رجوع

الصلوات والسلام وتحیۃ علی خیر النسمۃ
صل یا رب اللہ یا سلم علیک صلی

ردیف ہمزہ

السلام علیک یا نور الکبریاء
السلام علیک یا رأس الانبیاء

السلام علیک یا روح الاذکیاء
السلام علیک یا عین الاصفیاء

السلام علیک یا لوح الاتقیاء
السلام علیک یا بدر الاولیاء

السلام علیک یا عون الانتہاء
السلام علیک یا نجم الارشاد

السلام علیک یا فائق الفیاد
السلام علیک یا مالک الحیاء

اسماء محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

انت المحمد نبی بشیر نذیر علی مایشاء
انت الشفیع مطیع سراج منیر علی مایشاء

انت التقی حریص رؤف رحیم علی مایشاء
انت النقی رئیس عطوف علی مایشاء

انت دوا حکیم حبیب شفیق علی مایشاء
انت شفا علیم ترجیب رفیق کریم علی مایشاء

انت الغریب میم مکی مطاع علی مایشاء
انت الحبیب فہیم زکی شجاع علی مایشاء

انت الانیس امین سلیم جمیل علی مایشاء
انت الجلیس مبین ندیم خلیل علی مایشاء

انت الوسیم نسیم امیر وزیر سے علی مایشار
انت الوجیہ مکین کلیم فصیح سے علی مایشار
انت الغنی مجیب بصیر لطیف سے علی مایشار
انت المزمل مدثر معلم شکور سے علی مایشار
انت المکمل معظم مطہر وکیل سے علی مایشار
انت المبشر مفیح محقق امام سے علی مایشار

انت القسیم جسیم فقیر کبیر سے علی مایشار
انت الفقیہ معین حلیم ملیح سے علی مایشار
انت سخی منیب بصیر شریف سے علی مایشار
انت المحلل مذکر محرم صبور سے علی مایشار
انت المفصل مکرم منور کفیل سے علی مایشار
انت المنشر مسیح مصدق ہمام علی مایشار

انت الوحید وفی شہید رشید سے علی مایشار
انت الفرید صفی حمید مجید سے علی مایشار

ردیف الیاء غزل قیام برائے تعظیم

او تھو تعظیم کو اب سرور والا آئے
سر جھکا دو بتسلیم ثنا خوانو تم
کیوں نہ اس بزم کو میں رشک جہان بولوں آج
سر کے بل کیوں نہ کھڑے ہو دینگے ہم محفل میں
منکر محفل میلاد رہے کب اس جا
کیوں نہ میں سر کروں قدموں پہ فدا آج کے دن
تجکو مداح مبارک ہو بلا دور ہوئی
ابر رحمت سے پیاسا نہ کوئی جاویگا

رونق انجمن یثرب و بطحا آئے
آج اس محفل میلاد میں آقا آئے
میرے والی میرے سرور میرے مولا آئے
آج محبوب خدا زینت فصحا آئے
جنکا سردار کلیم و شہ عیسا آئے
عظمت و شان سے گھر میں تہ دل غنا آئے
آج محفل میں مرے دافع ایذا آئے
مومنو آج وہ رحمت کے یہاں دریا آئے

اب حیا بیٹھ کے شکرانہ ادا کر اس جا
لطف فرما کے یہاں آج وہ طہٰ آئے

آج ختم الانبیا صل علٰے پیدا ہوئے
کیوں نہ ہووے گل چراغ کافراں ای مومنو
آمنہ کو آدم و عیسیٰ یہ دیتے ہیں خبر
حسن و تقویٰ زیب در ہوگا نہ کیوں اب دہر میں
دھوم ہے عرش و سما میں مومنان کی وقار
بہر تسلیم نبی دل سے چلو اے قدسیو

آج نور کبریا صل علٰے پیدا ہوئے
آج خورشید خدا صل علٰے پیدا ہوئے
آج محبوب الٰہ صل علٰے پیدا ہوئے
آج بدر الاتقیا صل علٰے پیدا ہوئے
آج شہنشاہ ہدا صل علٰے پیدا ہوئے
آج سردار علا صل علٰے پیدا ہوئے

یا یہ دین مین راسخ و متقن نہ کیون ہو گا حیا
آج شاہ اذکیا اصل علے پیدا ہوے

آمد کی اب آئی باری کیا خوش آمد آمد ہی
ہجور ہوئی آ ظلمت کی شب چھپتے چلے سب نحسن گو ہ
زاغ پپیہا مینا کوئل بھولے بولی اپنا دیل
چونک رہوا ی مومن شب ہے صبر کرو تم دل مین چہدے
بے سر اور بے بر تھے ہم سب فضل و کرم سے بخشا رب
کچھ نہ غم و فکر خوف کرو تم اور نہ اپنے دل مین بیم و ہم
شرکت اور بدعت کفر ضلالت و شن ہوا ز بس رسالت
نور شریعت اور طریقت لسکہ عجائب تھا حقیقت
راہ و رسم سے غیر نبی کے فرقہ سے اگلے پچھلے سبھی کے
بانگ و صلواۃ واذان پکارو خانہ مولد خوب سنوار و

رفت خزان مین باد بہاری کیا خوش آمد آمد ہی
نیر اکبر شہ کے جاری کیا خوش آمد آمد ہی
سر خامرغ ایک بانگ ماری کیا خوش آمد آمد ہی
دیکھی اپنو قسمت یاری کیا خوش آمد آمد ہی
جلد بھلائی ہوگی ہماری کیا خوش آمد آمد ہی
دکھ مین ہوگی اب سکھ ساری کیا خوش آمد آمد ہی
جائیگی دور ہو تن کی خواری کیا خوش آمد آمد ہی
چال چلن ہو سب سے نیاری کیا خوش آمد آمد ہی
دین مذہب ہو اوسکی پیاری کیا خوش آمد آمد ہی
عزت اوس سے ہوگی تمھاری کیا خوش آمد آمد ہی

باغ حیا سے گل کلیان باندھو ہلکا طرہ ایمان
پھینکو سر سے بوجھا بھاری کیا خوش آمد آمد ہی

آج وہ فضل علے شاہ زمان پیدا ہوے
عمل کرو صلوات کا ای مومنو باصدق دل
گر پڑینگے کیون نہیں سارے بتان باکلا خاک
ہو گئی آتش جہنم سرد فیض شاہ سے
تہنیت کے ساتھ سب بھیجو تحیت اور سلام
جنت الفردوس مین ہی شادی و فرحت کی دھوم
شکر حق ہی دولت جاوید ہم سب کو ملی
حب مولاے مقدم مین رکھو دل کو مدام

آج وہ فخر زمین و آسمان پیدا ہوے
آج وہ عزت دہ کون و مکان پیدا ہوے
آج وہ نور خداے بیگمان پیدا ہوے
آج وہ فتاح ابواب جنان پیدا ہوے
آج وہ شمس الضحے بدر الزمان پیدا ہوے
آج وہ رعناے دین سرو روان پیدا ہوے
آج وہ خیر الورا میر جہان پیدا ہوے
آج وہ محبوب رب مستعان پیدا ہوے

ای حیا دل کو تصدق کر تو نام پاک تر
آج وہ نجم الہدا گوہر فشان پیدا ہوے

آئی نبی کی جبکہ سواری چارون طرف سے دھوم اوڑی
دُرِ یتیمی کا سُن کر جاری بحر صدف سے دھوم اوڑی
از عہد آدم تا بہ عیسےٰ زمان تک دیتے ہی آتے تھے مژدہ یکایک
آج ہوا نہین آگے سے ساری کہنہ صحف سے دھوم اوڑی
گرم ہوا بازار محمد سرد ہوا سب کفر کا آمد
شور کئے سب دین کے بیوپاری سودا سلف سے دھوم اوڑی
سارے جہان مین نور کا باران ابر کے مانند برساعیان
بھر گئی اک دم کیاری کیاری اوس برف سے دھوم اوڑی
معجزہ ایسا ایسا اوٹھا قبر سے کتنا مردہ اوٹھا
اوس سے بھی بڑھ کر حال نیاری سنگ و خذف سے دھوم اوڑی
جتنے تھے نیک قریشیون مین بندے کفرون سے ہو کے سدھاری
بہت ہوے بچنے وہ جھوٹ سے عاری بچی خلف سے دھوم اوڑی
چچا پھوپھی اور ہمشیر بھائی خالہ و نانا کل مردو مائی
جد و پدر اور مادر پیاری نسبت و خلف سے دھوم اوڑی
عرب و عجم ہر دہر سے یار و غل ہوا بس شیطان کو مارو
آج کھلی تقدیر ہماری شہر نجف سے دھوم اوڑی
ہم سے سنو اب ای متوالے لات و منات کو پوجنے والے
نہین ہے کوئی اب شرک تمہاری ملک شرف سے دھوم اوڑی
صید ہمہ بینون کو کرنے کو توشہ سیدھے کمان کا کھینچ دو گوشہ
چلا چڑھا جب شست سے ماری تیر ہدف سے دھوم اوڑی
جبکہ نبی معراج سدھارے واہ رے واہ رے غیب پکارے
آئی و بادی و نوری و ناری ہر صف صف سے دھوم اوڑی
جامہ عمامہ ردائے بہشتی بھیجا خدا او نے انگشتی بہ گشتی
کا ہے نہ اوسکی ہو قیمت بھاری رنگ کلف سے دھوم اوڑی
چڑھ کے براق اوپر رفرف پر وہ ہفت سما کا سیر بھی کردہ

جاتے تھے مثل باد بہاری اوس رفرف سے دھوم اوڑی
وصف محمدؐ کرتے ہی کرتے رقص کنان ہو گاتے بجاتے
تھک گئی اپنے کو زہرہ بچاری پاکف وتف سے دھوم اوڑی
مست تھی زہرہ کیا حرف وہان پر لاکھون کی روح رجانی جہان پر
حور و پری جن باری کو بازی دار او دف سے دھوم اوڑی
شش جہت اور کرسی فلک اور ریاکٹ رضوان غلمان ملک اور
ہشت جہان کو بھی وجد تھی طاری دوزخ ہفت سے دھوم اوڑی
کنز خفی سے جتنا جلی کا اوتنا تفاوت ہی گل سے کلی کا
تھی خط باطن بخیرہ واری ظاہر ہی نقط سے دھوم اوڑی
قصہ وہان کا طول بہت ہی بولون کیا مجکو بھول بہت ہی
جیسا قرآن مین حق نے اوتاری سورہ کہف سے دھوم اوڑی
آئے وہان سے پھر کے نبی حبیب عاشق صادق شاد ہوے سب
کذبی ہوے منکر مین شماری شکر لطف سے دھوم اوڑی
کون شماری ہین بارہ عبارت قصہ کہانی لطف و لطافت
مضمون محو اور لفظ بیکاری معنی حذف سے دھوم اوڑی
حرف جیا بنیتس عدد کل ملکے ردیف واری ہی غزل
یہ تو ہی آخری یا کی باری پہلے الف سے دھوم اوڑی

اگر شہ کی جلوہ نمائی نہوتی	عزیز و خدا کی خدائی نہوتی
نہوتا اگر نور مشکلکشا کا	کسی سے بھی مشکلکشائی نہوتی
اور وہ نور حاجت روا جب نہوتا	دو عالم مین حاجت روائی نہوتی
اگر نور حضرت نہ یارو چمکتا	مہ و مہر مین روشنائی نہوتی
نہوتا اگر نوح پر فضل احمد	تو جودی پہ کشتی بھی آئی نہوتی
نہ لیتے اگر نام شہ کا بہ آتش	خلیل خدا کو رہائی نہوتی
اگر شاہ مین دلربائی نہوتا	جہنم سے ہرگز رہائی نہوتی
نہوتا اگر حب مولا سے دل خوش	دو عالم مین بھی دلربائی نہوتی

اگر وصف روے انور نہوتا
تو آئینہ مین بھی صفائی نہوتی

نہوتا اگر شافع حشر سرور
تو ہر اک کی مقصد برآئی نہوتی

حیا گر نبی کی ثنائی نہوتی
تو دونون جہان مین بھلائی نہوتی

شان حضرت سے عزیز و بڑھ کے کسکی شان ہے
شان اطہر پہ گواہی معتبر قرآن ہے

جب احد نے اپنے باندھا ہے کمر مین طوق میم
میم سے سارا جہان پیدا کیا منان ہے

ہے محبت سرور عالم خدا کا دوست تر
دشمنی محبوب داور بدتر از شیطان ہے

بوے جسمین شاہ اکرم کا ملا دے او عزیز
مشک ہے نہ عطر ہے نہ عنبر و ریحان ہے

لاکھ بھی بھڑکے جہنم مجکو کچھ پروا نہین
کیونکہ کافی مصطفے اُنکا سایۂ دامان ہے

مجکو دکھلاے خدایا اوس در اقدس کے تئین
جس در اقدس کی خواہش مین سدا حیران ہے

نہ کوئی محروم اوس در سے پھرا ہے آج تک
مدح اوس مشکلکشا کی یارو بے پایان ہے

پاک سب سے ہستا ہے عالی ذات فخر انبیا
عرش سے تا فرش اوسکے تابع فرمان ہے

وہ شہ ہر دو سرا عاصی حیا سہزار کا
جان ہے اور مال ہے اور دین ہے ایمان ہے

اگر پیدا حضرت کی صورت نہوتی
تو جانو خدا کی بھی قدرت نہوتی

ثناے نبی مین حلاوت نہوتی
تو حمد خدا مین ملاحت نہوتی

خدا کی محمد سے الفت نہوتی
تو دونون جہان مین محبت نہوتی

نبی کی مرے گر نبوت نہوتی
تو اللہ کی جانو عظمت نہوتی

اگر جوش مین شہ کے رحمت نہوتی
تو کون و مکان مین بھی نصرت نہوتی

نہوتا بھی مقبول آدم کا توبہ
اگر حب احمد عنایت نہوتی

حیا تجھ پہ حضرت کی شفقت نہوتی
تو ہر شعر مین تیرے فرحت نہوتی

یا حبیب رب اکبر مہربانی کیجیے
ہے گناہ سے تنگ احقر مہربانی کیجیے

بار عصیان سے نہین اوٹھتا ہے ہرگز سر مرا
یا شفیع روز محشر مہربانی کیجیے

ہے سفینہ دل کا میرا غرق بحر فکر مین
یا مددگار مطہر مہربانی کیجیے

ناوک رنج و بلا کا ہون سدا آماج مین
پادشہ گیتی دو سہ مہربانی کیجیے

ہر کوئی انگلی نما اس راز کا ہی رات دن
یا قسیم حوض کوثر مہربانی کیجیے

روز چرخ دون سے ہر دم ہو رہا ہی دل ملول
یا نسیم باغ داور مہربانی کیجیے

آفتاب دل پہ ہر ساعت ہی میرے ابر غم
ای شفیق نفس گستر مہربانی کیجیے

گنبد دوار اسدم در پئی آزار ہی
یا رسول پاک مجھ پر مہربانی کیجیے

آرزو دے دولت عشقی حیا کو ہی مدام
یا رحیم خلق یکسر مہربانی کیجیے

نبی طفلگی مین اگر کھیلتے تھے
تو ہنس ہنس کے گیند قمر کھیلتے تھے

عجب کھیل میرے نبی کا تھا یارو
فرشتون سے لعل و گہر کھیلتے تھے

ادھر کھیل مین تھا نبی سے خدا خوش
خدا سے محمد ادھر کھیلتے تھے

کھلونے عدن اور فردوس کے لے
نبی آپ شام و سحر کھیلتے تھے

نجیت حق کی انسے نہ ہارو کبھی تو سے
عجب کھیل نور نظر کھیلتے تھے

لگی حمد خالق کو لے رات اور دن
لبفر جان عالی قدر کھیلتے تھے

جھلا مہد زرین اقدس ملایک
محمد سے سیب و ثمر کھیلتے تھے

عجب کھیل تھا مصطفے کا عزیزو
نہین کھیل جیسا بشر کھیلتے تھے

تفرج کنان مہر و مہ تھے ادب سے
کہ جب وہ شہ بحر و بر کھیلتے تھے

صفا گو بیان الا اللہ کا لیکر
شفیع الوری تخت پر کھیلتے تھے

کسیکو نہ ملتا ہو طاؤس کا پر
لے جبریل کے آپ پر کھیلتے تھے

نہین کھیل دنیا سے تھا کھیل مولا
عجب کھیل خیر البشر کھیلتے تھے

حیا عقل حیران اوسکی سمجھ مین
وہ جو کھیل با مقتدر کھیلتے تھے

سدا باغ ارم سے ای شاہ جہان تیرے کوچہ مین رہنا تجھے ہی خوشی
چھپا غیرون سے ظاہر از نہان تیرے کتے سے کہنا مجھے ہی خوشی
مجھے شوکت شاہی سے کام نہ کچھ میرا فوج و سپاہی سے نام نہ کچھ
کسی سلطنتون سے آرام نہ جان تیرے رنجون کو سہنا مجھے ہی خوشی

ہوا جسنر گران مین جی غرق بہت پر ہی مہینگے سے سستے مین مجھ تی بہت
بارے ہلکا او ٹھانے کا شوق کہان تیرے بوجھون کا بہنا مجھے ہی خوشی

کوئی پہنے ہی زیور و سیم و طلا کوئی موتیون کا گلے مالا جھلا
اوسے سمجھون مین ہیچ لاریب و گمان تیرے دین کا گہنا مجھے ہی خوشی

یہی دل سے حیا کے لیکے حلف بھلا کا ہے خرید و ن مین سودا سلف
ویسے نقد مین خاک پڑے ورے یہان تیرے قرض کا لینا مجھے ہی خوشی

ای عزیزو سر و جنت ہی ثنا خوان نبی ۔ شان عرش پاک سے ہی خوب ایوان نبی
اللہ اللہ کیا فضیلت ہی رسول پاک کی ۔ قدسیون سے ہی سوا بڑھکر غلامان نبی
راہ حق تبلا یا اور شادان شفاعت سے کیا ۔ ہی ہمارے سر پہ کیا بار احسان نبی
آتش دوزخ سے ہمکو خوف کیا ہی و اعظو ۔ حشر مین ہی دست اخر اور دامان نبی
یا الہی مجکو پہونچادے نبی کے در تلک ۔ ہو گیا ہون صاف لاغر مین بہ ہجران نبی
ہائے قسمت خون رویا سر بھی ٹیکا سنگ پر ۔ پر نظر آیا نہ ابتک روے رخشان نبی
خالق اکبر کی کیا اللہ اکبر شان ہی ۔ طائر سدرہ ہی اک ادنی سا دربان نبی
ہووینگے کل انبیا کے ساتھ وہ محشور سب ۔ دل سے یان شام و سحر جو ہینگے خواہان نبی

اوسکا بیڑا پار ہی اور خلد ہی اوسکا مقام
ای حیا ہون دوست جسکے آل دیاران ہی

مسدسی ترجمہ غزل فارسی مولانا قدسی علیہ الرحمۃ

مرحبا سید مکی مدنی العربی ۔ جان و دل تجھپہ فدا ہی کیا عجب خوش لقبی
والہ ہن خوبی سے تیری بس عجب حیران ہون ۔ اللہ اللہ ہی یہ کیا خوبی بدین بو العجبی
کھول رحمت کی تو آنکھین میرے اسطرف تکا ۔ ای قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی
ذات مین تیرے نہ نسبت ہی بنی آدم کا ۔ بلکہ ہی اون سبھون پر تیرا ہی عالی نسبی
آب حیوان ہی تو اور ہم سبھی ہین تشنہ لب ۔ رحم کر حد سے گذرتا ہی یہان تشنہ لبی
ہفت افلاک پہ گذرا شب معراج کو تو ۔ جس جا پہونچا تو وہان پر نہ گیا کوئی نبی
ہوا ہی ملک عرب مین ذات پاک تو ظہور ۔ آیا اوس باعث قرآن بزبان عربی
تجھ سے سرسبز رہا باغ مدینے کا ہمیش ۔ اوس سبب شہرہ ٹرائی کا شیرین رطبی

گر خیال لیے نسبت کو مین تیرے کی مثال
کر سناۓ کوئے تو کہ رون تو بھی ہی بے ادبی

بر در فیض کھڑے ہین تیرے سو عجز مین سب
رومی و طوسی و ہندی و یمنی و حلبی

حال اعمال کا تو ہم سے نہ پوچھ عاصی ہین
کر و بخشش کا ہماری طرف از بے سببی

تیری سرداری حبیبی ہی حکیمی دل کی
قدسی پیش آیا ہو تیرے پئے درمان طلبی

علم فارس کا سبق ہند کے مکتب مین پڑھا
طبع اوستاد حیا گرچہ ترا ذہن غبی

تشریف لاؤ ای کملی والے
چہرہ دکھاؤ ای کملی والے

رویا بہت ہو فرقت مین محزون
اب تم ہنساؤ ای کملی والے

تاریک ہو دل میرا ہمیشہ
روشن بناؤ ای کملی والے

آفات سے تم گردون دون کے
مجکو بچاؤ ای کملی والے

الفت سے مجکو عشق صفا کا
قصہ پڑھاؤ ای کملی والے

انست بہت ہو اس دل کو تم سے
روضہ دکھاؤ ای کملی والے

مدت ہوئی ہو آب وصلت
مجکو پلاؤ ای کملی والے

فضل و کرم کی مجکو شب و روز
نعمت کھلاؤ ای کملی والے

حیا پڑھے ہی یہ طرز دکھنی
مژدہ سناؤ ای کملی والے

دکھا دو یا رسول اللہ کرم سے روے نورانی
طپش ہو دل کے تئین افزون جگر کو ہی پریشانی

بہت رویا بہت تڑپا تمھارے ہجر مین شاہا
قدم آنکھون مین رکھو میرے ازروے مہربانی

کلیجا منہ کو آتا ہی بیان تک آہ بھرتا ہون
نہین تحریر کے قابل ہی میرے جی کو طغیانی

نہین جس نے ثنا کی آپ کی بیشک وہی مرتد
ہو فرض عین حضرت آپ کی کل پر ثنا خوانی

کرو اب حل مشکل عاصیون کی ای شہ عالم
خدا نے دی ہو تمکو بس کلید مشکل آسانی

ہو زیبا خاتمیت آپ کو اکلیل ای سرور
کیا ہی نہ کریگا آپ کا خالق کسکو ثانی

کہینگے العطش جسوقت شاہا ند نہین افسوس
پلا دو مجکو اوس دم آب نہر خلد کا پانی

بہت ان روزون ہو دل تنگ احقر اسد شیون
دکھا دو یا نبی اللہ تمھارا فیض رحمانی

یہی تم سے حیا کی عرض ہو تسلیم سو حضرت
نہو عرصات محشر مین کبھی اس جی کو حیرانی

ٹھیکرے ہین شاہ کے شمس و قمر سامنے
حسن دو عالم بھی ہو بستہ کمر سامنے

یا روحینان خلق شرم کے مارے سدا
عرق ہین ہین غرق گل باب کمر سامنے

مہر مین طاقت کہان ماہ مین قدرت کہان
آتے شہ دین کے باجل و نو سامنے

نار جہنم سے جب سبکو ڈراتا تھا شاہ
ہوتا تھا پانی جگر شکل گوہر سامنے

جنگ کا آہنگ جب کرتا تھا نور خدا
پھرتے تھے بستہ کمر فتح و ظفر سامنے

عاشق صادق ہون مین آپ کا یا مصطفےٰ
حکم ہو رکھدون ابھی کاٹ کے سر سامنے

تجھسے ہی عرض حیا خالق کون و مکان
شاہ کی صورت رہے شام و سحر سامنے

روان ہی رحمت کا بحر اعظم زمین کے اوپر فلک کے نیچے
رہے ولا کب پیاسا عالم زمین کے اوپر فلک کے نیچے

یہ وہ نبی ہی کہ جسکے حق مین خدا نے لولاک آپ بولا
درود خوان ہینگے جن و آدم زمین کے اوپر فلک کے نیچے

ادھر ہی ماہ مبین بفرحت ادھر ہی گاؤ زمین بہ الست
بدل ثناگوے شاہ اکرم زمین کے اوپر فلک کے نیچے

بصد محبت شہاب ثاقب بہ انس باجان دُر مکنون
نبی کے کرتے ہین وصف ہر دم زمین کے اوپر فلک کے نیچے

ملک بہ خورم زمین بہ فرحان ہزار جان سے نثار قربان
ہین ذکر کرتے نبی کے باہم زمین کے اوپر فلک کے نیچے

سنین نسیم جنان ہر دم کہین صبا سے حدیقہ عالم
ہی لطف روضہ مکرم زمین کے اوپر فلک کے نیچے

حیا نہین کنہ ذات مولا بجز خدا کے کسی نے جانا
اسی مین حیران ہین سارے عالم زمین کے اوپر فلک کے نیچے

غزل عارفانہ

جب عشق نے ہو ساقی مے بیخودی پلائی
بار گران خودی سے حاصل ہوئی رہائی

ران مین نحن واقرب باطل ہو وہم دوری
سمجھو وہ ہوا معکم یار کہان جدائی

نور جمال ربی دیکھو عیان ہر سو — فاینما تولوا قرآن مین آیت آئی
انسان کے دل مین دیکھو کس طور سے سمایا — فی الارض والسما مین جسکی نہین سمائی
وحدت ہی مین کثرت کثرت ہی مین وحدت — گر دور دل سے پیارے رنگ دوئی کی چھائی
جب غیر کچھ نہ دیکھا آنکھین ہین یہی ربیت — گر صاف غیر سے دل اسکو کہین صفائی

ہو احمدی کا پیالہ پی با حیا پیارے
ساقی کا نوش نوشہ مطرب کی ترنم نائی

صنم کو یاد کر ہر دم دل ناشاد روتا ہی — چھو کو وے ستون کو دیکھکر فرہاد روتا ہی
اثر کیا ہو کیا منصور کے اعجاز نے اوسدم — لگا گردن مین ڈوری دار کے جلاد روتا ہی
تمنا یہ ہوئی دل مین ارم کے سیر کو چلیے — عنان زندگی چھوٹی دل شداد روتا ہی
کرے دل موم اپنے کو تو ہو فولاد بھی پانی — یہ صنعت دیکھکر داؤد کی حداد روتا ہی
نہین قدرت ہو مانی کی تری تصویر کو کھینچے — قلم گری چھوٹ حیرت سے وے بہزاد روتا ہی
ہوے آزاد دنیا سے لب جوی بار پر جا کر — ترے قد سے خجل ہو کر کھڑا شمشاد روتا ہی
مسافر یہ سرا ہرگز نہین یک طرز پر رہتا — کوئی تو شاد ہان ہنستا کوئی ناشاد روتا ہی
پکڑ دام تحمل سے کیا گر چہ قفس مین بند — تڑپتا دیکھکر بلبل کا پھر صیاد روتا ہی

غم سنگین سندان سے جیا کے چوٹ ہی دل پر
گجر ضرب جرس کے سادہ کر فریاد روتا ہی

دل لیا شیرین دیوانہ بنا کے — اپنے بیگانون سے بیگانہ بنا کے
الجھٹ یک جلوہ دکھا آج تک غش مین رکھتا — ایسے دیوانہ کو مستانہ بنا کے
ہجر مین شام و سحر پیتا ہون خون جگر — خانہ تن کو مین میخانہ بنا کے
عشق احمد مین دلا شمع سان خوب جلا — طائر روح کو پروانہ بنا کے
سکا ہے بے وصل مرون جیتے جی قصد کرون — پہلے ہی محبوبے مین بیگانہ بنا کے
پاتا گر اوسکا پتا باندھتا زلف دوتا — مار دندانہ سے یک شانہ بنا کے
آنکھین رو رو کے مرا ابر نیسان سا بھرا — آنسو مژگان مین دُر دانہ بنا کے
دور بین چشم دو بین کھول کر دل سے یقین — دیکھ جم جام سا پیمانہ بنا کے
مجکو جو رنج بیان پوچھو مت اوسکا بیان — کیا لکھون شاعر و افسانہ بنا کے

یار یثرب مین رہا چل ری جان ہند مین کیا | جہان آباد کو ویرانہ بنا کے

ہر وہ یک نور ضیا کیسے کیا اوس سے حیا
رکھیئے رکھنا ہو تو مردانہ بنا کے

خدا کی قسم آپ جلوہ دکھاؤ نہو تم ہمارے تو ہم کسکے ہونگے
رخ ماہ تابان سے برقع اوٹھاؤ نہو تم ہمارے تو ہم کسکے ہونگے
نبی لاڈلے تم خدا کے پیارے ہمیشہ کے ہادی اور حامی ہمارے
بوقت ستم عاصیون کو بچاؤ نہو تم ہمارے تو ہم کسکے ہونگے
ہین ہم سب ازل سے تمھارے ہی امت اور تم بھی ہمارے ہو مالک شفاعت
مین پوچھون تو حضرت بھلا یہ بتاؤ نہو تم ہمارے تو ہم کسکے ہونگے
تمھارے بھروسہ سے کچھ ڈر نہ ہی غم نہ محشر کا دہشت نہ خوف جہنم
اے ساقی تسنیم کوثر پلاو نہو تم ہمارے تو ہم کسکے ہونگے
قیامت مین سب نفسی نفسی پکارین کہ کیا ہوگا عاصی بچارے بچارین
وہان مژدہ تم امتی کا سناؤ نہو تم ہمارے تو ہم کسکے ہونگے
سنا ہون بہت معجزہ ہی تمھارا فقط اونی یک مژدہ تن ہی ہمارا
مسیحا سا تم کہکے پل مین جلاؤ نہو تم ہمارے تو ہم کسکے ہونگے
نبوت رسالت مین ختم پیغمبر خضر سا طریقہ ہدایت کے رہبر
یہی عرض ہی عاصیون کو بچاؤ نہو تم ہمارے تو ہم کسکے ہونگے
بہت مدتون سے یہی گفتگو ہی کہ ہو کسطرح دید بس آرزو ہی
مرے دل کی ارمان حسرت مٹاؤ نہو تم ہمارے تو ہم کسکے ہونگے
مثال تپان برق کے بین ان ہر دم نہین چین و آرام دن رات یکدم
یہ ہندی حیا کو مدینہ بلاؤ نہو تم ہمارے تو ہم کسکے ہونگے

ہین مرسلین مرسل اکرم کے سامنے	پروانہ طور شمع احمد کے سامنے
ویسے ملایکہ نبی صلعم کے سامنے	جیون کنکرون کی ڈھیر ہو نیلم کے سامنے
ہر شی کی نور نور مجسم کے سامنے	قطرہ ہی جیسا بحر معظم کے سامنے
ممکن کا کیا شمار ہی واجب کے روبرو	حادث کا کیا گذر ہی مقدم کے سامنے

مالک کو کب کہ نسبت ہی مملوک کو ذلا
ذرہ کہان ہو نیر اعظم کے سامنے

کوہ کب تلے ترازو مین کوزہ مین آب بحر
سنگ چکان کیا قلزم زمزم کے سامنے

پھیکا بنے یہ سچ ہی تجلی کہان رہے
جب آفتاب آوے ہو انجم کے سامنے

اوس شاہ بے نظیر کا مین کس طرح دون مثال
تنکا ہ صفت ہو کوہ مجسم کے سامنے

لکھے حیا مجال کیا حضرت کی شعر نعت
شاعر امیر و لطف کے منظم کے سامنے

بجے جو مولا یہ دم کا دم مین رہا مادم دم گھڑی گھڑی رے
دھمک سے سارا چٹک اٹھے تن کلیجا دھم دھم گھڑی گھڑی رے

جھڑے ہی دو پہنچ وقتی نوبت نقارا ڈھم ڈھم گھڑی گھڑی رے
اوٹھون یا بیٹھون تو بجو گھنگرو مجیرا جھم جھم گھڑی گھڑی رے

قیام مین با وجو کا پنون قعود مین با سجود ہا پنون
بہے سر و پا سے مثل باران پسینا گم گم گھڑی گھڑی رے

بیان کہین ہم جپے محمد وہان پہ بولین فرشتے احمد
ہین نام کے تیرے سارے پیاسے پلانا زمزم گھڑی گھڑی رے

ہزار فراق وصال ہمیشہ ہو اہمارا کمال جیت
روکے ہی سکتہ سے آگے یہ دم بچارا تھم تھم گھڑی گھڑی رے

ہوا مین بکواس بکتے بکتے ترے ہی کوچہ کو تکتے تکتے
دو چشم نرگس مثال شبنم ہو آیا نم نم گھڑی گھڑی رے

کیا گذر دن سب ہیرے پھیرے مدد کو پہونچوا ے مولا میرے
یہ عمر ہوتا چلے شبا شب حیا کا کم کم گھڑی گھڑی رے

محمد صاحب ہر دو سرا ہی
محمد حامی روز جزا ہی

نہین ہی خوف عصیان مجکو ہرگز
مرا شافع حبیب کبریا ہی

ہوا بیزار جو حضرت سے میرے
خدا بیزار اوس سے بر ملا ہی

بڑی سے نام جو حضرت کا لیوے
لعین کا مارنا گردن روا ہی

عیان ہی شان پر لولاک اوسکے
اوسی سے ابتدا و انتہا ہی

شفیع المذنبین ہی میرا مولا
شفاعت پر اوسیکا متکا ہی

ہین سارے انبیا مداح اوسکے — ثنا اوسکی ہراک کو خوش ادا ہی
چلو یارو پڑھو صلوات اوسپر — حدیقہ مدح اوسکی خوش نما ہی
وہ نام مدح مولا پر مجسو — کہو مردود کو کب ارتقا ہی
قیامت مین مجھے پھر کیا ہو دہشت — مین ہون دامان حضرت مصطفےٰ ہی

کراما کاتبین شاہد ہین ای پاک
ترا مداح ہر ساعت حیا ہی

دونون جہان مین تیرا محمد شاہی اور سرداری ہی — مشرق سے لے مغرب تک چو طرف شریعت جاری ہی
عیسیٰ نبی سے لے آدم تک گو کتنے پیمبر آئے گئے — صدق ویقین سے تیرا مولا دین مجھے بس پیاری ہی
کون ہوا اور ہوگا ایسا یعنی کبھی ہونے کا نہین — جان لیا مذہب کا تیرے چال چلن سب نیاری ہی
مہر سے تو گر بخشے ہمکو اسمین بھلا کیا تعجب ہی — سارے زمان کا خاص تجھی کو مولائی مختاری ہی
غفلت مین یان عمر کٹی ہی وان کی خبر معلوم کسے — اُٹھ دہا سامنہ اپنا لپاڑے گور گڑھا تیاری ہی
شاہ بنو یا سیٹھ بنو تم مال اور ملک انہو ملے — خاک پڑ و اوس ریاست پر کیا علت نیاداری ہی
فیل چڑھو یا فرس چڑھو جب روز قیامت آویگا — پاؤن پیادہ پھرنے پڑے وان ہودا نہ عماری ہی
ہند کو چھوڑ مدینہ چلا جا یہی کہے ہی من میرا — ناحق ای نادان مورکھ تو کرتا تن کی خواری ہی

نگاہ صفت پر دن کو دن اب عصیان کو وہ سانہ ہو چلا
عاصی حیا کو دور سفر کا بوجھ اوٹھانا بھاری ہی

یا حبیب پاک ہر دم تجکو زیب ہی برتری — ہی تری اعجاز اونی سروروں کی سروری
صاحب تاج لواؤ مالک ہر دو سرا — ہین تجہی کی اُمید ہین کل انس اور جن و پری
تو وہ ہی صاحب کہ تیری شان مین لولاک ہی — ختم کی حق نے تجھی پر دو جہان کی داوری
تو اگر چاہے عجب کیا قبر سے اوٹھ کر شتاب — لے اوب سے ہاتھ مین گو سالہ آوے سامری
ورد ہی پیغمبرون کو اسم کا تیرے مدام — مہر سے افزون قرین ہی تری پیغمبری
تو وہ ہی محبوب کہ تیری محبت کے سبب لیے — مظہر رحمت سے کیا حق گشتہ امت کی ہری
کون پھر پیدا نبی ہوگا جہان مین یا رسول — خاتمیت کا دیا ہی حق نے تجھے انگشتری
پھر پڑھا صل علے نام مبارک پر ترے — کر لیا دارین مین وہ اپنی یکسر بہتری

یا رسول اللہ مدینے مین حیا کو لو بلا — خوش نہین ہی ہند کی شاہان یہ بارہ دری

کلیات نعتیہ

ابو العلے دکھا رخ مہتابی / کرون مین کیا بڑھی ہی بے تابی
امین حق نہین ہی تاب فرقت / عزیز جان تباہ رخ نایابی
ہر اک دم جلا رہی ہی ہجرت / گئی ہی گل سرور اور شادابی
روان ہی خون بچشم ہر دم میرے / رہی مجھے بے چینی و بے خوابی
شراب عشق ہی مجکو ہر دم مونس / لب ند کب مجھے ہی مے عنابی
تڑپ رہا ہی فرش گل پر حقیر / کرم سے کر ادھر نظر احبابی
ترے قدم تلے مجھے اب رکھ لے / یہی ہی ای عزیز عرض آدابی
کرم تو کر کریم ہمیشہ ہر دم / خدا نے دی در کرم کی چابی

کہے حیا یہ طرز ہینگی دکھنی
ملے ہی کب سے مجھے بھلا سیرابی

پردہ ہجر گر ہاتھون سے اوٹھاتے جاتے / جلوہ حسن رخ پاک دکھاتے جاتے
ہم مدینے مین پہونچتے تو بصد جان و دل / دیکھتے مرقد احسان کو آتے جاتے
ای جنون دشت نوردی مدینہ ہی کیون / روند کے کانٹون کو ناچیز بناتے جاتے
چشم نرگس کے تصور مین اگر ہوتا حکم / اشک خونی ابھی آنکھون سے بہاتے جاتے
آمد بادشہ کون و مکان کی خاطر / فرش ہم آنکھون کا ہر آن بچھاتے جاتے
یاد جب آتی ہی تصویر مبارک ہمکو / خار فرقت کو کلیجے مین چبھاتے جاتے
انشاء اللہ مدینے کو مین جاؤنگا ضرور / عزم ہی کب سے مرا رہ گیا جاتے جاتے
حج عرفات مین اور طوف بھی کعبے کا کردن / پڑھ کے لبیک اور آداب بجاتے جاتے
غم ہجران مین سدا ای نبی تیرے عشاق / روتے ایسا کہ دو عالم کو رلاتے جاتے
سنکے افسوس شہ دین کا بیان رحلت / خاک ہم سر پہ بصد گریہ اوڑاتے جاتے

جب حیا عالم رویا مین جھلکتی صورت
شربت وصلت محبوب پلاتے جاتے

الہی تو دکھا دے وہ مدینہ کیسی بستی ہی / جہان پہ رات دن یا رب تری رحمت برستی ہی
لپٹتا ہی نہ دل سنگ سے نہ ہم سنگ ہی یہان کوئی / خصوصا اس اوڈیسہ مین نہایت بت پرستی ہی
کم اونچے پایہ کو سمجھ لو یارو نیچا تم / رکھو بالا کو طاق اوپر یہان کشتی کو پستی ہی

جو آگے اپنے مرنے کے یہان جینے سے مرتا ہو
عدم کا اوسکو پروا کیا ہمیشہ اوسکو ہستی ہی

یہ دنیا سے جو منھ موڑا طمع اور حرص کو چھوڑا
وہان ہو اوسکی چالاکی یہان بھی اوسکی چستی ہی

بھلا کیا دون نظیر اب مین نظیر ہی اگرے کا یہ
یہان مہنگے پہ مہنگا ہی یہان سستی پہ سستی ہی

مدینے کا جو زائر ہی شفیع اوسکے محمدؐ ہون
بلا شک حشر کے دن سب گنہ سے اوسکی رستی ہی

کہان منکر مدینے کی زیارت سے شرف پاوے
یہ جتنا یہ سخن بولا تمامی حق درستی ہی

خدایا تو دکھاوے بھی اگرچہ کعبہ گھر تیرا
مدینہ دیکھنے ہندی حیا کا دل ترستی ہی

نشہ کا بار آنکھون مین گھٹا گھوری سا چھایا ہی
مجیدی منفعت سے اب مجھے مے حب کی مستی ہی

بفرمایش وہاب الدین محمدؐ کے لکھا اسکو
محبون کا زبردستی نہ جانو زبردستی ہی

سرور بزم ولا ہی محمد عربی
نسیم باغ وفا ہی محمد عربی

رحیم خلق خدا ہی محمد عربی
رسول ہر دوسرا ہی محمد عربی

اوسی کے نور منزہ سے ہی وجود قمر
یقین جلوہ نما ہی محمد عربی

نہین ہی بیم ہمین چرخ کی شرارت سے
ہمارا عقدہ کشا ہی محمد عربی

نبی کی شان ہی شان اللہ سے شامل
یقین عمیم سجا ہی محمد عربی

شاہان عرش غلامان مصطفےٰ ہین کل
خدیو ارض و سما ہی محمد عربی

نبی کے جسم کی خوشبو پہ مشک ہی قربان
شمیم جان فزا ہی محمد عربی

حبیب خالق کون و مکان رسول کریم
شفیع روز جزا ہی محمد عربی

دکھا دے روے منور یہ خستہ جان کو ترا
یہی ترے سے رجا ہی محمد عربی

ہی پردہ میم کا اک احمد و احد کے بیچ
خدا کے بعد خدا ہی محمد عربی

حیا تجھے ہی وسیلہ رسول کا کافی
دفیع رنج و بلا ہی محمد عربی

تضمین تتمہ اولا مصرعہ بر غزل مولانا زمن امیر احمد صاحب امیر خداے سخن

تاب وان کیا روبرو کی وہ یہان سے گر پڑے
جو نگاہ محشر و عالی مکان سے گر پڑے

کسکے تئین قدرت ہی ایسا اور پھر کسکو مجال
لاکھ سرکش ہو زمین پر آسمان سے گر پڑے

دیکھ کر شیشہ سا کافر ٹوٹ چکنا چور ہوں
صحن میں جیسے کوئی بام مکان سے گر پڑے

لات و عزا کے گروہ میں پہونچے جب مولد کی شور
منہ کے بل سب خوف شاہ ز اُس زمان سے گر پڑے

تھرتھری کسریٰ کو کیا بل کوہ کوہان کانپا وتھا
کیوں نہ ایوان ہیبت شاہ زمان سے گر پڑے

گر عدو اللہ کے بھی نخل میں آئی بہار
دوستداروں کے گناہ برگ خزان سے گر پڑے

وز دصورت گر کوئی ہالاک کمان کے خوف سے
بام پر چڑھنے لگے تو نردبان سے گر پڑے

تاج اسلامی کا رتبہ دیکھے جب آنکھیں اوٹھا
مہر کی دستار فرق آسمان سے گر پڑے

بے سمجھے بے زینہ جو بام بلندی پر چڑھے
بام تک جانے نہ پائے نردبان سے گر پڑے

قاعدہ جنگ وجدل اسلام کی فوجوں کا دیکھ
گرز دست پہلوان سیستان سے گر پڑے

رزم گہ میں ہیبت احمد سے سارے ہیجو اُس
جان ہو تن سے جدا مغز استخوان سے گر پڑے

آپ کی ہیبت سے جب گردوں کا زہرہ آب ہے
تاج رفعت کیوں نہ فرق فرقدان سے گر پڑے

جب فلاخن سے ہوئے حضرت کے کئی دندان شہید
اشک ماتم دیدہ روحانیان سے گر پڑے

جب سدھارے خود بدولت اس جہان اوس جہان
سارے طائر اپنے اپنے آشیان سے گر پڑے

اوس نسیم باد خوش جاتے ہی نا موسم ہوا
خاک پر برگ و ثمر باد خزان سے گر پڑے

تعزیت انگیز ہو شمس و قمر رونے لگے
آنسوؤں کی طرح تارے آسمان سے گر پڑے

نوجوانی میں جیا تجھی پر سا شل امیر
بات کا کیا لطف جب دندان دہان سے گر پڑے

غزل بہ توصیف شاعر زمن خدائے سخن مولانا امیر احمد صاحب امیر موصوف

قدیمی لکھنوی احمد امیر اچھا دشاعر ہے
بجا شاگرد الٰہی کا امیر امداد شاعر ہے

بجائے رام پور اب عرف ساکن مصطفےٰ آباد
ملے کلب علیخان کا امیر ارشاد شاعر ہے

وہی کلب علیخان ہیں بہادر رانذون نواب
کہ جنکے ہی قلمرو میں امیر آباد شاعر ہے

ہوئے ہیں ہند میں لاکھوں اگرچہ منشی و شاعر
امیر استاد منشی ہے امیر استاد شاعر ہے

ملا ہے ارث کا ترکہ ادبی کے حمد و نعتوں سے
امیر اشعار کا مورث امیر اجداد شاعر ہے

کروں ہر دم وظیفہ میں امیر احمد کے احمد کو
امیر اوصاف کے قابل امیر افراد شاعر ہے

گر ہے کہا طیش یا ن طیش اب کہاں ہے لطف کہ یہ لطف
رقیبہ اعتبار ہی کو امیر استاد شاعر ہے

مین انجا نب مین کہتا تھا شہیدی شعر جو دی
سمجھ والے کہین ہر شعر امیر احمد کا استا دہ
ہر علت سے وہ ظاہر ہی بری سے بھی وہ ہی بیباک

اب ہشیاری سے کہتا ہون امیر احمد او شاعر ہی
جو بولین نا سمجھ بولین امیر استاد شاعر ہی
گنا ہون مین نہ مجرم ہوا امیر آزاد شاعر ہی

خدا کے عشق مین صادق رسول پاک کا عاشق
بڑا ایمان جیا والا امیر پاک یاد شاعر ہی

مرقع بہ احوال فضیلت و برکت کلمہ طیب

مرحبا صل علے کیا مصطفے کی ذات ہی
خالق کون و مکان مداح خود دن رات ہی
مہتر و بہتر شریف از کل موجودات ہی
کورنش و آداب مجرا اور تسلیمات ہی

حق نے دی ہی ایسی قدرت وہ رسول پاک کو
چاہے گر وہ کر دے پل مین لعل اور زر خاک کو
مہربانی کیا کھون لاکھون گریبان چاک کو
کر دیا خوش صاحب زر سے عجب خیرات ہی

اب رقم کرتا ہون مین آگے روایت نیک تر
جسکا راوی ہی ابو عامر فصیح نامور
کلمہ طیب کی برکت پوچھئے ہو گیا ذی وقر
پڑھ کے اک دزد کفن اوسکو لیا سو نجات ہی

ایک نبی کے وقت مین دزد کفن اشتفار نام
رات دن مصروف چوری کفن مین تھا مدام
پرورش کرتا تھا اپنے بال بچون کو تمام
بیچ کر میلا کفن کیا عقل وا ہیہات ہی

ایک نے ان کی ذکر ہی اک دختر انصار نیک
ماہ پیکر ماہ طلعت ماہ رو اشعار نیک
پی کے جام مرگ کو ہوا کب خمار نیک
قبر مین جا کر سمائی آہ احسن ذات ہی

با خبر اوسکے دفن کی یہ حریص بے وقار
شب کو گورستان مین جا کر قبر کھودا بد شعار
کھول کر بند کفن دیکھا جو وہ روے نگار
فرش گل پر ماہ کا ٹکڑا پڑا ہیہات ہی

نفس نے اوسکو پلا کر بے حیائی کا شراب
مست کی دنیا و دین سے عقل کھویا شتاب

جوش شہوت سے کیا مردہ سے صحبت بے حجاب
ای عزیزان جہان یہ جاے شہر قلات ہی

اب سنو احوال تم اس نازنین کا دل لگا | بول اوٹھی ای احمق و ناداں یہ کیا تو کیا

کیا ب مجھے زندی نہیں عورت ملی ای بے حیا
تونے مجھ مردہ سے صحبت کی ستم کی بات ہی

کیا دکھاویگا تو فردا منہہ خدا کو ای شقی | اور تجھے نوبت رسول آکی نہیں ای منفقی

بھیجتے ہین تجھ پہ لعنت مردگان متقی
قابل آتش جہنم تو ہوا ہیہات ہی

اتنا کہہ بس لب پہ اوسکے ہو گیا مہر سکوت | یہ غریق ورطہ رحمت نکل کر شکل بھوت

روتا چلاتا چلا سوے حبیب لا یموت
کیا زمانہ کی تقاضا ای دلا لغات ہی

تھی شب آخر یہ جا پہونچا وہاں مسجد مین زود | تھے جہاں خیر البشر وعظ و نصایح مین نجود

رو رو اپنا کہہ دیا احوال سارا با قعود
سنکے اس احوال کو فرمایا عالی ذات ہی

دور کر دو موذی ناداں کو مسجد سے جلد | کی زنا مردے سے اپنے ہی سزاوار شبلہ

اب یہ جوری کفن کا ہی یہ مجرم ناقدلد
رکھنا ایسے شخص کو بستی مین سخت آفات ہی

دو بر تھی فرمانے کی اوسکو گیا شہر بدر | وہ چلا روتا ہوا سوے کوہ بس باآہ و تر

جا کے وہ کہ مین گریان و نالان نوحہ گر
سجدہ معبود مین سر کو رکھا اثبات ہی

تین دن تک سجدۂ معبود مین سر کو رکھا | اور رو رو کر بہایا اشک کا دریا فسدا

عاجزی اوسکی کیا مقبول او سدہم کبریا
آ گئے جبرئیل امین در خدمت عفات ہی

بعد تسلیم و تحیت کے کہے روح الامین | ای نبی اللہ تمہین فرمایا رب العالمین

ایک سر افگندہ تیرے در پہ آیا ہو غمین

تو نے دروازہ سے اوسکے نہین نکالا فات ہی

عاجزی اوسکی کیا مقبول ہین نے اور رسول
سوے کوہستان جا نزدیک وہ رنج و ملول

لوٹتا ہی اور تڑپتا ہی وہان وہ بوالفضول
سُن نبی اس بات کو نکلے بہ تعلیقات ہی

جاکے پہونچے کوہ مین دیکھے وہ خستہ جان کو
دمبدم نالہ کنان ہی بیچ درگہ حق علو

نام لے اوسکا پکارے بادشاہ سرخ رو
اوس نے سن لبیک یا احمد کہا حسرت ہی

دیکھ کر روے مبارک وہ دیوانہ باولا
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہا

اور انت شاہدا یا مصطفےٰ کہہ مرگیا
مرگ پر اوسکے کیے حضرت نے تاسفات ہی

لائے اوسکی لاش کو بستی مین شاہ انبیا
غسل دے پہنا کفن دفنا دیے نور خدا

مرتبہ کلمہ کا کیا ہی پوچھ لو اے باوفا
حق نے عفو کر دیا اوسکی گناہ آزات ہی

ایک شب اصحاب حضرت خواب مین اشفار کو
دیکھتے ہین کیا کہ جنت مین ہی وہ با آبرو

اے حبیا کلمہ پڑھا گر صدق دل سے باوضو
تیرا حامی حشر کے دن شافع عصات ہی

اوس مجید کبریا سے حضرت خیر الانام
بخشوا لینگے گنہ ہم عاصیون کا لاکلام

تختۂ شطرنج دنیا منفعت کا ہی مقام
قسط لاحل شاہ کو ہوتی ہی بازی مات ہی

مسدس در فضیلت توبہ استغفار کی

ہی عجائب مرتبہ یہ سر غنہ اشعار کی
جس سے کھل جاتا ہی در گنجینۂ اسرار کی
غیب سے ملتا ہی کہانی دُر شاہوار کی
کون دے سکتا ہی اجرت ایسے پُر گفتار کی

سُن لو اب مجھ سے فضیلت توبہ استغفار کی
اوس مطابق تم کرو جو حکم ہی غفار کی

ہین تعین ایک بندہ کے لیے دو قد سیان
جبکہ بندہ توبہ استغفار کرتا ہی بیان

تب وہ استغفار کو لیکر فرشتے پاسبان
ہدیہ سا گذرانتے ہین پاس رب کے بیگمان

سن لو اب مجھ سے فضیلت توبہ استغفار کی
اوس مطابق تم کرو جو حکم ہی غفار کی

ہدیہ استغفار کا جب حق کو ہوتا ہی قبول
باخوشی کہتا ہی خفیہ کرکے یون رحمت نزول

تب یہ کرتا ہی خداوند اون فرشتون سے نقول
نیک تر اعرابی ایک تھا خوب تر صاحب عمول

سن لو اب مجھسے فضیلت توبہ استغفار کی
اوس مطابق تم کرو جو حکم ہی غفار کی

بس وہ اعرابی کسی جنگل مین اک دن بر ملا
وقت جب کھانے کی آئی دیکھہ کر جاے بھلا

ہو سوار اونٹنی کے اوپر اپنے جاتا تھا چلا
روٹی ترکاری بنایا اوس جگہہ آتش جلا

سن لو اب مجھسے فضیلت توبہ استغفار کی
اوس مطابق تم کرو جو حکم ہی غفار کی

سیر ہو کھانے پکانے سے وہ اپنے باشتاب
راہ کی واماندگی سے سو گیا کچھ بے حساب

پھر قیلولہ کیا اوس جاے پر آرام خواب
اوسکے بے معدوم وہ اونٹنی گئی پینے کو آب

سن لو اب مجھسے فضیلت توبہ استغفار کی
اوس مطابق تم کرو جو حکم ہی غفار کی

خواب سے چونکا وہ اعرابی جو اپنے ایکدم
نیند سے بیزار ہو کرنے لگا بسیار غم

دیکھ پایا اوٹھکے اونٹنی کو وہ اپنے منعدم
حیف اور افسوس سے کرتا رہا وہ چشم نم

سن لو اب مجھسے فضیلت توبہ استغفار کی
اوس مطابق تم کرو جو حکم ہی غفار کی

کھوج کر حیران ہوا اونٹنی کو اعرابی جوان
غم کے مارے بیٹھ کر کرتا تھا وہ آہ و فغان

کچھ پتا اوسکا لگا جبکہ نہ وان پر بیگمان
کوئی دم کے بعد اونٹنی آپسے آگئی وہان

سن لو اب مجھسے فضیلت توبہ استغفار کی
اوس مطابق تم کرو جو حکم ہی غفار کی

دیکھ کر اونٹنی کو وہ مارے خوشی سے یون کہا
شکر اولٹا اسطرح سے بارہا کرتا رہا

یا خدا تیرا خدا مین اور ہی تو بندہ مرا
گم گئی تھی میری اونٹنی مل گئی اپنے سے آ

سن لو اب مجھ سے فضیلت توبہ استغفار کی
اوس مطابق تم کرو جو حکم ہی غفار کی

قصہ اعرابی کا کہکر یے فرشتون کو نظیر | خوب سا سمجھا کے پھر کہتا ہی یان رب قدیر
پاس میرے توبہ بندے کا جو کرتے ہو خبیر | مین بھی ویسا ہی تمھین دیتا ہون مثل اب دلپذیر

سن لو اب مجھ سے فضیلت توبہ استغفار کی
اوس مطابق تم کرو جو حکم ہی غفار کی

پڑھتے ہین جسوقت بندے فرض یا وقتی نماز | بعد التحیات اور ماثورہ کو پڑھ لینے کے باز
دو طرف کو پھیرتے ہین جب سلام بانیاز | تب مین کرتا ہون انھون پر شکر کا دروازہ باز

سن لو اب مجھ سے فضیلت توبہ استغفار کی
اوس مطابق تم کرو جو حکم ہی غفار کی

صدق سے اوسوقت استغفار جو بندہ مرا | یا گنہ سے ڈر کے مجھکو توبہ کرتا ہی سدا
مین بھی کہتا ہون وہ اعرابی سا خوش ہو باصفا | بندہ مین اوسکا ہون اور وہ بندہ ہی میرا خدا

سن لو اب مجھ سے فضیلت توبہ استغفار کی
اوس مطابق تم کرو جو حکم ہی غفار کی

جب نہ استغفار کرتا ہی کوئی بندہ مرا | تب مجھے وہ بندہ یون معلوم ہوتا ہی برا
کچھ نہ کہہ سکتا ہون مین کیا ہوگا اوسکا آخرا | شرم آتا ہی تمھین کہنے کو وہ سب ماجرا

سن لو اب مجھ سے فضیلت توبہ استغفار کی
اوس مطابق تم کرو جو حکم ہی غفار کی

اسطرح سے اون فرشتون کو خدا سمجھا کے جب | کہہ چکا شکر ملایک بھی لگے کہنے کو تب
بڑھ کے ہم نوری سے وہ خاکی کا رتبہ ہی عجب | با حیا ہوے مجید کی منفعت ای پاک رب

سن لو اب مجھ سے فضیلت توبہ استغفار کی
اوس مطابق تم کرو جو حکم ہی غفار کی

مخمس بر غزل حاجی خاتم الاشرف خاتم بہراج پوری

تھا مرے دل مین یہ ارمان رسول عربی | پر ہو کب نعت کا دیوان رسول عربی
خوب مین لایا ہون سامان رسول عربی | ماہ کامل کرون قربان رسول عربی

وہ تو بلکہ مرا جان رسول عربی

ہین مرے فکر و رسا دونون مثال اشتر خیل　　ایکسان اسلیئے ہی مجکو بیان زحمت دمیل
کرکے تفصیل سناتا ہون تمہین موافق ذیل　　رد سے اطہر جو ہی والشمس تو گیسو واللیل

رات دن دونون ہین قربان رسول عربی

دُر دندان صدف رو کی نہ تھی کب شہرت　　بلکہ میثاق سے نیسان کو کیا رب شہرت
ہی وہ یان اب شہرت تھا وہ وہان تب شہرت　　اوس لب لعل کی رنگت کی سنی جب شہرت

پھر گیا لعل بدخشان رسول عربی

جبکہ حضرت کی پیشانی پہ پسینہ ہوتی　　قطرہ قطرہ کی تہ آب سہل ہین سما جوتی
چہرہ دریا کے پری ابر کرم سے دھوتی　　مارے غیرت کے رہا ڈوب صدف مین موتی

دیکھ کر وہ دُر دندان رسول عربی

مہر و ماہ اختر و افلاک و زمین اور زمان　　وحش و طیور بھی اور دود و سباع تک حیران
جی سے کونین کے اوس شاہ پہ ہو کر قربان　　جن و انس و ملک و حور و پری اور غلمان

روز و شب سب ہین ثنا خوان رسول عربی

خوب اپنے کو جو ہشیار ہین انسے کہہ دو　　ہجر مین اور جو گرفتار ہین اونسے کہہ دو
وصل کے مے سے جو سرشار ہین انسے کہہ دو　　درد عصیان کے جو بیمار ہین انسے کہہ دو

ہین ہر اک درد کے درمان رسول عربی

کشتہ غفلت نے نہ پروا تری منجدھار دن کو　　کر منقبت خمسہ کو اور مناقب ہشت چار دن کو
یعنی اوس پنجتن و عنصر چار یار دن کو　　دم نغمہ حشر مین جو کچھ ہی گنہگار دن کو

دیکھ کر بخشے سب آسان رسول عربی

سارے عالم مین ہوا ایسا وہ یکہ عالی درجات　　خالق ما جیسا میرہ ہی سدا حق کا ذات
سب پیمبر کا کیا آخری وہ بازی مات　　رتبہ حضرت کا دو بالا ہوا معراج کی رات

جو ان حق کے ہوے مہمان رسول عربی

تو ہو ابجا سجانہ رسائی خاتم　　منفعت اوسکو نگین سا ہو صفائی خاتم
اور نجیدی سے نکیون ہووے ضیائی خاتم　　بے شبہہ اوسکی ہی محشر مین رہائی خاتم

جو کوئی پکڑا ہی دامان رسول عربی

مخمس بر غزل خاتم الاشرف خاتم بہراج پوری

ہوئی ہی قائم جس سے شریعت اور مسلمانی
پڑھو اوس پر درود اکبر ہو جتنے اہل ایمانی
کرو اوس نام پر بھی دنبۂ نفس اپنا قربانی
شفیع انس و جان خاص خدا محبوب یزدانی
کہ جسکی شان مین نازل ہوئی آیات قرآنی

کسی جا مین نظیر اوسکا نہ ہرگز ہی نہوویگا
دہر مین نظیر اوسکا نہ ہرگز ہی نہوویگا
اور عقبیٰ مین نظیر اوسکا نہ ہرگز ہی نہوویگا
یہ دنیا مین نظیر اوسکا نہ ہرگز ہی نہوویگا
خدا کا گھر نہین ثانی تو اوسکا بھی نہین ثانی

نہوگا آپ کے سا پھر کوئی کونین مین ایسا
کہ سمجھو تو حقیقت مین خدا کا شان ہی جیسا
مبرا اسم کے شامل مبارک خصل و خو میسا
وہ جسم پاک نورانی شب معراج مین گیا
دکھایا لامکان جاکر کے اپنی خوب لمعانی

اوسے پروا ہی کیا یارو کہ جسکا ہی خدا والی
محمد تو دل سے تم اسکو نہین غیرت سے ہی خالی
مشیت ایزدی کے ساتھ بخشا ملک اور مالی
نبی اور رسولون مین کسکو ہی یہ رتبہ عالی
کیا عرش برین پر حق منگا کر جسکی مہمانی

عطا کن یا خداتعالے خطا کردم خطا کردم
وظیفہ اسم احمد کا ہے میرے سدا ہر دم
بیان تا گور عاصی کے ہزار آفات ہی ہر دم
ہزار افسوس اے دل ہم سمجھون کے حال پر ہر دم
نہین دنیا مین دیکھے وہ جمال پاک نورانی

محمد کی نشانی کی دلیل اس گفتگو پر ہی
وہ صاحب لامکانی کی دلیل اس گفتگو پر ہی
قرآنی خوش بیانی کی دلیل اس گفتگو پر ہی
حدیث مین ارانی کی دلیل اس گفتگو پر ہی
کہ دیکھا جس نے اوسکو دیکھی اوس نے شکل یزدانی

بشر کی کیا توانائی ملایک عرش مین آجا دین
اگرچہ بلبلین بھی آکے وہان گل خوبی کی بو پا دین
ہر اک اپنے کو مست ہو کر کے خوش الحان سے گا دین
یقین ہی اہل عرفان بسنکے اسکو وجد مین آ دین
مدینے مین اگر جا کر کرون مین یہ غزل خوانی

کہو تو حق کہو سچا سدا انسان اعظم ہی
اگرچہ اس جہان مین وہ بڑا فاضل و عالم ہی
تو وہ بھی پاس حضرت کے سمجھ تو ادنی خادم ہی
مری یہ عقل ناقص ہی جگہ حیران دانا دم ہی
کہ ایسے برگزیدہ حق کی ہو کیونکر ثنا خوانی

حقیقت مین جیا ایک مٹھی بھر خاک ہر ای خاتم	بنایا کالبد اُسکا خدائے پاک ای خاتم
اور اوسمین دمبدم دم کا چلایا ڈاک ای خاتم	سمند فہم کا اپنے تو روک اب باک ای خاتم

کہ یہ میدان جان فرسا ہی اور ہی اسمین طغیانی

بر یک بیت جامی ترجیع بند ردیف واری از الف تا یا بطور مناجات

الف

کیا کرون کچھ نہین ہی چارا میرا	تجھ سوا دو جہان مین یارا میرا
غیر کوئی نہین سہارا میرا	غرق عصیان ہون کر کنارا میرا

یا حبیب الله خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

ب

تجکو معلوم ہی مرا مطلب	مین نہ جانون ہی کیا ترا مطلب
دشمنون کا تو یان برا مطلب	دوست ہوکر کے تو برا مطلب

یا حبیب الله خذ بیدی
ما لعجزی سواک مُستندی

پ

غم کے مارے پڑا ہون مین چپ چاپ	زیر مٹی گرا ہون مین چپ چاپ
گر اوٹھون تو کھڑا ہون مین چپ چاپ	از نگرین لڑا ہون مین چپ چاپ

یا حبیب الله خذ بیدی
ما لعجزی سواک مُستندی

ت

مین سہا ہون یہان پہ رنج بہت	ہوکر اپنے کوشش و رنج بہت
تری سرکار مین ہی گنج بہت	اوس سے دے کچھ بغیر سنج بہت

یا حبیب الله خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

ٹ

ایسا نامہ ٹمسل مین عصیان موٹ
اوس سبب دل مین میرے بھاری چوٹ

ہو زر انگریزی جیسا کاغذ نوٹ
ہو ہر اک کھرا ابھی میرا کھوٹ

یا حبیب اللہ خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

ث

بے وسیلہ ہو جگ مین رہنا عبث
حال فرقت مین رنج سہنا عبث

ترا ہو مجکو حال کہنا عبث
بیٹا سے شوہر کے گمنا عبث

یا حبیب اللہ خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

ج

کیا کہون فضل حق سے کل اور آج
لیے بیٹھے ہین جتنے تخت اور تاج

دو جہان مین بنی ہی تیرا راج
رات دن وہ سبھی ترے محتاج

یا حبیب اللہ خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

چ

تیرے آگے بڑے بڑے ہین ہیچ
کتنے یان وان پڑے پڑے ہین ہیچ

تجھ سا کر بڑے کرتے ہین ہیچ
دست بستہ کھڑے کھڑے ہین ہیچ

یا حبیب اللہ خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

ح

آدم و شیث و یوسف یحییٰ نوح
سب کرین یاد تجکو شام و صبوح

ہو مسیحا داؤد داور جیسے روح
ہو ہر اک مہم تجھ سے فتوح

یا حبیب اللہ خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

خ

کس کے تھا ہوں جب سے ذہن تیغ
ہوگیا ہے یہ دل برہمن شیخ

کیون نہ ہو پھر میرا تو ضامن شیخ
توڑ زنار تسبیح پڑھ من شیخ

یا حبیب اللہ خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

و

باوضو کرکے پاک صاف وجود
پڑھتا ہون رات دن مین تجھ پہ درود

دل سے تیرے بجا کے رب کا سجود
تجھ سے کل شی کا بس ہوا ہے نمود

یا حبیب اللہ خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

ڈ

ہین فرشتے قریب ہو کر جھنڈ
بعض دیکھین حبیب ہو کر جھنڈ

پیش و پس چون نقیب ہو کر جھنڈ
بلکہ دیکھین نقیب ہو کر جھنڈ

یا حبیب اللہ خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

ذ

مجکو جب کوئی دیوے تو اک تعویذ
اور نہ کچھ جون مین عمر تک تعویذ

جسکی ثانی نہ پھر ہو اک تعویذ
جس سے پھر غیر مارے جھک تعویذ

یا حبیب اللہ خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

ر

جیسا ہو نبی کا ہووے پالا جگر
کر تو اس حال مین کرم کی نظر

ویسا میرا جہان مین گھاٹ نہ گھر
ورنہ اس طرح سے مین جاؤن گذر

یا حبیب اللہ خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

ڑ

کہاں جاؤں میں تیرے در کو چھوڑ
اور میرے تن کے شہر کے مہر کو چھوڑ
دل کے دوکان کو تو میرے موڑ
نہ تیرے امتی کا رشتہ توڑ

یا حبیب اللہ خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

ز

تو ہے روز ازل سے رب کا عزیز
یوسف آگے تیرے ہے کب کا عزیز
رب کا گر پیارا ہے تو سب کا عزیز
اب عزیز ہے تو جب وے تب کا عزیز

یا حبیب اللہ خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

س

کاروان کی دلیل بانگ جرس
طائر جان کو ہے تنگ قفس
شاہد اک نالہ میرے دل کا بس
ہجر کا اک گھڑی ہے اک برس

یا حبیب اللہ خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

ش

تجھ سوا میں کروں کہاں نالش
اور کہے عرش لامکاں نالش
کرتے ہیں تجھ سے سب جہاں نالش
ہم کروں تجھ سے کیوں عیاں نالش

یا حبیب اللہ خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

ص

کرتا ہے آسمان جب تک رقص
دم مرا بھی ہے تن اب تک رقص
دختر زن ہو سب کے جان تب تک رقص
دیکھیے کرتا ہے وہ کب تک رقص

یا حبیب اللہ خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

ض

دو جہان میں ہے جاری تیرا فیض
جو ملا جسکو ہے ساری تیرا فیض
سارے عالم میں بھاری ہی تیرا فیض
ہو مجھے یادگاری نیرا فیض

یا حبیب اللہ خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

ط

ذریعہ باد صبا کے لکھ در خط
باصد شخط رہے بر خط
بھیجا بسر غلامی میں ہر خط
ملے سرکار سے ترے سر خط

یا حبیب اللہ خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

ظ

اسم اعظم ترا مجھے ہی حفظ
کلمہ ہر دم ترا سب مجھے ہی حفظ
نام اکرم ترا مجھے ہی حفظ
کل یہ منظم ترا مجھے ہی حفظ

یا حبیب اللہ خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

ع

کیا کرون مال دنیا کر کے جمع
صرف روشن ہو دل مین دین کی شمع
یان کے دولت کی مجھکو کچھ نہ طمع
دور ہو نزدیک جاوے جسکی لمع

یا حبیب اللہ خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

غ

ہو جو ایمان عاقبت کا چراغ
رہے قائم ہدایت کا چراغ
گل نہ ہووے وہ عاقبت کا چراغ
ہو جلا خوب ماہیت کا چراغ

یا حبیب اللہ خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

ف

احد و احمد مین پہلے پہلے الف
آخری دو مین دال سو و اسلف
دو مین ہے حطی اک مین ہیم کلف
کہتا ہون لیکے سات بار حلف

یا حبیب آلہ خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

ق

مین تو دل سے ترے اوپر عاشق
تیرے الفت مین مبتلا حاذق
بے کد و کین ہون عشق مین صادق
گرچہ اپنے کو آپ ہون فاسق

یا حبیب آلہ خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

ک

ہے الف سے و یا تلک اک اک
نام تیرا ہر اک پاک اک اک
حرف ردیف کا جھلک اک اک
یون آدم سے تا ملک اک اک

یا حبیب آلہ خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

گ

پڑھین غلمان و حور اسے لگ لگ
روح از نفخ حور اسے لگ لگ
مو سے بر کوہ طور اسے لگ لگ
سنین نزدیک و دور اسے لگ لگ

یا حبیب آلہ خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

ل

جبکہ ہوتا ہے یان ترا محفل
نام تیرا ہے مرہم کامل
دور ہوتا ہے میرا سب مشکل
درد دل کا کرے مراد حاصل

یا حبیب آلہ خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

م

یہ مسدس تو صرف سادہ میم | تو ہمیشہ سے بن احد کا میم
ہی در آغوش اوسکے تیرا میم | دل کا دل جان کا جان وہ میرا میم

یا حبیب آخذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

ن

ہی تیرا ابرو دو نون اولٹا نون | دیکھ وہ ڈھنگ رنگ پلٹا نون
ہوا اپنے کو اولٹا پلٹا نون | دایرہ اک سیدھا اولٹا نون

یا حبیب آخذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

و

یہان کتنا ہی واق ہو کر واو | جلد غیب و یا کہ لطف جاو
شش جہت مین جہان بنی کو پاو | کھوج ابجد سے ای صبا تم لاو

یا حبیب آخذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

ہ

مین یہان پہلے لکھ کے بسم اللہ | ورد کرتا ہون پڑھ کے بسم اللہ
لفظ بسم اللہ سنکے بسم اللہ | ہر حرف تو بھی کہہ کے بسم اللہ

یا حبیب آخذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

ء

پایا ہون از علوم احیاء | کہہ کے جسکو غزالی صلحاء
مغز تجھ سے لیے ہین مغز ہار | مغز کا مغز تیرا اسمار

یا حبیب آخذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

ی

دور ہو دل سے کفر اور کیدی — وسوسہ شر ہو مجھ سے ناپیدی
جس سے ہی میرے تئین ناامیدی — ہو گنہ مین حیا سے دافیدی

یا حبیب آلہ خدا بیدی
ما بجنری سو اک مستندی

تحیت و تسلیم و صلوا جسدا یا مرحبا — بھیج یا رب سال و ماہ و روز و شب بر مصطفا

سلام متفرقات بطور مناجات بحضرت سرور کائنات علیہ التحیۃ والصلوات

السلام ای صاحب عین الیقین — یہ مبارک مہ ربیع الاولین
السلام ای صاحب خوش لحن و صوت — بارھوین تاریخ مین پیدا و موت
السلام ای صاحب نور خدا — یعنی جسدن آئے اسی دن جدا
السلام ای صاحب دو دم قدم — ہی غمی مین خرمی خرم مین غم
السلام ای صاحب اسرار دان — ہو الاول ہو الآخر ایک سان
السلام ای صاحب بالاکارم — آج تیری یازدہ محفل ختم
السلام ای صاحب اکبر مہی — صرف کل کو دوازدہ محفل رہی
السلام ای صاحب عالم ظہور — آج سے دل ہیگا میرا چور چور
السلام ای صاحب من یاک آت — کل لکھونگا کس طرح تیری وفات
السلام ای صاحب حق لا یموت — دم بدم ہی مجکو یا ان حال سکوت
السلام ای صاحب بگران براق — مار ڈالیگا مجھے تیرا فراق
السلام ای صاحب قدرت کمال — تجکو ہو ویگا وہان حق کا وصال
السلام ای صاحب شان عجب — مین یہان مرجاؤنگا رو رو کے اب
السلام ای صاحب یوم الحساب — دے تسلی کا مجھے غیبا جواب
السلام ای صاحب روشن جلی — جس سے میرا دور ہو رنج دلی
السلام ای صاحب نازک مزاج — کیا خوشی کے دن چلے جاتے ہین آج
السلام ای صاحب گل گلبدن — مومنون کو کل تو ہی ماتم کے دن
السلام ای صاحب خورشید وشی — تجکو تو ہو رب کے ملنے کی خوشی

السلام ای صاحب نبوت مسند	ہو خوشی تجکو مبارک تا ابد
السلام ای صاحب تقویٰ صلوات	اوس خوشی سے ہم سبھون کا ہی نجات
السلام ای صاحب محبوب رب	حال روشن میرے دل کا تجکو سب
السلام ای صاحب برحق رسول	ہو تمامی یہ مناجات اب قبول

السلام ای صاحب با حمد کلام
ہی حبیبا ہیں ترا غلامان غلام

تمام ہوئی محفل یازدہم مولد شریف جناب حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نور ضیا کی جلد گیارھوین از کتاب باخطاب دیوان مجید تصنیفہ عبد المجید خان المتخلص منفعت الحیا کی

لولاک لما خلقت الافلاک

حبذا صلوا حبا بل سلموا قل لا تعد | الحفیظ والحفیظ والمدد یا المدد

جلد بارھویں مولد شریف

قفل ایمان میں جا کے منفعت دین ہم کلید | مخزن نبوت مسمی نعتیہ دیوان مجید

چھاپہ خانہ منشی نولکشور میں با صد زیب و زینت چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محفل دوازدہ ربیع خاتم … ہے خوشی کی ہے سنگ ماتم

الصلواۃ والسلام وتحیت علی خیر القسمتہ … صل علیک اللہ یا سلم علیک صلے

تحیۃ وتسلیم وصلوا حبذا یا مرحبا … بھیج یارب سال و ماہ و روز و شب بر مصطفا

السلام علیک یا مولا حبیبی … السلام علیک یا طہٰ مطیبی

السلام علیک یا عین المجیبی … السلام علیک یا اولی البیبی

السلام علیک یا نعم القریبی … السلام علیک یا روحی طبیبی

السلام علیک یا فضل النقیبی … السلام علیک یا تنزل الطیبی

السلام علیک اے علے الخطیبی … السلام علیک یا نجم القریبی

السلام علیک یا شیخ العجیبی … السلام علیک یا فصیح الحسیبی

السلام علیک یا صبری شکیبی … السلام علیک یا قلب القلیبی

السلام علیک یا محی طبیبی … السلام علیک یا شمس الطیبی

السلام علیک یا قمر الزہیبی … السلام علیک یا شرف النجیبی

السلام علیک یا عینی قریبی … السلام علیک یا فداق الزیبی

السلام علیک یا منجی نکیبی … السلام علیک یا حیا المنیبی

یہ مثمن ترکیب بند بطور چھند اول پانچ مصرعہ اور آخری ایک مصرعہ بر غزل خدای سخن امیر احمد صاحب امیر

کیا خوشا سانچے ڈھلا سا نازنین پیدا ہوا
پیش و پس کا مجمع عشرت گزین پیدا ہوا
ناسخ البطلان اور برحق امین پیدا ہوا
سب حسینوں سے حسین حسن قرین پیدا ہوا
کان صدق اور اہل دین عین الیقین پیدا ہوا
مژدہ ای امت کہ ختم المرسلین پیدا ہوا

انتخاب صنع عالم آفرین پیدا ہوا
مین کہون کس لامکان کا خوش مکین پیدا ہوا

آج کیا آیا ہی وہ آگے بھی آیا تھا بطور
جانتے ہین دو جہان مین زندے اور اہل قبور
مدتون معلق رہا ہی خاص اللہ کے حضور
جسکے باعث نیل دریا ہوگئے موسی عبور
یان تلک کیا از عدم مشہور ہیگا تا نشور
نور جسکا قبل خلقت تھا ہوا اوسکا ظہور

رحمت آئی رحمۃ للعالمین پیدا ہوا
یون کہو تو باطنی سے ظاہرین پیدا ہوا

دیکھ کر غش ہوگئے سب خلد کے حور و قصور
غرب سے تا شرق شہرت یون ہوا نزدیک و دور
پور قرالشی مین اوچھلا غیبی حدت کا بحور
بلکہ سبحان اللہ کی کلمہ پڑھے وحش و طیور
سارے خلق اوخصل سے امروز بھر پور یک پور
کان رحمت سے ہوا یاقوت رمان کا ظہور

قلزم توحید سے ذرثمین پیدا ہوا
بے بہا بے ہمتا یکتا درج دین پیدا ہوا

لگ گئی چک چوند سب کو دیکھ کر نوری حجاب
خاکیون کو کون پوچھے اتشی نوری ملک
یہ تماشا دیکھ کر خوش ہوکے کہتا تھا فلک
آنکھ تکا رہ گئے مورت سا نہ مارین پلک
آہیون سے اشک یون جیون جام سے جاوے چھلک
اب خدا کا حکم لائینگے علانیہ ملک

مہبط قرآن و جبرئیل امین پیدا ہوا
دو جہان کا رونق حبل المتین پیدا ہوا

گرم ہو بازار روز و شب شعر تسین کی
اور تفسیر و حدیث اور فقہ دلشیرین کی
آج سے لے حشر تک بس دھوم ہو تلقین کی
جابجا ہو دلبکے کی مسئلہ تمکین کی
سب پرانے ہونگے رد جاری نئے آمین کی
اب زمین و آسمان مین ہوگی رونق دین کی

باعث ایجاد افلاک و زمین پیدا ہوا
مقتدیٔ پیشوا امام المتقین پیدا ہوا

کیا کہوں اس منھ سے میں ایسا وہ عالی صفات
جس سبب خوش ہو بنایا ہی خدا نے کل کائنات
جسکے مذہب میں کیا پھر فرض یہ پانچوں برات
کلمہ و روزہ نماز و حج و عمرہ اور زکات
خلق کا بنیاد اوس سے وہ عجب ہی پاک ذات
اب گنہگاران امت کی ہوئی شکل نجات

دافع عصیان شفیع المذنبین پیدا ہوا
غم زدہ کا کوئی ایسا نہ کہین پیدا ہوا

ایسا بے مانند رتبہ بے نظیر اور بے مثال
کوئی پھر اوسکے مدارج کو نہ پہونچا باکمال
سارے حسنت مین مفخر ختم ہی مجمع خصال
قامت و قد مین وہ جیسا تیسا ہی صورت جمال
اختران و برق تک شرمندہ ہین بدر و ہلال
اب کہان آفاق مین تاریکی کفر و ضلال

نور حق خورشید رب العالمین پیدا ہوا
عالمون کا اہل افسر مالکین پیدا ہوا

حکمران مسکون ربع فرمان روا دین پرورا
شہنشاہ دو سرا وہ خود ہی سرور اصفیا
کہئے تو کیجے اوسے مقبل ردا مرسل لجا
معاف وہ شمس الضحٰے بدر الدجےٰ نور الہدا
لائق نعت و ثنا بحر عطا ابر سخا
پیشوائے انبیا و مقتدائے اولیا

رہنمائے اولین و آخرین پیدا ہوا
آخرین کے قافیہ مین اولین پیدا ہوا

کشت کا نشو و نما اور جان جان انسان کی روح
عرش کا روشن ستارا فرش کا وہ ماہ بوح
آپ کا تھا بس زبان کفار پر مثل سلوح
بدر یا خندق حنین یا احد کا باب فتوح
عرب اور مصر و عراق اور شام کا نور صبوح
یاور و ایوب و یونس ہمدم یعقوب نوح

دستگیر عیسیٔ گردون نشین پیدا ہوا
صبر دینے والا اور دافع حزین پیدا ہوا

دور ہو جاوے مرے دل سے یہ دنیا دی کا فکر
کار گر ہونے دعا مجھے جیون شیطان کا مکر
عمر بسر میری بسر ہو و خوش اوقاتون سے عمر
یو ہین مین کرتا رہون تا نسبت مولا ہی کا ذکر
رات دن اللہ کے درگاہ مین ہو لاکھ شکر
رائج حکم شریعت دافع آئین کفر

قبلۂ ایمان رئیس المسلمین پیدا ہوا
معدن عظمت مرام المومنین پیدا ہوا

سید و سردار عالم سرور رہبر انبیا
جسکے خانہ زاد ہمارے اتقیا و اولیا
کارخانہ دیکھ اوسکا چرخ ہی چکر رسا
دین کا روشن دیا ایمان کا شمع بقا
رات کا ماہ لقا اور روز کا مہر ضیا
مصقل آئینۂ دلہاے ارباب صفا

نور بخش چشم ارباب یقین پیدا ہوا
مال و ملک اور دولت کل صالحین پیدا ہوا

تاج فرق آسمان یا مہر و مہ سہل ہیں
ہو بڑے چھوٹے سبھی پہ یکسان وہ ہما سایہ فگن
جس سے ہو کا نور یکدم حشر میں رنج و محن
بخشتا ہو کان شفاعت تھا وہ سکور رب ذو المنن
اوسکے آگے پھر سخاوت کیا کرے حاتم زمن
جوہر تیغ شجاعت لشکر اعدا شکن

مرد میدان صاحب تیغ مبین پیدا ہوا
حق تو یہ ہی قاتل شیطان لعین پیدا ہوا

یہ نہیں ہی بات منہ کی ہی حبیب رب کی بزم
با صحیح ضمہ شکر بفتح و کسر تشدید و جزم
یہ ہی ترکیب بند ترکیب کی تھی مجھکو عزم
قافیہ ترکیب سے ملنا ہوا دشوار رزم
اسلیے دو مصرعہ یکدم ہو گیا بس رزم زم
خسرو تیغ آزما و اشجع میدان رزم

لشکرارا صاحب تاج و نگین پیدا ہوا
بار دہ عرش برین کرسی نشین پیدا ہوا

محفل میلاد میں آتے ہیں حضرت بالیقین
دیکھ لے دو بین لگا کر جسکا سینہ دوربین
ماننا کا کیا حقیقت کمتروں سے کمترین
بیت اقصی ہیں تو واضع کو اوٹھتے ہیں مرسلین
یہ تو ہی ناپاک دنیا فخریان کیا مومنین
چاہیے تعظیم کو اوٹھیں جو ہیں محفل نشین

نائب خاص خدا سے ما و طین پیدا ہوا
افضل الافضل سے اچھا بہترین پیدا ہوا

وہ ہمارا شاہ ہی ہم لوسکے ہیں رکے فقیر
جسکے سنگ در کو بوسہ دیتے ہیں شاہ و وزیر
ایسے عز و شان پر اب چھپا بیٹھا ہے نظیر
جسکو اسود کہتے ہیں وہ عمر سے کعبے میں اسیر
فرقت حضرت سے تیرہ رنگ ہو کر ہی ضمیر
ما دہ آسا کیوں ہمارا دل نہ قربان ہو امیر

ہی جو محبوب خدا وہ مہ جبین پیدا ہوا
مہ جبین مہر نگین سے خوشتر ین پیدا ہوا

چھُو جاؤ یان خوشی سے کہ ہمدم پیچھے پیچھے غم
جیسے حباب آسا ہی اس دنیا مین کل آدم کا دم
منفعت تم کیا کروگے شہد ہو جاتا ہی سم

دیکھتے آئے جو اگلے لوگ بھی دیکھینگے ہم
تب بھلا کس بات اور کس کام کی ناز و نعم
جانا ہستی سے مجیدی کو مقرر راہ عدم

گر بڑی شوکت سے یان ختم النبیین پیدا ہوے
تو بھی کہہ پیچھے گو خیان کا ہے نہین پیدا ہوے

ہیہات ای شیفتہ و فریفتگان مصطفے و ای دلخواہان تجز نور احمد اوس احمد مجتبے ذرّیتیم ضیا یکتا و بے بہا کا شروع سے ظہور نور اور پیدائش اور آرایش دین متین اور اطوار و کردار اور اعجاز کرامت با کثافت اور احوال جنگ اور فضائل رنگ برنگ اور تعریف سراپا یعنی حلیہ شریف اور حال معراج روشن سراج اور برکت کلمہ طیب وغیرہم کا بیان گیارہ دن سے آج اب تک جسقدر خوشی اور خرمی سے سُن چکے اسقدر ہر احوال مین عش عش اور مرحبا کا صدا دیتے ہوئے نقش کالحجر سا قلم بند کرکے اپنے اپنے دل مین گن چکے اب کارخانہ دنیا بسکہ ویرانہ بے بنیاد کہ جسکا نو ہمیشہ خوار اور خصلت ناہموار اور علت ناپائدار ہی اوسکی بیوفائی اور بیمداری کا بیان بھی کچھ قدر سُنو مرہم نہ زخم جگر ہی تا دم زیست اپنا اپنا سر دُھنو ابھی تو خوشی بھی خوشی کے پیچھے ہی پیچھے غم و الم تازہ بتازہ وارد ہونے مین کچھ دیر نہوئی یہ بڑے افسوس اور حیف کی بات ہی یان راویان ماتم زدگان سلف روایات وفات سرور کائنات مستجمع کمالات کے قصہ درقصہ از حالت شروع بیماری تا انتقام لینا عکاسہ اور آنا ملک الموت کا اور شدت جان کنی سکرات موت وغیرہم کی اور بعد رحلت حضرت لاہوت کے جو جو کرنا اور ہونا چاہیے تھا وہ سب حالتکی ایک قسم سے مرقوم کرگئے ہین اوس قسم پر نظم یا نثر اس خامہ ژولیدہ بیان کے اشک سیاہ سے قرطاس دل بیکاری پر منقش کرنا گویا طوفان آفت خیز کو مٹھی کر لینا اور پہاڑ کو جگہ سے ہلا دینا ہی فقط

بہ مثنوی تذکرہ وفات سرور کائنات

ہم صغیر و منشی مدراسی مولوی
کل تو خوشی خرمی اور عیش تھا

آج سنو غم کی فقط مثنوی
بلکہ کئی ایک دن سے بڑا جوش تھا

لکھتا ہے اک راوی غمخوار یون
دسوین سنہ حضرت خیر الورا
فرض خدا حج ادا کرکے تمام
کلمۂ مہمات کا مہمات کا
کہنے لگے آپنے شاہد وصال
اسلیئے اس حج کے تئین حج الوداع
سورہ اذا جاءا وہی سال ہین
حجۃ حج الوداع سے ہو فراغ
چلے گئے میمونہ خاتون کے گھر
وہی حرارت سے تب جار ہو
کیا کرین سہکر رہے وہ رنج وان
زور کیا خوب وہ آزار جب
آپ تھے حجرہ کے اندر جس جگہ
دیکھ اونھون کے تئین تب آپ ہی
آپنے فرمایا رہون کل کہان
عائشہ صدیقہ کے گھر جائینگے
متفق اوس بات پر ہوئے چلین
شدت امراض سے بس ہو ملول
آئے اونھین دیکھنے انصار و یار
رونے لگے اور اونھین فرمایا یہ
جانو یہان چند بے کا مہمان تھا
جاؤنگا مین اس جہان سے اوس جہان
پیار سے وان یار بولایا مجھے
چھوڑ تمھین جاؤن یہان آخرت
مجکو تو آگے سے شفاعت کا بار
شعبدہ افلاک سے ہو زار یون
اہل ممالک شہر دوسرا
دین کے احکام کو فرما کے عام
رنج و الم حسرت و آفات کا
حج کا ہنو اتفاق آئندہ سال
کہتے ہین سب حجۃ حج الوداع
انزل رحلت ہوا فی الحال ہین
آئے مدینہ کو گھر شب چراغ
وان ونھین لاحق ہوا بس درد سر
حکم تھا معبود کا بیمار ہو
رنج کو وہ گنج سمجھے بے گمان
دیکھنے کو اونکے ہر ازواج سب
آئین عیادت کے لیے اوس جگہ
اپنے دو چشمون سے وہ پر آب ہو
نکلے سبھی جان گئین بی بیان
خاص قدم رنجہ وان فرمائینگے
عائشہ صدیقہ کے گھر جا چلین
رہنے لگے اوس جا حضرت رسول
بیکسی دیکھ اونکا بنی زار زار
مرحبا تم سب پہ ہو سر تا بہ پا
مین تمھین سب بندے کا سامان تھا
فانی اور دائمی ہے جس جہان
تم سبھون کا پیار رولایا مجھے
جاتا ہون تمھارا مین وہان مغفرت
بخشا ہے معراج مین پروردگار

حکم سے اللہ کے بخشاونگا — جنت الفردوس مین لے جاونگا
جیسا یہان ہادی تمھارا ہون مین — ویسا وہان حامی تمھارا ہون مین
تمکو قسم اپنے وہ معبود کا — صاحب حق مالک و موجود کا
تمکو یہان کہتا ہون جو جو سبھی — لاؤن بجا وان پہ مین سو سو سبھی
اس سے تجاوز نہوا کیجے بھر — وان کا یہان تم کرو کچھ خطر
خوب یا دل سے سدا پاک رہ — وان کے غضب و خوف سے بیباک رہ
اب سنو تم مجھسے اے لوگو سبھی — تمسے جدا ہوا ہی تمھارا نبی
یعنی پھر تم سب سے میرا اتفاق — جلد ہوا چاہتا ہی الفراق
پہونچا ہی ایام میرے کوچ کا — لادوا یہ مرض ہی بے روح کا
کر چکا کرنا جو تھا وصیت تمام — مختصر ہی مختصر ہی السلام
سنتے ہی اصحاب نے احوال غم — زندگی اون سب پہ ہوا مثل سم
کرنے لگے گریہ وزاری بزور — اشک چلا چشم سے جون بحر شور
جبکہ حضرت سرستی لٹ جاے ہی — کیون نہ کرین دل سے بصد یا ہی

طول حیا طول ہی حال وفات
مثنوی بند کر کے تو لکھ غزلیات

خوشی نہ کیجو ہر آگے ماتم عزیزو دنیا بری جگہ ہی
کہونگا جب تک کہ تن مین ہی دم عزیزو دنیا بری جگہ ہی
اگرچہ قسمت مین ہی تباہی دیا کہ پاؤن جہان کی شاہی
زبان سے دونگا یہی گواہی عزیزو دنیا بری جگہ ہی
جہان مین ابلیس جو لعین ہی یہ اوسکے جاگیر کی زمین ہی
ابی وہ کہتا مجھے یقین ہی عزیزو دنیا بری جگہ ہی
یہ زندگی نے عدم سے بیلا ہمین ہزارون طرح سے ہبلا
لے آکے رنج و محن مین ڈالا عزیزو دنیا بری جگہ ہی
نہ کچھ کیے تھے خدا سے لئے یہ دار فانی کو آدمی ہیے
وہ کیا سمجھ کر کے بیچارہ ہیے عزیزو دنیا بری جگہ ہی

ہی مرادوراگ سوال اس جا بڑھایا کیون بے وفا کار تہہ
ہی کارخانہ برعکس اوسکا عزیزو دنیا بری جگہ ہی
یہان کا رہنا پنپٹ ہی بے بن جناب با زندگی مین یہ دھن
جنازہ دیکھے سے دل ہوا اُن عزیزو دنیا بری جگہ ہی
ہی بالا شستن مصرعہ شعر کہنہ ملایا شش جہت اسمین اپنا
برائے زیبندہ مثل گہنہ عزیزو دنیا بری جگہ ہی
عرض ہماری تھی آقا احمد نچھڑا یکدم جب انکو دکھ درد
تو پھر حیا کا ہی عقل یان سرد عزیزو دنیا بری جگہ ہی

کوئی دم مین یارو اب سر کی خبر لٹ جائیگی
جب لٹی سر کی خبر تو گھر کا گھر لٹ جائیگی
گھر کا گھر کیا چیز ہی ناچیز تخت و سلطنت
گنج و دنیا سے ہمارے مال و زر لٹ جائیگی
مال و زر صدقہ ہی اس جا بلکہ جان و دل نثار
دین و ایمان کا ہے شہر و نگر لٹ جائیگی
اونی دہ شہر و نگر ہی مثل صحرا ایک دگر
رات دن یا آج کل شام و سحر لٹ جائیگی
کیا حقیقت ہی یہان شام و سحر ای مومنو
دیکھتے ہی دیکھتے شمس و قمر لٹ جائیگی
ذرہ سا شمس و قمر ہی اوسکے میزان مین وزن
بلکہ ایکدم کوہ و کوہ و بحر و بحر لٹ جائیگی
کوہ بھی پا مین پاسنگ بحر بھی کوزہ مین کم
معدنون صدفون سے بس لعل و گہر لٹ جائیگی
ہیچ ہی لعل و گہر بھی رنگ و ڈھنگ روپ مین
اسطرح سے الغرض پھر سر بسر لٹ جائیگی

ای حیا غیبا سنا جاتا ہی شور الوداع
الوداع ہوتے ہی یہ نظم و نثر لٹ جائیگی

عزیزو آج محشر کا ندا ہاتف سناتا ہی
ہمارے یہ رنگ ڈھنگ مین مزاج ننگ دکھاتا ہی
ہزار افسوس لاکھون آہ کرو رون جیتا ہی
مین جاتا اب مرے حامی شفیع کو وہ بلاتا ہی
خوشی کے کارخانہ مین غم آتش سے بس ناحق
عدو ہاتف فلک صورت عداوت سے جلاتا ہی
یہان تو جائے ماتم ہی وہان پر ہی خوشی صد ہا
اونھیں اوس جا ہنساتا ہی ہمین اس جا رولاتا ہی
ارے ساقی برا بے رحم اور بے درد تو ہیگا
نہ ہو نام و نشان جسمین وہ می خواری پلاتا ہی
ابھی تو عیش و عشرت تھا ابھی سامان مرگ ہیگا
بلائے ناگہانی اور یہ کیا آفت اوٹھاتا ہی
ہین ہم تیار جانے کو گھڑی آگے گھڑی پیچھے
پھر اسمین کا ہے ہمکو تو کھیلا ہر دم ڈراتا ہی

بچے لیتے آپ خوش گھر مین سبھی سے بے علاقہ ہو
تراہم کیا کیے ایسا جو تو اتنا ڈرتا ہی

پیالہ موت کا سارے پینگے ایک مجلس مین
جیا ہشیار ہو رہنا اجل سر پر جیتا تا ہی

آہ ہی صد آہ ہی دنیا چھوڑ پیغمبر چلے
سات سے سر کے تاج سر اور صاحب افسر چلے

سومنو اب سر کو پیٹو غم کرو ماتم کرو
بے وسیلہ کرکے ہمکو شاہ دین اکبر چلے

آن جناب سرور عالم کے تئین آئی قضا
آخر اپنا ہاتھ دو چھاتی کے اوپر دھر چلے

انا للہ کہو و انا الیہ راجعون
جب ہمارے وہ محمد مصطفے اطہر چلے

ہمکو ترپا ہجر مین جو ماہی بے آب سے
از برائے وصل اپنے رب کے وہ دلبر چلے

رہ گئے یون تشنہ لب ہو حشر تک ہم سب یہان
کب بھلا یہ جی ہو ٹھنڈا ساقی کوثر چلے

آج برستا ہی نیسان چشم دو صدفی کو دیکھ
روتے روتے بچ کے سات اشک کے گوہر چلے

مثل گندم پیستا ہی غم الم یون تن بدن
یک بیک جیون سنگ چکر پر آسیا گھر گھر سے چلے

کیا کہون وہ شعبدہ فضا و کہنہ چرخ کو
پڑتے ہی یا وا اونکی رحلت جیسا کہ نشتر چلے

کان بہرے ہو گئے اور آنکھ مین غم چھا گیا
پانون دونون تھک گئے اوس راہ مین اب سر کے چلے

غم سے اپنا سارا کر کے ماتمی ہر یک لباس
اوس یتیم کی مفلسی سے مانگتے در در چلے

کیکہ ہو پھر دل مین فرحت جبکہ یون پھر نا پڑا
سب لٹا کر مال دنیا ہم گدا ہو کر چلے

سر پٹکتے اور بھٹکتے پھرتے ہین لیل و نہار
اور پریشان مجنون و حیران ہو شمندر چلے

آئے تھے ہم سیر کو اور دیکھنے گل کی بہار
باغ سے یک لالہ سان بس داغ لے دلبر چلے

نام سے اب کام یارو اعتقاد کیجئے ہی
عنصری اشجار کو لازم ہی غم کھا کر سب چلے

زخم کاری خون جاری دار پر وار آن لگی
خنجر و شمشیر و برچھی تیر اور جمدھر چلے

بار عصیان سر پہ میرے ہو مثال کوہ کے
گناہ کو کیون غم نہو جب شافع محشر چلے

ہو گئے ایدھر سے اودھر یان سے وان وقت قرا
بیکلی ہی ہمکو ایسا آپ تو خوشتر چلے

ہم فدا ہین اسم پر ان صاحب لولاک کے
دیکھنا یک حوصلہ ہی صغنی اوپر چلے

ہر ہمیشہ کر بھروسا کلمۂ طیب کا خوب
وہ ہمارے دل کے ساتھی کیا ہوئے سرور چلے

دور ہی مطلب کی منزل راہ مین کھٹکا بہت
خضر کو کب رہنمائی آپ ہی رہبر پہ چلے

آہ دیکھا جس نے گدیے اوسکا سینہ پاش پاش
کچھ نہین گر بن پڑے تو بس دل مضطر چلے

روز و شب مجکو ہوس تھا باغِ رضوان کی نسیم
اوسکے پھر بر عکس مجھ پہ کیون ہوا صرصر چلے

ساقیا ایک جام مجکو آبِ کوثر سے پلا
جیسا یہ دل عاشق مین خوف سے ڈر ڈر چلے

یعنے خوش ہو سورۂ کوثر رتبا دکھین بخشش کیا
پیاس کم ہونے کے لیے حشر مین ساغر چلے

روؤن تڑپون غم کے مارے رات دن مثلِ جرس
اشک بہنا دیکھ دریا لہر آن کمتر چلے

حیف کر آہ و فغان کا چو طرف ہی دھوم دھام
اس زبان سے اوس مکان تک نعرۂ تکبیر چلے

جلوہ دار البقا کی بزم مین جشن نبی
شعلۂ وادی ایمن آتش و اخگر چلے

کیون نہو پھر چوٹ دل مین اوس غمِ سندان سے
ضرب جب کاری لگے تو سارا تن تھر تھر چلے

صبح سے لے شام تک اور شام سے لے تا صبح
شہرِ دل مین مرے اندوہ کے لشکر چلے

فرقتِ احمد مین زاری کر جہان تک ہو سکے
آخری کا وقت ہے ہی خاتمہ بہتر چلے

اندنون ہین ہند مین بس نعت گو سب یا ہے ایک
اون سے آگے بھی اِسکے اور کئی شاعر چلے

ہے جیا اونسے ادنیٰ اس اڈلیہ کا مجید
منفعت کم مانگی ہین کہ پھر جی پھر چلے

یہان گردن مرے توقیر کی جاگیر کم کر دی
خدا جانے کہ کیا کلکِ ازل تحریر کم کر دی

فراقِ حضرت کا تیر اندازہ مارا تاک کر سینہ
دو انگل میرے سینے سے نشانہ تیر کم کر دی

یہ جنتی نے کیا گلگشت گلشن جب بچشمِ تر
گلون سے عندلیبِ زار نے تقریر کم کر دی

جنابِ سرورِ عالم زمین میں جب دفن ہو گئے
دو عالم مین ہہ خورشید کی تنویر کم کر دی

تھا پر تاثیر ہر نالہ جیا کا ایک عالم مین
اہو ربّان روز دن و نالون میری تاثیر کم کر دی

الوداع ہے الوداع اے شۂ مقدم الوداع
الوداع ہے الوداع اے شۂ محتشم الوداع

بس کرنی ہے رحلت تو ہی رونق سبھی جاتی رہی
ماتم نے اب کھولا بھی اے شہ مجسم الوداع

دن رات جون نالہ کنان ہے آنکھ سے آنسو روان
اندھیر ہے سارا جہان اے شہ مشیم الوداع

جب ایسا ہو رنج و الم تب تھا مون کیونکر کہ دلم
گھبرا گیا لکھ لکھ قلم اے شۂ منظم الوداع

پھر تاب ہے مجھ مین کہان لکھون ہان غم سے تیرے ناتوان
اور کیا لکھون حسرت بیان اے شہ مکرم الوداع

تو عین کا نور عین تھا دل کو تجھی سے چین تھا
کیا خرمی دن رین تھا اے شہ معظم الوداع

الوداع تو ایسا دیا تا حشر دل مین رہ گیا
غم سے میرے رو رو جیا اے شہ معظم الوداع

داستان ہجرت سرور جہان کی افسوس
اور یہ احوال ہی پُر درد و فغان کی افسوس

کیون نہ افسوس اور ماتم کے شریک ہون مومن
صورتِ نوحہ ہی گم سرور دوان کی افسوس

فرقت احمد مرسل مین جگر ہی پانی
حالتِ ابتر ہی بہت روح روان کی افسوس

آپ خالق کے ہوئے وان پہ ملاقی حضرت
زیست یان تنگ ہوئی پیر و جوان کی افسوس

ہائے ہیہات جدائی مین نبی کی اک دم
شادی برباد گئی خستہ دلان کی افسوس

ہوگئی آنکھون کی یک لخت بصارت زایل
جب کہ صورت وہ چھپی شاہ زمان کی افسوس

رو رو آنکھون مین گڑھے پڑ گئے میرے یارب
تب بھی صورت نہ نظر آئی وہ جان کی افسوس

اولیا و صحابہ بھی نہ بھولین دل سے
فرقت بادشہِ کون و مکان کی افسوس

رات دن کرتا ہون والشمس کی ظاہر تفسیر
کیونکہ صورت تری خالق نے نہان کی افسوس

آپ چمکے کب ہائے تجلائے رُخ نور احمد
مثل موسیٰ ہی تباہی دل و جان کی افسوس

کب سے مشتاق ہین ہم تیرے رسول عربی
عالم رویا مین صورت نہ عیان کی افسوس

تیری دلداری ہین آتے ہین یاد اے مونس
ہوش اُڑ جاتی ہی راحت ہی کہان کی افسوس

ناوک رنج و الم سے نہ ہین کیون مجروح
یاد ہی ہمکو سدا ابرو کمان کی افسوس

ابر نیسان سا برستا ہی ہمارا آنسو
چشم دو صدفی نے بھی دُر فشان کی افسوس

گریہ زاری سے سسکتا ہون بلک کر ایسا
چھاتی دھڑکا کرے جیون بُرق طپان کی افسوس

ہوش قائم تو نہین لوٹ گئی ہی فرحت
کیا کرون اب مین بیان شاہ شہان کی افسوس

ہچکیان بندھ گئین دم روک رہا ہی میرا
ذائقہ جاتی رہی ساری زبان کی افسوس

دل سمجھتا ہی کہان جتنا بوجھایا رو رو
کیسی قدرت ہی بیان تاب توان کی افسوس

غم دوری سے مجھے زور کیا یون نزلہ
گر گئے سب مرے دندان دہان کے افسوس

رو لو رو لو الوفرقات نبی مین یارو
آخر ہوتی ہی غزل میرے دیوان کی افسوس

یا شہ حلم و حیا لطف سے دکھلا دے رُخ
بس یہی آرزو ہی خرد و کلان کی افسوس

ہوئی جب حضرت نبی کی رحلت ہر ایک اصحاب یار روئے
گئی ز حسرت کی اونھون کی عشرت رہے تو رو رو پکار روئے
زمین زمان و فلک بھی روئے سب حور و غلمان ملک بھی روئے

اور عرش و کرسی تلک بھی روے غمون سے لیل و النہار روئے

جناب بوبکر و عمر و عثمان علی اور حسن و حسین و یاران
بتول خیر النسا بھی نالان شمار کیا بے شمار روئے

صدیقہ عائشہ بیبیان بھی غلام سارے اور بوندیان بھی
اور محرم رازامیان بھی پوشاک زیور اوتار روئے

ستون گھر کے جتنے تھے یارو کیک شماری مین اوتنے یارو
سوا دہ گھر کے اور کتنے یارو تمام در اور دیوار روئے

جلے تمامی وہان شمع ہو جو کرم پروانہ لاطمع ہو
سبھی خلق کے خلق جمع ہو کر دڑون لاکھون ہزار روئے

غم دالم کا بیان ہو کب ہی الغیاث الغیاث یارب
عرب کے غمخوار مرد و زن سب چمک کے سر بیقرار روگئے

بجاے مطرب ربابِ رنگ ستار اور جلترنگ مور چنگ
مثال اشرار سارے دل تنگ بطور بین و چکار روئے

عرض یون ہا تم مدینہ سارا فلک زمین مہر و مہ ستارا
ہو دنیا چھپ کر کے جیون غبارا مثال ابر بہار روگئے

زغسل کفنانی کی میت لحد مین فنا رکھے بہ تربت
بسر اور اگر دو خس فرقت دہ دوے جی برمزار روئے

بچشم نم ہی حیا بھی غمگین و دل تستی نہ جان کو تسکین
عوام خاص غریب و مسکین ہو زار زار رو نزار روئے

	مخمس قصیدہ مولانا صوفی علیہ الرحمۃ	

جبکہ دنیا سے کیے کوچ مرے شاہ امم مجکو سبحان کی قسم
تب سے تن من کو جلا خاک کیا آتش غم دل بریان کی قسم
کیونکہ اب فرقت مولی سے رہے جان مین دم دین و ایمان کی قسم
رو کے صدیق یہ کہتے تھے نہین جینے کے ہم چشم گریان کی قسم

	ایک دریا ہی کہ آنکھون سے ہے جاری اسم جوش طوفان کی قسم	

روح روحان کا بلا نسکا جان جان دل کا مکین شہنشہ تخت نشین
رہنما ہادی ہوا فخر امم دنیا و دین مالک شرع متین
بحر نبوت کا گہر مہر عجم تاج نگین بے بہا درّ ثمین
آج پوشیدہ ہوا وہ ماہ عرب زیر زمین غم میں ہی عرش برین
کرتے ہین حضرت جبریل و ملائک ماتم حور و غلمان کی قسم

درج مرجان صفا مخزن گنجینۂ وفا کان الماس فضا
سید و شاہ ہوا سرور مسکین و گدا لائق حمد و ثنا
جوہر سیف رضا شمع بقا نور ضیا کعبۂ قبلہ نما
شان میں جسکے کہ وارد ہوا لولاک لما ہادی وہی رہا
وہ تو زندہ وہان ورییان گئے ہین ہم درد ہجران کی قسم

ہاے افسوس صد افسوس یہ کیا حال ہوا غم کا بکمال ہوا
خواب و خور دور ہوئی آنکھون سے نیند گیا سخت اک داغ رہا
ایسا بے چینی و بیتابی نے لاچار کیا کرتے ہین آہ و بکا
دل پریشان ہی جو یاد آئی ہی وہ زلف دوتا سر مین سودا ہی بھرا
صدمۂ ہجر سے ہی حال ہمارا برہم سنبلستان کی قسم

نخل وحدت کا ثمر باغ جنان شاخ کا پھول بلبل حق کا قبول
صاف معبود کی درگاہ کا وہ اصل وصول اوس سے مقصد ہو حصول
جسکا کونین مین ہر وقت ہی مشہور نقول کیا لکھون اوس کا حال طول
آکے صدیقون نے دیکھا جو رخ پاک رسول بول اوٹھے ہو کے ملول
ساتھ مجکو نہ لیا چھوڑ دیا بہر الم شور افغان کی قسم

فیض خاتمیت کے تجھے تو جسے رب بہید اکیا دیکھ کر شیدا ہوا
پیچھے سب نبیون کی اس دنیا کو پھر بھیجدیا آگے تو جاری کیا
کلمۂ چند ذکر کا ہمکو پھر سوت دیا تو نے ای یار خدا!
قد بے سایہ جو تھا غیرت شمشاد ترا اوس سے محشر ہی بپا
سجدہ کرتے تھے جہان دیکھتے تھے نقش قدم سرو بستان کی قسم

صبر ایوب سے بیش اور فضل موسیٰ سے سوا درجہ آدم سے بڑا
کہین بڑھ چڑھ کے مراتب ہی ترا سب سے جدا ای شہ ابر سخا
منبع جود و الاحسان کا تو مجسمہ عطا شافع جرم و خطا
لب جان بخش ترا ہمکو جو تھا آب بقا لب عیسیٰ سے سوا

	خون دل پیتے ہین اب یاد مین اوسکے ہر دم لعل رخشان کی قسم	

ہو سکے کیا کہ ترا طور و کردار بیان گنگ ہے میرا زبان
قدسیان حور و ملائک سبھی غلمان جنان ہین فدا از دل و جان
جانین اوصاف حمیدہ ترا سب اہل قرآن غیر کو تاب کہان
حسن تھا تیرا عزیز دل ہر پیر و جوان تجھپہ عاشق تھا جہان

	مثل یعقوب کے ہجر مین ترستے ہین ہم ماہ کنعان کی قسم	

کرتے تھے حیف عمر فاروق و عثمان حیدر گئے تم چھوڑ کر جدھر
نہین یہ جانا مناسب تھا تمہین ساتھ ادھر کہو اب جائین کدھر
کون ہم سب کا کرے آپ کے مانند قدر روتے کہتے تھے ادھر
فاطمہ زہرا یہ فرماتی تھین ہو واے پدر کچھ نہ کی مجھپہ نظر

	غش پہ غش آتا ہی بستر پہ پڑی ہون ہر دم دل نالان کی قسم	

اپنے نانا کے لیے شبر و شبیر غم مین روکے تھکے ہین حسنین
کیا کہ سمجھاؤن و نہین دل تو مرا بھی نہین جبکہ وہ عین نہین
ہوش جاتا ہی رہا ہی مرا ایک لخت نہین جان جائیگا یقین
ناز برداری حسنین کو اب کوئی نہین ہین وہ معصوم حزین

	کون جنت کا بھلا میوہ منگا دے ہمکو باغ رضوان کی قسم	

زندگی مین نہین رہا باپ کا کچھ حکم عدول جب سے سدھارے رسول
نہ ہنسین مرتے تلک اور نہ کی بات فضول نہ گئین باپ کو بھول
دھیان رکھتی تھین کچھ اپنا نہ غذا کے حصول کیا خس و خار ببول
چھ مہینے تلک اس غم مین رہین جبکہ ملول ہو گئین زار بتول

	گر گئین عالم ہستی سے سفر سوے عدم غم نہان کی قسم	

ہو گیا آنکھوں میں انصاروں کے اندھیر جہان اشک نہروں سا رواں
آہ و واویلا مچا ہو گئے سب نالہ کنان اور جو بیبیاں تھیں ان پہ زمان
اونکے قد سیدھے بیکیک غم سے ہوئے شل کمان حال ایسا تھا یہان
ہائے حسنین کا رونا و بعد شور و فغان کیجیے کیسے بیان

کہتے تھے کوئی نہیں سر پہ ہمارے اسدم سر سلطان کی قسم

سب کی جاتی رہی فرقت حضرت سے خوشی نہ عجب از العطشی
غش کا عالم ہوا ہر طرف سے اور بیہوشی اور جو تھے وان قریشی
کیسے طیور بنے نادر سباع اور وحشی ہوئے دیوانہ وحشی
عاشق زار محمد کا بلال حبشی کرتا تھا نالہ کشی

کہتا تھا خاک میں سویا ہی وہ خورشید عجم ماہ تابان کی قسم

کون ہوویگا ہوا ہی نہ محمد کے مثال اوسکا ہے مجکو خیال
جس طرح حق نے دیا تھا اوسے خوبی و جمال ویسا ہی جاہ و جلال
جسکے رخسار سے شرمندہ رہا بدر ہلال جب ہوا اوسکا وصال
اب مدینے میں نہیں رہنے کا افسوس بلال دل پہ ہے رنج کمال

شام جاویگا اسی رات کو اب کشتۂ غم زلف جانان کی قسم

گیا جب چھوڑ کے بندوں کے تئیں رب کا صنم نہ ہو پھر کیونکہ الم
اپنی امت پہ بہت اوسکا تھا الطاف و کرم جسکے باعث تھا بھرم
مرتے دم تک ہی وہ کہتا رہا امم ہی امم تھا عجب عالی ہمم
بعضے اصحاب زمین پر جو پڑے تھے بیدم یہ وہ کہتے تھے ہم

نہیں جنبش میں خاک سے جوں نقش قدم چرخ گردان کی قسم

جسکو کرتے تھے فلک قدسیان جھک جھک کے سلام بلکہ ہر خاص و عام
بیت اقصے میں ہوا سارے پیمبر کا امام ہے وہی ارض انام
اوسکو اسواسطے ہی کہتے ہیں سب ماہ تمام مہر و مہ جسکے غلام
لب اعجاز نما سے جو وہ کرتا تھا کلام مردے جیتے تھے مدام

ہائے جیتے ہیں اوسکے غضب ہے مرے جانے میں ہم آب حیوان کی قسم

جانتے گرچہ کہ آویگا یہ ہم سب پر زوال - پیشتر کرتے سوال
ہمکو تم چھوڑ کے مت جائیو بے وصل وصال - آئی نہی خیال
ہو چکا انہونہیں بچنا یہ دنیا میں محال - رکھیں دلکو کہ سنبھال
غم سے لاغر ہے ہر اک فرد بشر مثل ہلال - سب کو ہے رنج و ملال

گشتہ جنبش ابروے نبی تھا عالم - تیغ برّان کی قسم

کیونکہ میں دل کو سنبھالوں رکھوں چھاتی پہ حجر - پھٹ گیا میرا جگر
جیسا اُٹھنے کا نہیں سینے سے وہ داغ قمر - ویسا مجکو ہے قہر
پتلی آنکھوں کا مرے پتلا سا وہ نور نظر - سیکیان مجل بصر
عائشہ کہتی تھیں اس گھر میں رہونگی کیونکر - گھر ہے زندان سے بتر

عکس رخسار سے تھا اوسکے یہ گھر باغ ارم - گل خندان کی قسم

لامکان اوسکا مکان عرش بریں خاص مقام - خوب سے پایا ہے انعام
شامل اسم خدا جسکا سبھی لیتے ہیں نام - رات دن صبح و شام
رتبہ بخشا ہے اوسے ایسا ہی رب تا بہ قیام - سارے عالم پہ ہے نام
میری آنکھوں میں تصور ہی پھرتا ہے مدام - روز رونے سے ہے کام

قد ہوا مثل کمان بار غم شاہ سے خم - تیر مژگان کی قسم

کس سے میں بیان کروں رنج و محن کا مذکور - دل ہوا شیشہ سا چور
رو رو آنکھوں سے مرے اشک کی اچھلی بجھ ڈوب جاؤنگی ضرور
گرچہ دنیا میں اہو نے کسی طور قصور - کہوں میں کسکے حضور
مجھے دوری جو نہ تھی زیست میں اوسکو منظور - ہوا مجھ سے وہ دور

میرے ہی گھر میں ہوا دفن شہنشاہ امم - اوسکے احسان کی قسم

اسطرح تڑپا کیے جان چلے خستہ دلان - جسطرح برق طپان
خاک اوڑاتے ہی رہے سر پہ وہان خرد و کلان - جیسا آتش کا دھوان
ماتم انگیز جیا کیون نہو سارا جہان - جب گیا شاہ زمان
صوفی خستہ بس اب دل کو نہیں تاب و توان - سخت تر ہے یہ بیان

چشم خامہ ہے رواں اشک سیہ سے پیہم - ابر باران کی قسم

رولایا دونوں عالم کو دلا اصحاب کا زاری
فراق شافع عصات مین احباب کا زاری
رسول اللہ جب رحلت کئے دنیا سے جنت کو
کیا دل خستہ بیٹون کا چاک شیخ و شاب کا زاری
نبی اللہ کی فرقت عزیز و جانے ماتم ہی
قیامت کر دیا ظاہر دل بیتاب کا زاری
پڑے ہی چین کب ارض و سماکے رہنے والون کو
مچایا دھوم محشر ماہی و مہتاب کا زاری

کیا ہی سنبل بیجا کو گلشن مین جیا ٹکڑے
بہ ہجر گیسوے مختار مشک ناب کا زاری

تربت پہ نبی کے جلد صبا تو اوڑھا دے چادر پھولون کی
جنت کے چمن سے گوندھ نیا تو بچھا دے چادر پھولون کی
گوندھتے چادر حور پری مین شام و سحر از بہر نبی
باغ جنان سے اب بھی سما تو منگا دے چادر پھولون کی
آنکھین ملون قربان کرون دل بادا وڑاؤن مرقد پر
تک روضۂ رضوان خوب صفا تو بنا دے چادر پھولون کی
ای شمس چمن سے مس جا کے بس ہوش خرد کو سنبھال ذرا
محبوب خدا کے مزار پہ جا تو سجا دے چادر پھولون کی
بھیجا ہی خدا نے زرین گل کی بنا کے چادر حورون سے
ای زائر تربت نور خدا تو بڑھا دے چادر پھولون کی
تو بہر مزار نبی کریم ای نسیم سحر از لطف و عطا
اک تازہ و تر مجھے خلد برین کا تو لا دے چادر پھولون کی
روضے پہ نبی کے چل کے لبعد شادابی درحت اور بہ سرور
بس سر کو جھکا کے ادب سے جیا تو چڑھا دے چادر پھولون کی

مخمس بر غزل شاعر بے بدل مولانا کفایت علی کافی مرادآبادی

ہوئی حضرت کی رحلت جب بہت شمس و قمر روئے
سما کے دوازدہ برج اختران شام و سحر روئے
دو صد فی چشم سے ہر اک چو نیسان گوہر روئے
ستون کی دیکھ کر حالت صحابہ سر بسر روئے
تمامی حاضران مجلس خیر البشر روئے

زمین و آسمان تھے دو عالم خاکی و نوری
مقیمی اور سیاح و برات و نوشہ و کوری

تڑپنے تھے جہان کے جو تہان پر باعث دوری — رولایا جبکہ چوب خشک کو حضرت کی مہجوری

کہو پھر عین عبرت سے نہ کیونکر ہر بشر روئے

اور جتنے تھے سباع و دود وحوش وطیر بھی ساری — غرض ہجدہ ہزار عالم نہایت آہ و زاری
قیامت خیز آفت آن سبھون پر ہو گیا طاری — سُنی جب اوس ستون عاشق بیتاب کی زاری

رسول اللہ کے اصحاب کیسے کسقدر روئے

کوئی کہتا تھا ای مولا کوئی کہتا تھا ای حضرت — ہمون کو بیوسیلہ کر گئے تم چھوڑ کر الفت
ہمارے اس یتیمی پہ کریگا کون اب رحمت — کوئی ایسا نہ تھا اوس بزم مین جسپر نہ تھی رقت

بہت رو کے بہت روئے نہایت بیشتر روئے

الم کے کھیت مین تخم و محن کے تخم بونے کا — ہوا ہر وقت ابر آنسون سے چہرہ دھونے کا
کہان امید پھر باقی فصل تیار ہونے کا — بھرا جاتا ہی آنکھون مین وہ عالم اونکے رونے کا

کہ کس کس طرح سے اصحاب با سوز جگر روئے

ہوا تھا جیون خوشی زائد بوقت اونکی ولادت کے — ہو اغم اوس سے بیشی لیکہ یہ جا نکاہ رحلت سے
بجایا دو دنیا یہان دو چوب نوبت کے — اودھر گرم فغان تھا وہ ستون مسجد کی فرقت سے

اودھر یہ شدت فرقت سے با صد چشم تر روئے

خدا کے کارخانہ مین کسے طاقت کہ مارے دم — ہزارون تھک گئے سمجھ کچھ پھر کیا کرین تم ہم
کبھی ذرہ خوشی ہی تو سدا سر پر ہی کوہ غم — ستون نے یہ کئے نالے کہ چشم حال سے اوسدم

شجر روئے حجر روئے سبھی دیوار و در روئے

گئے تو کیا ہوا حضرت نشانی اونکا قرآن ہی — سدا اونکی حدیثون پر مرا قربان دل و جان ہی
درود اور کلمہ طیب وظیفہ ورد ہر آن ہی — رسول اللہ کی الفت مجھ عین ایمان ہی

فراق مصطفےٰ مین اہل ایمان عمر بھر روئے

مجھے جب یاد آتا ہی تبسم روے خندان کا — تو مین بس بھول جاتا ہون وہ گل کھلنا گلستان کا
کہان رتبہ دو لب سے آپ کے لعل بدخشان کا — تصور آگیا رونے مین جب لمعان دندان کا

تو مشتاقان دندان نبی سلک گہر روئے

یمن کے جو عقیق یکیک اور ہر یاقوت شہرت تھے — وہ رنگت دیکھ کر اونکی تعجب اور حیرت تھے
یکیک کوڑی کو سستے تھے جو مہنگی مین گر تھے — لب لعل مبارک کے جو مشتاق زیارت تھے

ایسی غفلت مین کہان یہ تھی مسلمانی ہی

ای عزیز وہ زلیخا مری دلخواہ نہین
جسکی آنکھون و جگر سے اشک او رآہ نہین
بند جو چشمہ ہی اوس چشمہ کی پھر راہ نہین
سنگ دل ہی وہی جس دل مین تری چاہ نہین

پیاسا جس چاہ کا بھی یوسف کنعانی ہی

شوکت و حشمت و بل عزت و حرمت مین شریک
رحمت و مہر و کرم نعمت و عظمت مین شریک
مشکل و قہر و بلا آفت و زحمت مین شریک
شکر کر لیسے نبی کی ہوا امت مین شریک

سارے مخلوق مین جسکا نہ کوئی ثانی ہی

با حیا خوب سا دامی ہی ترا وہ خادم
نام نامی مین بھی نامی ہی ترا وہ خادم
بلکہ ہر کام مین کامی ہی ترا وہ خادم
عرصۂ حشر مین حامی ہی ترا وہ خادم

شان مین جسکے نزول آیت قرآنی ہی

ہجر مین حضرت نبی کے دل سے رونا چاہیے
گل سا چہرہ شبنم آنسو سے دھونا چاہیے
رو رو آنکھین ڈھل پڑین جب مس کے سونا چاہیے
ہاتھ آوے کیمیا تو کچھ کیا سونا چاہیے
اندنون جاتی رہی ہی موسم فصل بہار
کشت دل مین تخم غم دن رات بونا چاہیے
ہم رہین غافل پڑے اور وہ ہمین ڈھونڈے سدا
گر ملا شو تو اوسے اپنے کو کھونا چاہیے
ایسا ویسا کیا اوٹھاتے پھرتے ہو پتھر و خاک
بوجھ عشق احمدی با شوق ڈھونا چاہیے
سحر و افسون کی سدا فاسق کو رہتی ہی تلاش
عاشق صادق کو پھر کیا جادو ٹونا چاہیے
ہر زمانہ مین بدون کا اول و آخر برا
ظاہر و باطن مین نیک اچھا ہونا چاہیے
تھام دامن یار کا یون کس کے جیون جائے و نہ چھوٹ
معتکف عمری کو اک مسجد کا کونا چاہیے

یہ حیا سرمد کو ہیگی ایک سان ماتم خوشی
گرم و سرد اچھا برا ہونا نہونا چاہیے

غزل فاتحہ
قصیدۂ اخری بمستزاد یعنی خاتمۂ کتاب

یارب یہان تم کھلا یا جبر و مد سے خدائی   افسوس صد افسوس
افسوس صد افسوس محمد کی جدائی   افسوس صد افسوس
گم ہو گئی یکبارگی اب شاہی گدائی   ہی حیف ای بھائی

چون کلک جگر چاک سُن احمد کی دُعائی افسوس صد افسوس
یہ ماہ ربیع اولی مین پیدا ہوے حضرت کیا دل کو تھی فرحت
ہی آج یہی بارھوین تاریخ مین رحلت افسوس صد افسوس
ہیہات ہی ہیہات ہی ہیہات ہی یارو دن کاٹ لو رورو
واحسرتا واحسرتا ای میرے عزیزو افسوس صد افسوس
مرنے کا فقط نام یہان ظاہرا ہیگا بل ماہر ا ہیگا
سمجھو تو وہان جنے کو گھر ظاہرا ہیگا افسوس صد افسوس
یارا اپنی ہی جا یار سے ملتا ہی ہمیشہ ہی اونکا یہ پیشہ
یان گل کے سا کیون چاک ہو دل ریشہ بریشہ افسوس صد افسوس
ہین آپ وسیلہ مجھے جنت کو لے جاوین کوثر بھی پلاوین
کس واسطے پھر ہجر کے آتش سے جلاوین افسوس صد افسوس
گمراہ وضلالت کے طریق اونسے ہوے دور اب کیسے یہ دستور
یکبار گی وہ نظرون سے جو ہو گئے کافور افسوس صد افسوس
اُمید قوی ہیگی جب ہو روز قیامت اونکی ہی شفاعت
پھر کاہے کو جنت کیلیے توڑے رفاقت افسوس صد افسوس
عصیان سے گران بار ہون ہین آپ وسیلہ اور کیا دون وسیلہ
گذرے ہی یہان کس لیے پھر رنج وعلیلہ افسوس صد افسوس
تعریف وثنا جسکی ہی سُن وطاہا مین ہم سب کے رہا مین
کس واسطے پھر ہم رہین دن راتا ہامین افسوس صد افسوس
پڑھنے کو کتابون کے مجھے شوق ہوا تھا آنکھون سے دکھا تھا
یاد آئی کسی شعرا نے اسطور لکھا تھا افسوس صد افسوس
گر زیر زمین خاک مین آن نور خدا ہی یعنے وہ گڑا ہی
افلاک سے تو ارض کا بس رتبہ بڑا ہی افسوس صد افسوس
یان سبکو ضرورت ہی یہی خاک مین جانا ہمار ہو لینا
نادان ہو جاہل ہو سیانا ہو یا دانا افسوس صد افسوس

ای محفل میلاد کے ہر ایک برادر اب حال ہی ابتر
کیا لوٹ گئی آج سے یہ رونق برتر افسوس صد افسوس
میرا ابھی یہین سے ہی ختم عرض وسلامی اور کلمہ کلامی
اس بزم کی برکت سے تھی حضرت کی غلامی افسوس صد افسوس
والانہ اگر کوچ کیے دار فنا سے کوئی جور وجفا سے
پھر بار شما سب کا ہی امید لقا سے افسوس صد افسوس
اللہ کرے اوس جا بھی محفل کا ہو سامان قربان ہون قربان
ارمان ہی ارمان ہی ارمان ہی ارمان افسوس صد افسوس
اس سال سے اوس سال تک باقی ہی اگر جان ای سارے مسلمان
تو بزم کے حاصل ہون یہی بھول ہی بان افسوس صد افسوس
اسوقت سبھی دل کو تیغ کر کے سنبھل جاؤ کوئی طور بہل جاؤ
گھر بیچ رہو چاہے یا صحرا کو نکل جاؤ افسوس صد افسوس
کہتا ہی بس عبدالمجید اب کر کے یہ زاری ہر خستہ و خواری
حضرت کی جدائی تو مجھے جان سے پیاری افسوس صد افسوس
وہ شہ کی جدائی کا بہت بار رہا ہون دل تھام رہا ہون
ہو منفعت اب مجکو یہین نقصان سہا ہون افسوس صد افسوس
ہی یہین سے جیا دوازدہ محفل بھی تمام دو جگ مین ہی ماتم
اور ایک مناجات تو لکھ آخری منظم افسوس صد افسوس

مناجات بدرگاہ حضرت قاضی الحاجات

یا الٰہی التجا اوس مصطفےٰ کے واسطے | مستجب ہو یہ دعا اوس مصطفےٰ کے واسطے
یا الٰہی سب کہین آمین یان مجلس تمام | اپنا اپنا ہاتھ اوٹھا اوس مصطفےٰ کے واسطے
یا الٰہی شکر ہی درگہ مین تیری بار بار | خاص احمد مجتبےٰ اوس مصطفےٰ کے واسطے
یا الٰہی ہو درود حضرت کے اصحاب آل پر | اور تحیت بار ہا اوس مصطفےٰ کے واسطے
یا الٰہی اہل بیت حضرت کے جو اون پر سلام | اور جتنے اقربا اوس مصطفےٰ کے واسطے
یا الٰہی اونکی دختر خاص بی بی فاطمہ | ہو درود اون پر لبا اوس مصطفےٰ کے واسطے

یا الٰہی چاردہ معصوم اور افضل امام — دوازدہ جو پیشوا اوس مصطفےٰ کے واسطے
یا الٰہی حضرتِ حسنین اور باقر علی — جعفر و موسیٰ رضا اوس مصطفےٰ کے واسطے
یا الٰہی عسکری و یا نقی و یا تقی — کاظم و زین العبا اوس مصطفےٰ کے واسطے
یا الٰہی پیر و مرشد عاصیون کے دستگیر — غوث الاعظم رہنما اوس مصطفےٰ کے واسطے
یا الٰہی آخری کے دین پناہ صاحب ولا — مہدی ہادی ہدا اوس مصطفےٰ کے واسطے
یا الٰہی ہینگے حنفی حنبلی اور مالکی — شافعی مذہب بعا اوس مصطفےٰ کے واسطے
یا الٰہی خاص تیرے چار مقبل ہین ملک — ہی تفصل نامہا اوس مصطفےٰ کے واسطے
یا الٰہی جبرئیل ایک اور میکائیل ایک — پاک یکتا با صفا اوس مصطفےٰ کے واسطے
یا الٰہی ہینگے عزرائیل و اسرافیل دو — نیک خصلت با وفا اوس مصطفےٰ کے واسطے
یا الٰہی ان سوا اور ہین ملائک بے شمار — قدسیانِ خوش لقا اوس مصطفےٰ کے واسطے
یا الٰہی حور و غلمان جن و پریان و قصور — سب کو تو پیدا کیا اوس مصطفےٰ کے واسطے
یا الٰہی ہین سوا لک بیش و کم پیغمبران — اولیا اور اتقیا اوس مصطفےٰ کے واسطے
یا الٰہی اون سبھون پر الصلوٰۃ والسلام — مرحبا ہو مرحبا اوس مصطفےٰ کے واسطے
یا الٰہی مہر و مہ اور اختران لیل و نہار — شش جہت ارض و سما اوس مصطفےٰ کے واسطے
یا الٰہی اربع عنصر آب و آتش خاک و باد — خوبیان حسن و ضیا اوس مصطفےٰ کے واسطے
یا الٰہی تو شریعت اور طریقت معرفت — اور حقیقت بھی کیا اوس مصطفےٰ کے واسطے
یا الٰہی عرش و کرسی لوح و محفوظ و قلم — کل ترا قدر و قضا اوس مصطفےٰ کے واسطے
یا الٰہی مصحف و توریت و انجیل و زبور — ہی ترا بھیجا ہوا اوس مصطفےٰ کے واسطے
یا الٰہی اور صحیفہ جتنا ہی ترا کلام — کتنے نبیون کو ملا اوس مصطفےٰ کے واسطے
یا الٰہی ابتدا سے انتہا تک بے حساب — ہی عجب قدرت ترا اوس مصطفےٰ کے واسطے
یا الٰہی پل صراط و کوثر و میزان عدل — منصفی دار القضا اوس مصطفےٰ کے واسطے
یا الٰہی خانوادا چودہ ہی اور چار پیر — سالکانہ واسطا اوس مصطفےٰ کے واسطے
یا الٰہی کلمہ و روزہ نماز و حج زکاۃ — فرض واجب ہو ادا اوس مصطفےٰ کے واسطے
یا الٰہی بادشہ اسلام کو دے مرتبہ — دین قائم جابجا اوس مصطفےٰ کے واسطے
یا الٰہی گمرہون کو کر ضلالت سے الگ — بد سے سب کا دل پھرا اوس مصطفےٰ کے واسطے

یاآلٰہی بازیٔ شیطان سے محفوظ رکھ — دین و دنیا ہو بھلا اوس مصطفےٰ کے واسطے
یاآلٰہی جتنے ہینگے مومنین و مومنات — ہو عفو اونکا گناہ اوس مصطفےٰ کے واسطے
یاآلٰہی کر تفاوت سب کے دل سے درد و غم — آفتان اور ہر بلا اوس مصطفےٰ کے واسطے
یاآلٰہی قہر ہا مرگ فجاوت سے بچا — دور ہو مرض و وبا اوس مصطفےٰ کے واسطے
یاآلٰہی مومنون پر آگ دوزخ ہو حرام — اونکو کر جنت عطا اوس مصطفےٰ کے واسطے
یاآلٰہی محفل میلا دسے جو خوش ہے — رتبہ اوسکا دے بڑھا اوس مصطفےٰ کے واسطے
یاآلٰہی پڑھنے سننے والے جو مولود کے — اونکو ہو برکت سدا اوس مصطفےٰ کے واسطے
یاآلٰہی آل دے اولاد دے لاولد کو — ہو خوشی اونکو سدا اوس مصطفےٰ کے واسطے
یاآلٰہی جنکے زندے بال بچے ہین تمام — اونکو بھی خوش رکھ سدا اوس مصطفےٰ کے واسطے
یاآلٰہی رانڈ و بیوہ دکھ مین جو رہتی ہین سب — سکھ اونھین دے تو سدا اوس مصطفےٰ کے واسطے
یاآلٰہی یعنے جنکے کر گئے شوہر قضا — اونکی تو عزت بچا اوس مصطفےٰ کے واسطے
یاآلٰہی رحم کر کے علم دے لاعلم کو — ہو دین احمق نما قلا اوس مصطفےٰ کے واسطے
یاآلٰہی دے تو برکت دن کو دن روزی بڑھے — جو کہ نوکر ہین سدا اوس مصطفےٰ کے واسطے
یاآلٰہی اور جو جو کرتے ہین روزی تلاش — اونکو بھی روزی دلا اوس مصطفےٰ کے واسطے
یاآلٰہی خیر کر راہی مسافر کی ہمیش — پھرتے ہین جو جا بجا اوس مصطفےٰ کے واسطے
یاآلٰہی دکھ کے مارے جو پھرین دیوانہ ہو — اونکا بھی مطلب بر آ اوس مصطفےٰ کے واسطے
یاآلٰہی پیشہ ور دوکاندار ان ہین جو نیک — دے نفع اونکو بتا اوس مصطفےٰ کے واسطے
یاآلٰہی جنکا رہتا ہی سمندر مین جہاز — پار تو بیڑا لگا اوس مصطفےٰ کے واسطے
یاآلٰہی اس طرح سے اور جتنا کاروبار — سب مین سب کو ہو نفع اوس مصطفےٰ کے واسطے
یاآلٰہی جو ہمیشہ مرض مین ہین مبتلا — اونکو تو کر دے بھلا اوس مصطفےٰ کے واسطے
یاآلٰہی ابر برسے جا بجا موسم کے وقت — کشت ہو نشو و نما اوس مصطفےٰ کے واسطے
یاآلٰہی ہر طرح کا سن بہ سن غلہ پھلے — ہووے ارزانی صدا اوس مصطفےٰ کے واسطے
یاآلٰہی قرضدار ہینگے جو پھر اونکا بھی — قرض ہو اونکا ادا اوس مصطفےٰ کے واسطے
یاآلٰہی قیدیان بھی قید سے ہو وین خلاص — جائے اونکا دن غنا اوس مصطفےٰ کے واسطے
یاآلٰہی جتنے ہینگے رحم دل منصف مزاج — ہووے عالی اونکی جا اوس مصطفےٰ کے واسطے

یا الٰہی جو ترے محبوب کے رہ سے پھرے
اوسپہ لعنت ہو سدا اوس مصطفےٰ کے واسطے

یا الٰہی جو کہ نفرت چار یارون سے کرین
اونکا منھ تو کر سیاہ اوس مصطفےٰ کے واسطے

یا الٰہی اور جو دشمن ہین دین کے وہابیان
اون سبھون کا دل پھرا اوس مصطفےٰ کے واسطے

یا الٰہی ہینگے جتنے بوجہل سے کافران
خاک مین اونکو ملا اوس مصطفےٰ کے واسطے

یا الٰہی رہگیا جو اور دل کا مدعا
نا نگوان مجمع دعا اوس مصطفےٰ کے واسطے

یا الٰہی مین بھی اک ناچار عصیان کا رہون
معاف ہو میری خطا اوس مصطفےٰ کے واسطے

یا الٰہی کب ادا ہو شکر و احسانی ترا
جان و دل میرا فدا اوس مصطفےٰ کے واسطے

یا الٰہی ہر گنہ جو سخت وہ مین نے کیا
اب پناہ تیرا لیا اوس مصطفےٰ کے واسطے

یا الٰہی معاف کر توبہ کیا توبہ کیا
طرف حق کے دل دیا اوس مصطفےٰ کے واسطے

یا الٰہی مین کیا ہون بہت دکھلاویگا کام
کر مجھے تو بے ریا اوس مصطفےٰ کے واسطے

یا الٰہی تو غنی ہی اسم تو ہو الغنی
دے مجھے دولت سرا اوس مصطفےٰ کے واسطے

یا الٰہی آل اور اولاد پر میرے مدام
رحم ہو تیرا سدا اوس مصطفےٰ کے واسطے

یا الٰہی میرے بھائی بند پر تو مہر کر
اور جو ہین آشنا اوس مصطفےٰ کے واسطے

یا الٰہی ابتدا سے انتہا تک اسکا سب
کر قبول حمد و ثنا اوس مصطفےٰ کے واسطے

یا الٰہی ہی غزل ردیف وار ہی تین سو
اور کئے شعر ہی جدا اوس مصطفےٰ کے واسطے

یا الٰہی بارہ محفل نظم اور نثرون کے بعد
خاص مولود یک کیا اوس مصطفےٰ کے واسطے

یا الٰہی فاتحہ کا یک غزل بھی ہفت بیت
اسکے آخر مین لکھا اوس مصطفےٰ کے واسطے

یا الٰہی اوسکے نیچے منتظم تاریخ تین
سال و ماہ و روز ہا اوس مصطفےٰ کے واسطے

یا الٰہی سنہ ہجری عیسوی عملی برس
ہی نوشتہ بر ملا اوس مصطفےٰ کے واسطے

یا الٰہی آیۃ الکرسی الحمد و قل درود
اور الم نشرح لگا اوس مصطفےٰ کے واسطے

یا الٰہی گیارہ گیارہ مرتبہ یہ سب ہو نذر
نیاز خیر الفاتحہ اوس مصطفےٰ کے واسطے

یا الٰہی بعد اوسکے نعمت عظمیٰ کھلا
شیر اور شربت پلا اوس مصطفےٰ کے واسطے

یا الٰہی نعت کا مخزن ہی یہ دیوان مجید
منفعت ہو با حیا اوس مصطفےٰ کے واسطے

کہو پہلے بسم اللہ یارو زبان سے نبی کا میرے آج یان فاتحہ ہی

صد اقل کی آتی ہی یون لا مکان سے نبی کا مرے آج یان فاتحہ ہی

ہی یہ بزم مولود جاے تبارک خدا جسکو فرما چکا ہی مبارک

بزرگی مین ہی بزجہ کے باغ جنان سے نبی کا مرے آج یان فاتحہ ہی

پڑھین حمد جو اور ثنا خوان مین علیان ملا تہنیت گو تحیت کے زخوان

درود صلوات آوے پیغمبران سے نبی کا مرے آج یان فاتحہ ہی

بھلا کیا حقیقت ہی تم ہم نوا انسان کہا مرحبا ذات پر جسکے رحمان

بوقت ولادت صفا آسمان سے نبی کا مرے آج یان فاتحہ ہی

خدایا محمد نبی مصطفے پر تو بھیجا ہی آگے بھی پھر مجتبے پر

سلامون کا سوغات بھیج آسمان سے نبی کا مرے آج یان فاتحہ ہی

جو ابات قرآن پڑھے فاتحہ مین جو قرأت غزلان سنی نعتیہ مین

قبول ہو صحیح جو ہوا قاریان سے نبی کا مرے آج یان فاتحہ ہی

حیا کا بھرو سادہ شاہ زمان سے شب و روز تحسین حیا نا توان سے

حیا کا ہی قاصر زبان وہ بیان سے نبی کا مرے آج یان فاتحہ ہی

تواریخ کتاب سنہ ہجری قدسی

بامنفعت ہوا ہی حیا کا رمن نظام ہاتف سے سال ہجری مین خبار جیسل سن	مولود فیض احدی انجام و انصرام عبد المجید نعت کا دیوان کیا تمام

تواریخ ایضاً سنہ عیسوی

بست ہفتم شہر رمضان روز دو شنبہ سعید بعد صلوات الفجر بس یعنے الصبح کے وقت	احد کے دوکان کا سودا گنج احمد سے خرید سال ہجری کے موافق قفل ایمان کی کلید

یانزدہ ماہ ڈسمبر عیسوی تاریخ مین
ای حیا یہ ختم ہی بامنفعت دیوان مجید

تواریخ سنہ عملی

العبد عبد المجید خان جب وہ شاہ کملی کا دفتری ہی نکال تقویم کی کتابین لکھایان زیچہ ساحبابین مہینا اگہن مین نگلی گن گن شماری من عین بچیس تیغ دن	منفعت الحیا بہ ثوب تو برج حملی کا مشتری ہی یہ ہند و سینہ ہوا اور سینہ نجوم رملی کا مشتری ہی ہزار دو صد اتھتر ابجد برس یہ عملی کا جنتری ہی

لولاک لما خلقت الافلاک

یا رسول اللہ تعظیماً | تحیۃ والصلوات وتسلیماً

منتخب نعتیہ نامی یعنے مولود النبی

نسخہ نو مشہور شد ازدہ ۱۲ دو مجلس تکشیتی

این مجیدی رسالہ مثل دریا | منفعت الحیا و نور ضیا

چھاپہ خانہ منشی نولکشور مین باصد زور نب چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

چون قلم آید بدست اول خدا خواہم نوشت — بعد ازان نعت محمد مصطفٰے خواہم نوشت
زین سوائے اسم ہا اصحاب رابعہ باصفا — بوبکر فاروق عثمان مرتضٰے خواہم نوشت

منفعت بر فدوی از گنجینۂ دیوان مجید
صرف مولود المعظم باحیا خواہم نوشت

اما بعد عاجز شکستہ بال فدوی حسین متوطن بلیاپال علاقہ ضلع بایسر بخدمات صاحبان نکتہ رس معنی و دقیقہ شناس معنوی عرض پرداز ست کہ عزیز از جان منشی المناشی مولوی بھونیہ عبد المجید خان المتخلص بمنفعت الحیا نسخۂ نعتیہ دیوان مجید بعبارت عربی و فارسی و اردو کہ مضمونش مالامال از فصاحت و بلاغت و قابل پسند ارباب ہنر و مقبول نظر جمہور انام ست بخیال شروع از تاریخ اول و اختتام تا تاریخ دوازدہم شہر ربیع الاول تصنیف نہ تحریر فرمودہ اند بمقتضائے

ابیات

میان عبد المجید اند خوب شعرا — مثل شمس یمن او فلک ستارا
نثر برجستہ گفت نظم و نجیب — بدیوان حمد رب نعت نبی را
ز دل فدوی حسین او را دعا کن — جزاک اللہ فی دارین خیرا

نگر حقیر بلحاظ اینکہ اگر احدے متنفسے از زمرۂ اہل اسلام سنت جماعت بنشاء تقریب محفل میلاد

معظم روزے دارند چرآئینه بصحیح وجه من الوجوه از ابتدا تا انتها انجامش ممکن ندارد بنظر بر آن خاکسار باتمزاج مصنف موصوف از جمله کلیات دیوان فقط روایات وتذکرات مولد شریف جناب پیغمبر خدا صلعم وچندے غزل برمحل بجاہاے موقع که براے محفل روزے وافی وکافی باشد بانتخاب فراہم آورده مسمی منتخب نعتیه مجلس یکشبی نام نهاده داخل نمودم وہم عاجز از طرف خود درآخر ہی صرف مناجاتے و تواریخے بعبارت اردو ترتیب داد حق سبحانه جلشانه وعم نواله قاریان وسامعان ومؤلف مجموعه الفراہم منتخب ہذا رامور ثواب اجر عظیم ومژده فخیم گرداناد ومصنف دیوان مجید معروف المولد شریف رابعمر خضری وطالع سکندری وسعادت دارین ابدی ومفاخرت کونین سرمدی رساناد بحرمت الامجاد بالنون والصاد فقط

یارب صل وسلم دائما ابدا — علی نبیک خیر الخلق کلهم

بھیج ہمیشه سلام تحفه درود — لسپنه ہر ترہنی پیارے معبود

بسم الله الرحمن الرحیم

منتخب نعتیه

بیا ساقیا اولاً آخراً — ہو وه اصل حق کا میں نادرا

پیوں جبکه ہو اوس سے شنبلی — کھلے راز مجھ پر خفی والجلی

لکھوں تب میں توحید سبحان کا — غفور الرحیم اور رحمان کا

الحمد لله غفور الرحیم — ثنا مین ہی جسکے الف لام میم

بیان باحیا قل ہو الله احد — که نام اوسکا ہیگا الله الصمد

اور ہی لم یلد پھر اوسی کا ہو ذات — نه رکھے ولم یولد والاصفات

لم یکن له ہو غفور الرحیم — کفوا احد وه ہمیشه مقیم

سمیع بصیر و لطیف الخبیر — رکھے بارے مختار ہی وه قدیم

صفت جسکی ہی سوره رحمان مین — اور ہر سوره کے بیچ قرآن مین

کیسے ہوگی طاقت لکھے حمد رب — جو کن کہ گیا پل مین قدرت عجب

وه بولا ہی نیکون کا لفظ بھی — ہو آخر قیامت کو وه لفظ بھی

یه قدرت سکت جسکی ایسا ہی ہی — زبان اوسکی جسدن مین گونگا ہی ہی

اگر صفت [illegible] — [illegible]

یہ ارض و سما سارا کاغذ بنے
تمامی خلائق لگین لکھنے

نہ ہو تب بھی حمد الٰہی بیان
پھر اسمین مجھے ہیگی طاقت کہان

نعت سرور کائنات علیہ الصلوات کی

پلا مجھکو ساقی شراب طہور
لکھون نعت احمد ز طبع سرور

نبی مصطفٰے نام صلّ علا
قلم جسکے تئین سر جھکاتا چلا

تو بر حق محمد رسول خدا
مرا جان و دل تجھپہ ہر دم فدا

کیا مید انجکو بزرگی سے رب
لکھون نسخہ بستان سعدی سے اب

کہ از بوستان سعدی پاک باز
لگے چند بر دم زبہر نیاز

نہ او سکے پینے سے کچھ عیب عار
وہ بل جائے خوبی کا ہی اور بسیار

کہ جب تخم از باغ کہنہ تمام
نئے باغ مین بووین لا خاص عام

تو ہو نو چمن کا عجائب نصیب
ہر اک پھول سے ہووین خوش عندلیب

اسی نسخہ سے چند بیت اب یہان
اوسی نسخہ سے لا لکھا بے گمان

شفیعٌ مطاعٌ نبیٌ کریم
قسیمٌ جسیمٌ نسیمٌ وسیم

شریعت کا مالک تو ہی ای رسول
خدا کا ہی فرقان تجھ پر نزول

نہ از لات عزا بر آورد گرد
کہ توریت و انجیل منسوخ کرد

قیامت تلک تیرا جاری ہی دین
سبھون پر شفاعت کا ہوگا امین

نماند بعصیان کسے در گرو
کہ دارد چنین سید پیش رو

اگر تو نہوتا نہوتا کوئی
خلائق کا مختار رہیگا تو ہی

شفیع الورا خواجہ بعث نشر
امام الہدیٰ صدر دیوان حشر

تو مختار دین اہل بوہ کہ ہی
کہ تیرے سبب خلقت افلاک ہی

کریم السجایا جمیل الشیم
نبی البرایا شفیع الامم

سبھون سے ہی بیش وصفت تجھمین ہین
تو ہی رہنما دین مرسلین مین

ترا عز لولاک تمکین بس است
ثنائے تو طٰہٰ و یٰسین بس است

کہو کسکو معراج حاصل ہوا
سما سے گذر عرش داخل ہوا

شبے بر نشست از فلک بر گذشت
بہ تمکین و جاہ از ملک بر گذشت

تجھی پر ہوئی مہر نبوت ختم — نہ ہون بعد تیرے نبی اور ختم

خدایت ثنا گفت و تبجیل کرد — زمین بوس قدر تو جبریل کرد

خدا ہی سہی اور تو بھی سہی — کیا ماہ واحد کو اثنا تو ہی

چو عزمش برآہیخت شمشیر بیم — بمعجز میان قمر زد دو نیم

ترا جسم پھر اک عجب نور ہی — نہ تھی تیری پرچھا مین مشہور ہی

چہ نعت پسندیدہ گویم ترا — علیک الصلوٰۃ ای نبی الورا

لکھون تیری توصیف کا کیا بیان — قلم کو نہ طاقت نہ مجھ مین توان

درود ملک بر روان تو باد — بر اصحاب و بر پیروان تو باد

منقبت چار یار غار باوقار کی

مئے ارغوان ساقی با کمال — پلا کے کہون چار یارون کا حال

ابو بکر صدیق تصدیق تھے — بڑے سانچ گو اور تحقیق سے تھے

کہے شان مین اونکے سعدی سعید — نخستین ابو بکر پیر و مرید

عدالت کے مالک تھے عمر خطاب — کیے لات عزا کو جسنے خراب

جہان مین صفت اونکا ہیگا حمید — عمر پنجہ پیچ دیو مرید

ہزاران درود ہیگا عثمان کو — کیے جامع جسنے قرآن کو

کہ حلم و حیا مین وہ تھے آشکار — خردمند عثمان شب زندہ دار

وہ شیر خدا تھے علی مرتضے — شجاعت کے دریا کے دُر بے بہا

کہ گیرندہ تیغ قتل الکفار — چہارم علی شاہ دلدل سوار

سدا رہتے وہ چار از یک دلی — ابو بکر عمر اور عثمان علی

ختم سب کرامت اونھین پر ہوا — وہ چارون نبی جی کے تھے باوفا

سنو دین کے ہینگے عالی وقار — بمذہب ہمارے یہی چار یار

نہ سمجھے ہے اون سب کا تعریف کچھ — بیان پھر نہو اونکی توصیف کچھ

نبی جبکہ اونکا کیے ہین صفت — لکھون وصف اونکا مرا کیا وسعت

در وصف پنجتن

سبھے ساقیا مے پلا بادہ زن — کرون خوب سا مین صفت پنجتن

محمد علی فاطمہ زہرہ نام	حسن اور حسین ہینگے دونون امام
یہی پنجتن ہین یہی رہنما	کہ آئینہ مین جیسا قبلہ نما
وہ یک تن ہین یک من و یک جان ہین	یہ سارے مسلمان کے ایمان ہین
اگر دعو تم رد کرنی ورنہ قبول	مین دوست داران آل رسول
قیامت کے دن وہ کرین مجکو شاد	مرے دل مین ہی پنجتن کی جو یاد
خدایا بحق نبی فاطمہ	کہ بر قول ایمان کرنی خاتمہ

توصیف آل واولاد النبی

مین جمجم جمجم تو خم بیون ساقیا	کہ جبکا صفت پھر کرون باقیا
لکھون وصف جبلہ مین یکبارگی	ہے تفصیل سے کلک آوارگی
ہو بارہ اماموں پہ لاکھون سلام	ہون چودہ جو معصوم کا مین غلام
نبی کے جو سب آل واحباب ہین	ہر اک اک وہ جنت کے ابواب ہین
ہزارون ہو ان پر سلام و درود	دیا ہے شرف جنکو رب الودود
پھر حمزہ اور عباس دونون کے تئین	کروڑون سلام اونکے قدمون کے تئین
جہان مین لڑائی وہ بے جان کیے	کفر توڑ سبکو مسلمان کیے
رہا اونسے قائم محمد کا دین	مسلمان سے عاجز ہوے کافرین
اور جتنی ہین پھر بیان نیک ذات	اونھون پر درود ہو جیو درجے سات
جو ہین اولیا انبیاے سے تمام	اک اک کر کہان تک کہون اونکا نام
خصوصاً جناب بڑے پیر ہین	سبھی اولیون پر وہی میر ہین
کہین جنکے تئین غوث الاعظم جناب	ہے محبوب سبحانی اونکا خطاب
جو لیتا قبل نام آن باپ سے	تو ہوتا ہر اوسکا قتل آپ سے
مگر اب بھی یکہ موے تن سے جھڑے	جو لے باپ سے نام دکھ مین پڑے
مین کرتا ہون دن رات اونکو سلام	سدا اونکا مین باچیا ہون غلام
الصلوات والسلام والتحیۃ علی خیر القسمۃ	صل علیک اللہ یا سلم علیک صلے

تحیت و تسلیم و صلواۃ چندا یا مرحبا
بھیج یارب سال و ماہ و روز و شب بر مصطفا

الحمد لله الذی نور قلوب المومنین العارفین الکرام تجلیات الشموس جماله و زین الصدور اولیایه الاتقیایه والصلحاء العظام بصفات العروس کماله و جعلهم لحاج الحاجات و کل امورات و ذریعة لنیل السعادات والمقامات والصلوات الف الف علی شفیع المذنبین رحمة للعالمین خاتم النبیین محبوب رب العالمین یقول الفقیر الحیا الحقیر نبیا سیدنا عرباً بلاعین رباً بالتحقیق والراس الروس الثقلین کما قال محمد ن النبی صلی الله علیه وسلم انا عرب بلاعین و انا سید فی الثقلین رواه السیوطی صلی الله تعالی علی خیر خلقه محمد و آله واصحابه واهل بیته و ذریته اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

مثنوی

ای محفل نشینو اور ای مومنو	مبارک روایت خوشی ہو سنو
ہمہ نور کے نور سے پیشتر	برس یکہزار آگے رب البشر
بس یک نور قدرت سے پیدا کیا	اوسے دیکھکر آپ شیدا ہوا
وہی نور باطن ہین احمد کا تھا	محب خدا درجہ بے حد کا تھا
جدائی سمجھ حق خدائی کیا	جنم کرکے نور آشنائی کیا
معلق رکھا اوسکو اپنے حضور	ٹپکنے لگا اوس سے سارا ظہور
رہا جبکہ وہ نور مدت مدید	لگا یا باط تقرب پہ دید
طوائف و طائف مین مشغول ہو	رہا رب کے سجدہ مین مقبول ہو
پس حق ایک جوہر بنایا اوسے	وہ جوہر کو تک خوش نظر مہر سے
دس حصہ کیے پہلے حصہ سے عرش	بنا دوسرے حصہ سے لوح فرش
قلم تیسرے سے ہوا راز دان	سنو قدرتی ماجرا بعد ازان
اوسے یون کیا حکم رب العظیم	تو لکھ بسم اللہ الرحمن الرحیم

قلم حکم سن وجد کے حال مین
حیا سر جھکا یک الف سال مین

غزل

لوح پر کلک ازل نے جو لکھا بسم اللہ	صدف علم کا لولو ہوا بسم اللہ
در حکمت کا ہے مفتاح سدا بسم اللہ	مصحف پاک کا ہے تاج لوا بسم اللہ
کیون نہ ہم دل سے پڑھین حل علی بسم اللہ	در فردوس پہ شائع ہے سدا بسم اللہ

پڑھو پڑھوا و سدا مومنو دل سے اسکو   مرض گنہ کا ہی خوب دوا بسم اللہ
کیون نہو کشت عزیزان جہان کی سرسبز   دانہ علم کا ہی نشو و نما بسم اللہ
بخش دیتا ہی خدا اوسکے گناہون کو تمام   جو زبان اپنے سے یکبار پڑھا بسم اللہ
نوح کی روئی سے اک آپ شکم سیر ہوا   عوج نے صدق دلی سے جو کہا بسم اللہ
حرف اول ہی کلام اللہ کا بے آخر سین   یان ہی بے سین ہم بس ہی روا بسم اللہ
بے مین کر سین سکون اور پہنا کسرا کا تاج   بس ہی کفار کو بس صبح و مسا بسم اللہ
غیر بسم اللہ نہین علم کسیکو حاصل   قبلۂ علم کا ہی قبلہ نما بسم اللہ

واذکر اللہ قیاماً و قعوداً کیا ہی
کہو سدا بیٹھتے اوٹھتے تو جیا بسم اللہ

مثنوی

پھر اوس لوح پر کلک سجدہ بجا   بحق لا آلہ الا اللہ لکھا

غزل

با ایمان لا آلہ الا اللہ   خوش بخوان لا آلہ الا اللہ
اسم اعظم ولا براے نجات   بیگمان لا آلہ الا اللہ
ورد صبح و مسا دعا لم را   بر زبان لا آلہ الا اللہ
طالب اند عاشقان حق آگاہ   ہر زمان لا آلہ الا اللہ
ہست مفتاح باب دار الخلد   مومنان لا آلہ الا اللہ
مکن اندیشہ سقم عاصی   حرز جان لا آلہ الا اللہ

گرد عرش مجید گواے جیا
کلمہ ان لا آلہ الا اللہ

مثنوی

ملا نام حق سے لکھا پھر یہی   محمد رسول اللہ کلمہ یہی

غزل

ستا اہل لا آلہ الا اللہ   قل محمد نبی رسول اللہ
ہی عجب بوستان احمد کا   گل محمد نبی رسول اللہ

مومنو خوب جان دل سے کرو — بل محمد نبی رسول اللہ
بخشوائینگے عاصیون کی خطا — بل محمد نبی رسول اللہ
پینے دیوینگے کوثر و تسنیم — بل محمد نبی رسول اللہ
پار کروائینگے صزور صراط — بل محمد نبی رسول اللہ

روح حیا یا مجیدی گل کا بل
بل محمد نبی رسول اللہ

مثنوی

قلم اتنا لکھہ سر بسجدہ رہا — اوٹھا ایک الف سال بعد یون کہا

غزل

نور خدا کونین کا سرور سلام علیک علیک صلا — معدن رحمت شافع محشر سلام علیک علیک صلا
جادہ ورع اور تقا کا رہبر بادیہ صلح و ہدا کا حیدر — صاحب افسر قاسم کوثر سلام علیک علیک صلا
مخزن فضل علم ہنر جو ہے فزون تر روے منور — گل سے زیادہ جسم معطر سلام علیک علیک صلا
آئینہ حق ذات مطہر عز خلائق اسم مظفر — سرور گلگون قبا کا ہمسر سلام علیک علیک صلا
مہر شرافت محسن داور حسن پہ شیدا اختر اکبر — خال رخ سردار چون اختر سلام علیک علیک صلا
خلد برین کا شاہ مقرر شان ہین اوسکے مصحف اطہر — مظہر آدم مطلع انور سلام علیک علیک صلا

جان مجسم روح مصور تیغ رضا و صبر کا جوہر
سبب حیا و حلم کا گوہر سلام علیک علیک صلا

مثنوی

یہ سن حق تعالی جواب یون دیا — دیا اپنے محبوب کی طرف سے
ہمارا بھی تم پر علیک السلام — دمنی علیہ الرحم تک کلام
وہ اسم محمد کے لکھنے کو صاف — قلم کا جگر ہو گیا ہو شگاف
شگاف قلم تب سے جاری رہی — محبت خدا ساتھ بھاری رہی
کیا رابطہ دوستی حب خدا — کہان تب جدا اوس سے نور الہدا
اوسی طرح حصہ چہارم سے لے — نہم تک ہوا پیدا ہر شی و لے
اور رہو حصہ دسوین سے روح احمدی — رہا ئی الف سال تک منزوی

سرافیل و میکائیل و جبرئیل — بحکم خداوند رب الجلیل
زمین سے ہوے طالب پارہ خاک — زمین نے سنا جسگھڑی نام پاک
وہ اپنے کو یکبار شق ہو گئی — بس حیرت مین آکر کے نق ہو گئی
ہوئی خاک ظاہر سپید اوس ستی — کہ جھک مارے کافور بھی جس ستی
لیے جبرئیل اوس سے مثقال بھر — کہ اب جس جا تربت ہی خیر البشر
کہ یعنے مدینہ منور جہان — خجل جس سے ہوتا ہی باغ جنان
پھر اوس خاک کو بہت تعظیم سے — خوشی با خوشی مشک تسنیم سے
اور ماے معین اور سمن زعفران — اور کافور مع سلسبیل جنان
ملائک جا سب کی کر کے خمیر — مرتب کیا جسم با وہ منیر
پھر جبرئیل اوس مظہر نور کو — دکھا کر تمامی ملک حور کو
سما کے ہر اطراف مین بار بار — سبھون کو سنایا یہ مژدہ پکار
یہ مٹی ہی اللہ کے دوست کا — جو بادام یک مغز دو پوست کا
اور شافع عصیان مشہور ہی — جو اگلے اور پچھلے مین مذکور ہی

خدا کی ہو رحمت حیا کا سلام
صلوات و درود و تحیت مدام

غزل

السلام علیک یا مولا حبیبی — السلام علیک یا طٰہٰ مطیبی
السلام علیک یا عین المجیبی — السلام علیک یا ولی اللبیبی
السلام علیک یا نعم القریبی — السلام علیک یا روح طبیبی
السلام علیک یا فضل النصیبی — السلام علیک یا منزل الطیبی
السلام علیک یا علی الخطیبی — السلام علیک یا نجم الغریبی
السلام علیک یا شیخ العجیبی — السلام علیک یا فصیح الحسیبی
السلام علیک یا صبر شکیبی — السلام علیک یا قلب القلیبی
السلام علیک یا محی طبیبی — السلام علیک یا شمس اللطیبی
السلام علیک یا فخر الزہیبی — السلام علیک یا شرف النجیبی

السلام علیک یا مینی قریبی
السلام علیک یا ذات الربی

السلام علیک یا مسیحی تکیمبی
السلام علیک یا حبیا المبنبی

مثنوی

پھر وہ قدرتی مایہ جسم سے
اور کوکب احمدی اسم نے

تنا دیل کا سا معلق رہا
اسی طور سے چند مدت گیا

بنا کالبد خلقت انسان کا جب
کرون ترجمہ عربی آیت کی اب

ہوئی ملک ملکوت مین یون ندا
ہی یان کون پھر قالب باصفا

زمین آسمان پر یہ روح پاک کو
امانت کیا جسم لولاک کو

خریدے یہ انمول گوہر کو اب
گئے سنکے انکار ارواح سب

فقط روح آن اشرف المخلوقات
جناب حضرت آدم علیہ الصلوات

زبان لیاقت سے گویا ہوا
دل و جان سے اونکا جویا ہوا

اور یون عرض کی مین تو دیرانہ ہون
پر دیرانہ اوسکا بھی مستانہ ہون

مع القصہ وہ احمدی نور پاک
ہوا جلوہ افروز بر جسم خاک

کہ یعنے صفی اللہ آدم کے نور
پیشانی پہ سُہیل مین سا ظہور

اور جب عکس قالب مین اوسکے پڑا
سبھون نے تو انسان کا رتبہ بڑھا

پیمبر رسول نبی در شمار
ہوے یک لکھ بیست و اربع ہزار

کہون کیا زبان سے عجب نور تھا
وہ کا نور سا قربت دور تھا

حیا باطنی مین تھا خیر الانام
ہوا نور سے اوسکے پیدا تمام

غزل

اگر شہ کی جلوہ نمائی نہوتی
عزیز و خدا کی خدائی نہوتی

نہوتا اگر نور مشکلکشا کا
کسی سے بھی مشکلکشائی نہوتی

اور وہ نور حاجت روا جب نہوتا
دو عالم کی حاجت روائی نہوتی

اگر نور حضرت نہ یاز و چمکتا
مہ و مہر مین روشنائی نہوتی

نہوتا اگر نوح پر فضل احمد — تو جودی پہ کشتی بھی آئی نہوتی
نہ لیتے اگر نام شہ کا بہ آتش — خلیل خدا کو رہائی نہوتی
اگر شاہ مین دلربا فن نہوتا — دوعالم مین بھی دلربائی نہوتی
نہوتا اگر حب مولا سے دل خوش — جہنم سے ہرگز رہائی نہوتی
اگر وصف روے انور نہوتا — تو آئینہ مین بھی صفائی نہوتی
نہوتا اگر شافع حشر سرور — تو ہراک کی مقصد برآئی نہوتی

جیا گر نبی کی دوہائی نہوتی
تو دونون جہان مین بھلائی نہوتی

مثنوی

یکے بعد وہ نور ہو منتقل — چلا آیا اس طور نسلاً نسل
عرب کے قریشون مین عبد المناف — اور اونکے پسر عبد الہاشم تھے صاف
وہ ہاشم کے عبد المطالب پسر — اور عبد اللہ اونکے پسر نامور
پس عبد اللہ حضرت کے والد شریف — اور حضرت تھے پر لطف و منیف
اور یقین حضرت آمنہ آپ کی — یقین والدہ ماجدہ آپ کی
وہ عبد اللہ پہ جلوہ فرما ہو نور — ہوا آمنہ کے بطن مین ظہور
بجا در رحم سجدہ رب وحید — رہا شہر رجب مین وہ ماہ عید

ہراک آسمان کے ملایک تمام
اور جتنے پیمبر علیہ السلام

غزل

مرحبا یا فخر الامم مرحبا وامرحبا — مرحبا یا شیخ العالم مرحبا وامرحبا
مرحبا شمس النبوت مرحبا وامرحبا — مرحبا قمر الشریعت مرحبا وامرحبا
مرحبا غوث الخلائق مرحبا وامرحبا — مرحبا یا نور خالق مرحبا وامرحبا
مرحبا تاج الامامین مرحبا وامرحبا — مرحبا راس المہامین مرحبا وامرحبا
مرحبا نجم السعادت مرحبا وامرحبا — مرحبا لو لو عزت مرحبا وامرحبا
مرحبا یا الطحے مرحبا وامرحبا — مرحبا یا مدنی مرحبا یا مرحبا

مرحبا یا روح الصلحا مرحبا دام حبا
مرحبا اگر روح الحیا یا مرحبا دام مرحبا

مثنوی

غرض نو مہینا حمل کا ہوا — اصل سے مقام نقل کا ہوا
ہوا درد زہ آمنہ کو شروع — ہوئیں بیبیاں چار آداں نوع
وہ چاروں ہن جو تھیں کہ نامدار — اور اک بی بی سارا تھیں عالی وقار
اور اک اُن میں تھیں حضرت ہاجرا — اور اک آسیہ تھیں سنو ماجرا
بحکم خدا آئیں جنت سے وہ — بڑے مرتبہ اور عزت سے وہ
پری کی طرح تخت پر بیٹھ کر — پری لیکے آئیں اوڑا تخت پر
اور حوریں جنان کتنی تھیں ساتھ میں — حساب اوسکا معبود کے ہاتھ میں
جتانے لگیں آمنہ کے تئیں — زنانے کی دستور کرتی رہیں
کروں مختصر حال میں اب بیان — کہا شیوطی طول ہو داستان
شگون نیک کا آنا بالائے بام — ز ایام آدم علیہ السلام
گذشتہ زمانہ ز روئے قیاس — گنو چھ ہزار آٹھ سو کم پچاس
مبارک ربیع اولین ماہ کی — شماری میں بارھوین تاریخ تھی

دو شنبہ کے دن صبح صادق کے وقت
حبا آمد آمد شہ تاج و تخت

غزل

آمد کی اب آئی باری کیا خوش آمد آمد ہے
وقت خزان میں باد بہاری کیا خوش آمد آمد ہے
بھور ہوئی آظلمت کی شب چھپتے چلے سب اختر کب
نیر اکبر شہ کی جاری کیا خوش آمد آمد ہے
زاغ پپیہا مینا کویل بھولے بولی اپنا دائل
سر خام رغ اک بانگ ماری کیا خوش آمد آمد ہے
چونک رہو اے مومن بندے صبر کرو تم دل میں چندے

دیگی اتمو قسمت یاری کیا خوش آمد آمد ہی

بے سر اور بے پر تھے ہم سب فضل وکرم سے بختار اب
جلد بھلائی ہوگی ہماری کیا خوش آمد آمد ہی

کچھ نہ یہان غم و فکر کرو تم اور نہ اپنے دل مین رو تم
وکھ مین ہوگی اب سکھ ساری کیا خوش آمد آمد ہی

شرک اور بدعت کفر و ضلالت روشن ہوا زہر سالت
جائیگی دور ہو تن کی خواری کیا خوش آمد آمد ہی

نور شریعت اور طریقت بسکہ عجائب حقا حقیقت
چال چلن ہو سب سے نیاری کیا خوش آمد آمد ہی

رسم اور رہ سے غیر نبی کے فرقے سے لگے پچھلے بھی گے
مذہب دین ہوا دسکی پیاری کیا خوش آمد آمد ہی

بانگ صلوات واذان پکارو خانہ سو لد خوب سنوارو
عزت اوس سے ہوگی تمھاری کیا خوش آمد آمد ہی

[illegible]

باغ جہان سے گل کلیان بدھو سہلک طرہ یان
پھینکو سر سے بوجھا بھاری کیا خوش آمد آمد ہی

[illegible]

ہوا اب یہ وقت قُم قُم مومنو بوحدتِ ختم
سحر ہو گئی سوے ہو کاہے بے خبر ہو لئے ہو
یعنی غافلی برا ہی انس دھو کا کھا مرا ہو
جاگو اب گھٹی ہیر تیان سنو اب خوشی کی بیان
جس سے جگ جگ کی بھلا ہو دور آفت و بلا ہو
عاصیو صفا ہو جاؤ دھیان نور اس سے لگاؤ
مست ہو دین عندلیبان داستان جان جانان
سنتے تھے جو اسم احمد آج ہو وے سنیگے تو لد
رنگ جو ہر وگہر سا حسن دریا کے لہر سا
جسکا ہر قضا نیارا پایا و رضا خدا را

کرکے خوب وضو تیمم و واذان ہیجو ترنم
جان جنت کو کھوئے ہو آج تک ہنسے ہی گندم
سہو اور خطا بھرا ہی نسلِ آدم و حوا تم
بخشے حاسدون کی چھینیان ہوگا ظلم سبھی ظلم
مہربان رب العلا ہو بھیجا یان عفو کا قلزم
بزم احمدی سجاؤ مثل گل ہو دل تبسم
کھول درس کا گلستان پڑھیان پہ بابِ تجسم
کرون کیا مین وصف بیحد جاے ہی تہ بے تکلم
چہرہ ہو مہ و مہر سا ذرہ ہو جلین مین انجم
جاوے پھر قضا بیچارا رحم کرکے ترحم

حال دنیا کا عجب ہی اسمین دنیا سبب ہی
کہین عیش کہین غضب ہی کسکو چھوڑا ہی بلا الم

آئے پہلے یان پہ آدم رہے کچھ دن اپنے نادم
بعدہ پھر آئے عیسے دم گئے بر چرخ چہارم

آئینگے کہتے ہین وہ پھر راوی واعظ و تفاسر
ڈھب زمین مثل مد و جزر چلے کچھ نہ اوسمین توہم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
فقط از فضل آلہ ذات احمد کی تقدم

حبذا صلوا علیک مرحبا صلوا علیک
باحیا صلوا علیک کہو یان اے نیک مردم

یا ایہا الناس وجوب التعظیم النبی محمد صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم وروح ربہ عن سائر الخلق ومن بالغ فی التعظیمۃ صلعم بانواع التعظیم الاکرم ولم یبلغ بہ باتخصیص الباری تعالی فہو من و محبان فردوس

ہمارے نبی کے اب آئے پیام
اوٹھو بہر تعظیم کو باقیام

قصیدہ مسجع بحر طویل

مولودا اب لکھنا پڑا پڑھ باادب ہو کر کھڑا
محمود و احمد مجتبٰے یعنی محمد مصطفا

نورالہدا انجم الہدا کہف الورا خیر الورا
صدر العلے اعلے العلا اعلی علا صلے علا

شمس الضحے بدر الدجے بحر عطا ابر سخا
شمع بقا ماہ لقا مہر منیا روشن ضیا

کیا خوش ادا وہ رہنما شہ و سرورین پرورا
گلگون قبا وہ دلربا مشکلکشا مشکلکشا

قطعہ ایضاً

وہ حکمران مسکون ربعا وہ دستگیر و پیشوا
وہ مقتدائے اولیا وہ ختم سند و انبیا

وہ مخزن در بے بہا وہ معدن لعل احمرا
وہ درج مرجان باصفا وہ گنج گنجینۂ وفا

وہ خود ہمسر اصفیا وہ رہبر شاہ اوکیا
وہ مالک شاہ و گدا وہ صاحب تاج و لوا

مرسل اوسے کہیے بجا مثل اوسے کہیے روا
وہ لائق حمد و ثنا چہرہ چمک مجمل کے سا

قطعہ ایضاً

یا عود یا مشک ختن یا کوکب سہیل یمن
یا خلد یا باغ عدن یا یثرب دل بطحا وطن

یا لشکر اعدا شکن یا وہ ہما سایہ فگن
یا خوش چلن سرو علن یا [illegible] شاہ [illegible]

یا خوش زبان غنچہ دہن یا خوش بیان قند سخن
یا دل کا دل یا جان تن یا قیمت در ثمن

یا وہ خیابان چمن یا کہ مضغانے صحن
یا ستمرا کا فوری بدن یا کشف یا [illegible]

قطعہ ایضاً

یا خوب صورت گلبدن یا در گلو ہار رتن	یا دین و دنیا کا جتن یا مطلب معنی ثمن
یا خاص وہ رب کا سجن یا حضرت باذوالمنن	یا لینے والا دکھ محن یا دینے والا سکھ امن
یا شہر یا بازار من یا مشتری زردار من	یا نافۂ تاتار من یا سودا یا بیوپار من
یا حق وہ کافی یار من یا سید و سردار من	یا صاحب دلدار من یا وہ وہ پیار الالا

قطعہ ایضاً

کیا خوب وہ محبوب رب کیا خوب وہ عالی نسب	کیا خوب وہ والا حسب کیا خوب وہ شان عجب
کیا خوب وہ امی لقب کیا خوب وہ جائے ادب	کیا خوب وہ شاہ عرب کیا خوب وہ گنج طرب
کنز نہان فوز طلب دل صاف از شیشہ حلب	ہر بات مین سب پر چرب مشغول رب حق کسب
خوش نیک پر بد پر غضب طعنہ کنان دار الحرب	مانع کنان پوجا پرب وہ حق او اسم طاہا

قطعہ ایضاً

ہارون اور موسی صفت اور ذکریا یحیی صفت	آدم صفی حوا صفت اور مریم عیسی صفت
یوسف زلیخا ما صفت امی لقب عنقا صفت	شوکت فلک دریا صفت اور خوش وضع زیبا صفت
خاما صفت اعلا صفت بالا صفت والا صفت	لب سی او رطاہا صفت نور صفت لالا صفت
مشہور ہو جسکا صفت قرآن مین خفا صفت	پر کیا کہون اوسکا صفت بس نور کا سانچہ وہ جلا

قطعہ ایضاً

مہر عجم ماہ مبین فخر امم دنیا و دین	ابر کرم مزرع زمین دریا ہمم در ثمین
عالم علم عین الیقین کنز قدم صورت حسین	فیض اتم شرع متین نور حرم دل کا مکین
دافع ستم عشرت گزین خوان نعم بر حق امین	جاہ و حشم مسند نشین مالک ارم تاج و نگین
نازک فہم احسن قرین رب کا صنم ختم النبیین	نبوت ختم صد آفرین فرمان رو اصدمرحبا

قطعہ ایضاً

منظور حق شاہ شہان منصور حق عین عیان	مسرور حق فخر زمان مذکور حق سوسن زبان
مشکور حق غنچہ دہان مزبور حق اہل قرآن	مسطور حق دار الامان محضور حق مطلوب جان
مخمور حق کنز نہان مقدور حق سیمرغ نہان	مشہور حق مالک جنان مبرور حق روح روان
مغفور حق جان جہان مزدور حق عالی مکان	منظور حق مصحف بیان کونین کا رونق فزا

قطعہ ایضاً

معشوق رب الناس کا اور دوست ملک الناس کا — وہ یارِ الہ الناس کا نفرت کنان وسواس کا
دشمن لعین خناس کا محبوب کل الناس کا — دل جنۃ الناس کا صبر دہندہ یاس کا
کیا خضر کیا الیاس کا کیا حمزہ کیا عباس کا — ہر ناس سر ناس کا در ناس کا گھر ناس کا
یا پارہ الماس کا یا کرہ لعل گرامیں کا — وہ گل خدا کے پاس کا رنگ ڈھنگ اور بو باس کا

قطعہ ایضاً

امروز وہ سلطان ما امروز وہ دل جان ما — امروز وہ جانان ما امروز وہ احسان ما
امروز وہ دیوان ما امروز وہ ایوان ما — امروز وہ مردان ما امروز وہ مستان ما
امروز وہ برہان ما امروز وہ درمان ما — امروز وہ ارمان ما امروز وہ مہمان ما
امروز وہ سامان ما امروز وہ دوکان ما — امروز وہ آمان ما ایمان ما پیدا ہوا

قطعہ ایضاً

دافع بلا پیدا ہوا شافع جزا پیدا ہوا — طالع علا پیدا ہوا جامع جلا پیدا ہوا
قاطع جفا پیدا ہوا ساطع وفا پیدا ہوا — رافع خطا پیدا ہوا مانع ریا پیدا ہوا
تابع خدا پیدا ہوا صانع ہوا پیدا ہوا — لامع صفا پیدا ہوا سامع عنا پیدا ہوا
قانع رضا پیدا ہوا شارع رہا پیدا ہوا — واقع شہا پیدا ہوا پیدا ہوا پیدا ہوا

قطعہ ایضاً

لے از مفصل تا صدر ہر چار سو ادھر اودھر — پھر اور دل چاہے جدھر دو اشتہاران رود تر
دواب منادی بے غدر دواب منادی بے خطر — دواب منادی ہر دہر دواب منادی ہر شہر
دواب منادی در نگر دواب منادی راہ پر — دواب منادی زور کر دواب منادی شور کر
اعلام کردو دربدر اعلام کردو ہر بسر — اعلام کردو گھر بہ گھر آیا یہان ہادی ہدا

قطعہ ایضاً

ای دوستو دل سے سنو ای مومنو دل سے سنو — ای عابدو دل سے سنو ای زاہدو دل سے سنو
ای عارفو دل سے سنو ای فاضلو دل سے سنو — ای کاملو دل سے سنو ای عالمو دل سے سنو
ای دشمنو تم بھی سنو ای منکرو تم بھی سنو — ای وہابیو تم بھی سنو ای کاہلو تم بھی سنو
ای جاہلو تم بھی سنو ای کافرو تم بھی سنو — ای مشرکو تم بھی سنو ظاہر ہوا حبیب حق نما

قطعہ ایضاً

نوشیروان بھی گر پڑا اوسکا مکان بھی گر پڑا	دیول بتان بھی گر پڑا شیوہ کنان بھی گر پڑا
کوہ گران بھی گر پڑا قلعہ شہان بھی گر پڑا	توپ و کمان بھی گر پڑا جھنڈا نشان بھی گر پڑا
بت سنگ بیان بھی گر پڑا شیطان نان بھی گر پڑا	ناپاک جان بھی گر پڑا نجوم وان بھی گر پڑا
ساحر زمان بھی گر پڑا جادو دوان بھی گر پڑا	افسون خوان بھی گر پڑا ایک تہلکہ سا پڑ گیا

قطعہ ایضاً

اہل جنان کہنے لگے اور قدسیان کہنے لگے	پیغمبران کہنے لگے ہر نیک جان کہنے لگے
ارض آسمان کہنے لگے ہر اختران کہنے لگے	ہر تارگان کہنے لگے ہر کوکبان کہنے لگے
توریت خوان کہنے لگے زبور خوان کہنے لگے	انجیل خوان کہنے لگے ہر اہل خوان کہنے لگے
ہر گیان مان کہنے لگے ہر عقل وان کہنے لگے	ہان ہان سے ہان کہنے لگے لاریب یہ کان حیا
کہ بعد از ولادت محمد نبی	یہان باحیا بیٹھ جاؤ سبھی

ان اللہ و ملائکتہ یصلون علے النبی یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ و سلموا تسلیما
و ما کان محمد ابا احد من رجالکم و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین و کان اللہ بکل شیء علیما
ھو الذی یصلے علیکم و ملائکتہ لیخرجکم من الظلمات الے النور و کان بالمومنین رحیما

بحکم خدا ہاتف خوش لقا	زغیبا ندا ایسا دینے لگا
مبارک تجھے ہوے اے عرش داب	کہ پیدا ہوے آج گردون قباب
مبارک تجھے زرف طرز گل	کہ پیدا ہوے آج ختم رسل
مبارک تجھے ہوے اے لامکان	کہ پیدا ہوے آج شاہ زمان
مبارک تجھے جبرئیل امین	کہ پیدا ہوے آج خورشید دین
مبارک تجھے سدرۃ المنتہے	کہ پیدا ہوے آج خیر الورا
مبارک تجھے ہوے دار السلام	کہ پیدا ہوے آج عالی مقام
مبارک تجھے ہوے رضوان پاک	کہ پیدا ہوے آج سلطان پاک
مبارک تجھے اے قلم رازدان	کہ پیدا ہوے آج میر جہان

مبارک سب تجھے ہو اے عاصی حیا
کہ پیدا ہوے آج اہل صفا

آج وہ صل علا شاہ زمان پیدا ہوے
آج وہ فخر زمین و آسمان پیدا ہوے

نل کر و صلوات لکا ای مومنو با صدق دل
آج وہ عزت دہ کون و مکان پیدا ہوے

گر پڑینگے کیون نہین سارے بتان بالاے خاک
آج وہ نور خداے بیگمان پیدا ہوے

ہو گئی آتش جہنم سرد فیض شاہ سے
آج وہ فتاح ابواب جنان پیدا ہوے

تہنیت کے ساتھ سب بھیجو تحیت اور سلام
آج وہ شمس الضحٰے بدر الزمان پیدا ہوے

جنت الفردوس مین ہی شادی فرحت کی دھوم
آج وہ رعناے دین سرو روان پیدا ہوے

شکر حق ہی دولت جاوید ہم سب کو ملی
آج وہ خیر الورا میر مہان پیدا ہوے

حب مولاے مقدم مین رکھو دل کو مدام
آج وہ محبوب رب مستعان پیدا ہوے

ای حیا دل کو تصدق کر تو نام پاک پر
آج وہ نجم الہدا گوہر فشان پیدا ہوے

مثنوی

مبارک تجھے ہوے ای برج زر
تولد ہوے آج خیر البشر

مبارک تجھے ای سما قدیم
تولد ہوے آج گل کے نسیم

مبارک تجھے ای صدف پر گہر
تولد ہوے آج حق کے قمر

مبارک تجھے ہوے ای کوہ طور
تولد ہوے آج جگ کے ظہور

مبارک تجھے ای گلستان خلق
تولد ہوے آج سلطان خلق

مبارک تجھے ہوے بیت اللہ
تولد ہوے آج شاہ ہدا

مبارک ای بیت المقدس تجھے
تولد ہوے آج شہ خلق کے

مبارک ای اقصی تجھے صبح و شام
تولد ہوے آج راس الانام

مبارک ای حجاز الوان رنگ
تولد ہوے آج شہ بید رنگ

مبارک ای گاو زمین بیگمان
تولد ہوے آج شافع جہان

مبارک ای اشجار شکو مدام
تولد ہوے آج خیر الانام

مبارک ای اہل دلان شاد شاد
تولد ہوے آج شہ عدل و داد

مبارک ای انسان بندہ خدا
تولد ہوے آج کان حیا

آمدِ شمس الضحےٰ ہی محفلِ میلاد مین
آمد بدر الدجےٰ ہی محفلِ میلاد مین

سر کے بل آؤ ادب سے ذاکران مصطفےٰ
آمدِ خیر الوریٰ ہی محفلِ میلاد مین

یعنی جائز بلکہ واجب بے شبہہ کرنا قیام
آمد اعلےٰ العلےٰ ہی محفلِ میلاد مین

منکرون کی وہم غلطی مطلقًا نہ مانیو
آمدِ صلِّ علےٰ ہی محفلِ میلاد مین

اپنے بھر مقدور یان تعظیم کو جی جان سے کرو
آمدِ بحرِ عطا ہی محفلِ میلاد مین

دست بستہ نعت امجد کو پڑھو باصدق دل
آمدِ نور خدا ہی محفلِ میلاد مین

عطر و عنبر کا کرو چھڑکاؤ اب پلکون سے سب
آمدِ شمع ہدا ہی محفلِ میلاد مین

عاشقان باصفا آنا ہی تسلیم کو
آمدِ ماہ لقا ہی محفلِ میلاد مین

شمعین کافوری کرو روشن [illegible]
آمدِ نجم ہدا ہی محفلِ میلاد مین

معاف چاہو اپنے اپنے ہر گنہ سے مومنو
آمد شافع جزا ہی محفلِ میلاد مین

کیون نہو رونق فزا یان ہی محبان نبی
آمد کان حیا ہی محفلِ میلاد مین

مثنوی

مبارک تمھین ہووے ای مرسلین
تولد ہوے آج حق کے امین

مبارک تمھین ہووے ای مہر و ماہ
تولد ہوے آج نور الٰہ

مبارک تمھین ہووے ای اختران
تولد ہوے آج روشن جہان

مبارک تمھین ای وحوش و طیور
تولد ہوے آج اللہ کے نور

مبارک تمھین ہووے ای بحر و بر
تولد ہوے آج نور بصر

مبارک تمھین ای کتابان حق
تولد ہوے آج برہان حق

مبارک تمھین قمری و عندلیب
تولد ہوے آج حق کے حبیب

مبارک تمھین ہو ای جن و پری
تولد ہوے آج رب کے نبی

مبارک تمھین ہووے لیل و نہار
تولد ہوے آج شہِ ذو الفقار

مبارک تمھین ہو ای ارض و سما
تولد ہوے آج قبلہ نما

مبارک تمھین قدسیان باصفا
تولد ہوے آج نور خدا

مبارک تمھین ہو ای خلقت تمام
تولد ہوے آج ماہ تمام

مبارک تمھین حور و غلمان سدا
تولد ہوے آج شہ باحیا

آج ختم الانبیا صلے علے پیدا ہوے
کیون نہو وے گل چراغ کافران ای مومنو
آمنہ کو آدم و عیسےٰ یہ دیتے ہین خبر
حسن و تقوا زیب ور ہوگا نکیون اب ہر مین
دھوم ہی ارض و سما مین مومنان ذی وقار
بہر تسلیم نبی دل سے چلو ای قدسیو
پایہ دین مین راسخ و متقن نہ کیون ہوگا میا

آج نور کبریا صلے علے پیدا ہوے
آج خورشید خدا صلے علے پیدا ہوے
آج محبوب اِلہ صلے علے پیدا ہوے
آج بدر اتقیا صلے علے پیدا ہوے
آج شمشاد ہدا صلے علے پیدا ہوے
آج سردار رسل صلے علے پیدا ہوے
آج شاہ ذوکیا صلے علے پیدا ہوے

مثنوی

مبارک مبارک ای گلہاے تر
مبارک مبارک ہوا ای کوہ قاف
مبارک مبارک ای مرغ سحر
مبارک مبارک دل ناتوان
مبارک مبارک ای ابر بہار
مبارک مبارک ای اہل علوم
مبارک مبارک مبارک حیا

ہی میلاد خیر الورا جلوہ گر
ہی میلاد ختم الرسل آج صاف
ہی میلاد سردار عالی قدر
ہی میلاد راس بدیع الزمان
ہی میلاد خیر البشر نامدار
ہی میلاد آن شافع عصیان کی دھوم
ہی میلاد آن احمد مجتبا

یارو بڑی سرکار کا اعلام آگیا
گذرے زمانہ کہنہ اور ڈوبی پچھلی لہنہ
اللہ کے دولارے حامی ہمارا ہمارے
ای تاجر مسلمان کھولو دوکان ایمان
ست بجھو بیے مرید و سود الیقین خرید و
تیچے لنگار شہد سے ہوگئے مثال گر بے
سمت مین نور چمکا تلوار دین کا دمکا
ات و منات شیطان ہوگئے تمام ویران

وہ حاضری دربار کا ایام آگیا
کیا خوش نئے سردار کا انتظام آگیا
اوس احمد مختار کا حکم عام آگیا
آغاز مین بیمار کا انجام آگیا
یان گرمی بازار کا الہام آگیا
ایک اچھے بڑے یار کا جب نام آگیا
اب خوف کیا کفار کا اسلام آگیا
مشرک پہ سنگسار کا احکام آگیا

کلیات نعتیہ

عیسے سے بلکہ اچھا کامل مسیحا پہونچا	پر ہین کہون بیمار کا آرام آگیا
مضمون عجیب ڈھب کا موزون طبع سے ٹپکا	مولا سے اس اشعار کا انعام آگیا

میلاد کی حقیقت اور لکھنا مدح حضرت
عاصی حیاے زار کا بس کام آگیا

مثنوی

پھر ایک آمنہ سے روایت ہی یہ	عزیزو خوشی کی حکایت ہی یہ
وگر راویون نے روایت بہت	لکھی ہر طرح سے حکایت بہت
خلاصہ ازان جملہ اے قاریان	سنو دل لگا سامع مومنان
خدا کا محب صاحب دوسرا	ہوا پیدا جب سید عالم مرا

حیا نے بس اکبارگی سر جھکا
کیا بندگی اپنے معبود کا

شہنشہ دنیا و دین کا مصطفا سجدہ کیا	پاک رب العالمین کا دلربا سجدہ کیا
عرش سے فرش زمین تک گرتے ہی یکبارگی	ایک کیا اوس واحدین کا دوسرا سجدہ کیا
باطنی مین کرچکا ہی نور تھا جسوقت پر	آج وہ یان ظاہرین کا پیشوا سجدہ کیا
ابتدا سے فرض بندون پر بھی سجدہ ہوگیا	جب ہمارے آخرین کا رہنما سجدہ کیا

تو بھی ادا اوس طرح سجدہ کیا کر عمر بھر
سر گروہ جیون سلین کا باحیا سجدہ کیا

مثنوی

فراغت ہو سجدہ سے اللہ کے	نبی لاڈلے پیارے اللہ کے
بس اپنی زبان مبارک ستی	وہ کہتے رہے امتی امتی
ہوا بعدہٗ آسمان سے ورود	اچانک اک ابر سپیدی جود
لے آغوش مین خواجہ عالم کے تئین	جناب حضرت ابوالقاسم کے تئین
وہ غائب عجب ڈھنگ سے ہوگیا	ندا غیب سے یون سنائی دیا
پھرا ؤ لے مغرب سے مشرق تلک	ہر عالم کی حد از زمین تا فلک
جمیع خلایق او نھین جان لین	کہ تا باحیا شکل پہچان لین

ہی آئنہ حق جل علا تصویر نبی و اصل علا
ہی گو ہر گنجہ سرخدا تصویر نبی و اصل علا

ہی شمس سما فروغ ضیا تصویر نبی و اصل علا
ہی ورد حدیقہ صدق و صفا تصویر نبی و اصل علا

ہی دوحہ باغ مدح و ثنا تصویر نبی و اصل علا
ہی جو ہر سیف قدیر بجا تصویر نبی و اصل علا

جو روے نبی سے مشرف ہو وہ سرخدا کا معرف ہی
ہی جلوہ مصحف پاک صمدا تصویر نبی و اصل علا

اوسکی شبہہ از سرتاقدم جو دیکھ لیا ہو مثل ارم
ہی شمع عقل اہل ضیا تصویر نبی و اصل علا

باب احد کا شوق جسے ہی میم فضل کا ذوق اوسے
ہی کنز خفی اہل وفا تصویر نبی و اصل علا

گر سچ پوچھو تو باب عجب ہی نہان دریں شکل عرب
ہی پردہ عین مین جلوہ نما تصویر نبی و اصل علا

پھولا چمن مین شہ گل حب ناگہ دیکھ خوشی سے بلبل اب
ہی لعل صفت بس سور کیا تصویر نبی و اصل علا

ہی فرقت مین دلگیر حیا بس نالان گریان صبح و مسا
یارب تو دکھا یارب تو دکھا تصویر نبی و اصل علا

مثنوی

پھر یک پل کے درمیان وہ ابرباد
لے آیا ہنڈولے سے وان شاد شاد

وہ بادل بھی نپے صفا برق سا
جمال جہان ارا سے روشن ہوا

اور اک پارچہ مین لپیٹے ہوے
عجب ڈھب سے تھے آپ لیٹے ہوے

لیا تھا اونھین جس جگہ سے اوٹھا
وہین باحفاظت سے لاکر رکھا

پھر اور ایسا گذنا ولادت کے بعد
ہوا قدرتی کار در ابر رعد

تب اوسوقت صوفیہ پھوپھی آپ کی
تھین حضرت کی سگی بہن باپ کی

لے آئین وہ بھر کرکے آب ایک طشت
کہ دھونے کو جسم اونکا از بازگشت

ہوا غیب سے اونکے تئین یہ ندا
مبارک وجود آپ کا ہو صفا

صفا با صفا پاک بے باک ہی
کہ بل آپ سے رتبہ خاک ہی

وجود اونکے دھونے کی حاجت نہین
یہ ارشاد غیبی سماجت نہین

حیا نور سے جسکا پیدا ہو جسم
سبھی سے الگ اوسکا ہو راہ و رسم

کیا زینت خورشید ہی چہرہ رسول اللہ کا
ماہ صیام عید ہی چہرہ رسول اللہ کا

آئینہ توحید ہی چہرہ رسول اللہ کا
بس حق نما جاوید ہی چہرہ رسول اللہ کا

کلیات نعتیہ

اس صورت مرغوب سے آدم کی ہی صورت بنی
کیا سلسلہ تولید ہی چہرہ رسول اللہ کا

جو دیکھا روے مصطفے دیکھا خدا کو وہ یقین
کیا معدن تشہید ہی چہرہ رسول اللہ کا

تھا رم شب دیجور کو پیش جمال مصطفے
کیا دافع تسوید ہی چہرہ رسول اللہ کا

حق کے بیان پاک کا شام و سحر ای مومنو
صل علی تمہید ہی چہرہ رسول اللہ کا

شمس الضحے کہیے بجا بدر الدجے کہیے روا
خالق کا مروارید ہی چہرہ رسول اللہ کا

مہجور کے قلب حرارت کو ای یاران صفا
بس دارو ے تبرید ہی چہرہ رسول اللہ کا

ذات نبی کی معرفت ہی کنت وکنزا ای حیا
کحل عارفون کی دید ہی چہرہ رسول اللہ کا

مثنوی

روایت ہی سایہ نہ تھا آپ کا
یہ مشہور ہی معجزہ آپ کا

ولادت کے وقت ایسا برسا جو نور
ہوا سارا بطحا زمین نور نور

شکم مین تھے حضرت قبل انکے اب
قضا کر گئے تھے قضاے رب

تولد ہوے جب کیک دن گیا
سنو بعدہ اوسکے پھر یون ہوا

حلیمہ لگین پالنے آپ کو
وہ دُر یتیم یعنے بے باپ کو

اور اونکی جو تھین مادر مہربان
گئین وہ بھی ملک عدم مین جہان

غرض ون کو دن آپ بڑھنے لگے
قدم بر قدم ہولے دھرنے لگے

نکلتے تھے جب آپ باہر کبھی
ابر سر پہ آسا یا کرتا تبھی

حیا اسطرح اور کتنا ہی نقل
نہ حضرت مین تھی کھیل و بازی ہزل

غزل

نبی طفلگی مین اگر کھیلتے تھے
تو ہنس ہنس کے گیند قمر کھیلتے تھے

عجب کھیل میرے نبی کا تھا یارو
فرشتون سے لعل و گہر کھیلتے تھے

ادھر کھیل مین تھا نبی سے خدا خوش
خدا سے محمد ادھر کھیلتے تھے

کھلونے عدن اور فردوس کے لے
نبی آپ شام و سحر کھیلتے تھے

نہ جیبت حق کی انسے نہ ارادہ نکی حق سے
عجب کھیل نور نظر کھیلتے تھے

گل محمد خالق کو لے رات اور دن
انہر جان عالی قدر کھیلتے تھے

جھلا مہد زرین اقدس ملائک
محمد سے سبب وشمر کھیلتے تھے

عجب کھیل تھا مصطفیٰ کا عزیزو
نہیں کھیل جیسا بشر کھیلتے تھے

تفرج کنان مہر و مہ تھے اوسے
کہ جب وہ شہ بحر و بر کھیلتے تھے

نہیں کھیل دنیا سے تھا کھیل مولا
عجب کھیل خیر البشر کھیلتے تھے

سنا گولیاں الا اللہ کا لیکر
شفیع الوریٰ تخت پر کھیلتے تھے

کیسے ملنا مشکل ہو طاؤس کا پر
سے جبریل کے آپ پر کھیلتے تھے

حیا عقل حیران اوسکے سمجھ مین
جو وہ کھیل با اقتدار کھیلتے تھے

مثنوی

کروں معجزہ اونکا کتنا بیان
عیاں را چہ بیان ہے عیاں

لکھوں گر مین سارے روایت کے متن
روایت کا اک یک حکایت کے متن

کفایت نہو میری پھر زندگی
ہزاروں زندگی سے بھی وہ چندگی

کیا اسلئے مختصر طول سے
ہو وہ ناچار طول ہر طول سے

خصوصاً یہ ہو مجلس ایک شبی
ہر ایک شب کو کافی مولد نبی

خوشی کرنا حضرت کے مولود مین
یہی حکم مولود محمود مین

جہاں تک کہ ہو اپنے مقدور بھر
جشن تم کرو مومنو گھر بہ گھر

یہین سے روایت ختم اب کیا
لکھوں اک قصیدہ خوش الحان کا

خوش الحان سے سب پڑھنا روا
ولی اوسکا یوں ہی سنو با حیا

قصیدہ بہ طرز [illegible]

آج اسواری یہاں آیا ہے حضرت کا یعنے شہ دین کا
بزم رونق دیکھو کیسا پایا ہے حضرت کا یعنی شہ دین کا

وہ حق کا پیارا مولا ہمارا عرش برین کا روشن ستارا
سب کے سر پر ہما سایہ ہے حضرت کا یعنی شہ دین کا

کیا ہیگا شاہی حشمت پناہی ہیچ اوسکے نزدیک فوج و سپاہی
جسکو ذرہ سا جلوہ دکھایا ہی حضرت کا یعنی شہِ دین کا

صدق و یقین سے ختم النبین سے لو جو لینا ہو وہ مہ مبین سے
اوسکو پایا و لیگا جو لو لگایا ہی حضرت کا یعنی شہِ دین کا

از عطر و عنبر معطر ہی یہ گھر رنگین وسکا رضوان سا ہی نیک اختر
مثل جنت کے محفل سجایا ہی حضرت کا یعنی شہ دین کا

شمع مومی کافوری عودین تمہاری جہلین ہین تمامی
دل کو اچھا ہمارے وہ بھایا ہی حضرت کا یعنی شہِ دین کا

پھولون سے سکے امزاج بہکے وہان رہے کیونکہ یہان دلی کو مہکے
اہل سُنی یان مجلس جمایا ہی حضرت کا یعنی شہِ دین کا

قرأت بھاری ہی بحر جاری سامع سُنی خوش ہو پڑھتا ہو قاری
نغمہ بلبل سا دھوم مچایا ہی حضرت کا یعنی شہِ دین کا

سما دیکھا سوقت الحان کو بدعت کہتے ہین اب کتنے اہل لیاقت
اونکے ایسا ہی کیا جی مین آیا ہی حضرت کا یعنی شہ دین کا

لایا نہ حجت مثال مذمت کرتے ہین بے بوجھ واعظ و نصیحت
خواندہ کوے سے بدچیز کمایا ہی حضرت کا یعنی شہ دین کا

اب مثل اوسکا مین بتا ہون اسجا وہ جھوٹ پا سچ ہی سمجھو ذرا سا
ایسے نیکی سے جب ہاتھ اوٹھایا ہی حضرت کا یعنی شہِ دین کا

از حکم معبود دن رات داود کرتے تھے الحان سے با نغمہ مسجود
کیا مرسل بھی حق کا پڑایا ہی حضرت کا یعنی شہِ دین کا

صدیق و ہادی حافظ اور سعدی اتبک ہی حق سبکا گھر گھر منادی
کیسا کیسا قصیدہ بنایا ہی حضرت کا یعنی شہِ دین کا

جامی سا عابد اور قدسی سا زاہد کیا خوب کر گئے ہین وہ نعت احمد
اچھے رقت سے نغمہ سرایا ہی حضرت کا یعنی شہ دین کا

مولانا رومی حضرت نظامی چشتی معین الدین شیرین کلامی

اور خسرو بھی غزلین سنایا ہی حضرت کا یعنی شہ دین کا
ہر بحر بحرین اونوٹھا مضامین بدگرچہ ہوتا تو کیون کرتے رنگین
ناحق اتنا کیا محنت اوٹھایا ہی حضرت کا یعنی شہ دین کا
نثر ہی تو کہتے ہی نثر مین لکھتے بدگرچہ ہوتا تو کیون نظم کرتے
اب کیا کوئی کچھ اُسمین ملایا ہی حضرت کا یعنی شہ دین کا
بے وزن بے بحر بے طرز بے لہر بغیر از قواعد کے ہی کون شعر
جس پہ عالم کا سب دل لوبھایا ہی حضرت کا یعنی شہ دین کا
قرآن ابدی ہی فقرہ بندی پھر کسکا اوسپر چلے خردمندی
جبکہ اللہ کو وہ خوش آیا ہی حضرت کا یعنی شہ دین کا
قالب مین جب آن ڈھکتا نہ تھا جان گاے فرشتے بارشاد رحمان
سُنکے تب روح پھولے سمایا ہی حضرت کا یعنی شہ دین کا
اوس ان سے یہ جان ہی عرق لحان گاوے جو کوئی تو لگ جاوے اودھیان
کہ تو یہ راز حق کون پایا ہی حضرت کا یعنی شہ دین کا
زہرہ ستارا ہی یک ماہ پارا نجوبی سے اللہ اوسکو سنوارا
گلنے والی ہی سفنے مین آیا ہی حضرت کا یعنی شہ دین کا
اچھی نہوتی تو کیون زہرہ گاتی اور کب سما پہ نغمہ سناتی
اس سے جانو کہ وہ قرب پایا ہی حضرت کا یعنی شہ دین کا
جبتک نہ گاوے عارف نہووے قال تصوف مین یہ حال پاوے
جسکو حضرت غزالی بنایا ہی حضرت کا یعنی شہ دین کا
کہ اُسکی کیمیاء سعادت واحیاء علوم ہیگا مشہور از علم علما
دوسری کتنی کتابون مین آیا ہی حضرت کا یعنی شہ دین کا
بڑھ چڑھ کے اون سب علم ہووے کب ہے اینر فضیلت کیا آیا ہی اسکا سبب
اونکو روح الامین کیا پڑھایا ہی حضرت کا یعنی شہ دین کا
باجے سے گانا حرام ہی ملا ناہی بلکہ بدعت بدشتر کہنا
یہ تو احمد کا نوبت بجایا ہی حضرت کا یعنی شہ دین کا

با الحان ازدل پڑھو سب کوئی بل شفیع محمد کا یہ خاص محفل
وہ منکر ہی جو سر پھرایا ہی حضرت کا یعنی شہ دین کا

بس کر صبر کر تو اتنی خبر کر قصہ طویلہ کو اب مختصر کر
دل تو تھمتا نہیں جوش کھایا ہی حضرت کا یعنی شہ دین کا

باڑھ چڑھی ہی دریا بڑھی ہی سوال سخن کو جواب کری ہی
جو کہ سمجھے ہی وہ بوجھ پایا ہی حضرت کا یعنی شہ دین کا

اب منھ سے آمین بولو مسلین مانگو دعا رب سے بہر تو این
مین تو ہاتھ اپنا پہلے اوٹھایا ہی حضرت کا یعنی شہ دین کا

اسی پاک خاوند دے اوسکو وہ چند مال و ملک اور زر سیم و فرزند
جسنے مولود آج پڑھایا ہی حضرت کا یعنی شہ دین کا

ہر مل دلا ہو دافع بلا ہو کونین مین اوسکے ایسا بھلا ہو
جیسا نیکون کا مطلب بر آیا ہی حضرت کا یعنی شہ دین کا

مجھے بھی بچھائے تو ہی رب سنبھالے دنیا کے آفت سے ایسا بچائے
جیون طوفان سے نوح کو بچایا ہی حضرت کا یعنی شہ دین کا

قاری کو رحمت سامع کو برکت رہین خیر خوبی سے سب جماعت
عرض عاصی جیا راز لایا ہی حضرت کا یعنی شہ دین کا

مثنوی

قبل اسکے مین ایک دیوان لکھا — یکایک ان کے محفل کا سامان لکھا
ہی سب اوسمین کردار خیر الورا — کہ جس سے بھلا حشر ہووے مرا
سلاسل الف سے یا تک ردیف — ہی مشہور و معروف مولد شریف
لکھا حمد و نعت اور کہی اک منقبت — وہ کان مجیدی کا ہی منفعت
لکھا بعد اوسکے ظہور نبی — سمہ یعنی تولد کا حالت سبھی
اور ہی اوسمین احوال معراج کا — کہی اک معجزہ بھی وہ سرتاج کا
اور حلیہ مبارک سراپا تمام — اور کیے اچھا تمثیل کلمہ کلام
اور حال فضائل قیام و قعود — صلوات و تحیت سلام و درود

اور اوس بعد پھر مختصر حال جناب
مناجات و عظ و نصیحت کی بات
تو اریخ بھی اوسکے پیچھے دیا
کیا یک بیک بارہ محفل اوسے
سنین سامعان با خوشی خرمی
کہ ہو نثر یا نظم موقع کے ساتھ
وہ دیوان ہی نعت مین اولین
خدا اوسکو مقبول عالم کرے
اوڑیسہ مین تو اندنون یہ کتاب
نگر اور ملکون سنجا کر وہ چھپ
و دے منھ کا اوسکے نقاب ابر
خدا چاہے مشہور ہو جائیگا
حبیب اپنے کو پھر وہ چھپے سے چھپے
دکھا دیکے مجھے ولیسا دن کب خدا
مری عرض یک ہی سنو صاحبان
یکایک بیت کہنا جگر خون کھا
اور دقت ردیف ہوے پھر اوسکے سات
تب یک بیت کا ہوے مضمون پُر
جو کھاوے جگر خون جانے وہ حال
نگر مین تو وہ سب سے انجان ہون
مری عمر ہی سی و نہم برس
مرادون ابھی ہی لہو لعب کا
خصوصاً ابھی جہل پورا نہین
اس حالت مین میرا عجب حال ہی
نہال عمر کا بس نہایت ہی خام

اونو تھا مضامین کل رنگ برنگ
لکھا اوسکے آخر مین حال وفات
رسائی جہانتک تھی ویسا کیا
پڑھین قاریان دل لگا کر جسے
سخن شعر ہا نثر ہا منظمی
قبول اوسکا ہونا ہی مولا کے ہاتھ
یہ معلوم ہی خالصاً آخرین
شب و دن یہ ہی دل مین زبان مر
درخشان ہی مثل کرن آفتاب
رہا ہی ابھی پردہ با دل مین چھپ
مر گئے مر گئے بجاک دگر
چھپے مشک سا تو بھی بو جائیگا
کہو پھر وہ کیکہ چھپے سے چھپے
بدرگاہ او التجا ہی سدا
کہ ہی شعر گوئی بڑی مشکلان
سجانا سخن کا ہی با قافیا
مطالب عبارت سے ہو التفات
ہر یک لفظ مصرعہ زجیحون گہر
دیگر کون سمجھیگا اسکا خیال
بچہ شیر خوارہ سا نادان ہون
دو یک ماہ کم ہو دیا ہو سر سن
سدا اسکا م ہیگا خور و خواب کا
ہون جا تو سا شمشیر و چھوڑا نہین
نہ نام سفیدی سیہ بال ہی
پھر اوسمین خصوصت کا یون از دحام

نہین اک مرا دانت ہی دہن مین
گنہ سے ہوا ہون جوانی مین پیر
نہ کیون غم سے دن رات آنسو بہے
گئے ہند مین کون یہ دکھ مرا
یہین سے تڑپ عرض کرتا ہون اب
کرے ابر رحمت یہان سے نزول
یہی مانگتا ہون مین کر کے وضو
دہن پوپلے کے بدل مجکو شیر
سراسر یہ ملک اوڑیسو کا ہی راج
کہان اونسے ور عدل کی امید
رہے شیر ملنا تو بالاے طاق
چھوا دین نہ یک قطرہ پانی بھی لا
اونہین بات کہنے نہ چلنے کی ڈھنگ
ہزارون مین یک دو بشر مومنین
مگر اونسے بھی دن کو ان این زبان
کمر باندھ را دشت پالین مین
پھرا اوسمین ہے یون وہابیون کا ہجوم
گھسون اونکے فرقون لگیا دھوم دھام
کہ تھا پہلے اچھا مگر اند نون
خرابی وہابی کے باعث ہوا
بتالے سبھون کو کرو خرچ کم
نہ دو فاتحہ اور نذر و نیاز
سجاؤ نہ میلاد کا گاہے بزم
نبی کی شفاعت کا قائل نہو
کہ یعنی خدا اپنے قابو مین کل

کہ میں ہون جیون مہر و مہ گہن مین
رہا مرض نزلہ مین دائم اسیر
مسیحا مرے جا عرب مین رہے
کہان بے وسیلہ کے ہو سکھ مرا
اوسے مہر آجانا کیا ہی عجب
مرے دل کا ہو جاے مقصد حصول
ملے شیر نیسان سے دُر عفو
عوض میرے دندان کے در دستگیر
بڑے سخت دل بت پرستی مزاج
صدف کے بدل ہی خزف کی امید
اگرچہ مروتم بھی ہو پاق پاق
نہ پوچھین کہ کیون تڑپے ہی پیاسا
جو گدھے کے بس بول چال یک رنگ
مشایخ اور اشراف ہین بالیقین
کم ہوتے چلین ہین یکایک دمان
ہو دین حق سے منکر دیگر دین مین
کہ جیون گردہی ہون صدہا نجوم
اوڑیسہ مین دو یک بنگالہ تمام
خرابی نگر اور نگر اند نون
سبب اوسکا یون ہی سنو دل لگا
براو خدا اور نبی امم
رہین کار حسنہ سے جیون سکے ربانہ
وہ بدعت سبہی کرو تم نہ عزم
شفاعت اذن حق ہی مائل نہو
رکھا ہی شفاعت کا کل خزہ وکل

گئے کب محمد بعرش بریں
عرض اسطرح سے سخن تو نہا
بنائی کتابت نئی ہر قسم
وے دل کے مضبوط جو خوب ہین
نہایت جو لوگ اپنے دل کے ہین خام
خصوصًا اوڑیسہ تو یک یون ہی ہی
خدا اونکے پاے نہ ڈالے یہ جان
قبل اسکے یان چال اسلام کا
اسی ملک مین ایک والا خطاب
تھے عامل و کامل و قابل یقین
تصدق ہون مین اونکی ارواح پر
مبارک وطن اونکا معصوم پور
طریقہ ہدایت کا اونسے ہوا
وہ جابر شریعت مین بس خوب تھے
بہت دن سے اونکا ہوا ہی وفات
گئے دین کی خاطر اپشتر
بچاتا خدا جب اونھین چند روز
صفت اونکا ہی خوب مشہور عام
وہ مرشد ہمارے بزرگون کے مین
تھے فرزند چار اونکے جیون چار یار
زبردست عالم و فاضل بھی تھے
کئی سال سے اونکا بھی فوت ہو
خدا مغفرت بخشے اونکے تین
جو ہین اونکے آل اور اولاد سب
اوسمین ایک شغل ندنون فرد کٹک
بمعراج یکدم خدا کے قرین
بنا آدمون کو نصیحت کے سات
پھر آئے سبھون کے دلون کو ہم
وہ کب اونکی باتون کے مرغوب ہین
اونھین کے لیے بس خرابی تمام
یہ رخنہ لگے جب تو وہ کیا سے
سدا اونسے مانگون ہون مین الامان
کہان تھا جو تھا نبی تو تھا نام کا
محمد حسن مولوی مستطاب
اونھین سے اوڑیسہ مین جاری ہی دین
جو آئے تھے گئی بارج پائے کر
کٹک شہر سے پانچ کوس ہنگے دور
کہ شک گر ہون کے جو دل سے گیا
خدا اور نبی پاس محبوب تھے
وہ مرحوم مغفور پاوین نجات
جہد کرنے مستعد تھے بیشتر
نشان کفر کا ایک رہتا ہنوز
یہان جا بجا اور وہ کمین تمام
قیامت کے دن مجھ پہ احسان کرین
تھے فاروق یک اوسمین فاروق دا
لبا اہل دل اور عامل بھی تھے
کہان پارہ چھوڑا کسے موت ہو
نہ ڈوبی ہو نیکی کی کشتی کہین
رہین با خوشی دائم از فضل رب
کہ ہو جنکے باعث کٹک دراتک

وہ مولانا ہین اس اوڑیسہ میان
کہو اونکے نہین بس قطب یکمان

اور ہو یا محمد کے سلطان اسم
لیے ہین لقا ہر وہ انسان کا جسم

مگر صاف ہین باطنی ہین شہ ولی
حصول اونسے کتنونکا مطلب ہی

کہو اونکو عابد تو عابد بھی
کہو اونکو زاہد تو زاہد بھی

ہوئی اونسے تلقین بیعت تمام
ہے معتقد اونکے ہر خاص عام

وہ میرے لڑکپن کے اثنا ہین
ہمیشہ مرے دل مین بس یاد ہین

تخلص سدا اپنا راجی رکھے
بفضل خدا آپ حاجی ہوے

کہان تاب لکھون اونکا توصیف مین
قلم کا زبان گنگ تعریف مین

سنو میرے مرشد کا کچھ اب بیان
صفت جسکا مشہور سارا جہان

کہ تھا اسم عالی کرامت علی
وہ تھے راز دان خفی و جلی

عجیب عالم العلما فاضل ترین
بڑے عارف اور قدوۃ السالکین

جونپور مین اونکا تھا ڈیرا قدیم
ہمیشہ وہان کے تھے قائم مقیم

بنگالہ مین آکر کے پیری کیے
وہ گھر گھر مریدون پہ پھیری کیے

ہوئی یہین سے جاری ہندوستان تک
ہندوستان سے کوہ کوہان تک

ہوا تھوڑا دن آپ رحلت کیے
کہ اس دار فانی سے جنت گئے

جناب حافظ احمد ہین خورد اونکے پور
پیشانی سے جنکے ٹپکتا ہی نور

وہ ہین اندنون زبدۃ العارفین
لبا عاملین و لبا کاملین

یہ عاصی ہوا ہے اونہین سے مرید
گیا اوس سبب میرا خصلت پلید

خلافت بھی اونسے لیا با سند
اور شجرہ بھی بادستخط یک عدد

منقش ہر دستی مہر اونہین خاص
چھپایا ہوا حکم ہی جسمین خاص

ہوا اونکی بیعت سے اشراک دور
رہے کب کہ بدعات میرے حضور

خدا کردے اب طرف کعبے کے رو
یہی ہی تمنا یہی آرزو

مین جاؤن یہان سے بملک عرب
ہندوستان کا چھوڑ پو جا یرب

بنون حاجی میدان عرفات کا
اور مکہ مدینے کی زیارات کا

کہو دل سے اپنے مسلمین اب
یہان ختم آمین آمین سب

نہین تو رہے رنج تا زندگی
کہان پھر سلام اور کہان بندگی

ہو آخر کو بھی فانی دنیا جہان
حیا کچھ فنان کا بھی کرجا بیان

ترجیع بند بریک بیت سنی دکھنی

کہتے ہین شفیعنا دنیا سمجھ جاسے فنا
لاکھ تو گر ہو غنا دنیا سمجھ جاے فنا
چھوڑ غفلت کی غنا دنیا سمجھ جاسے فنا
جسطرح رنگ حنا دنیا سمجھ جاے فنا

صاف تر دل کو بنا دنیا سمجھ جاے فنا
ہان تو کر رب کی ثنا دنیا سمجھ جاے فنا

اسکی الفت مین دل اتن کو تو مت اپنے گھلا
دانا کرتے ہین گلا دنیا ہو بس بت کھلا
جب کبھی کچھ ہو بھلا اوسمین بھی سو رنج و بلا
کیکہ ہو تیرا جلا وہ برا ہوتا ہے برا

صاف تر دل کو بنا دنیا سمجھ جاے فنا
ہان تو کر رب کی ثنا دنیا سمجھ جاے فنا

دنیا دو دن کا شہر دن کو پھر رات مہر
کہین بکتا ہو شکر اور کہین بکتا ہو زہر
تسپہ پھر یہ بھی خطر خوب سا کر کے نظر
دیکھو ہر فرد بشر اوسکو نہین گاہے بقا

صاف تر دل کو بنا دنیا سمجھ جاے فنا
ہان تو کر رب کی ثنا دنیا سمجھ جاے فنا

کہان فریاد کرون کس سے یہ دل شاد کرون
موت گر یاد کرون زندگی برباد کرون
دین ایجاد کرون دنیا کو بنیاد کرون
پر اوسے اوستاد کرون تو بھی نہین وہمین وفا

صاف تر دل کو بنا دنیا سمجھ جاے فنا
ہان تو کر رب کی ثنا دنیا سمجھ جاے فنا

سمجھو اسطرح اوسے آدم و حوا جکی مین پسے
کہو چھوڑا ہے کیسے دیکھو کے گندم بھی ہنسے
آدمی اوسمین پھنسے کہتے ہین انجاس جسے
کہتے یون اوس سے رسے جانے ہے یہ بھید خدا

صاف تر دل کو بنا دنیا سمجھ جاے فنا
ہان تو کر رب کی ثنا دنیا سمجھ جاے فنا

اوس سے پرہیز کرو دل سے الگ ہو کے رہو
آگے جینے سے مرو مرنے سے بھی خوب ڈرو

گنج مین رنج سہو رنج کو بھی گنج کہو
حق کا سدا بوجھ ہو ہلکا ہو عصیان و خطا

صاف تر دل کو بنا دنیا سمجھ جاے فنا
ہان تو کر رب کی ثنا دنیا سمجھ جاے فنا

یارو کہتا ہون تمھین کامل و ہشیار جنھین
گر کے تاکید ہاین کہتے ہین بس کلب اوتھین
بلکہ سور مین گنین دنیا کی خواہش ہی جنھین
گند ہے دوزخ کے نہین خلد نہین اونکی ہر جا

صاف تر دل کو بنا دنیا سمجھ جاے فنا
ہان تو کر رب کی ثنا دنیا سمجھ جاے فنا

ذرہ بھر شہد کے سا ہیگا یہ دنیا کا مزا
جو مگس کے سا پھنسا وہ سدا ناچار رہوا
آخرش اوسکی دوا زہر ہو وہ شہد صفا
اوسمین نہ پڑھ باز تو آ ہوے نبی جی کا عطا

صاف تر دل کو بنا دنیا سمجھ جاے فنا
ہان تو کر رب کی ثنا دنیا سمجھ جاے فنا

حیا کہتا ہی یہان ہی حیا دنیا مین کہان
بے حیا سارا جہان کیا کرے بھر زیادہ بیان
باحیا گرچہ ہین ہان لاکھ مین دو ایک جوان
قائم اونسے ہے زمان لیک وہ دنیا سے جدا

صاف تر دل کو بنا دنیا سمجھ جاے فنا
ہان تو کر رب کی ثنا دنیا سمجھ جاے فنا

مثنوی

کہان تھا کہان آ گیا جوش مین
لکھون اب جو باقی ہی آہوش مین
مجھے کیا ہی جرأت جو شاعر بنون
کہ دعوی سخن شاعری کا کرون
پھر اوسمین مرا ہی اوڑیسہ مین گھر
مین اک اور نادان ہون مثل خر
ہی علم اوڑیہ اس جگہ ہر کہین
یہان فارسی عربی رایج نہین
اور اردو زبان سے نہون واقفی
نجا نو نذکر مونث قفی
عروضی قواعد بھی خواب و خیال
لغت دیکھنا بلکہ مجھکو محال
نہ شاعر کسی سے ملاقات ہی
نہ لائق سے میری کبھی بات ہی
فقط دیکھ کر شاعرون کا شعار
کیا ہون یہان تک مین اسکو بہار
کہ یعنی مین مکرے گدا کے سا بھیک
لے ہر شاعری سے کیا اسکو ٹھیک

نہ فرما پلاؤ اسے سمجھیے
فقیروں کے گھر میں صبر کیجیے

کہیں سے لیے دال چانول کہیں
کہیں جب نمک تو مصالحہ نہیں

کہاں کی ہے گھی اور کہاں کی ہے تیل
کہاں مرغ بکرا یہ قدرت کی کھیل

کہیں برگ و کہہ گر ملا تو ملا
نہیں تو نہیں پھر برا بھی بھلا

کہو اسکو خشکہ تو خشکہ سہی
بغیر از نمک طعام پھسکہ سہی

کہو دال روٹی یہ بھی بھلا
جو ہیگا یہی حاضری بر ملا

غریبی میں دال اپنی بر حال ہے
وہ روٹی بھی بس غیب کا مال ہے

ہے تنگی میں یاں چانول آٹے کہاں
مزیدار طعام اور پراٹے کہاں

اگر ہوتا تو ویسا مزا چاٹتے
بلا رد و کد گھر بہ گھر بانٹتے

غرض جیسا ہوتا ہے کھچڑی غذا
اوسی طور سمجھو گے اسکا مزا

مگر دل جلوں کا جگر ہے کباب
وہ جگری کباب ہو گر کب تا لب

خطا گر کہیں ہو رکھو معاف اب
صلاح قلم سے کرو صاف سب

ہے اب نکتہ چینوں سے میرا بھی عرض
چھپانا ہے عیبوں کا انسان کو فرض

کہ بھولوں کو کانٹا بھی چھوڑا نہیں
پھر انسان کو سہو تھوڑا نہیں

اگر سہو سے گندم نکھاتے وہاں
نہ آتے کبھی حوا آدم یہاں

مگر وہی بے چوک ہے رب کریم
ہر اک شی میں ہے جسکا قدرت عظیم

محمد محمد محمد کہو
حیبا ایک نیا خمسہ جلسہ پڑھو

مطلع ہائے خمسہ جلسہ بحر جداگانہ ردیف واری از الف تا یائے و پنج حروف

کروں صاف اب ہاں یا رب کہ اسم آیا محمد کا
مرا پاک ہو زبان یا رب کہ اسم آیا محمد کا
بہار ہجراں یا رب کہ اسم آیا محمد کا
نسیم جاوداں یا رب کہ اسم آیا محمد کا
حیبا کو دے ایمان یا رب کہ اسم آیا محمد کا

پھر کے کوچے سے درد دہن کا ہمارے گرد کشادہ یارب
سخن سواری کا عرض مجھ سے پھر دوں ہوں نہیں زیادہ یارب
پلا ہے فضل و کرم سے پھر ایاغ وحدت کا بادہ یارب
لکھونگا وصف نبی محمد ہو دل میں میرے ارادہ یارب

یہی ہی خواہش یہی ہی چاہت کیجے حبیا کیا زیادہ پار

آب تشنہ لب کو دو اب ساقیِ کوثر ہو آپ
سید و سردار و سرور صاحبِ افسر ہو آپ
عاصیان امت کے بیشک شافعِ محشر ہو آپ
دو جہان مین سارے مخلوقات سے اکبر ہو آپ
خاص رب کے یا محمدؐ با حبیا دلبر ہو آپ

گر چکا تھا پہلے ہی سے رب نے قدرت بہت
دین مین غیر انبیون کے ہین غرض خلقت بہت
آپ کے آنے سے دنیا ہو گیا زینت بہت
اولیا بس ہو گئے ہین آپ کی امت بہت
ہر طرح سے مومنون پر ای حبیا رحمت بہت

کیا خوب خدا پیار سے بجھوایا چھپر کھٹ
ستہ عشق الف یار سے جو پایا چھپر کھٹ
احمد کے ہر انوار سے بنوایا چھپر کھٹ
عنصر کے ہر ایک تار سے بنوایا چھپر کھٹ
روح تن ہین حبیا زار سے یک پایا چھپر کھٹ

ہجر مین تیرے نبی دن رات ہر دم الغیاث
بس گذرتی ہو مری اوقات ہر دم الغیاث
کیا زمستان گرمی و برسات ہر دم الغیاث
حیف افسوس حسرتا ہیہات ہر دم الغیاث
دے حبیا کو وصل در آفات ہر دم الغیاث

حبیب اونکو بلایا خدا واحد شب معراج
تھی اوس جا خبر آمد و آمد شب معراج
کیا خوش ہو چلے حضرت احمدِ شب معراج
آتے ہین خدا پاس محمدؐ شب معراج
جا پہونچے حبیا عرش کے سرحد شب معراج

آپ احد سے احمد ہوے ہو بات یہی سچ
آئے تھے گنہ بخشنے ہیہات نبی سچ
برحق تھا وہ حضرت کا کرامات سبھی سچ
سمجھے نہ ابو جہل سا بد ذات کبھی سچ
ہے با حبیا قرآن مین آیات سبھی سچ

خوب یقین سے ورد کیا کر نام محمدؐ شام صبح
دل مین اوجالا عشق دیا کر نام محمدؐ شام صبح
صاف زبان پر اپنے لیا کر نام محمدؐ شام صبح
شیر و شکر سا گھول پیا کر نام محمدؐ شام صبح
جان و دروں سے یاد حبیا کر نام محمدؐ شام صبح

کوہ گران مین دیکھو کرامات کا سوراخ
کہنے لگے پہاڑ کو کیو نکر کیا سوراخ
حضرت کے دشمنون کا کلیجا ہوا سوراخ
یہ معجزہ نہین ہے یہ افسون کا سوراخ
لعنت حبیا سحر مین وہ معجزہ تھا سوراخ

میرے شہنشہ تو رنبی کا یار وعجب ہو شان مجید
اوسکے مبارک نام کے اوپر ہی کیا قربان مجید
عیب سے جسکی شان پہ نازل پارہ تہی قرآن مجید
دین مجید وایمان مجید ومال مجید وجان مجید
تسپہ بھی ہے یہ بندہ حیا سے نعت کا کل دیوان مجید

شافع عصیان نبی تو تیرے عزت پہ گھمنڈ
واہ سبحان الذی ہو حق کے رحمت پر گھمنڈ
اس سبب سے ہی ہم سبھون کا سار خلقت پر گھمنڈ
یوسف کنعان کرے کب اپنی صورت پر گھمنڈ
سکہ رب با حیا وہ مہر نبوت پر گھمنڈ

جیسا ہو خاص وعام کو شیر و شکر لذیذ
حنظل کہاں ہو اور کہاں شیرین ثمر لذیذ
تیسا یہ سارے نعت کا نظم و نثر لذیذ
قند مصر سا کب کے ہو یا رہ و زہر لذیذ
ہر شعر مصطفائی حیا سر بسر لذیذ

دو کون مین ہو تم سوا پھر کون ہمارا - ای حافظ و ناصر
امواج گنہ بحر سا ناپیدا کنارا - ای شافع محشر
ہو ہم پہ سدا لطف و احسان تمہارا - ای محبوب داور
گر بیڑا شفاعت سے کرو پار اوتارا - ای ساقی کوثر
تو عاصی حیا کا ہو کسی طرح گذارا - ای احمد سرور

کتنے کافر کا لیا تو یا نبی زنار توڑ
اور کنشتان کتنے بت کے بر سر بازار توڑ
شہرہ ہو اتبک جہان مین اسم تو کفار توڑ
لات و عزی کی خانہ کر دیا مسمار توڑ
وان حیا مسجد بنایا بود کا اوتار توڑ

تو ہی آقا تو ہی مولا تو ہی ہی بندہ نواز
تجھسے الطاف و کرم فقط عجز و نیاز
اوسکے تمثیل ہین یان قصہ محمود و ایاز
سورۂ والیل تیری دو رہی ہین گیسو دراز
پڑھ کے شمع سا حیا کا ہمہ تن سوز و گداز

فرقت سے مصطفی کے یہ بندہ ترس ترس
گراب بھی لے خبر تو یہ گندہ ترس ترس
بے وصل یان مرے ہی یہ زندہ ترس ترس
کوئی طور سے بچیگا یہ زندہ ترس ترس
چھٹ جاویگا حیا کا وہ دھندہ ترس ترس

ہی صبح و مسا احمد مختار کو شاباش
معراج شب شاہ فلک بار کو شاباش
محبوب خدا صاحب سردار کو شاباش
بستر کے گرے آئے وہ گرم ہار کو شاباش
او تکل کے حیا زار کے اشعار کو شاباش

کون ہی ایسا بشر جو ہو قیامت سے خلاص
پر محمد مصطفی کی ہو شفاعت سے خلاص

آپ ہی کے مہر اور لطف عنایت سے خلاص — اور جراحت سے خلاص و رہو کرامت سے خلاص

سارا اب تن من حیا کا ہو نجاست سے خلاص

میرا نبی تم بار اوٹھاؤ یہی ہو قرض یک بھاری قرض — راہ خدا کا ٹھیک بتاؤ یہی ہو فرض یک بھاری فرض
روز جزا مین جلوہ دکھاؤ یہی ہو عرض یک بھاری عرض — گنہ عفو کا دارو پلاؤ یہی ہو مرض یک بھاری مرض

عاصی حیا کو پاس بلاؤ یہی ہو عرض یک بھاری عرض

یہ دین مصطفائی ہو سب دین سے مضبوط — آخر زمان مین آئی ہو سب دین سے مضبوط
مجکو تو خوب بھائی ہو سب دین سے مضبوط — رونق ہو اور صفائی ہو سب دین سے مضبوط

ایمان اور حیائی ہو سب دین سے مضبوط

دور کر میرا گناہ ای الحفیظ — مین لیا تیرا پناہ ای الحفیظ
کیا کہے روے سیاہ ای الحفیظ — میرے عربی شہنشاہ ای الحفیظ

ہو حیا اک ہیچ کاہ ای الحفیظ

واللہ ہمارے مصطفےٰ روز جزا شفیع — حامی ہمارے پشت پہ ہونگے بجا شفیع
مرض گنہ کے ہینگے وہ دار الشفا شفیع — تلاش کرتے پھرتے ہین شاہ و گدا شفیع

پھر کیون نہ لیکے نام پکارے حیا شفیع

صاف خدا کے پیارے محمد کچھ بھی نہین ہو اسمین دروغ — عرش برین کے تارے محمد کچھ بھی نہین اسمین دروغ
نور قمر کے پارے محمد کچھ بھی نہین ہو اسمین دروغ — آرے کفر کے آرے محمد کچھ بھی نہین ہو اسمین دروغ

عاصی حیا کے سہارے محمد کچھ بھی نہین ہو اسمین دروغ

یا نبی جیسا تمھارے دین مین ایمان صاف — تیسا ظلمت کا ہوا ہو جابجا میدان صاف
ویسا ہووے آپ کے یہ نعت کا دیوان صاف — پیر سا ہو نوجوانی مین حیا نادان صاف

کب سخن مین ضبط ہو جب گر گیا دندان صاف

یا مصطفےٰ تمھاری ہین نعتین بھی ورق ورق — یہ نسخہ نو دیوان ہین وصفین بھی ورق ورق
باقافیہ ردیف کی غزلین بھی ورق ورق — تحقیق کر لکھا ہون ہین حرفین بھی ورق ورق

مضمون با حیا ہو اور لفظین بھی ورق ورق

زیارت کو ہو یون مدینہ مبارک — حج اکبر کو جیون آدینہ مبارک
سلیمان کا یک تھا نگینہ مبارک — نبوت نبی کا خزینہ مبارک

کہے کیا حیاے کمینہ مبارک

رہنما اور ہادی ہمارا شاہِ زمن ہی سب سے الگ
یعنی محمد پاک نبی کا چال چلن ہی سب سے الگ
جسکے ہر اک احادیث کتب کا معنی متن ہی سب سے الگ
فہم میں اوسکے بندہ گندہ کا کُند ذہن ہی سب سے الگ
اوسیلے بلکہ عاصی حیا کا شعر و سخن ہی سب سے الگ

شاہ شاہون کا شہا تو ہی ہر اے پاک رسول
کون کونین مین بہتر ترا کرے حکم عدول
دکھا قرآن کے ہر سورہ مین معقول نقول
تیرے ہی فضل و کرم سے دین و ایمان ہو حصول
پھر حیا کاہے رہے اپنے کو ہو رنج و ملول

اے مرے مولا محمد اے مرے آقا مدام
آپ ہی شمس الضحٰے اور آپ ہی ماہِ تمام
ہی جنابِ عالی مین عرضی با حیا عرض غلام
یہ کلام اعلام عام ہو یا نبی خیر الانام
الصلوات و الصلوات و السلام و السلام

باغ احد کے حمد گلون سے اسمِ محمد وار سخن
آج گلے پہناؤن تمہارے نعت کا کوئی ہار سخن
مجھ سے عزیز و سُن لو یہ جو کچھ تھوڑا ہو یا بسیار سخن
حرف طبع موزون کے باعث کہتا ہون جو ہزار سخن
ورنہ اوڑلیہ مین کبکہ حیا پھر ہند کا کوئی شعار سخن

بار عصیان سے یہ عاصی مرتا ہی حیران ہو
کب خطا او سکو نہو جو قالبِ انسان ہو
خوب ہی امید مجکو حشر مین آسان ہو
آپ کے فضل و کرم سے مردہ تن مین جان ہو
التجا زیادہ کرے کیا یہ حیا نادان ہو

خالصاً نور ضیا ہی خوب وہ
حق سے حقائق لیا ہی خوب وہ
بس حبیب کبریا ہی خوب وہ
منفعت کا سبک دیا ہی خوب وہ
جو مجید ہی سو حیا ہی خوب وہ

الف و البا و پا و تا، و ٹا و ثا و جیم و چا و
و حا و خا و دال و الڈال و ذال و الرا و ڑا و زا و
و سین و شین و صاد و الضاد و طا و ظا عین و غین و فا و
و قاف و الکاف و گاف و اللام و میم و النون و واو
و ہمزہ اور یا مل کر دفتن ہو ہی و پنجم حروف حیا و

بعد حمدِ رب اور یہ مولود کے
کل یہ ختم جلکہ مقصود کے
از طفیل حضرت محمود کے
کن سے اور فیکون تک موجود کے
لکھہ حیا نے فضل سے معبود کے

الصلوات والسلام تحیۃ و علی خیر القسمۃ / صل علیک اللہ یا سلم علیک حبیبا
تحیت و تسلیم صلوا حبذا یا مرحبا / بھیج یارب سال و ماہ و روز و شب بر مصطفیٰ

مخمس بطور ترکیب بند بر غزل مولانا حافظ لطف علی علیہ الرحمۃ

اگرچہ شوق ہے لکھوں بنا ترکیب مدحت کا / مجھے جرأت ہے کب لاؤں کہ ساماں اوس عنایت کا
نہ صحبت منشی و عالم کبھی شعرا اور پنڈت کا / ہے صرف یہ شاعری موزون طبع میدان ہمت کا
غرض تو غیب سے نیسان ہوا باران دولت کا / سفینہ بھر لو عظمت کا کہ دن کٹ جائے ذلت کا
عجب یک نور کثرت سے ڈھلا سانچے میں قدرت کا / بنا وہ بے بہا موتی صدف میں جو تھی وحدت کا
ازل میں جوش پر آیا جو دریا حق کی رحمت کا / سر احمد پہ رکھا تاج عالم کی شفاعت کا

خیال اسوار شاعر کا چڑھا جب اس سمندی پر / چلا طبع رسا آسن جما کر خود پسندی پر
بجا لا کی کمر باندھے نہ کیوں ہتھیار بندی پر / نہ آوے داد چابک میں کیوں عدو زیر کمندی پر
رہے ہشیار سے جو شخص ہمت فکر و فندی پر / لبا ہو مرحبا شاباش اوسکے خردمندی پر
زمانہ ہو گیا تیشہ کفر کے بیخ کندی پر / مقدر ہر مسلمان کے نہ کیوں آوے بلندی پر
ہوا جب عالم آرا آفتاب اوج نبوت کا
ہر اک ذرہ ہوا بیتاب کسریٰ کی عمارت کا

بیان کیا ہو سکے مجھ سے اوسی کے ترحم کی / زبان اک ہے میرا ہرگز نہیں طاقت تکلم کی
بھلا یہ تو کہو یارو کہاں حد ہفت قلزم کی / کیسے جرأت کرے کب کہ شماری سارا انجم کی
جو قوت ہے بدن میں وہ فقط یک مشت گندم کی / نہیں تو پھر یہ تن سارا اگر کہ ہو صاحب خم کی
ندا کلی جو دیتے تھے اور عیسیٰ جو صدا قم کی / وہ بحر دین کا مژدہ تھا اور کفروں کے تلاطم کی
ہوا جلوہ جو عالم گیر نور روئے حضرت کا
منور ہو گیا عالم نشان پایا نہ ظلمت کا

محمد نام تیرا تو حبیب پاک داور ہے / خدا کے نہ خدائی میں کوئی تیرے برابر ہے
ترے ہی نور سے کل شے ہوا دو جگ میں اظہر ہے / زمین و آسمان ماہ و مہر اور سارا اختر ہے
نسیم خلد ہے تو اور تسنیم حوض کوثر ہے / تو عصیاں کار بندوں کا شفیع روز محشر ہے
ز آدم تا بہ عیسیٰ تو پیمبر کا پیمبر ہے / ترے دار الحکومت کا متابع ہفت کشور ہے
شہنشاہی ہے عہدہ حق تعالیٰ کی رسالت کا / دو عالم میں چلن ہے سکہ مہر نبوت کا

ختم احمد پہ نبوت ہوئی یہی تھا حکم یزدان کا
کھلا دروازہ قسمت کا خصوصاً سارے انسان کا
مدارج آدم و نوح اور خلیل آتش گلستان کا
تھا جو جبرئیل جسکے تئین خدا کے خانساماں کا
اور رہو جاری قیامت تک شہنشاہی مسلمان کا
ہر اک جن و پری تو بھی ملائک حور و غلمان کا
مراتب داؤد و یوسف سکندر اور سلیمان کا
کلام اللہ سے گرچہ ہوا تھا موسئے عمران کا

محمد انجمن آرا ہی ایوان رسالت کا
چراغ طور اک جلوہ ہی اوسکے شمع خلقت کا

عجب یک شان و شوکت سے یہان ظاہر مین آیا وہ
حقیقت مین صفا جلوہ خدائی کا دکھایا وہ
ادھر خلعت ادھر معراج دیا تحفہ ہدایا وہ
یگانہ خاص حق کا تھا نہ تھا حق کا پرایا وہ
وہان سے راز باطن کا تمامی ساتھ لایا وہ
یکایک کر نقشہ شرکت یہ تختہ سے مٹایا وہ
جو عرش و فرش آ جا کر سنا رب سے سنایا وہ
شب معراج مین بارہ عجائب رتبہ پایا وہ

بیان ہو کس زبان سے وصف اعجاز کرامت کا
کہ آدم کو تفاخر ہی محمد کی شرافت کا

اسی باعث شرف بخشا جناب فخر عالم کو
نہایت تھرتھری تھی دی بزرگی عرش اعظم کو
پسینہ مصطفائی سے ہوا ایسا چاہ زمزم کو
صفت بخشا کرامت کا سلیمان کی جو خاتم کو
کیے سجدے فرشتون نے بحکم رب جو آدم کو
وہ نقش پا کا نقش پارہا ہر مقدم کو
محبت جان کو جیون آب حیات اور گل کا شبنم کو
دم آیت قم باذنی کا لب عیسائے مریم کو

غبار چشم موسے نور ہی حضرت کی صورت کا
ارادہ نقش پا سے ہی ید بیضا کو بیعت کا

سر معراج یک پل مین کوئی ایسا نہ داخل ہو
برائے امت عاصی کوئی ایسا نہ سائل ہو
کہ با شہ نام ذرہ بھی کوئی ایسا نہ شامل ہو
زمانہ بھر عدالت مین کوئی ایسا نہ عادل ہو
خدا سے لامکان جا کر کوئی ایسا نہ واصل ہو
خدا کے عشق و الفت مین کوئی ایسا نہ مائل ہو
ہر اچھے قدرتی فن مین کوئی ایسا نہ کامل ہو
شجاعت اور سخاوت مین کوئی ایسا نہ قابل ہو

ہوا اوراق ظلمت کو سہارا ہی ہدایت کا
گنہگاران امت کو وسیلہ ہو شفاعت کا

خدا کے دوست حضرت احمد مختار کے باعث
بنا رحمت عفو مہرہ خطائی یار کے باعث

شفیع حشر ہو آیا یہ عصیان کار کے باعث — وہ عصیان کار کے سارے گنہ کے بار کے باعث
کہین بگڑا ابھی ہی گل کا ملاحت خار کے باعث — سلامت گنج رہتا ہی نگہ سے مار کے باعث
یکایک کر حملہ وہیں سے صحاب چار کے باعث — وہ چار دن یار کے ثالث محبت یار کے باعث

ملا صدیق کو رتبہ صداقت کا رفاقت کا — عمر کو عدل کا عثمان کو حلم اور سخاوت کا

علی مظہر عجائب ہی علی مطلب دلی ہر دم — علی یاد علی شاد علی نادعلی ہر دم
مثلث مین مربع بن گئے کا ہیکلی ہر دم — پکارین سب کلی گل کی گلی گلی اور در گلی ہر دم
چمن مین شور بلبل کی پڑی ہی کھلبلی ہر دم — بجا دین قمریان طوطی علی کی بانسلی ہر دم
ہم انسان ہو کے ای یارو کرین کیون کاہلی ہر دم — نہ جانون کاہلی اوسکو ہی ملکہ غافلی ہر دم

علی مرتضی سے کھل گیا ہر عقدہ محبت کا — امامت کا ولایت کا شہادت کا ریاضت کا

قیامت کو جو ڈرتے ہین قیامت اوسکے آگے کیا — ہی کافی یک اشارہ بس شفاعت اوسکے آگے کیا
صفی آدم کا محنت اور ریاضت اوسکے آگے کیا — دم عیسی مسیحا کا کرامت اوسکے آگے کیا
یہ خود ختم رسل دیگر رسالت اوسکے آگے کیا — سند قرآن یک بس ہی دلالت اوسکے آگے کیا
وہ خود دیتا ہی حاتم کا سخاوت اوسکے آگے کیا — بہادر تھا کرے رستم شجاعت اوسکے آگے کیا

نہ تھا خیبر کبھی کام آدمی کے زور و طاقت کا — ید اللہ ہی لقب بازوے پیغمبر کی قوت کا

خدا کا لاڈلا سب کا پیارا احمد مرسل — وسیلہ ہی ہمیشہ کا ہمارا احمد مرسل
گنہگارون کی بخشش کا سہارا احمد مرسل — بوقت کشمکش میرے گذارا احمد مرسل
ہوا پار اوسکا بیڑا جو پکارا احمد مرسل — کہ یعنے بحر بے حد کا کنارا احمد مرسل
دو عالم مین چمکنے کو ستارا احمد مرسل — بنا ہر شی کہ ہر شی سے نیارا احمد مرسل

بڑھا اللہ رے رتبہ کسقدر شان نبوت کا — کہ فرزندان احمد کو ملا درجہ شہادت کا

حیا سے یہ حیا دیکھا عجب ایک طرح کی مطلع — کبھی تو شام کی مطلع کبھی پھر صبح کی مطلع
کہین دیکھی بھی ہو کوئی بیان و شرح کی مطلع — اگر دیکھے بھی ہو ضم و کسرہ اور فتح کی مطلع
وسیع کرۂ زمین پر ہی صحرا و سطح کی مطلع — لبالب ہی فلک پر بھی مطابق قدح کی مطلع
کہین ای جن و بشر یہ ہی نہایت فرح کی مطلع — معما سا سمجھ لو یان شر کو طلح کی مطلع

لکھے سب اہل فن لین لطف تو ہی مدح کی مطلع — غزل یک اور بھی پڑھ ہو اگر مداح حضرت کا

مسبع بر غزل ایضاً

آیا پہلے اس جہان مین نور سے آدم ترا
بڑھ کے ہی حضرت سلیمان سے نگین خاتم ترا
ہی ازل سے تا قیامت دین حق قائم ترا
روز و شب ماہ جہان اور نیر اعظم ترا
آخری مین آیت قم لے کے عیسیٰ دم ترا
ہیگا دروازہ پہ ادنی ایک گدا حاتم ترا
اوس سبب سے کلمہ سارے پڑھتے ہین دائم ترا
وصف کیا لکھے کوئی اے سرور عالم ترا

ہر بشر مداح ہی آدم سے تا اینندم ترا

ایک ایک سب کام ترا کیا عزیز خلق ہی
زلف سیہ فام ترا کیا عزیز خلق ہی
عین مثل جام ترا کیا عزیز خلق ہی
ورد صبح و شام ترا کیا عزیز خلق ہی
خاص دربار عام ترا کیا عزیز خلق ہی
وہ دو گیسو دام ترا کیا عزیز خلق ہی
جو ہوا ہی رام ترا کیا عزیز خلق ہی
اللہ اللہ نام ترا کیا عزیز خلق ہی

کلمہ اے یوسف مرے پڑھتا ہی اک عالم ترا

کیا کہون چہرہ مین تیرے رونقی اسطرح ہی
عزم جس جنگ کا کیا اوس جنگ تیرا فتح ہی
ایسا کلمہ سے ترے غمگین دل کو فرح ہی
معنی سب تیرے حدیثون کا لکھا با شرح ہی
مہر و مہ کے حسن سے بھی بلکہ زیادہ ملیح ہی
تیرا دو ید یہ نہین بل وہ خدائی سلیح ہی
بعد وضو کرنے کے جسطرح سے سر پر مسیح ہی
خوب سے جو خوب اور اعلے سے اعلے مدح ہی

وصف ہی ادنی سے ادنی اور کم سے کم ترا

زمرۂ امت مین تیرے ہون مین عاصی ناقبول
یعنی اوٹریون کی صحبت مین رہکر دل ملول
ہوتا ہی غفلت سے بلکہ حکم سب تیرا عدول
کیا کہینگے تیرے پھر وہ آل و اصحاب بتول
ہو ہی یان میرا گذرا بت پرستون کے شمول
عمر کھو یا لعب لہو مین اپنا ناحق بو الفضول
کہا دکھاؤنگا مین فردا رہ خدا کو اے رسول
حال کیا ہوتا ترا نظارہ گر ہوتا حصول

مر گئے جب جیتے جی اوصاف سنکر ہم ترا

حال کیا تنہا ہم اپنا ہی یہان تجکو کہین
مقصد اپنا سب زمین و آسمان تجکو کہین
حامی ہونے کے لیے خورد و کلان تجکو کہین
جو کہین ظاہر کہین وہ کیا نہان تجکو کہین
عالم بالا کی بھی خلقت وہان تجکو کہین
عاجزی سے حشر مین پیغمبران تجکو کہین
چھوڑ کر سبکا بھروسہ بے گمان تجکو کہین
ہی بجا گر بادشاہ دو جہان تجکو کہین

تابع فرمان نظر آتا ہی کل عالم ترا

اسطرح عشق نبی چسکا دکھاتی ہی مجھے جس سے دنیا کی فضا کل خوش نہ بھاتی ہی مجھے
بحر الفت مین سدا غوطہ دلاتی ہی مجھے گہ اوٹھاتی ہی مجھے اور گہ ڈوباتی ہی مجھے
کلمہ اوٹھتے بیٹھتے گھن گھن پڑھاتی ہی مجھے اور سہ پانچ وقت نوبت نئی سناتی ہی مجھے
ہاتف لبیک سا ہر دم بلاتی ہی مجھے یاد ابروے رسول پاک آتی ہی مجھے

سجدہ کرواتی ہی اي محراب کعبہ خم ترا

سارے مخلوقات مین یک تو ہی ہی والا حسب خصلت و کردار اور اعجاز ہی تیرا عجب
ملک تو دار السلام اور ملک ما دار الحرب بانگ صلوات ہی دہان پر اور بیان پوجا پرب
وصل تو ملنا کٹھن ہی کیونکہ تو محبوب ربّ بارہ ڈالا ہجر تیرا بس غضب ہی بس غضب
دل مین اپنے عقل سے کر غور اي عالی نسب خوب سوجھا آخرت کی شادمانی کا سبب

عالم ہستی سے لیکر جاینگے ہم غم ترا

حضرت روح جب نکل جائیگا میرے از وجود ہونگے خوش یکبارگی سنکر عدو کافر ہنود
دوست مومن جو ہین میرے اونپہ ہووے غم فزود رحم کھا بر حال ما باندھین نئے سر سے حدود
غسل دلوا کفن پہنوا تخت چڑھوا وز رود دائی آرامگاہ مین لا سلا دین با قعود
بعد مدفن اوٹھکے اکدم رب کا کر سجدہ سجود گور مین پڑھواونگا تجھ پر فرشتون سے درود

لب پہ میرے نام ہوگا یا نبی ہر دم ترا

مہر کر ابواب دل پر سنگ دستی سے مین کاٹتا تھا عمر اپنا غفلت و سستی سے مین
کچھ خبر رکھتا نہ تھا یان بالا و پستی سے مین کیا کرون لاچار ہون شرکنے زبردستی سے مین
شہنشہ قاضی مغان کے ناموریتی سے مین شاہزادی دخت رز کو کر نکاح مستی سے مین
خیر ہو کہتا ہون اب چالاکی و چستی سے مین آرزو دیہ ہی کہ عدم کو جاؤن یون ہنسی سے مین

لب پہ ہو شکر خدا اور دل مین ہووے غم ترا

بھیجکر پہلے یہان پیچھے بلا کر لے گیا سادہ دل کو ناز نخرہ مین بھولا کر لے گیا
روٹھے ہوئے اپنے دلبر کو منا کر لے گیا حق ہمارے مصطفے کو حبیب سکھا کر لے گیا
باخبر دنیا مین یون نیسان اوٹھا کر لے گیا تھال بھر بھر منفعت کا ڈر سجا کر لے گیا
کان عفو کا مجیدی کو دکھا کر لے گیا لطف دیکھا خرمن عصیان بہا کر لے گیا

تھا کوئی دریاے رحمت دیدہ پر نم ترا

مشتمن بر مثلث مولانا حکیم ناصر علی ناصر غیاث پوری منیری از نسخہ ناصر العاشقین بابت معراج از جملہ دو صد و شانزدہ بند از اولا بیفت وازہ آخری و بانیطور نہ بند

شب معراج کا قصہ خصوصًا بہت بھاری ہی
ز اول آخری بند تک دو صد سولہ شماری ہی
گذر صرصر کا ادسمین کیا جہان باد بہاری ہی

کہاہی آگے ناصر نے مثلث مین بنا رہی ہی
لیا مین نہ عدد اوس سے برا ئے یادگاری ہی
یہ کیسی آسمان سے آج پیہم عطر باری ہی

زبان پر دونون عالم کے ثنا و حمد باری ہی
تبھون کے لب پہ کیون کلمہ محمد کا یہ جاری ہی

روایت معتبر مذکور ہونے کا سبب کیا ہی
نبیٔ راز نہان مشہور ہونے کا سبب کیا ہی
طرف ثانی سے بھی مشکور ہونے کا سبب کیا ہی

انا الحق کہکے وہ منصور ہونے کا سبب کیا ہی
زہی بامدعا منظور ہونے کا سبب کیا ہی
زمین سے عرش تک پرنور ہونے کا سبب کیا ہی

جہان سے کفر کے کافور ہونے کا سبب کیا ہی
یہ کیا عالم ہی کیون عالم مین کیف وجد طاری ہی

ہوا مشب ہاتف خوشخو کا ہر سو مژدۂ پیہم
طرب انگیز ادا دی خوش الحانی درود اعظم
کوئی غش کوئی بیخود ہی کوئی اپنے کو ہی بیدم

یہ ہی جسکی سماعت سے خوشا روحانیان مردم
پڑھیں جن و بشر ہی تک بے ملائک قدسیان باہم
مہک یہ مشک کے کافور سے آتی ہی کیون ابہم

صدا یہ سلمو کی صور سے کیون آتی ہی پیہم
یہ کس نے آج اپنی کاکل مشکین سنواری ہی

بنا و اپنی کر زہرہ عجب نغمہ سناتی ہی
رباب رنگ مین لن ترنا طرب ترنم بجاتی ہی
اونھون کا عنبرین جامہ اگر وہ نہ لباتی ہی

خدا کے طالبون کا دل لبھاتی ہی رجھاتی ہی
ارم کے حور و غلمان کو ہر اک گت سے نچاتی ہی
ہوا اطراف سے کیون عطر آمیز آج آتی ہی

خوشی سے روح قالب مین مزے کیا کیا دکھاتی ہی
کسی دلبر کے آنے کی یہ سب امیدواری ہی

گلستان خدائی مین شجر ربی جھمکتے ہین
ہر اک اک اوس سے رنگا رنگ نور کے قطرے ٹپکتے ہین

اور اوسمین قدرتی کتنے ثمر غیبی لٹکتے ہین
بشاخ و برگ کافوری گل نوری چٹکتے ہین

بشوق و ذوق سو جان سے بہشتیان لپکتے ہین — چمن مین طائران خوش نوا ہر سو چہکتے ہین
اسیران محبت کے مزاج از خود بہکتے ہین
لب جبریل پر کیون مرحبا کا لفظ جاری ہی

عجب دھوم آجکی کیون شہر بطحا کے میدان مین — لگے مکہ سے مدینہ تک زمین و آسمانان مین
نسیم تند پھر کا ہے چلتی سن سن بیابان مین — کہ بل جاری نہر ہیگا بیابان کے خیابان مین
پڑی ہے چہچہو کی غل خوشی سے عندلیبان مین — صدا مین قمریان دیتی ہین کوکو کی گلستان مین
یہ صلوا اسلموا کا شور کیون ہے ہر دل و جان مین
کسیکی جستجو مین سب کو جوش بیقراری ہی

تماشا واہ کیا کیا خدایا تیرے قدرت کے — چمکتا عکس انجم کا سماسے آج قدرت کے
تجلی کیون ہوئی اشب طریقہ کفر ظلمت کے — زمین پر بھی چمکتے ہین ستارے نور طلعت کے
یکایک ہو گئے کونین کے در بند زحمت کے — کھلے ہین کس سبب سے آج دروازے یہ رحمت کے
بھلا کیون نغمہ زن ہین یہ طیور باغ جنت کے
براق آسمان پر کیون کسی جاتی عماری ہی

غرض مین خوب سمجھا یان مہربان آج قادر ہی — کہون مین مختصر کرکے یہ شان اللہ اکبر ہی
برائے حق کی ضیافت کو طلب محبوب داور ہی — عجائب ماجرا وہ ہو زبان کہنے کو قاصر ہی
شب و دن باحیا اوسکا مبارک اسم اظہر ہی — شفیع عاصیان حبیب پیشوا میرا پیمبر ہی
غم دنیا نہ دین ہی اور نہ خوف روز محشر ہی
بھلا کیون تب تجھے ناصر یہ اتنی اشکباری ہی

کہو عبد المجید اسجا تجھے ہی منفعت البت — بشانش مین یہ مخمسہ متضمن باصفت حضرت
غزنیے احد سے تجکو نہو کسو اسطے برکت — تو گنج ہیم احمد کا ہوا جب خازن دولت
صبح و شام اوسپہ بھیجا کر سلام و تحفہ و تحیت — ملازم رہ درود پاک کا ہر آن و ہر ساعت
کہ نازل ہو سدا تجھ پر ترے اللہ کی رحمت
عجب اکسیر عصیان کے لئے حق نے اوتاری ہی

مسبع بر غزل لطف موصوف

مسبع بنا یا شفیع الورا — غزل لطف کا یا شفیع الورا — ارادہ ہوا یا شفیع الورا

پڑھو باحیا یا شفیع الورا – تو سن دل لگا یا شفیع الورا – شفیع الورا یا شفیع الورا –
مجھے بخشوا یا شفیع الورا

مین نالہ کرون مثل بانگ جرس – غم و درد سے اپنے برسون برس – مرا دل ہوا ہو مثال مگس
جمع کرکے لاتا ہون بھونرون کا رس – ذرہ سا شہد مین رہا ہون مین عنس – کرون کس سے فریاد ای دادرس
تمھارے سوا یا شفیع الورا

خریدہ غلام ہون مین زر سے ترے – مین اپنے کو بدتر ہون خرسے ترے – بلے آب و دانہ گھر سے ترے
بجاؤن مین خدمت یہ سر سے ترے – نہ باہر ہون کوئی امر سے ترے – کہان جاے ای شاہ در سے ترے
ترا یہ گدا یا شفیع الورا

یہ حرمت بچاؤ گے اللہ سے – مجھے لے ملاوگے اللہ سے – فضیلت دلاؤ گے اللہ سے
مرے دکھ سناؤ گے اللہ سے – اک اک کر بتاوگے اللہ سے – تمھین بخشواؤ گے اللہ سے
مری ہر خطا یا شفیع الورا

یہان مدح خوان ہون سدا مین ترا – وہان رکھتا ہون آسرا مین ترا – ہمیشہ کو چاہون بھلا مین ترا
کرون کیکہ پھر اب برا مین ترا – ہون اک بندۂ باوفا مین ترا – سہارا ہی ہر دو سرا مین ترا
نہین دوسرا یا شفیع الورا

نہ ہرگز مجھے تو سمجھنا جدا – سمجھنا ترے بل گدا کا گدا – ترے نام پر رات دن ہون فدا
ترا نام ہی شاہ نور الہدا – کرم کی نظر مجھپہ رکھنا سدا – مجھے بھول جانا نہ بہر خدا
بروز جزا یا شفیع الورا

گرون جبکہ نیچے اوٹھا لیجیو – ہر آفت سے مولا بچا لیجیو – بہ پاس اپنے جلدی بلا لیجیو
او ہر لیسہ سے شیرب منگا لیجیو – مرون خلد پہلے دکھا لیجیو – جہنم سے مجھکو بچا لیجیو
براے خدا یا شفیع الورا

مین تیرا تو میرا نہین دوسرا – تجھی کو مرا ہر گھڑی آسرا – کہون کس سے بس دل کا مین مدعا
تو ہی پیشوا اور تو ہی رہنما – سنا مجھکو ہردم خوشی کا ندا – مدینہ دکھا اب تو بہر خدا
نبی الورا یا شفیع الورا

مین عاشق ہون بس لذت دید کا – مصاحب بنا صحبت دید کا – مجھے آرزو رحمت دید کا
مین طالب ہون یک نعمت دید کا – مین بھوکا ترے نعمت دید کا – پیاسا ہون مین شربت دید کا

عطا کر عطا یا شفیع الورا

زیارت دو روضے کا پا کر مرے - عرب جا کے وان حج ادا کر مرے - یہ خوش ہوے یہ تیرا جا کر مرے
تیرے گھر نمک روٹی کھا کر مرے - چھپا چوری کیون منھ دکھا کر مرے - مدینہ مین مولا یہ جا کر مرے

غلام آپ کا یا شفیع الورا

مرے نام کو نامزد کیجیو - بلاؤن کو تم میرے رد کیجیو - کرو تو جو کرنے کا حد کیجیو
مجھے نیک کر کے نہ بد کیجیو - مین ہون ایک ریزہ عدد کیجیو - مری گور مین بھی مدد کیجیو

مرے مصطفا یا شفیع الورا

تو بر حق الٰہی کا معصوم ہی - کہ باسم احد تیرا موسوم ہی - عجب دیکھا مین تیرا مقسوم ہی
ترا اسم سا تھہ حق کے مرقوم ہی - مسجع سا اک بیت منظوم ہی - مرا مدعا تجھکو معلوم ہی

کرون عرض کیا یا شفیع الورا

لکھون کیا مین تعریف اوگن بھرے - تری ذات کو واہ رے واہ رے - بچے نخل ابر کرم سے ترے
مری خشک ہر شاخ ہووین ہرے - پھر ولیا پھرے دن خدا بھی کرے - یہ دل کی تمنا ہی مولا مرے

یہ ہی التجا یا شفیع الورا

براہ خدا مین کرا پنا کس - کھڑا ہون نکر دل مین کچھ پیش و پس - نجا نون مین گے ہو کیا خار و خس
تجھے موسیٰ کو جیون طور پر حکم دس - مین جانون ترے حکم کو و لیا لبس یہی آرزو ہی یہی ہی ہوس

مدیح خدا یا شفیع الورا

کرون یان مین شام اور صبح ذوق شوق - وہان بھی کرون بافرح ذوق شوق - رہے شب و دن ابر مدح ذوق شوق
گنہ کا کرے گر بہ فتح ذوق شوق - ہمیشہ کرون اسطرح ذوق شوق - رہا زیست مین جسطرح ذوق شوق

تری نعت کا یا شفیع الورا

کبھی باد صرصر نہین خلد مین - یہان کی سا کب ہو زمین خلد مین - نہون جبکہ مین جا مکین خلد مین
بلا شک پڑھون تب کہین خلد مین - سنئے رضوان تخت نشین خلد مین - رہے بعد مردن یہی خلد مین

ہمیشہ سدا یا شفیع الورا

تجلی ترا نور ہر آن مین - صدف مین بھی اور ابر نیسان مین - در و گوہر و لعل و مرجان مین
مہ و مہر اور جن و انسان مین - ملک قدسی و حور و غلمان مین - خدا خود ہو مداح قرآن مین

ترا جا بجا یا شفیع الورا

لکھون تو نو شتون سے لکھی نہ جائے + کبھی کلک گشتون سے لکھی نہ جائے + میری لہر انگشتون سے لکھی نہ جائے
جنان کے سر شتون سے لکھی نہ جائے + دگر باز گشتون سے لکھی نہ جائے + بشر کیا فرشتون سے لکھی نہ جائے

تمھاری ثنا یا شفیع الورا

بنایا عجب شعر ارب لطف کو - بیان کوئی بھولیگا کب لطف کو + سدا مرحبا دین ہین سب لطف کو
مراتب ہی اسطرح حب لطف کو - حیا کیون نہ آئیگا تب لطف کو - بلالے مدینے مین اب لطف کو

نہ در در پھرایا شفیع الورا

مسدس بر غزل حاجی خاتم الاشرف خاتم بہراج پوری کنتکی

شریعت شعار کا میدان زمین بھی لق اور دق ہی
عبارت اوسکا پڑھ پڑھ کر سد اسحبان بق بق ہی
کہ مضمون دیکھ کر جسکا جگر شاعر کا یان شق ہی
دو عالم جسپہ دیوانہ خدا واحد بھی عاشق ہی
رسول اللہ کے خاک قدم سے دین کی رونق ہی
حبیب خاص ختم المرسلین محبوب بر حق ہی

اگرچہ ہین خدائی مین ہزارون چست اور چالاک
ہو اوس نور کے باعث بنا ہی خلقت الافلاک
ولے آگے محمد کے وہ سب ہیچو خس و خاشاک
اور ہی ایجاد جسکے واسطے سب یہ زمین افلاک
اوسی کے دفتر اوصاف کا ایک نکتہ ہی لولاک
کہ جسکی شان مین نازل کلام اللہ صادق ہی

کہون کیا مین زبان سے اسجگہ اللہ کی قدرت
لکھے تو لکھ نہین سکتا قلم کو بلکہ ہی عبرت
مین رہ جاتا ہون سکتے سا سمجھ آتا ہی بس حیرت
یہ پستی سے ہوا دو عالم بالا مین یون شہرت
شب معراج مین اتنی بلندی طی کیے حضرت
کہ جسکے ایک پا مین کو نہ پہونچا چرخ ازرق ہی

براق ایسا اوڑا اونکا کہان لیا ہما پہونچے
صبا بھی ہوے درماندہ نہ وان فکر رسا پہونچے
ہما کا کیا حقیقت وان جہان پر نہ صبا پہونچے
کہ ہو فکر رسا عاجز بسرعت یون وہ آ پہونچے
کیے روح الامین عرض حبیب سدرہ مین جا پہونچے
اگر یک مو بڑھون آگے تو یہ پر سب میرے شق ہی

کہان ہمکو رسائی ہی کہان ہمکو خیال اتنا
نہ جسمین عقل ہو کافی ہی اوسمین بلکہ چپ رہنا
عجب اوسکی خدائی ہی خدا دانا ہی اور بینا
کہ بے مانند قدرت پر بھلا تمثیل کیا دینا

فلک پر او سکا جانا اور اس عرش سے پھر آنا
جو کوئی شک کرے اوسمین تو وہ زندیق مطلق ہی

پڑھے جو صدق سے ہر بار کلمہ دین احمد کا
پڑھے جو صدق سے بیمار کلمہ دین احمد کا
پڑھے جو صدق سے بیمار کلمہ دین احمد کا
پڑھے جو صدق سے ہر بار کلمہ دین احمد کا

پڑھے جو صدق سے یکبار کلمہ دین احمد کا
نہ آتش مین جلے دوزخ وہ مانند ابرق ہی

بتائی راہ گمراہون کو تلقین و ہدایت کی
اور اپنے مقتدیون کو ریاضت اور امامت کی
مسلمانون کو اسلامی طریقہ ہر عبادت کی
گنہگاران امت کو خبر روز قیامت کی

دکھا کر کافرون کو معجزہ اونکی شہادت کی
فلک پر ماہ کامل کو کیا یکبارگی شق ہی

کسے جرات کسے طاقت کسے ہیگی توانائی
ارسطو بو علی سیکھین اور عیسے بھی مسیحائی
کسے پھر اس جہان مین ہی سمجھ بوجھ اور شناسائی
جہان بقراط سقراط اور رکھے سب حکما حکمائی

ہوئی جو امتون سے آپ کے حکمت و دانائی
کہ جسکے آگے افلاطون اور لقمان احمق ہی

حیا ایمان جسکو ہی وہی ہی با حیا مقبل
حیا جسکو نہین ہی پھر وہ ہی ایمان مین کب کامل
مجید ہی گنج سے اوسکو ہزارون منفعت حاصل
کرے وہ زندگی نقصان اور ہو عصیان مین داخل

شفاعت کا سبب ہی ذات پاک خاتم مرسل
کلام اللہ مین اللہ کا یہ حکم ناطق ہی

مخمس بر غزل ملک الشعرا مولانا قدسی علیہ الرحمۃ

مرحبا مرحبا صد مرحبا اے نور نبی
تری توصیف مین یک نکتہ ہی قرآن سبھی
نہ ہوا ہی نہین ہونے کا کوئی تجھ سا کبھی
مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

نور گوہر سے ترے ٹپکا تھا جو قطرہ یم
ماہ کنعان بھی یہ کہتا ہی مصر سے پیہم
مہر اوس سے ہی لیا حسن ذرہ کم سے کم
من بیدل بجمال تو عجب حیرانم

اللہ اللہ چہ جمالست بدین بوالعجبی

نم اطہر ترا ایک نور کا بس میلا تھا — اسلیئے سایا کوئی تیرا نہ دیکھا نہ سنا
یکبار گی اسطرح دو عالم نے کہا — نسبت نیست بذاتِ تو بنی آدم را

برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی

بیسا وعدہ تو بے آیا یہان از حکم غفور — چھا گئی کفر پہ یکبارگی بس تیری نور
ہوئی منسوخ بھی توریت و انجیل و زبور — ذاتِ پاک تو کہ در ملک عرب کرد ظہور

زان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی

برسے گر موسم خشکی ہین گھٹا گھن برسات — گشت تب نشو و نما ہووے یہ انصاف کی بات
سیر کردا ہین کبھی بحر کے تو اے خضر صفات — ما ہمہ تشنہ لبانیم تو ئی آب حیات

رحم فرما کہ زحد میگذرد تشنہ لبی

لیئے خدمت کے سوا دوسرے صلوات و سلام — اس سے کیا زیادہ کرے تیرا غلامان غلام
کیون نہ اس بندہ کی ہو فصل دل آباد تمام — نخل بستان مدینہ ز تو سر سبز مدام

زان شدہ شہرۂ آفاق بشیرین رطبی

پل مین براق ترا اے شہ لولاک گذشت — باد سے بڑھ کے ہوا پر چست و چالاک گذشت
لیکے از کرۂ زمین تا حد افلاک گذشت — شب معراج عروج تو ز تو افلاک گذشت

بمقامیکہ رسیدی نرسد ہیچ نبی

مختصر کیا کرون ہی حال ترا طول و دراز — آج تک پایا نہین کوئی ترا رمز و راز
دیا معبود نے تجھے رتبہ عجب بندہ نواز — بر درِ فیض تو استادہ بصد عجز و نیاز

رومی و ہندی و طوسی یمنی و حلبی

ہری مین جتنا کیا ہون اوسکا احوال مپرس — ہمہ تن میرا برا اچھے کا افعال مپرس
سدھر ہے مجھ سے نہ جواب کبھی کچھ اسکول مپرس — عاصیانیم ز ما نیک اعمال مپرس

سوے مارو بے شفاعت بکن از رہ نسبی

ماکام ہنستا ہے ادھر رضوان رولا تا ہے ادھر — ہون گدا تیرے مین دروازہ کا اب جاؤن کدھر
خاطر فاطمہ و حسنؑ و حسینؑ و حیدرؓ — چشم رحمت بکشا سوے من انداز نظر

اے قریشی لقب و ہاشمی و مطلبی

تیرے اوصاف کے دریا مین مین کیا مارون دم — جتنا ہین دست و قلم سے لکھون یان نثر د نظم

بخشو مجھ سے مین ناپاک ہون ای شاہ امم — نسبت خود بسگت کردم و بس منفعل

زانکہ نسبت بسگ کوی تو شد بے ادبی

اگر بنی مین تو نہین تیری رسالت سے بری — تیرے ہی در کے سوا میری نہو دربدری

عرض بیمار حیا زار کی سن یہ جو ذری — سیدی انت حبیبی و طبیب قلبی

آمدہ پیش تو قدسی پے درمان طلبی

رباعی

یا رو گیا آگیا ایام محمد مہدی — جو کہ مین سنتا تھا اعلام محمد مہدی

وہ کیا در گڈ یدا آئے بہ لباس بشری — جنکا یان شہرہ ہوا نام محمد مہدی

رباعی

جیسا قرآن حدیثون مین پڑھا جاتا ہی — اور علماؤن سے بھی وعظ سنا جاتا ہی

ہو بہو ویسے ہی ہر خصل مین وہ قابل دید — وصف کچھ اونکا سنویان پہ لکھا جاتا ہی

رباعی

معتکف عمری ہو مدت سے یہان تھے رہین — بوجہ عبادت کا بستر پہ سدا بیٹھے ہین

عمر نوے کے قریب اب سین بھی پھر قایم تیل — صائم الدہر ہو کھانے سے بھی دکھ سہتے ہین

رباعی

مسجد اک پختہ ہی اس جا پہ جبل سے یارو — رحمت اللہ خان عمو کے عمل سے یارو

ہی وہ دو منزلہ اور اوسکا بنا ستہ گنبد — سابقہ گڈ کے اوپر اونچا جبل سے یارو

رباعی

درمیان اُن سکے وہ عابد عارف باکسہ اہل — خواب مین پایے محمد نبی حضرت کا وصال

ساتھو حضرت کے تھے عثمان غنی ذی النورین — اونکا بھی دیکھتے وہ عابد چہرہ حسن جمال

رباعی

روز دوشنبہ کا شب تھا صبح صادق کے وقت — غیب سے پہونچا وان حضرت کا سواری یکبخت

پڑھی دوگانہ وہان آپنے صلواۃ قیام — تھمکا افضال الٰہی سے وہ مہدی کا بخت

رباعی

معتقدی اونکو اور عثمان کو وہ اہل امام — کرکے فارغ ہوے صلوات سے اور پھیر سلام

اتنے مین خواب سے بیدار ہوے وہ عابد — بھر گیا خوشبو سے مسجد کا در و دیوار تمام

رباعی

جس جا حضرت نے پڑھی تھی کھڑے ہوکر کے نماز
تعظیما اوس جا بچھا دے وہ اک سجادہ نماز
بعد ازان کرتے ہین تعظیم وہ جتنا اب تک
گیا لکھون زیادہ ہوا از قصہ محمود و ایاز

رباعی

جیسے عابد ویسے زاہد تیسے وہ عارف دل
ایسے کامل کا کرون بیان مین صفت کیا بالکل
مہربان مجھ پہ شب و روز مہ و مہر کے سا
ہے مجھے اونکی کرامت سے یہ نعمت حاصل

رباعی

ہے بجا اونکو کہون اول و آخر مرشد
ہے روا اونکو کہون باطن و ظاہر مرشد
اوس مریدی کا نہ کیون کرکے ہو قسمت عالی
جسکا ہر وقت رہے پاس مین حاضر مرشد

رباعی

منفعت اونکے تصرف سے جیا خوب لیا
جس سے روشن ہو تجلی دل و ایمان کا دیا
عصمت اللہ خان تھے اب سے ای عبد مجید
مغفرت اونکو خدا بخشے یہی عرض کیا

رباعی

والدہ ماجدہ میری جو تھین وہ رحلت کین
اونکو اللہ بھی داخل کرے در خلد برین
اور دو بھائی مرے منجھلا جو ہے عبد عزیز
خرد عبد النجیب ہے نام سدا نیک قرین

رباعی

اور اک میرا جو فرزند حفاظت اللہ
تا ابد اوسپہ ہو بس فضل و عنایت اللہ
اور اک زینت خاتون میری دختر ہے
دین و دنیا مین بھی اوسکو ہو کفایت اللہ

رباعی

پہلے منکوحہ میرے بیٹے کی جو والدہ تھی
لیئے چھ دن کا حفاظت ہو تھا فوت وہ کی
بالفعل ثانی جو ہے زندگی مین زوجہ میری
مرض لاحل سے وہ ناچار ہی ہو جاوے بھلی

رباعی

اور جو خویش برادر مین مگر برخوردار
دوست اور آشنا ہمسایہ اور ہمجولی یار
غیر جو نوکر و چاکر ہین مرے درد شریک
اون سبھون پر بھی خدا رحم کرے بار بار

رباعی

اور ایک لڑکا ہی پروردہ مرا قدرت علی
اوسکو لے آیا ہون مین جبکہ گیا تھا ہجلی

باپ ماں اوسکے برہمن تھے اور متھرا تھا گھر
پوری جاتے تھے کیے فوت جہنم کی گلی

رباعی

عمر تھا سات برس اوسکا مین لاکر پالا
ختنہ دلوایا اور توڑ وایا گلے کا مالا

کلمہ پڑھوایا اوسے وہ ہی بڑا تیز ذہن
دو مہینے مین سورہ عام تکٗ وہ پڑھ ڈالا

رباعی

نہ برس اوسکی ابھی عمر ہوئی ہیگی گل
بوستان اور گلستان کا بنا ہی بلبل

چہچہاتا ہی شب و روز مثال قمری
بچہچہٹے ہی دور سے جب پاتا ہی وہ بوے گل

رباعی

یا الٰہی تو ذرا کھولدے ابواب حیات
لیوے وہ درس اوسے اوٹھا بچہ کی اک قاب حیات

طفلگی سے جو لیا درجۂ اسیر و یتیم
خضر بلوا دین اوسے چشمہ سے لا آب حیات

رباعی

آخر اب ریختۂ نثر اور ہر نظم جدا
مستزاد اور قصیدہ و یا بند ترجیع کا

اور ترکیب کا کوئی بند بھی اور بحر طویل
ہی اسی طور سے سب شعر و سخن موید ا

رباعی

اور معشر و متسع و مثمن رنگین
اور مسبع و مسدس و مخمس تضمین

اور مربع و مثلث و غزل مصرعہ و فرد
اور جو ہونا تھا ہوا مثنوی ہر بیت یقین

رباعی

منفعت مین خوشی اور ہی نقصان مین غم
یان خوشی غم کو حیا یکسان سمجھتے ہین ہم

گنج سے بڑھکے ہی گل نعتیہ دیوان مجید
بست دو بند رباعی مین کیا اسکو ختم

مثلث فارسی از طرف مصنف

ای شمس سما رہا مددے للہ اللہ مددے مولا مددے
ای جوہر تیغ رضا مددے للہ اللہ مددے مولا مددے

ای صاحب مسلک علی مددے للہ اللہ مددے مولا مددے

ای مونس نور ضیا مددے للہ مددے مولا مددے
ای ناظم خلق خدا مددے للہ مددے مولا مددے

ای گوہر بحر سخا مددے للہ مددے مولا مددے

افتادۂ کرب و بلا ہستم دل ریش بدرد و بکا ہستم — پابندۂ دوام جفا ہستم من مورد جرم و خطا ہستم

ای راسخ عہد و فا مددی للّٰہ مددی مولا مددی

بر خار و خس غلطیدہ ام از درد چو ماہی طپیدہ ام — تن کرم چو ریشہ تنیدہ ام از دور فلک رنجیدہ ام

ای دافع رنج و بلا مددی للّٰہ مددی مولا مددی

من زارم و ناچارم ہر دم محزون و غم خوارم ہر دم — من محبوس آزارم ہر دم از زندگی بیزارم ہر دم

ای معدن لطف و عطا مددی للّٰہ مددی مولا مددی

از حرکت چرخ پریشانم از آفت چرخ پریشانم — از ذلت چرخ پریشانم از زحمت چرخ پریشانم

ای رحمت ہر دو سرا مددی للّٰہ مددی مولا مددی

با جور فلک تدبیر چیست رنجور شدم تقصیر چیست — مشہور بدم تشہیر چیست تحریر کجا تقریر چیست

ای شافع روز جزا مددی للّٰہ مددی مولا مددی

ہیہات من اینجا اسیر شدم از فتنۂ عصر حقیر شدم — از رنج دہر دلگیر شدم صد حیف کہ بے توقیر شدم

ای مخزن حلم و حیا مددی للّٰہ مددی مولا مددی

رقعۂ دعوت مولود شریف

ہر زبان حمد خدا ہی بر زبان تکبیر آج — رہنمائی کی ہی میری صاحب تقدیر آج

عزم ہی ہو بزم مولود نبی با ذوق و شوق — لن ترانی گفتگو او ر موسوی تقریر آج

سارے حضرت کے خصائل اور فضائل معجزہ — یک بیک شعر و سخن مین ہو گی یان تفسیر آج

شامل قاری و سامع با ادب پڑھ سنکے مین — معاف کروا ؤنگا اپنا ہر گنہ تقصیر آج

جان پڑ جائیگی بیشک ہر مت بے جان مین — بلکہ ہو لینگے اپنے شکل کی تصویر آج

سال بھر تک خیر و شر کا خواب جو دیکھے ہین سب — صاف کھل جائیگی اونپر غیب سے تعبیر آج

لائیے تشریف آپ اس محفل میلاد مین — مثل مس دل ہو طلا از کیمیا اکسیر آج

از سر شام آئیے گا یا کہ مغرب بعد جلد — اور نہ کیجیگا زیادہ اس سے کچھ تاخیر آج

بعد ختم نعت احمد بہر حق نذر و نیاز — جو کیا ہون اپنے بھر مقدور مین تدبیر آج

گر ثنا دل با حیا ممنون کیجیگا مجھے
رقعۂ دعوت کیا مین اسلیے تحریر آج

العبد فلان عفی اللہ عنہ

قطعۂ تاریخ از مصنف

جبکہ کی حمد و ثنا کا ریختہ اور غزلیات — یک مجیدی گنج جیا ہے منفعت کا مالیات
نوزدہ صد سی و ہفتم سال ہجرت مین ختم — منتخب مع نعتیہ دیوان یعنے کلیات

مناجات بدرگاہ رب المشرقین و المغربین از طرف مولوی فدوی حسین

یاخدا از طرف فدوی یہ دعا بہر نبی	بارگہ عالی مین تیرے التجا بہر نبی
یاخدا لطف و کرم سے کر مناجات اب قبول	اور نظم و نثر کا حمد و ثنا بہر نبی
یاخدا یہ بے وفا دنیا کی زحمت سے مجھے	رحم دل اور مہربان ہو کر بچا بہر نبی
یاخدا لولاک خبر یہ ہی رب ہر مخلوق کا	اوسمین پھر لولاک بھی فرمادیا بہر نبی
یاخدا میثاق کے دن تو الست ربکم	صاف بولا تسپہ روح قالوا بلا بہر نبی
یاخدا مین بسکہ عصیان کا رہون دیدار دے	کر شفاعت سے مجھے جنت عطا بہر نبی
یاخدا ہر مومنان و منات مرد و زن	سب کے تئین از گناہ تو بخشوا بہر نبی
یاخدا اسولہ کے سب قاری و سامع کو بھی	دے فضیلت مغفرت روز جزا بہر نبی
یاخدا دے تنگ روزی سے فراغت سب کے تئین	چین سے گھر مین رہین صبح و مسا بہر نبی
یاخدا اولاد دے اور آل دے لاولد کو	اسلیے پڑھتا ہون مین سورہ طہا بہر نبی
یاخدا کیا خوب شاعر ہی مصنف خوش بیان	اوس عزیز جان پر صد مرحبا بہر نبی
یاخدا تیری خدائی مین ہی کم کس بات کا	کیا عجب عفو نہو اوسکی خطا بہر نبی
یاخدا اوسکا سدا تو دین و ایمان خیر کر	اور عزت دو جہان مین ہو بھلا بہر نبی
یاخدا وہ جو کہا ہی نعت کا دیوان کل	دل پسند ہی شعر ہا اور رسالہ بہر نبی
یاخدا ماہ ربیع اول کے سر آغاز سے	دوازدہ تاریخ تک ہر فاتحہ بہر نبی
یاخدا اک ایک شب یک یک محفل کے حساب	نو بنو تازہ بتازہ ہی لکھا بہر نبی
یاخدا ردیف واری نے الف سے یا تلک	ستہ صد و پنجاہ غزل اوس نے کہا بہر نبی
یاخدا اوس درمیان سے با اجازت آن عزیز	کر روایت ایک جا مولود کا بہر نبی
یاخدا باسلسلہ اوس نعت سے باذوق شوق	منتخب نعتیہ مجمع کر دیا بہر نبی
یاخدا اک روز کی محفل کو یہ کافی ہی بس	ہر کسیکے واسطے رونق فزا بہر نبی

یا خدا اس نسخۂ دلچسپ مین مجھ سے فقط ۔۔۔ فارسی دیباچہ اولی بر ملا ہے بر بنی
یا خدا من بعد او سکے یہ مناجات آخری ۔۔۔ اور شعر سے سنہ ہجری خاتمہ ہے بر بنی

یا خدا فدوی تخلص اسم ما فدوی حسین
منفعت عبد المجید ہی با حیا ہے بر بنی

تواریخ از طرف ایضاً

یک لو مصحف مجید سا قران نعت کا ۔۔۔ تحقیق با الحیاء و الایمان نعت کا
ذالحجہ کی لبست و ہفتم یوم الجمعہ کے بعد ۔۔۔ اتمام اس جا منتخب سامان نعت کا

فدوی کے منفعت کو بہ ہجرت سنہ و سال
ہو بارہ مجلس یک شبی دیوان نعت کا ۱۲۷۶ھ

این قصیدہ در وصف قدم شریف جناب حضرت رسالت مآب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ و اہل بیتہ و ازواجہ وسلم بفرمایش برادرم عموزادہ عزیز از جان چھوٹے غلام مصطفےٰ خان سلمہ الرحمان

خدا کے فضل سے آیا قدم شریف ترا ۔۔۔ مین گھر مین بیٹھے ہی پایا قدم شریف ترا
قدم شریف ترا یا نبی مبارک ہو ۔۔۔ جہان مین دھوم مچایا قدم شریف ترا
قدم شریف ترا ہی مثال ظل ہما ۔۔۔ ہو میرے فرق پہ سایا قدم شریف ترا
مین بے وسیلہ سا ہو کر پڑا تھا جنگل مین ۔۔۔ او ٹھا کے بخت جگایا قدم شریف ترا
بمو ضع اوڑیہ ساکن مسجد بخت ۔۔۔ ہمیشہ رہنے کو بھایا قدم شریف ترا
یہ چھوٹا پرگنہ یک گڈ پدا جو ہی اسکو ۔۔۔ بڑا ہی جلوہ دکھایا قدم شریف ترا
علاقہ تھانہ لبتہ ضلع ہی بالیسر ۔۔۔ کلام و فن سکھایا قدم شریف ترا
سلام و تحیت و صلوات اور تیرا مولود ۔۔۔ ہر ایک روز سنایا قدم شریف ترا
ہین وان پہ معتکف عمری ہو مہدی نامی یک ۔۔۔ جو مہدی اونکو بنایا قدم شریف ترا
قیام لیل و صیام الدہر ہین وہ عابد ۔۔۔ اونھین بخواب دکھایا قدم شریف ترا
ترا سواری جو آیا صحوب تیرے ستھے ۔۔۔ زعثمان اونکو ملایا قدم شریف ترا
نہ بیش امام ہو عثمان اور اونکو کر پیچھے ۔۔۔ قیام صلوا پڑھایا قدم شریف ترا

نصیب اونکا تھا اچھا کیا اونھین صالح — نہ تھا اونکو پر ایا قدم شریف ترا
وہ اٹھ کے خواب سے لپنے جو کرتے کچھ تعظیم — وہ جا کو آپ سجایا قدم شریف ترا
پھر اونکے زہد کا لینے کو امتحان کامل — یہ ہامون ہامون پھرایا قدم شریف ترا
وہ کوہ قاف سا جنگل تھا جسمین گم ہو عقل — بخوف اونکو رولایا قدم شریف ترا
جو کوئی دیکھے وہ جنگل کو اوسکا خشک تہ ہو دین — وہان اونھین جو پہنچایا قدم شریف ترا
وہان درندون گزندون ہزار رہتے ستے — اونھون سے اونکو بچایا قدم شریف ترا
بحکم رب وہ جنگل مین غیب سے کھانا — طرح طرح کی کھلایا قدم شریف ترا
ولے وہ کھانا کہان سے اور کون لاتا تھا — مین جانا اوسکو بھیجایا قدم شریف ترا
لذیذ نعما سے بھر بھر کے خوان کتنا قسم — کھلا کے آپ پلایا قدم شریف ترا
مثال اولیا اللہ کے حقیقت مین — اونھین بہت سا رجھایا قدم شریف ترا
اور اونکے صبر و قناعت اور شکر کے باعث — یہ درجہ عالی مین لایا قدم شریف ترا
کیے گذارہ کیک روز وہ بیابان مین — ہر آفتون سے بچایا قدم شریف ترا
پھر اونکو وان سے لے اگر بیان ز فضل رب — مدام گل سا ہنسایا قدم شریف ترا
بدل وہ ڈرتے تھے گر خواب کوئی جھوٹھلاوے — یہ شرم اونکا نبھایا قدم شریف ترا
بخوبی اپنی سچائی کا اندنون چو طرف — خوشی کا ڈنکا بجایا قدم شریف ترا
وہ سچا خواب تھا عابدنو دل سے رجوع تھے — مرے بھی دل کو جھکایا قدم شریف ترا
مین پوچھا اونسے کبھی حال خواب باسوگند — ایمان غور مین لایا قدم شریف ترا
یقین ہوا مجھے کہنا وہ مہدی عارف کا — جو دل کے رہ سے جتایا قدم شریف ترا
زہے نصیب مرا اب ہو گیا مین صفت کرون — سبب سے مہدی کے آیا قدم شریف ترا
اگرچہ میرے سر مو سے ہو زبان پیدا — تو کم ہو وصف تنا یا قدم شریف ترا
نہ شک ہو اونسکے کچھ اب راستی پہ اے مولا — گمان دل کا مٹایا قدم شریف ترا
نہ پایا اوسمین مین کچھ کذب اور ریا کا بو — گل یقین کو سونگھایا قدم شریف ترا
دل بلور کو میرے بنا کے پروانہ — چراغ و شمع جلایا قدم شریف ترا
گلاب عطر و عنبر و مشک مجمر سے — تمام جامہ لبایا قدم شریف ترا
درون ٹھنڈا ہوا مومنون کا مثل برف — اور آگ کفر بجھایا قدم شریف ترا

نہال ہوے کرامت سے کیون نہ کوئی بھر — دکھاوے گرچہ کنایا قدم شریف ترا
عوام خاص یہان پر جو ہینگے تا کہ دمہ — سبھون کے دل کو لوبھایا قدم شریف ترا
بچھاکے فرش زری بافت سنگ مرمر پہ — قدیمی گادی جمایا قدم شریف ترا
جلیل قدر کے لائق بنا جیسا تخت و چتر — پھر و لیا ساز منگایا قدم شریف ترا
ہمیشہ چشمہ خضری کے جاری رہنے کو — حیات آب پلایا قدم شریف ترا
برائے خرچ کے بے مجھ سے کچھ قدر جاگیر — کہ وقف نامہ لکھایا قدم شریف ترا
کیا ہین موافق وسعت زمین للہ نذر — بکار خیر دلایا قدم شریف ترا
کہ اوس زمین کا ہی نام ٹینہ ملا نگر — رقم یک آنہ بٹھایا قدم شریف ترا
اور اوسمین مہدی عابد کو کر کے متوی — بجاے سیر بٹھایا قدم شریف ترا
وہ بدل ملا نگر محکمہ مولا نگر ہی کا — مجاوری مین رکھایا قدم شریف ترا
غریب مسکین و بیکس کو دینے اب خیرات — کہ دور و پاس بولایا قدم شریف ترا
قرآن خوانی سدا ہونے اور عرس و نیاز — عجیب رسم چلایا قدم شریف ترا
برائے طوف جو آتے ہین آئینگے زائر — آوازہ فوق اوٹھایا قدم شریف ترا
طفیل تیرے دنون دن ہی پائنگا رتبہ بلند — بہت سا درجہ بڑھایا قدم شریف ترا
ہزار جان سے اوسکا کو چوما اسود سا — بچشم اپنے لگایا قدم شریف ترا
مثال عید کے مولا مجھے ہوئی ہی خوشی — غمون کو سیرے بھولایا قدم شریف ترا
ہر ایک رنج کے برعکس جب ملا یا گنج — کیا تب عین شفایا قدم شریف ترا
مجھے خطا سے بچانے کے لیے ہو رہبر — طریقہ اچھا بنایا قدم شریف ترا
پھر یہ قصیدہ کو لے کر بذریعہ مہدی بزرگ — بڈاک خضری بھجایا قدم شریف ترا
زراہ مطبع درونی دیوان علیین مین — بذوق و شوق چھپایا قدم شریف ترا
یہان کے مطبع مین بھی اسکو وان کی برکت سے — چھپاکے عیب چھپایا قدم شریف ترا
پھر اسکو ہدیہ دسونغات کے سا با قیمت — جہان جہان مین بکایا قدم شریف ترا
قبول کیون نہ ہو یہ نظم اب بدرگہ رب — جب اتنا غوغہ اڈرایا قدم شریف ترا
خدا کا سجدہ کرون اور پڑھون مین تجھپہ درود — ثنا مین دہن گھولایا قدم شریف ترا
ترے قدم کے سبب کتنون کا بڑھایا پایا — بڑھا دے میرا بھی پایا قدم شریف ترا

ہوں ایسا با حیا اے مصطفٰے مین تیرا غلام
جگر مین میرے سمایا قدم شریف ترا

تواریخ وقف نامہ

ہزار و دو صد و ہشت و نو دہی
ہی تاریخ آج چوتھا ماہ شوال
مبارک چہار شنبہ روز الٰہ
دلائل معتبر لایا سلک پڑھ
بخوبی اب کرو سب کار حسنہ
قدم حضرت محمد مصطفٰے کا
بدرگاہ الٰہی اوسکی باعث
مجیدی گنج سے بھرپور ہووہ

شماری سال ہجری کا عدد ہی
ہمیشہ مالک اللہ الصمد ہی
نوشتہ وقف نامہ نام زد ہی
کہ جس سے مفلسی مفلس کا رد ہی
بنزد نیک مردم دور بد ہی
غلام مصطفٰے خان پر مدد ہی
اوٹھا بہر دعا میرا دو ید ہی
کہ جسمین منفعت رستا ابد ہی

زابجد عیسوی سن لکھہ حیاست
بعشق مصرعہ ما مضمون حد ہی

مکمل کلیات نعتیہ اتمام ہوچکا
عجلت سے اسکا ہوتے ہی بس مسودۂ صفا
شہرت ہو سارے ہند مین اب یہ نئی کتاب
بے دید خط خطوط کے ذریعہ سے شکر ہی
بیشک خطا عطا ہو مروت کی دید سے
عیب آوے وان سے چھاپا ہو یہ فیض احمدی
کچھ ترک ادب یہ ترک کا نظر دن سے دیکھ کر
یہ نسخہ دیکھ کمت ہی بقراط یہ سقراط
سکتے سا مرض کیون رہے پھر اسکو سد تون
کیا ہو دوا یے بو علی اسکے لیے مفید

کئی سال سے شروع تھا خوش انجام ہوچکا
گھر گھر صوبہ اوڑلیہ مین اعلام ہوچکا
ہاتف سے مجکو کئی دفعہ الہام ہوچکا
ہجرت مین طبع وصل کا پیغام ہوچکا
اسکا قبل سے خلعت انعام ہوچکا
جانو کہ یان کا اوڑیہ اسلام ہوچکا
گر رام رام بولو تو مین رام ہوچکا
برسام کے مریض کو سرسام ہوچکا
دارالشفا کو جانے کا ایام ہوچکا
داروے کشوری سے جو آرام ہوچکا

یعنی طبیب اسکا ہی منشی نول کشور
کشور تمام جسکا حیا نام ہوچکا

صاحبو قلمی جو لکھنا تھا لکھا
سع نگار و نقش سے جلد حرف حرف
بھول جاؤ نگا میں گلشن کو ضرور
دل سے ہی عبد المجید امیدوار

اب خدا چھاپے کا دکھلاوے بہار
سب خدا چھاپے کا دکھلاوے بہار
جب خدا چھاپے کا دکھلاوے بہار
تب خدا چھاپے کا دکھلاوے بہار

رہو چھپا اوس منفعت کے یاد میں
تب خدا چھاپے کا دکھلاوے بہار

انشاء اللہ یہ لفافہ بالضرور
شہر لکھنو خلد سا در تخت ہند
مطبع نامی گرامی اوس میان
یعنی دفتر خاص اودھ اخبار کا
اوسجگہ پہونچے بذریعہ ڈاک کے
اور جو ہی طبع زاد اندر کتاب

منشی صاحب نول کشور کے حضور
جس پہ قربان قدسی و غلمان حور
با تجلی وہ مثال کوہ طور
اندنون مشہور ہی نزدیک دور
یہ پولیندہ بارہ بنگی با سرور
راز اوسکا ہووے از باطن ظہور

منفعت ہو با چھپا عبد المجید
مخزن اشعار غور سے مطلع نور

منفعت بردم ز ابجد حرف چار
با چھپا احدے عشر شہر صفر

زے و صاد و رے و عین این گنج دار
تسع تسعون ماتیان و احد ہزار

بہر وصل طبع رفت عبد المجید
سال دفتر ہجر در لکھنو شمار

در سنہ ہجری مطابق عیسوی
بست و چار امروز ماہ اپریل ہست

ہجدہ صد ہشتاد و دو رابع دیار
ہشت گھنٹہ صبح در یوم القمار

رفت چھپا از لکھنؤ پا در بار سل
لعت بذریعہ پوسٹ لنبہ بہنگی بار

ساقیا دے آخری مے پر دماغ
جسکے پینے سے ملے ہر منفعت
چشم میں بر عکس ہو ایسا خمار

میکدہ سے ترسے بھر کر ایک ایاغ
عالم مستی سے دل ہو باغ باغ
[illegible]

کلمات نعتیہ

عیسوی تاریخ کہنے کو چھپا ۔۔۔ یاد رے جلدی قمر باذنی کا سراغ

بے گمان از رو حساب اب جان لو ۔۔۔ سال اٹھارہ سو بر اسی با فراغ

پھر کہو یون با خوشی عبد المجید ۔۔۔ جا ے دل سے جیون گل لالہ کے داغ

طبع خواہد کرد ظلمت او فگنی

نول کشور لکھنوی روشن چراغ

منتخب ہر منفعت شامل دیوان مجید ۔۔۔ گنجینہ گنج سا کلیات نعتیہ

فضل سے اللہ کے خوب صفا چھپ چکا ۔۔۔ مرحبا صد مرحبا کلیات نعتیہ

در سنہ ہجری چھپا آخری مصرع تمام

احمدی صلے علے کلیات نعتیہ

بفضلہ تعالے ان دنون یہ کتاب لاجواب حمد خداوند لا مکان کا دوازدہ ابواب کہ شامل جسکے محفل یکبیتی معروف مولود شریف یعنی نعت آنجناب سرور کائنات متجمع کمالات مفخر موجودات علیہ التحیۃ والسلام والصلوات کہ جسکا مصنف ہر اچھے صفات بابرکات مین یکتا لیاقت اور شعر گوئی مین بے ہمتا اوسکا اسم باموسوم اور تعریف وثنا از طرف من ہیچمدان عاصی محمد یعقوب المتخلص بہ سما عفی اللہ عنہ لکھنوی حال وارد بمقام اشرف البلاد دارالامارات شہر کلکتہ بمقتضاے ابیات وسیوا ازاین بذیل غزل کے تواریخ ہجری قدسی

در اوڑیسہ کھنڈ قصبہ گڈپدا ۔۔۔ تھانہ لبتہ ضلع بالیسر سدا

ہر ٹنگسہ کے تحت مین مسکن مدام ۔۔۔ خان لقب عبد المجید ہر جسکا نام

اور قبل سے اوسکا پھر بھوبنیہ خطاب ۔۔۔ مولوی منشی و پنڈت لاجواب

اوسکا عالی اور نامی در جہان ۔۔۔ باعث اس نسخہ عجب کے تا زمان

ہر تصنیفات بنگلہ اوڑیہ ۔۔۔ ٹھیٹھ ہندی سادھو بھاکھا گوریہ

خوب وہ سنسکار مین بھی خوب ہر ۔۔۔ خوب ہر بس خوب ہر مرغوب ہر

شاعری اوسکا سبع اس طرح ۔۔۔ در سے اور مونگے سے مونگا جسطرح

شیر اور شکر سے بھی زیادہ لذیذ ۔۔۔ لولوی گفتار ساسب کو عزیز

ایک مین کیا جسنے دیکھا وہ کہا ۔۔۔ مرحبا ہر مرحبا ہر اے چھپا

ہر چھپا گنج مجیدی بے گمان ۔۔۔ منفعت کامل دولت جاوید آن

کیکہ ہو نقصان اوسکو ای سما ۔ جسکا احمد ہی سدا قبلہ نما
یعنی جو احمد کے درگہ کا امیر ۔ وہ کبھی بھی پھر ہوا ہیگا فقیر
گر فقیری بھی کرے تو کیا عجب ۔ با امیری اوسکا ہو گذران سب
مصطفےٰ آباد ہوے رام پور ۔ جسجگہ پہ آجکل برسے ہی نور
اوسجگہ رہتے ہین وہ احمد امیر ۔ مارتے ہین رام ساراون کو تیر
رام ہو کلب علی کے باب کا ۔ فرمان بردار ہی کرین نواب کا
ہین مصنف کے وہی بس راہبر ۔ اونکو بھی دیکھے کتابت دیکھ کر
لطف سا یون لطف اسکو کر دیا ۔ جیون لطافت مین نزاکت بھر دیا
آیا تھا سیر آلشہر کلکتہ ۔ جس وجہ سے وہ دیا مجکو پتہ
چپ رہو یعقوب بس اب چپ ہو ۔ مصر کے یوسف کو پھر تم کیا کہو
ماہ کنعان کے سوا اوسکا لقب ۔ کب عزیز مصر ہوسکے سبب
بل عزیز چندے کے لیے ۔ خواب تھا مالک کے بندے کے لیے
شوق مین چاہ زلیخا ہو گیا ۔ ذوق مین جاہ زلیخا ہو گیا
کیون غلامی مین بھلا وہ بک گیے ۔ یون کہو وہ شہنشاہی سکہ گیے
قید ہو زندان مین تہمت کے ساتھ ۔ بعد کچھ دن کے پھر آئی شاہی ہاتھ
اب بیان انصاف سب دل سے کرو ۔ رتبہ کے بس قدرت کے اوپر دم بھرو
بس مصنف کی بھی ویسی حال ہی ۔ بعد کتنے خوشی کے اب اقبال ہی
یعنی جب روشن ضمیری ہو گیا ۔ تب فقیری سے امیری ہو گیا
جذب مین آوے کیون ورحال قال ۔ ضبط کر کب دل کے اپنا سنبھال
دل مین جو آیا وہی پھر بک دیا ۔ بیت مین مہتاب سا دو یکھ دیا
یا خدا آباد رکھ تو اوسکا گھر ۔ اور ترقی اوسکو دے تو عمر بھر
زندگی کے بعد بھی پھر یا صفت ۔ از طفیل مصطفےٰ دے مغفرت
آل اولادون کو اوسکے بھی سدا ۔ رکھ خوشی اور خرمی مین یا خدا

غزل تواریخ

لفظون مین معنی کو گویا گھول دیا ہی ۔ مضمونوان مین مصری کی ڈلی رول دیا ہی

اس نعتیہ دیوان کا ہر مصرعہ ہی موزون	بیتون مین بھی ہر قافیہ انمول رد یا ہی
کل نظم و یا نثر زر شاہی اکو نقد ا	پر کر تو حسد اگر تمہین کچکول دیا ہی
کیون ایسی عبارت سے نہو منفعت اشغال	در گنج مجیدی کا جیا کھول دیا ہی
گر سمجھو تو یہ احمدی کو نقشی کا قبالہ	گھر کرنے کو زرخیز زمین مول دیا ہی
کہتے ہین سبھی دائرہ پرکار سا خط کو	کس نور کے سانچے کا ڈھلا گول دیا ہی

یعقوب سنہ ہجری مین تعریف مصنف کی
کیا بولیگا از غیب سما بول دیا ہی
۱۲۹۶ھ

لولاک لما خلقت الافلاک

حبذا صلوا حیا بل سلموا قل لا تعد | الحفیظ والحفیظ والمدد یا المدد

مثنوی منفعت الحیا

قفل ایمان میں حیا کے منفعت دین ہی کلید | مخزن نبوت مسمی نعتیہ دیوان مجید

چھاپہ خانہ منشی نولکشور میں باہیت صندر ونسیت چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مثنوی منفعت الحیا

الٰہی حمد تیری کیا رقم ہووے
زمین و آسمان قرطاس ہووے
مین کس لائق کا بلکہ سارے عالم
ترا محبوب ختم المرسلین ہی
ہر اسکی نعت بھی ایسی ہی بیحد
انھونکا وصف بھی ویسا ہی لکھنا
مین لاین یہ سمجھ کر با دلالت
تخلص یہ حیا کا منفعت ہی
اگر عبد المجید ہی نام میرا
قبل سے خان اور بھوئیہ لقب ہی
برہمن قوم تھے میرے بزرگان
نبی کے دین پر ایمان لائے

تمام اشجار کٹ کر گر قلم ہووے
سیاہی ہفت قلزم پاس ہووے
لکھین تو بھی نہو اک ذرہ تا دم
محمدؐ اسم خاصہ جو یقین ہی
اور اُسکے صحب و آلؑ ازواج خوش خد
بکوزہ بحر کو مین ان مین تمنا
کیا یان مختصر حمد اور مدحت
ولے کم مایہ ہون نقصان بہت ہی
برائے نام کے ہی کام میرا
لقب ہونے کا یہ وسیمن سبب ہی
ہوئے اُن سب کے کوئی اک مسلمان
خدا واحد کا بس یک راہ پائے

کہ ہو کر کفر کا نو باد سے بھاگا
بعہد بادشاہی شاہ عالم
ہوے سرمست خان اوسوقت مومن
سری سرسیر اونکا نام تھا بھٹ
اونھین کے باپ پوتے سر جو بھٹ
دکن درابیڑ مین اونکا مکان تھا
جگنناتھی وہ بن درشن کو آئے
وہ راجہ راج پوری کا تھا مالک
اونھین ہمراہ لیکر وہ مہاراج
گہن سورج کے نہان اوسدن لگا تھا
فراغت ہو وہ گنگا اشنان کرکے
مہربان خوب ہوکر اونکے اوپر
یہی تھا جانے اور آنے کا رستہ
مہاراجہ سے لیکر کے زمین دان
اونھین کی نسل سے ہی میری بنیاد
یہ ہند بشتہر صوبہ اوڑیسہ
ضلع ہی بالیسر تھانہ ہی بستہ
اوسیکے درمیان سکن مدامی
زمینداری بھی میری کچھ قدر ہی
منافع بہت کم خرچہ ہی بسیار
کبھی انکم کبھی روڈسس و ٹیکسین
ادا دو قسط مین ہو مالکانہ
بچے اوس سے جو باقی سال بھر مین
خدا مالک ہی اور رزاق دراہم
یہ دم دن رات اوسکے شکر مین تھا

ز خواب غفلتی استلام جانا
بہ دہلی تخت تھا جسوقت قایم
جو تھے اپنے گورک بدی برہمن
سمایا پاک کلمہ جنکے در گھٹ
سنا جاتا ہی وہ برھما کے پت تھے
ابھی بھی تیرتھ ہی پوری جہان تھا
وہان راجہ کو کچھ کرتب دکھاے
بنام پرسوتم دیو پرجا پالک
ہمیشہ گیا کرتے تو گنگ اشنان کا کاج
سورج نبسی بھی راجہ ذات کا تھا
دیا جل ٹیک دان اور دھیان کرکے
رکھا اس ملک مین جاگیر دیکر
جہان رہتا ہی یہ نادان خستہ
رہے آنند سے دیکر کے کامیان
ہوئی نوپشت مجکو خوب ہی یاد
کٹک کے تخت مین یہ مدہ دلیسہ
وہان سے گھر مرا دو کوس رستہ
ہی چھوٹا پرگنہ گڈپدا نامی
کہ جس سے خیر باشد کا گذر ہی
خزانہ کے سوا بھی اور سرکار
جو لیون ٹکس ہم دیتے ہین ہر سن
پھر اوسمین دھوکے خشکی غائبانہ
وہی ہوتا ہی یا روخرچ گھر مین
سنبھالیتا ہی کوئی طور سے دم
خیال عاصی کا ہر دم فکر مین تھا

مع کسطرح ہو ختم اوس نبی کی — نہ دیوان موزون تھی پر طبیعت غبی کی
ز فضل رب ہوا اتمام مولود — فضایل اور خصایل مع محمود
بحکم مولوی فدوی حسین اب — کیا مین یہ رسالہ کو مرتب
وہ تھے میرے اقارب کے بدرمیان — ہمیشہ مجھپہ رہتے تھے مہربان
تھے اک مدت سے بھی اوستاد میرے — بہت ان سے تھے یہ عاصی کو ویرے
محبت اونسے مجکو اسقدر تھی — کہ کہو کو جسقدر ہو کہربا کی
ہو مقناطیس سے آہن کو جیسا — کشش کرتا تھا دل کو دل لبھیا
وفات اونکا ہوا دو سال سے بیش — گیے خلد برین رضوان کے پیش
یہن آگے اسکے جو دیوان کیا ہون — بہ اولاد اسکے ہی زینت دیا ہون
وہ ہوا راست یک ڈھب سے سراپا — خدا دانا ہی کل اچھے برے کا
ہوا پھر منتخب ایسا رسالہ — کہ جیسا گرد مہر و مہ کے ہالہ
کرین کوئی پسند تو میرا قسمت — کرین گر ناپسند تو میرا قسمت
کسی کے دل مین کیا بادشاہ ہون — بل اپنے آپ دل کا بادشاہ ہون
سب اپنے اپنے دل کے ہین مختار — جو چاہین سو کرین اقرار و انکار
زبان جو جسکا اوسکے دل کے تابع — بغیر از دل کے وہ ہو کسکا شافع
اسی پر ختم کر سب کہنا چھوڑا — سنو کچھ اور بھی احوال تھوڑا
کہ ہو گر ان مین یہ قال دیوان — نہ چھوڑا انس کے تئین سہو و نسیان
خطا گر جہ کہین ہو معاف کیجیو — بیک کلک صلاح سے صاف کیجیو
یہی ہی کار ہر دانشورون کا — کہان یہ رتبہ نادانون بردن کا
ہوا تیار جب کل یہ رسالہ — مثال لعل اندھیرے کا اوجالا
تب اوسکے چھاپنے کے خاطر احقر — مقدر کو لڑایا با مدبر
محمد بن ہاشم ناخدا ہی — کلکتہ مین اندنون رہتا سدا ہی
یہ بابسر ضلع مین وہ ہمیشہ — کرے سوداگری کا کار و پیشہ
خصوصاً دل سے جانی دوست میرا — وہ علم و حلم اور ہر فن مین پورا
اور اوسکی بالفعل اکتیس سن ہی — لباس انس مین وہ ایک جن ہی

قدر ہر آدمی کرتے ہین اوسکا
مہربان سارے حاکم اس ضلعہ کے
کہا جس سے جو مطلب کا سخن وہ
سخن مس کو موافق دل کے اوسکے
عجب وہ کیمیا ثانی ہی پیدا
تجارت اندنون چمکا ہی ایسا
نبزر ماہ جیون اختر تمامی
ہجوم ویسا ہی لوگون کا صبح و شام
نہ ہمسر اوسکا کوئی اس جگہ ہی
زیادہ گر لکھون تو ہو خوشامد
نمونہ مشت خروارے ہی بس ہی
سخن زائد سے قصہ طول ہوگا
خدا اوسکو کرے مقبول عالم
مدد سے اوسکی اسکو چھاپنے کا
دیا مع خرچہ لکھنؤ بھیج کرکے
مطبع نول کشور مین چھپا
یہی تھا دل مین میرے ہوس اب
ز افضال الٰہی آج کل یہ
سبھون پر ہوے یارو آشکار اب
تلاشو احمدی سودا ملیگا
چھپا ہی پہلے یہ نسخہ بہت کم
ملینگے شائقان پھر ہاتھ پیچھے
میسر آنا مشکل ہی او نہین پھر
یقین ہی سو انفد انقد پشجاے
جو اس درگاہ مین آوے تو پاے

مفصل ہے صدر تک نام جسکا
رئیسان اور راجہ سب قلعہ کے
کہ سنتے ہی وہ مطلب کا سخن وہ
طلا کر دے طلا اکسیر مس کے
کہ جسپر ہین ہزارون لوگ شیدا
شب و دن مہر و مہ روشن ہی جیسا
بپاس مہر ہر ذرہ غلامی
برستا ہی زر و سیم ابر کا کام
کہ عالی ہمت وہی اس جگہ ہی
صفت اوسکا بجا ہی اب کرون چند
سمجھ لیویگا وہ جو اہل کس ہی
سہو جب مختصر تو بھول ہوگا
بحق آل و یاران خواجہ قاسم
کیا تدبیر غلطی ڈھانپنے کا
کہ فی جلد اک ایک روپیہ دے
سبب سکے عیب غلطی کو مٹایا
ملا یارو مجھے غیبی صلہ بس
بنا ہی احمدی آئین بل یہ
خوشی کی یہ منادی اشتہار اب
خدا چاہے تو تحفہ سا بکیگا
مثال عنقا کے ہو جاویگا بس گم
بصد افسوس کھوجین ساتھ تیجھے
بدل ہو شوق اوسکا بس جنھین پھر
جو شیرینی یہ ہاتھون ہاتھ بٹ جائیگے
زیارت سے بھی وہ پھر لطف اوٹھاوے

علانیہ پڑھے وہ فاتحہ بھی ۔ درود و قل الحمد و نعتیہ بھی
غرض یہ کلیات اب یعنی دیوان ۔ چھپا ہے اندنون با خوبی سامان
بخوبی گرچہ کثرت سے بکیگا ۔ تو پھر زیادہ دیا جاویگا چھپرا
جسے خواہش ہو لینا ایک نسخہ ۔ وہ لیوے ڈاک کے دو روپیہ کا تحفہ
بہ نسبت اسکے یہ قیمت ہے سستا ۔ نہ کچھ مہنگا ہے بل البتہ ہے سستا
اگر مہنگا بھی سمجھو تو نہ مہنگا ۔ نہ مہنگا ہو نہ مہنگا ہے وہ مہنگا
نبی کے نام سے جو ہینگے عشاق ۔ بڑے عشاق اور وہ بہت مشتاق
اونکو نہین قیمت گران معلوم ہو کب ۔ گران ارزان سے ارزان نسخہ ہو سب
پڑھے جو دل لگا کر کل یہ کلیات ۔ کہ ہووے دور سب اوسکا بلیات
اور ہووے منفعت ایمان حیا کا ۔ مجیدی گنج سے نور ضیا کا
مجیدی گنج یعنی گنج حج ہے ۔ کہ جس سے نور زر لینا کہج ہے
وہ نور زر ضیاے احمدی بس ۔ ضیاے باحیاے احمدی بس
حیا سے منفعت ایمان و دین ہے ۔ ایمان و دین سے صدق و یقین ہے
اوتین و صدق سے عبد المجید اب ۔ مسدس گنج حج لکھ با سعید اب

مسدس گنج حج از طرف مصنف بہ احوال حج عرفہ و طواف بیت اللہ مکہ معظمہ کعبے شریف و زیارت مدینہ منورہ روضہ مبارک خواجہ ابوالقاسم محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم

بچہ حیا سے منفعت دُرِ مجید ہو ۔ نقصان اوسے ہو گیا جو غریق و حید ہو
قفل الست قدیم میں گر یہ کلید ہو ۔ مسدود گنج راز سے مقصد خرید ہو
تو گرم ہوکے احمدی بازار جا بجا
سودا لو نقد چھوڑ کے کالی اودھار کا

کیا خوب نقد سودا ہے ایمان مومنین ۔ یہ ہاتھ سے وہ ہاتھ ہے سامان مومنین
لالا سا گوشوارہ ہے دوکان مومنین ۔ گوہر سا اختران ہو فرہان مومنین
کالی کا سودا کال ہے بولیں جسے اودھار
نقد ہمچو مہر و ماہ شب و روز کا روبار

لقد یعنی دین احمدی روشن جہان تمام
اور تیرہ تر ہی رات سے ظلمات قرض و ام
پھرتی ہی ہر روز روزہ وہ بالاے بام بام
کالی سی دیہی کالے کا کرتی ہی رام رام

آندھی بھی ہی اندھیرہ وہ قرض و ادھار سے
گر چاندسا ہو چاندنی او جلی بہار سے

کوئی دم مین رات گذرے طلوع آفتاب ہو
لات و منات رعب سے جسکے خراب ہو
پھر بالا چڑھتے چڑھتے وہ گردون قباب ہو
سحبان اور ارسطو نفس لاجواب ہو

وہ دن اب آیا کھلگیا بازار مصطفےٰ
بند ہوگیا لعین کا بیپار جابجا

یعنی خدا کا لاڈلا پیارا رسول پاک
کھولو پولندہ حکمی کو کرکے خریطہ چاک
پہونچا معینہ وقت پہ لیکر خدائی ڈاک
اک اک سند لو اُسنے درجہ کو اپنے تاک

جس سے تمہارا اور ہمارا بھی ہو بھلا
کچھ شک نہین ہی اوسمین ہو ایمان کا جلا

جب لے چکے ہم اوس سے سند اپنا باچھ کر
دیکھے جو اوسمین لکھا ہی حکم بھی یکدگر
سر آنکھ مین لگاکے دیے لوٹ بیشتر
کلمہ نماز و روزہ و حج و زکات کر

تب ہم وہ پنج حکم سے اک اک حکم یار
تعمیل کرتے آتے تھے کوئی طرح سے چار

باقی رہا تھا ایک ہی فرمان حج کا بس
وہ بھی آلٰہی کر دیا سامان حج کا بس
بھید ہمارے دل مین تھا ارمان حج کا بس
لبیک مین پکارا یہ میدان حج کا بس

پہونچے خدا کے گھر مین ہم آداخلہ کیے
طائف شریف مین جا حج عمرہ ادا کیے

یعنی ہم اپنا چھوڑ کے سب پوجا اور پرب
دیکھے جو ہم نظر سے ہی ملک پر چیرہ سب
دار الحرب سے پہونچے بدار السلام عرب
ہر جا خدائی ہو ہی وہاں نگسا در طرب

احرام باندھے باادب اپنے بدن مین کس
کرنے لگے جو کرنا تھا ہر کار حج کا بس

میدان حج کا ہی جبل عرفات جسکا نام
حاضر ہوے وہان پہ جا ہم اور خاص و عام

کیا بیان اوس جگہ جو تھا لوگون کا اژدحام — سچ پوچھیے تو روز قیامت ہوا قیام

قاضی پڑھا نماز وہان صاحب امام ہو
اور اوسکے پیچھے کتنے تھے نائب امام ہو

فارغ ہو وہ نماز سے خطبہ شروع کیا — با قاعدہ تمام اوسے جبکہ پڑھ گیا
بعد از دعا رومال فتح کا اوڑا دیا — حج ہو گیا خلاص اک عالم سمجھ لیا

لبیک کی صدا سے زمین کانپنے لگا
مین سمجھا نفخ صور ملک پھونکنے لگا

کیا لکھون اوس گھڑی کی خوشی کا بیان سب — دل کا مرے خبیر ہے یارو وہ پاک رب
احکام سے وہ حج کے فراغت ہوا مین جب — آیا وہان سے باخوشی مغرب کے وقت تب

شب مشعر الحرام رہے بھور گنکری چن
مینا مین آکے مارے جو وان تھے لعین کے بن

احرام کھولے اوس جا حجامت ہو بعد ازان — قربانی دنبہ اونٹ کیے تین دن وہان
ارکان اوسکا جتنا تھا گذرا نا بے گمان — پھر آکے وہان سے کعبے کو اللہ کے مکان

بعد از نماز داخلہ اسود کو بوسہ دے
حنان سے لگا گلا منان سے ملے

زمزم پئے اور دوڑے صفا مروہ خوب سا — سارا بدن پسینے سے یکبار بھر گیا
اور جو قبل سے سلسلہ وان تھا طواف کا — ذریعہ مجاورون کے کیا سب یک یک ادا

پھر ہم خدا کے فضل سے باقافلہ چلے
کئی دن کے بعد وان سے مدینے مین جا ملے

اوسوقت کا کرون مین کیا پھر یا جرا بیان — گنبد کو دیکھ روضے کے قربان میرا جان
جنت سے پُر فضا مرے سلطان کا مکان — کس منھ سے بولون جیسا ہے رضوان بے زبان

ڈیرا لگا لئے قافلہ اوس جا پہ پہونچکر
مین دوڑا دیکھنے کو جو پروانہ شمع پر

لیکن اوس دنے مانع ہوا بے وضو نہ جا — ہو پاک صاف آنے کو تو اسجگہ مین آ
عبرت ہوئی یہ میرے تئین سنتے ہی ندا — لوٹا وہین سے قافلہ مین اپنے جا ملا

بعد از فراغ غسل و طہارت کے باوضو
ہمراہ حاجیون کے گیا اوسطرف کو رو

شکرانہ دو رکعت پڑھے سب کوئی نماز
سب اوٹھ چلے تو مین بھی چلا ہوکے ساز باز

مسجد مین اوس حرم کے بجا کر سلام و نیاز
محمود کے حضور کو جیسا چلے ایاز

تھا کیا جو ساتھ صدقہ کرون اوسپہ مال و زر
یہ جان نعت صرف تھا اک طشت تن مین بھر

ایک ایک کر نثار کیا اوسکو با وجود
اسکے بھی اور ہوتا کوئی تحفہ گر فزود

پھر لیکے سامنے ہی رکھا تحفہ درود
تب ہوتا تو کچھ ہوتا برائے خدا وہ سود

بس پڑھ کے خیر فاتحہ بخشا بروح پاک
جاتا رہا ہمارے گناہون کا خوف باک

رویا خوشی کا رونا پھر ایسا مین چیخ مار
اوٹھین جو اوس سے لہرین او امواج بے شمار

دریائے شور کے سا بہا اشک دھار دھار
نامہ عمل سے دھو گیا عصیان اکبار

قدسی مثال ہو گئے ہم پاک صاف اب
گر کچھ خلش ہے تو خدا کردے معاف سب

تھے غائبانہ ہجر مین مولا کے عمر بھر
اب آئے اوسکے راج مین کرتے ہوئے سفر

بے وصل گھر مین کرتے تھے یہ زندگی بسر
یہ روبرو کی دوری ہجر کا ہے بے صبر

جب لیا اپنے دل کو دلاسا دیا بہت
طمغہ صبر کا دل مرا دل مین لیا بہت

دل کھول کر کہا مجھے تب میرا دل رفیق
تجھ مین لگاؤن جسکی محبت مین ہون غریق

مرقد کی تھوڑی خاک اوٹھا لے تو اے شفیق
اور جیب جان کر کے لے جا دن مین در عمیق

یعنے بگور آئینگے جب منکر و نکیر
چھڑکونگا اونکی آنکھ مین وہ خاک چون عبیر

ہوینگے خوش سوال سے وہ باز آئینگے
در رحم دل ہو وعظ و نصیحت سنائینگے

برعکس اوسکے نیک طریقہ بتائینگے
بابا مرے جواب سے وہ لطف اوٹھائینگے

جا کر خدا سے بولینگے یک بندہ خاص ہی

کیون اوسکو مردہ کہتے ہین وہ زندہ خاص ہی

یہ سنکے خاک مرقد آقاے پاک کا
اور تھوڑا لے بھرا جو تھا جان جیب چاک کا
آنکھین لگایا سرمہ سا وہ تابناک کا
کچھ کم نہ جانو ہی وہ بڑی تول تاک کا

قدر اوسکا جانے وہ کہ جو ہی اسکا خواستگار
غیرون کو ایسی چیز سے پھر کیکہ ہی وقار

پھر جا بجا یون روضہ کی دیوار سے ملے
آقا کے میرے ہر دو دیوار کے تلے
ملتے ہین جیسا عید مین سارے گلے گلے
قسمت کی یہ برات تھی کچھ دن بھی ہم بھلے

ایسا ملا کہ ملنے کی حد کہ نہین سکون
ابتک خوشی کے بار کو ہین سے نہین سکون

اور جتنا وان پہ مقبرہ اصحاب و یار کا
ایک ایک سب کا وان پہ زیارت کیا مین جا
ازواج مطہرات اور آل نبی کا تھا
ملکر ہر ایک شریف سے بھی مدعا لیا

اور اونکو مین بھی شعر و سخن کا دے کتنا نذر
رخصت ہوا اونھون کے ہین صحبت سے کرکے عذر

آنے کو میرا وان سے کب ہوتا تھا راضی دل
سہ کے اوپر اوڑتا ہوا آیا خاک و گل
مشکل سے اپنی چھاتی اوپر رکھ کے سنگ دل
محبوب رب کے روضے سے کئی بار پھر بھی لی

معروض عرض کرکے جو دو مدسا ہو چلا
پھر بعد کتنے روز کے مکہ مین آ ملا

جو راز و نیاز پڑھتا تھا وان یاد مجکو کل
بلبل ساحق کے باغ مین کرتا تھا شور و غل
با عاجزی ہین کہتا تھا پڑھ پڑھ الحمد دل
دامن کو اپنے بھر لیا چن چن کے کتنا گل

ہو خوب بھی ادیر مناجات کر ختم
آنکھون مین وان کا خاک لگایا مین دمبدم

سرمہ سے بڑھ کے خاک وہان کا زیادہ تر
گھس گھس کے اپنا خوب وہان کی زمین پر
اقبال جس سے چمکے اور بینائی آنکھ پر
وان سے روانہ ہو ہوا جدہ کا راہ بر

جس جا ہی قبر حضرت حوا کی بے گمان
آنے کے وقت و ترسے تھے وسجا پہ از دخان

وان پہنچ تحفہ فاتحہ اور کچھ درود پڑھ
وان سے کھلا وہ کشتی چلا آگے آگے بڑھ

کرکے کرایہ انگریزی اک اسٹمر پہ چڑھ
پہونچا خدا کے فضل سے جاکر عدن میں تر ھ

اوترے سفے آگے وان بھی ہم آنے کے وقت مین
پھر ہم اوترکے دیکھے بھی جانے کے وقت مین

چڑھ کر دخانی جہاز مین وان سے چلے چلے
پہلے چڑھے تھے کشتی پہ بھی جس جگہ ویسے

کئی دن کے بعد باخوشی بمبئی مین جا ملے
پھر اب بھی اوترے کشتی کے اوپر سے ہم تلے

پھر چڑھ کے وان سے ریل مین یکبار کلکتہ
پہونچے جب آکے شہر مین گھر کا ملا پتہ

رہ کر دو ایک روز وہان کشتی مین چڑھ کے پھر
وان سے جو بھائی بند ملاقات ہونے کر

فضل الٰہی جلد مین آ پہونچا بالعسیر
جل باسلامت آیا وہان سے پھر اپنے گھر

دوگانہ سجدہ شکر بجا یا خدا کا مین
اور پڑھ درود نعت وہ نور الہدا کا مین

دل جل بواخفون سے مین اپنے خوشی ہوا
مولود خوانی کر کے پھر اس شعر کو پڑھا

کئی دن کے بعد محفل میلاد اک کیا
شکر کے ایک بزم سبھی مرحبا کہا

کیسا مجید کی منفعت حاصل ہوا اچھا
رحمت خدا کا غیب سے نازل ہوا اچھا

جب سید ھارا گھر سے کعبے کو بڑا برسات تھا
بالیسٹر جا اسٹمر پر چڑھ کے ہم راہی ہوئے
ہے جنگ بمبئی کا ہم تیئج روز مین پہونچے وہان
بارہ دن مین در عدن جا کر کیا لنگر جہاز
شام تک اوس شہر کو ہم دیکھ کر آئے چلے
دوسرے دن پھر کو وان سے چلا پھر وہ دخان
شکر کر اللہ کا اوترے وہ کشتی سے تلے
اوسیہ رکھ ذوق شوق کا ڈولا چڑھ چلے مکہ شریف
حج تلک اوس جا رہا مین اک مہینے سوا

بعد رمضان ماہ تو عید الفطر کا سات تھا
کلکتہ مین تیسرے دن ریل کے خواہی ہوے
دے کرایہ اوسکا جتنا تھا چلے چڑھ کر دخان
دیکھنے کو شہر ہم اوترے عصر کی پڑھ نماز
ڈاک مین ہی ایک چھٹی اپنی کشتی مین ملے
پانچ دن کے بعد پہونچا حضرت جدہ جہان
گھاٹ پر جا کر کے ہم پھر اک کرایہ اونٹ لے
پہونچے دو دن مین وہان سے جا کے ہم کعبہ شریف
حج ادا کر کے مدینے کی طرف راہی ہوا

ساڑھے چودہ دن مین ہم با قافلہ پہونچے وہان | ہے جہان میرے محمد مصطفیٰ کا آستان
کر زیارت اُن مبارک روضۂ اقدس کا مین | لوٹا وان سے عزم کرکے جدۂ اقدس کا مین
پہونچا مکہ ہو کے جدہ وان سے چڑھ کشتی اوپر | ہو عدن جا بمبئی چڑھ ریل کلکتہ شہر
وان سے با خیر کشتی پہونچکر ہین گذرا | باسلامت آیا اپنے گھر کو از فضلِ خدا
زین قبل کل حال حج کا اک مسدس مین لکھا | پھر دوبارہ کیا لکھون مین باجیادہ ماجرا

وصل کی حالت مین وقت جب ہوا تو وہ وصال
ایک کم اور تیرہ سو بھی دونون ہین ہجری کے سال

مخمس بر غزل شاعر بے بدل مولانا امیر احمد صاحب موصوف حاضر شدن بمدینہ شریف

انا الحق کہتے ہی مبیت بت پر دار مین آئے | وہان سے سر کو نکالے ہوئے اس دار مین آئے
مجیدی منفعت کر احمدی بیوپار مین آئے | مقام وجد ہے اے دل کہ بزم یار مین آئے
ترے دربار مین پہونچے بڑی سرکار مین آئے

کھڑے جس مورچے مین مورچہ اوس حصار مین آئے | گئے تھے ترک ادب پکڑے ہوئے دربار مین آئے
ترکتے پھرتے تھے ایکدم کہ زیر دار مین آئے | خداوندا نہ زنگ اوس ترک کی تلوار مین آئے
کہین دھبا نہ میرے زخم دامندار مین آئے

وہ بالا چھوڑ کر کس واسطے پستی مین آ نکلے | ہے دل کا بادشاہ کیسا زبردستی مین آ نکلے
جو مرضی ہو تو مسکینون کی بستی مین آ نکلے | مرے گھر کی طرف بھی عالم مستی مین آ نکلے
ترنگ ایسی کبھی یارب مزاج یار مین آئے

یہان کوئی نہیں ایسا ہے اک دیدار کا طالب | اک عالم اس جہان کا ہے ہمیشہ دار کا طالب
وہی ہے عارف دل یان جو ہووے یار کا طالب | دلا آنکھون سے حبیب کرا دس سے ہو دیدار کا طالب
جو ہو خلوت نشین کیا مجمع اغیار مین آئے

شب و دن ذبح آسا مین تہ خنجر سسکتا پھرتا ہون | دوا کرنا عبث ہو بے وصال یار مرتا ہون
مسیحا نبض کیا دیکھے دم واپس مین بھرتا ہون | خط شبگون سے مین ای خال رو یار ڈرتا ہون
جو تو آیا تو آیا وہ نہ اس سرکار مین ئے

ابھی گلشن مین بھیج مرحبا غنچۂ در گیا شماری کے | بنفشہ نسترن نسرین اور نرگس گل ہزاری کے

ہمیشہ بازتر آنکھون مین رہے کیا بادہ خواری کے — بہت مشتاق ہین مست آمد ابر بہاری کے
الٰہی کوئی لگا کوہ سے گلزار مین آ گئے

گر ہی تیر و کمان تو شیر کیا ہی خاک ہونے مین — بہ پیش حق زبر او زیر کیا ہی خاک ہونے مین
سمجھ لو تم یہ سیدھا پھیر کیا ہی خاک ہونے مین — خمیدہ قد ہوا اب دیر کیا ہی خاک ہونے مین
زمین پر گر پڑے آخر جو خم دیوار مین آئے

دل زاہد کو بھکایا یہ تیرے عشق عارض نے — بجھی آتش کو سلگایا یہ تیرے عشق عارض نے
ہزار دن ڈھنگ دکھلایا یہ تیرے عشق عارض نے — جنون کا رنگ چمکایا یہ تیرے عشق عارض نے
گریبان چاک گل گلزار سے بازار مین آئے

یہان باریک عقل اور جب خیال ہو بتلا پانی سے — رہے تو باز قاتل اپنا دم کما قتل رانی سے
نہین تو اوسکو پھر کیا کام ایسے مہربانی سے — یہ وقت قتل ہر ڈر ہکو اپنی سخت جانی سے
کمر مین بل نہ بال اوس کی تلوار مین آئے

شب ظالم کے بھی ہوتے ہین ایسے سنگدل اکثر — کہ جیون بے رحم بے درد ہون قصائی اور کیسے کافر
ہمارے مغ کے مکتب سے وہ آتنا داو چھپا کر — کیا دے گئے طعنہ اعظون نے ننگ تے آخر
کہ ہم مسجد سے اوٹھ کر خانہ خمار مین آئے

گلستان زلیخا مین کھلی قند کی جو تھی کیاری — عزیزی جاہ سے اوسمین ہتی کی لب آب کی جاری
ترو تازہ کو دیکھا اوسکے ہوئین جھنڈ بلبلین ساری — نظر آتا ہی ہر گل زر بکف بہر خریداری
چمن مین تم کہ یوسف مصر کے بازار مین آئے

ہر اک عاشق کے تئین تعلیم شاہ عشق کرتا ہی — شروع مین بس بڑی تعظیم شاہ عشق کرتا ہی
کہ بعد انجام کے ترخیم شاہ عشق کرتا ہی — زر داغ جنون تقسیم شاہ عشق کرتا ہی
تو انگر جسکو ہونا ہو وہ اس سرکار مین آئے

جگر تک چھیل ہی دیتا ہی یہ ہر تیشۂ دشمن — نہ آوے یا خدا کوئی زیر تیشۂ دشمن
نکہ ضرب اجل سے ٹوٹتا ہی رشتۂ دشمن — خدا ہو دوست جسکا اوسکو کیا اندیشۂ دشمن
براہیم آگ مین پھینکے گئے گلزار مین آئے

شمع سے کیون محبت ایسا پروانون کو کیا جانے — ملذذ کیا خرابے مین ہو مستانون کو کیا جانے
کہ سر دینے مین کیا لطف ہی گا مردانون کو کیا جانے — خلش مین کیا مزہ ہی تیرے دیوانون کو کیا جانے

حبیب آئے وادی پابرہنہ پُر خار مین آئے

پڑا ہو میری گردن پر شہ لولاک کا قبضہ
پھر اوس مین ہو ادھر سے شعبدہ افلاک کا قبضہ
کرے کیا دیکھیے رب ہی ادھر بھی خاک کا قبضہ
یہان قدرت سے ہی میرے دل صد چاک کا قبضہ
کھو شانہ سمجھ کر گیسوے خمدار مین آئے

کیا از فضل رب سیر زیارت اوسکے گلشن کا
جہان سے بوے آتا تھا ہوسے دل کے شن شن کا
زرونغمہ عندلیب بت مشار ارمان درشن کا
ملا ئینہ دکھائے کب وہ جلوہ روز روشن کا
جو بے پردہ نہ خواب طالب دیدار مین آئے

تمھارا حکم گر ہو تو طلا یان کوہ سینا ہو
اور ہر اک کنکر و پتھر زبرجد کا نگینا ہو
کہ جسکو دیکھتے ہی دشمنون کے دل مین کینا ہو
اوٹھا دو رخ سے پردہ کو رما در زاد بینا ہو
اگر او لب [illegible] گنگ بھی گفتار مین آئے

جنم سے خوش وضع یہ عمر کی بلبل ہماری تھی
بس اپنے اقربون سے بھی دل و جان سے پیاری تھی
وہ بچپن سے بڑھ چڑھ کر جوانی پن سنواری تھی
گرفتار قفس تھی جبتلک فصل بہاری تھی
خزان بھی ساتھ آئی ہم اگر گلزار مین آئے

کسی یک امر سے ہرگز نہ نادم اپنے باہر ہون
ورلے ناشدنی کرنے سے مین نے آپ قاصر ہون
ہون وہ مجرم مفصل کیا جو مین بل بعد ظاہر ہون
لیا ہو وعدہ سر دینے کا قاتل سے سو حاضر ہون
زبان کو کاٹ ڈالون فرق گر اقرار مین آئے

حیا ہم بھی کرین شاداب کہ بیٹھے ہم مدینے مین
حیا پروا ہی یان پھر کب کہ نکلے دم مدینے مین
حیا کے عمر بھر کا سب کہ بھولے غم مدینے مین
امیر اب دغدغہ کیسا کہ پہونچے ہم مدینے مین
چھٹے آفت سے ظل احمد مختار مین آئے

قصیدۂ آخری در تواریخ رسیدن من مصنف در عرب و حج کردن در جبل عرفات و عمرہ آوردن از طائف شریف و سنگ ریزہ بردن از مزدلفہ و زد و کوب کردن شیطان ملا را و قربانی دادن دنبہ وغیرہ و حجامت شدن و احرام کشادن بباز ار منی و دویدن صفا مروہ و نوشیدن آب زمزم و توبہ نمودن از گناہ بمشعر الحرام و طواف کردن کعبۃ اللہ بمکہ معظمہ و رفتن بہمراہ قافلہ و زیارت ساختن روضۂ مبارک بمدینۂ منورہ و باز آمدن بمکان خود

در جہاز و بر ریلوے

گیا جب در عرب ہندی کمینہ — کہیں ریل اور کہیں چڑھ کر سفینہ
لیا بطحا پہونچکر تاج شاہی — اور یثرب سے سلیمانی نگینہ
بروز شنبہ ہوا میں مکہ داخل — بروز پاک در یوم الادنیہ
پڑھا از بر زبان پر حمد اور نعت — جو تھا میرے سفینہ اور سینہ
شروع لبیک سے احکام حج کا — کیا میں ذیل سا کار معینہ
زعرفات آیا بعد حج مست ہوکر — میں مزدلفہ سے پھر بازار مینہ
بتوں کو تین دن تک مار کنکری — سب اپنا دور کر علت لعینہ
کیا قربان گہ میں دنبہ نفس — ذبح کر ڈالا دل کا بغض و کینہ
حجامت اوسکا ہوا احرام کھولا — بنا صورت میرا چون سہ مبینہ
وہاں سے آ صفا مروہ میں دوڑا — ہوا سارا بدن میرا پسینہ
برائے سطر عمرہ تشنہ لب تھا — پیالا بھر کے زمزم آبگینہ
دیا جا داخلہ اوس گھر کے اندر — لگا ہی لامکان تک جسکا زینہ
چو خامہ از دو لب اسود کو چوما — وہ مثل لوح اک ٹکڑہ زمینہ
ملا حسنات اور منات سے پھر — بمحشر ہوں گواہ جو بایقینہ
کہ بعد از طوف کعبہ اور زیارت — کیا اک اک صحوب مومنینہ
نسیم بوئے آن مرقد مبارک — زعیبا مشک سا پایا لعینہ
چلا باقافلہ آہو کے مانند — نثار ہوں جسپہ تاتاری و چینہ
مدینہ پہونچا کہ کہہ مولا مولا — کہ یعنے وہ بملک دین شہینہ
ہم عاصی کا جو حامی اور شافع — وسیلہ اولین و آخرینہ
وہ مولا کا زیارت گاہ سارا — طواف ہر جا کیا روز و شبینہ
خدا کا فضل ہوئے چتر سر پر — جماوے وہ بنی گادی نشینہ
عجب یہ راج ہی بطحا اور یثرب — وہ اک اک سلطنت کا دو خزینہ
لے آیا اوس سے کچھ کچھ اپنے گھر کو — کہ جس جا تھا مکان کا میں مکینہ
خوشی میں غم گئے غم میں خوشی ہے — دو رنگی ہو زمانہ کی قرینہ

نہو یان ایک سان کیون وصل اور ہجر — جب ہین اک گھر مین ومادی نزینہ
بہو جلت اب سنہ ہجرت حیا کا — ہر ذی الحجہ مین محرم کی مہینہ

دو مصرعہ سال دو اک حج عرفات
زیارت کعبہ الله ہم مدینہ

قطعہ تواریخ طبعزاد نازک خیال مثال آئینہ قبلہ نما جناب مولوی محمد یعقوب صاحب موصوف لکھنوی المتخلص سما

عزیزو اولاً دیباچہ سکے شامل — یہ نسخہ یک بیک ہی بارہ محفل
خدا کا حمد اور نعت محمد — اسی دو چیز سے ہی حل مشکل
مناقب آل و یارون کے بھی اسمین — فضائل اور نبی کے سب فضائل
ہر مجلس یاشہی بھی ساتھ اسکے — ہمیشہ پڑھنے اور سننے کے قابل
پھر اوسکے بعد یارو سال چھاپا — ہی اسلئے آخری مین وہ بھی داخل
مفیدی منفعت ہی گنج مولود — نعمت دو جہان کا جس سے حاصل
حیا ایمان مین ثابت قدم ہی — صفت اوسکی مفصل اور مجمل
کہ یعنے مولوی منشی و پنڈت — ہی عربی فارسی ہندی مین فاضل
خصوصاً ہیگا وہ لیجا کا حاجی — اور یثرب کا بھی زائر خوب عامل
اور ایسے ملک مین ایسے بھی ہین لوگ — نبی کے لاڈلے اور حق کے واصل
لقا ہر امتحان اوسکا باطن — لیا مین ہر طرح اپنے مقابل
سدا وہ نیز ان اشعار گلشن — نہو وین عندلیبان جس سے نادل
بہار یکسان رہے کیونکر نہ یہ باغ — کہ جسکا باغبان گا ہے نہ غافل
سنہ بنگلہ مین یون یعقوب کے تئین — ہوئی اک غیب سے الہام نازل

بکلکتہ تا لکھ سال عملی
ہوئی ہی منتخب دیوان کامل

تواریخ دیگر از طرف الیضاً

بھوپنہ عبد المجید خان آئمی — منفعت الحیا تخلص ہو
مولوی منشی ناظم الشعرا — مرحبا اوسکا کیا تخلص ہی

نعتیہ کلیات دیوان مین
شاعر و کیسا دیکھیے نعت
نام آن جابجا تخلص ہی
ایک دو سہ بھلا تخلص ہی

سنہ ہجری کا شعرای یعقوب
کہو کچھ جب سما تخلص ہی
۱۳۰

طبع زاد تواریخ از طرف جناب مولوی و حافظ سید عبد اللطیف قادری بریلوی

در او ڑلیہ یک ستارہ مطلع نور ضیا
ضلع بالیسر لبا کن گذ بد ارد روشن دیا
خان اور بھونیہ ملقب اسم خاص عبد المجید
شاعری موزون سے جسکے عقدہ دل کھل گیا
وصل کی حالت مین لکھون ہجر کی تاریخ ہجر
پھر سیزدہ صد کے سیزدہ حرف ابجد سے لیا
وصف مین حضرت مصنف کے یہ بیت ہی نہج لیک
نصف مصرعہ آخری کیا سال کو زینت دیا

چاہتا ہی منفعت کونین کا گر ای لطیف
ورد کن نثر مجیدی حرز سم لطیم الحیا
۱۳۰۲ھ

تواریخ دیگر از طرف ایضا

جس حافظ احمد ابن کرامت علی کا نام
ہر ملک مین وظیفہ ہی با فیض احمدی
در خاندان قادریہ اور سلسلہ
مرعشی الخلیفہ ہی با فیض احمدی
اوس پیر با حیا سے ہوا ہی حیا مرید
بل اندنون خلیفہ ہی با فیض احمدی
زائر بھی اور حاجی بھی عبد المجید خان
اور منفعت شریفہ ہی با فیض احمدی
واقف ہی خوب فقہ عقائد اصول سے
مذہب ابو حنیفہ ہی با فیض احمدی
تا این زمان سلف سے وہ عقل و وقوف مین
سحبان ساحر لفیہ ہی با فیض احمدی
گر سہو بھی ہی انس کے باعث سے اسمین کچھ
وہ عیب تو خفیفہ ہی با فیض احمدی
رہکر بصحبت اوڑلیسون احمق کے باوجود
ہشیار اور ظریفہ ہی با فیض احمدی
جنگل کے وحشیون پہ مثال وہ شیر نر
روباہ سا گر کسیفہ ہی با فیض احمدی
مثل اویس قرنی کے یک دانت بھی نہین
وہ نوجوان ضعیفہ ہی با فیض احمدی
یہ کیا عجب ہی رحم سے ہو جاوے باردار
مدت کی گر عفیفہ ہی با فیض احمدی
دھر مارے پہلوان کو وہ جب بھی ناتوان
یا لاغر و نحیفہ ہی با فیض احمدی
یہ کلیات نعتیہ دیوان منتخب
کیا خوب یک صحیفہ ہی با فیض احمدی

اور ان سے نہ خالی کوئی بیت یا غزل | سب قافیہ ردیف ہی با فیض احمدی

آیا ندا ز غیب سنہ عیسوی لطیف
کہ خاص بس لطیفہ ہی با فیض احمدی ١٨١٤

طبع زاد قطعہ تواریخ از طرف منشی المناشی لالہ رام چند الہ آبادی

ہی مجیدی گنج یہ دیوان تو | ہی بھرا جسمین خدا کی معرفت
نعت احمد مصطفی کا سر بسر | آل و یاروں کی بھی اسمین منقبت
سال سمبت با حیا لکھ رام چند | منفعت ہو منفعت از منفعت ١٩٣٦

تواریخ دیگر از طرف ایضاً

نظم دیوان نور ردیف واری | سی و پنج حرف بالیات مجید
منفعت حمد شد ز نثر حیا | نعت و معرف غزلیات مجید

در سنہ عیسوی بگفت ای رام
ذکر فیہ عرف کلیات مجید ١٨١٣

تواریخ از طرف مصنف

مجیدی سخن احمدی قیل و قال | بھرا جسمین ہی دین و دنیا کا حال
خرید و اسے جلد ای شوقیو | ہو تمکو سدا منفعت گنج و مال
نہ نقصان تا زیست ہووے کبھی | گنو بارہ سو نوے علی کا سال ١٢٩٠
ہو اب آخری مصرعہ ابجد سے پھیر | اسی سن کا ہیگا اور اسمین جال

کہا غیب سے ہاتف با حیا
چھپا اندنون نعتیہ بے مثال

ایضاً ١٢٩٠

کون ایسا ہی کامل و اکمل | جسکا یک سان آخری اول
یعنی بے عیب بے خلش یکدم | اپنے کو سمجھے افضل الافضل
آیا اب موسم سنہ فصلی | برسے یان منفعت کا وہ بادل
جس سے گنج مجید ہاتھ چڑھے | کھلے از غیب قسمت اجمل
اسلیے سب کہین حیا تجھکو | حق ہو بل ای ستارہ اونکل ١٢٩٠

ایضاً

اوس مجید با حیا کا منفعت بخشش یہ فقیر ۔۔۔ غالبا خازن ہوا از مخزن احمد امیر
شاعری کا فن کا کافی طیش بکھا کر طیش سے ۔۔۔ لطف سے بھی لطف اوٹھایا اور شہیدی دستگیر
مقتدی سنی کا سُنی پیشوا اور رہنما ۔۔۔ خاتمہ خاتم سا بہتر کر دیا رب قدیر
کیون نہ کہلا وے یہ عاصی حاجی و زائر بھلا ۔۔۔ ہو کر آیا پھر کبھی ہو مکہ مدینہ مین خفیہ

تیرہ سو ہجری مین وہ باہا جری کی یہ کتاب
چھپ گیا اچھے سے اچھا بلکہ دیوان بے نظیر
۱۳۰۰ھ

ایضاً

عبد المجید خان کو تھا ارمان آخری ۔۔۔ تیار کب ہو دین کا برہان آخری
کیا خوب اچھا چھپ چکا نقش و نگار سے ۔۔۔ یہ پارہ پارہ احمدی فرقان آخری
بارہ ہو یکشبی کے سوا اسمین بارہ بزم ۔۔۔ زائد ہو حال حج کا بھی اعلان آخری
آغاز سے رہا مجھے تا لاش منفعت ۔۔۔ لکنا کہان سے لاؤن مین سامان آخری

تاریخ عیسوی بھی حیا لکھ دے فکر کر
جب کلیات نعتیہ دیوان آخری
۱۸۸۳ء

ایضاً

عندلیبو باغ احمد کر لیا جب سیر گل ۔۔۔ بس مہیم دین و دنیا ہو گیا تب فیر گل
کیا حقیقت ہو بیان انسان کی اے وا عطو ۔۔۔ وجد مین آجا وین سنکر جسکو وحش و طیر گل
چھپ چکا جب نعت کا دیوان یعنی کلیات ۔۔۔ کیون نہ بولین واہ واہ اپنے یگانے غیر گل
چو طرف صلے علے کا مسجدون مین شور ہی ۔۔۔ ہو گیا سنسان عالم مین بتون کا دیر گل

ہو مجیدی منفعت اب نوزدہ صد چہل گنج
سال سمبت مین حیا کا خاتمہ بالخیر گل
۱۹۳۹

معذرت نامہ

بخدمت شائقین پر تمکین ناظرین نکتہ چین و مشتاقان بالیقین کی خدمات مین التماس ہی کہ اس عاصی پر معاصی خادم بے ریب و ریا عبد المجید خان تخلص منفعت الحیا مصنف کلیات نعتیہ عرف دیوان مجید مشہور بمولد شریف محرضیا باشندہ کورہ یعنی ساکن گدپدا علاقہ تھانہ لبتہ مشمولہ ضلع بالیسر مضافات صوبہ اوڑلیسہ نے تقاضاے احباب سے مجبور ہو کر اس بادیہ مین راہ زن ہوا چونکہ اس کو ردیہ مین

کوئی استاد واسطے اصلاح کے نپایا مجبورًا اپنی طبیعت کو اُستاد قائم کیا اور اشعار طبعی
طبیعت سے اصلاح کیا لہذا ناظرین و مشتاقین موصوفین سے باربار التجا ہو کہ لطف
و الطاف سے قلم اصلاح عیوب اشعار و اصطلاحات وغیرہ پر مزین فرما کر
نقص کلام کو محو کر دین اور زبان اعتراض و طعن سے معاف رکھیں

بقول شاعر

ما بسیم گناہ تو دریائے رحمتی	جائیکہ مہر تست چہ باشد گناہ ما

اشتہار

گلدستۂ بہار افزاے باغستان حمد لائق پیشکش درگاہ باغبان حقیقی کے ہو کہ جسکی آبیاری
قدرت نے ہزار ہا رنگا رنگ مخلوقات کے گل تازہ کھلاے اور بعضہم علی
بعض کا رنگ دکھایا خصوصًا گل سر سبد رسالت خاتم المرسلین کو نظارہ گاہ جلوہ ایجاد گاہ
دو عالم کا باعث ٹھہرایا اور اوسکے لیے اس کونین نے شرف وجود پایا پس ہر فرد بشر پر
واجب ہوا کہ اوسکے حبیب برحق کی نعت سرائی مین شگفتہ دلی سے دم مارے اور ارشاد پروردگار
بجالاوے کہ وہ اپنے حبیب برحق کی خود تعریف فرماتا ہو اور ارشاد کرتا ہو کہ یا ایہا الذین امنوا
صلوا علیہ وسلموا تسلیما پس اے شیفتگان جمال محمدی و اے عاشقان روے احمدی اب وقت ہو
کہ تمکو تازہ بشارت دیجاوے کہ جسکے اہتزاز باد نوروزی سے تمھارا غنچۂ خاطر شگفتہ ہو جاوے
یعنی ان دنون مین ایک کتاب بشارت انتساب جسمین میلاد شریف کے محافل کا حال
تاریخوار ابتداے یکم ربیع الاول سے بارہ وفات تک اور ایک منتخب نعتیہ یعنی مجلس تکمیلی
اور ایک مثنوی منفعت الحیا شامل ہین جو نام برکت انضمام اسکا دیوان کلیات نعتیہ مجید
ہی تصنیف خمیف ناصر یکتا شاعر بے ہمتا سخنگوے نازک خیال زبان آور بلند فکر بیمثال
عاشق رسول شیفتۂ جمال مصطفےٰ خان سمو المکان عبد المجید خان التخلص بمنفع
ولد بھوئیہ حشمت اللہ خان ابن بھوئیہ سعادت اللہ خان مرحومین جو رئیس گڈپڑا علاقہ تھانہ
مشمولہ چکلہ بندر بالیسر متعلقہ ضلع کٹک مضاف صوبہ اوڑیسہ تحت تبعت اقلیم ہند ہین ہمچنان
کیا مجموعۂ میلاد شریف کا نظم پاکیزہ اور نثر سنجیدہ سے آراستہ فرمایا ہو کہ جسکی خوبی بیان مین زبان
قلم دو زبان لال ہو اسمین کیا ربط و ضبط ترتیب کے علی الاتصال بارہ محفلین بعبارت

ں وارد و وٹھیٹھ ہندی نظم ونثر کی مرقوم ہین ابتدائے حمد پروردگار نعت سید الابرار
ناب کبار ومحامد آل وازواج اطہار وظہور نور محمدی وجلوۂ معجزات باہرات وفضائل
ی سبیل اللہ واحوال معراج شریف وبرکت کلمۂ طیب سے تا بیان وفات شریف و
ت بقاضی الحاجات وفاتحہ آخری وسلامہائے متفرق وروایات مختلفہ منتخبہ وتاریخ
ہجری وعیسوی وعجمی وسمبت ورقعۂ دعوات وانواع نظم از افراد ومثنوی و
مدہ ومسجع ومستزاد وتضمین ومعشر ومتسع ومثمن ومسبع ومسدس ومخمس ومربع
ملث وترجیع بند وترکیب بند وغیرہ سب اقسام شعر کا ایک عالی درجہ کا ذخیرہ ہے اس
نگ وڈھنگ کا ایسی خوبی لبساطت بیانی کے ساتھ آج تک مولد شریف نہین ہوا ہے کہ
جسمین دیوان نمط غزلین ردیف وار نعت کی اس شان ورتبہ کی ہون اندنون مین
جناب احدیت کی محض عنایت سے یہ ذخیرہ کلیات نعتیہ کا حسب فرمائش مصنف موصوف کے
بصحت ممکن مطابقت اصل واقع ماہ جنوری ۱۸۸۳ء مطابق ماہ ربیع الاول ۱۳۰۰ھ ہجری بمقام
لکھنو مطبع نامی نزدیک ودور منشی نول کشور مین بخوش اسلوبی وزیبائی طبع ہوا جناب احدیت
سے التجا ہے کہ اس کلام بلاغت نظام نعت سرور انام کو مطبوع ومرغوب اہل عالم مانئے
بمنہ وکرمہ

تمام شد کلیات نعت